

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلام الغائبہ

معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ  
مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم



## جلد ہفتم

نام کتاب	اسماء الغایہ فی معرفۃ الصحابہ
نام مولف	علامہ ابن اثیر حنبلی قدس سرہ (م - ۷۲۸ھ)
ترجمہ	مولانا عبد الشکور ناروٹی لکھنؤی -
موضوع	سوانح و اذکار صحابہ رسول
نقش اول	۱۳۲۴ھ
نقش ثانی	۱۴۰۸ھ
مذکرہ صحابہ	سات سو چھ
ناشر	مکتبہ بوبہ : گنج بخش روڈ - لاہور
طابع	مکبات پرنٹرز لاہور
قیمت جلد ششم و ہفتم	

# فهرست ترجمه اسد الغابہ جلد ہفتم

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۱	عک	۱۳	۱۸	علاء بن عمرو	۱۹
۲	عکاشہ بن ثور	۱۴		انصاری	=
۳	عکاشہ غنوی	=	۱۹	علاء بن مسروح	=
۴	عکاشہ بن محسن	=		حجازی	۲۰
۵	عکاف	=	۲۰	علاء بن وہب	=
۶	عکراش	=	۲۱	علاء بن یزید	=
۷	عکرمہ بن ابی جہل	۱۵	۲۲	علاشہ بن صحر سلیطی	
۸	عکرمہ بن عامر	=	۲۳	علاقہ بن صحر	۵۶
۹	عکرمہ بن عبید	=	۲۴	علباء	=
۱۰	علاء بن حارثہ	۱۶	۲۵	علباء بن اصمغ	=
۱۱	علاء بن حضرمی	=	۲۶	علباء سلمی	۵۷
۱۲	علاء بن خارجه	=	۲۷	علبہ بن زید	=
۱۳	علاء بن خباب	۱۷	۲۸	علس بن اسود کنزی	=
۱۴	علاء بن سبع	=	۲۹	علس بن نعمان	۵۸
۱۵	علاء بن سعد	۱۸	۳۰	علسہ بن عدی	=
۱۶	علاء بن صحر سلیطی	=	۳۱	علقمہ بن اعور	=
۱۷	علاء بن عقبہ	=	۳۲	علقمہ بن الواد فی	=



نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۳۵	عبداللہ بن عیاش	۱۹	۵۷	عبداللہ بن قیس بن سیم	۲۷
۳۶	عبداللہ بن غالب یولی	۲۰	۵۸	عبداللہ بن قیس بن صخر	۲۸
۳۷	عبداللہ بن غسیل	=	۵۹	عبداللہ بن قیس بن صرمہ	=
۳۸	عبداللہ بن غفاری	۲۱	۶۰	عبداللہ بن قیس منقی	=
۳۹	عبداللہ بن خنام	=	۶۱	عبداللہ بن قیس بن عکرمہ	۲۹
۴۰	عبداللہ بن فضالہ لثی	=	۶۲	عبداللہ بن قیس بن محرمہ	=
۴۱	عبداللہ بن فضالہ مزنی	۲۲	۶۳	عبداللہ بن قیس بنی وہب	=
۴۲	عبداللہ کنیت ابوقالبوس	=	۶۴	عبداللہ بن فظلی	=
۴۳	عبداللہ بن قارب	=	۶۵	عبداللہ بن ابی کرب	=
۴۴	عبداللہ بن قداذ حارثی	۲۳	۶۶	عبداللہ بن کمر لثی	۳۰
۴۵	عبداللہ بن قدامہ سعدی	=	۶۷	عبداللہ بن کمر بنہ	۳۱
۴۶	عبداللہ بن قرط ازدی	=	۶۸	عبداللہ بن کعب حمیری	=
۴۷	عبداللہ بن قیرہ	۲۴	۶۹	عبداللہ بن کعب بن زید	=
۴۸	عبداللہ بن قرہ بن نہیک	=	۷۰	عبداللہ بن کعب بن عمرو	=
۴۹	عبداللہ بن قراط زیادی	=	۷۱	عبداللہ بن کعب بن مالک	۳۲
۵۰	عبداللہ بن قمامہ سلمی	=	۷۲	عبداللہ بن کعب مرادی	=
۵۱	عبداللہ بن قنیع	=	۷۳	عبداللہ بن لیبید ثعلبہ	=
۵۲	عبداللہ بن قیس سلمی	=	۷۴	عبداللہ بن لبثیہ ازوی	۳۳
۵۳	عبداللہ بن قیس انصاری	۲۵	۷۵	عبداللہ بن ابی لیلی	=
۵۴	عبداللہ بن قیس بن خالد	=	۷۶	عبداللہ بن ماعز تمیمی	=
۵۵	عبداللہ بن قیس خزامی	۲۶	۷۷	عبداللہ بن مالک	=
۵۶	عبداللہ بن قیس زابده	۲۷	۷۸	عبداللہ بن مالک بن بکینہ	=



نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۷۹	عبداللہ بن مالک حجازی	۳۴	۱۰۱	عبداللہ بن مسعود غفاری	۴۶
۸۰	عبداللہ بن مالک عافقی	=	۱۰۲	عبداللہ بن مسلم	"
۸۱	عبداللہ بن مالک بن ابی قین	۳۵	۱۰۳	عبداللہ بن مسیب	"
۸۲	عبداللہ بن مالک کنیت ابو کاهل	=	۱۰۴	عبداللہ بن مطر	۴۷
۸۳	عبداللہ بن مالک ابن ابی عاصم	=	۱۰۵	عبداللہ بن ابی مطرف	"
۸۴	عبداللہ بن مالک بن معتمر	=	۱۰۶	عبداللہ بن ازہر	۴۸
۸۵	عبداللہ بن مالک خثمی	=	۱۰۷	عبداللہ بن مطلب	"
۸۶	عبداللہ بن مبشر	۳۶	۱۰۸	عبداللہ بن مطیع	"
۸۷	عبداللہ بن محمد بن مسلمہ	=	۱۰۹	عبداللہ بن منطعون	۴۹
۸۸	عبداللہ بن محمد	=	۱۱۰	عبداللہ بن منظر	"
۸۹	عبداللہ کنیت ابو محمد	=	۱۱۱	عبداللہ بن معاویہ غاضری	۵۰
۹۰	عبداللہ بن مجرینہ	=	۱۱۲	عبداللہ بن معبد بن قیس	"
۹۱	عبداللہ بن مخزومہ	۳۷	۱۱۳	عبداللہ بن معتب	"
۹۲	عبداللہ بن مخمر	۳۸	۱۱۴	عبداللہ بن معتمر	"
۹۳	عبداللہ بن مربع انصاری	۳۹	۱۱۵	عبداللہ بن معتم	۵۱
۹۴	عبداللہ بن مربع بن قبطلہ	=	۱۱۶	عبداللہ بن معرض	"
۹۵	عبداللہ بن مرقع	=	۱۱۷	عبداللہ بن ابی معقل	"
۹۶	عبداللہ مہزنی	۴۰	۱۱۸	عبداللہ بن معمر	۵۲
۹۷	عبداللہ بن مہزین	۴۵	۱۱۹	عبداللہ بن معیہ	"
۹۸	عبداللہ بن ابی مسبقہ باہلی	=	۱۲۰	عبداللہ بن مغفل	"
۹۹	عبداللہ بن معدہ	=	۱۲۱	عبداللہ بن مغنم	۵۳
۱۰۰	عبداللہ بن مسعود	۴۱	۱۲۲	عبداللہ بن مغیث	"



نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۱۱۹	عمرو بن عرار اکہ	۱۲۴	۱۴۰	عمرو بن بینا	۱۳۲
۱۲۰	عمرو بن ابی لاسد	=	۱۴۱	عمرو بن ثعلب	=
۱۲۱	عمرو بن اسود بن عامر	۱۲۵	۱۴۲	عمرو بن ثابت	۱۳۴
۱۲۲	عمرو بن اسود بن عنسی	=	۱۴۳	عمرو بن ثبی	=
۱۲۳	عمرو بن اسود سعید	=	۱۴۴	عمرو بن ثعلبہ بنی	=
	قریشی	۱۲۷	۱۴۵	عمرو بن ثعلبہ خضنی	۱۳۵
۱۲۴	عمرو بن اقیش	۱۲۸	۱۴۶	عمرو بن ثعلبہ بن دہب	۱۳۶
۱۲۵	عمرو بن امیہ	=	۱۴۷	عمرو ثمالی	۱۳۷
۱۲۶	عمرو بن امیہ بن خویلد	۱۲۹	۱۴۸	عمرو بن جابر	=
۱۲۷	عمرو بن امیہ ووسی	=	۱۴۹	عمرو بن حبیلہ	۱۳۸
۱۲۸	عمرو بن امیہ بن عبد اللہ	۱۳۰	۱۵۰	عمرو بن جلعان	=
۱۲۹	عمرو بن اوس لقفی	=	۱۵۱	عمرو بن جراد	=
۱۳۰	عمرو بن اوس بن عتیک	۱۳۰	۱۵۲	عمرو بن جموح	=
۱۳۱	عمرو بن اتمم	=	۱۵۳	عمرو بن جندب	=
۱۳۲	عمرو بن ایاس	=	۱۵۴	عمرو	=
۱۳۳	عمرو بن ایفح	۱۳۱	۱۵۵	عمرو بن حم	۱۳۹
۱۳۴	عمرو بن بجاد	=	۱۵۶	عمرو بن حارث	=
۱۳۵	عمرو بن بداح	=	۱۵۷	عمرو بن حارث بن	=
۱۳۶	عمرو بن بعلک	۱۳۲		ابی ضرار	=
۱۳۷	عمرو بکائی	=	۱۵۸	عمرو بن حارث بن کندہ	
۱۳۸	عمرو بن بکر	=	۱۵۹	عمرو بن حارث بن مصطلق	
۱۳۹	عمرو بن بلال	۱۳۳	۱۶۰	عمرو بن حارث بن بہیشہ	



نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
١٤١	عمرو بن جبيب	١٣٠	١٨٢	عمرو بن ربعي	١٣٨
١٤٢	عمرو بن حجاج	١٣١	١٨٣	عمرو بن ربيعة	١٣٩
١٤٣	عمرو بن حريث بن عمرو	١٣٢	١٨٤	عمرو بن رباب	"
١٤٤	عمرو بن حريث	"	١٨٥	عمرو بن زايدة	٧
١٤٥	عمرو بن خنزابه	"	١٨٦	عمرو بن زراره	"
١٤٦	عمرو بن خنزم	"	١٨٧	عمرو بن زراره الحفي	١٤١
١٤٧	عمرو بن حسبان	١٣٣	١٨٨	عمرو البزرعي	"
١٤٨	عمرو بن ابي حسن	"	١٨٩	عمرو بن زهير	"
١٤٩	عمرو بن حكم قضاعي	"	١٩٠	عمرو بن سالم	"
١٥٠	عمرو بن طماسي	١٣٤	١٩١	عمرو بن سالم بن حنيرة	١٤١
١٥١	عمرو بن صمام	"	١٩٢	عمرو بن سالم	"
١٥٢	عمرو بن حمزه	"	١٩٣	عمرو بن سبيع	١٤٢
١٥٣	عمرو بن حنق	١٣٥	١٩٤	عمرو بن سراقه	١٤٣
١٥٤	عمرو بن حبه	١٣٦	١٩٥	عمرو بن سراقه	١٤٢
١٥٥	عمرو بن خارج	١٣٧	١٩٦	عمرو بن ابي سرح	"
١٥٦	عمرو بن خارج	"	١٩٧	عمرو بن سعد بن معاذ	١٤٥
١٥٧	اسدي	"	١٩٨	عمرو بن سعد	"
١٥٨	عمرو	١٣٨	١٩٩	عمرو بن سعد البوكيشه	"
١٥٩	عمرو بن خنزاعه	"	٢٠٠	عمرو بن سعد	"
١٦٠	عمرو بن حلاس	"	٢٠١	عمرو بن شعواء	"
١٦١	عمرو بن خلف	"	٢٠٢	عمرو بن سعيد	١٤٥
	عمرو بن رافع	"	٢٠٣	عمرو بن سعيد بن عاص	"



تجبر شمار	نام	صفحه	تجبر شمار	نام	صفحه
٢١١	عبدالرحمن بن خراش	٨٨	٢٣٣	عبدالرحمن بن سبره اشعري	٩٤
٢١٢	عبدالرحمن بن خطمي	=	٢٣٢	عبدالرحمن بن سبره	=
٢١٣	عبدالرحمن والد خلار	٨٩	٢٣٥	عبدالرحمن بن سعد بن زياره	٩٨
٢١٤	عبدالرحمن بن جنبش	=	٢٣٦	عبدالرحمن بن سعد بن قنذر	=
٢١٥	عبدالرحمن بن خثيمه والد بن عبدالرحمن	٩٠	٢٣٧	عبدالرحمن بن سعيد بن يربوع	=
٢١٦	عبدالرحمن بن دريم كندی	=	٢٣٨	عبدالرحمن بن سميره بن جبيب	=
٢١٧	عبدالرحمن بن ولهم	=	٢٣٩	عبدالرحمن بن سميره	٩٩
٢١٨	عبدالرحمن البوراشد	=	٢٤٠	عبدالرحمن بن سندر	١٠٠
٢١٩	عبدالرحمن بن يزيح انصاري	٩١	٢٤١	عبدالرحمن بن سننه اسلمي	=
٢٢٠	عبدالرحمن بن ربيع	=	٢٤٢	عبدالرحمن بن سهل بن حنيف	=
٢٢١	عبدالرحمن بن ربيع باهلي	=	٢٤٣	عبدالرحمن بن سهل بن زيد	١٠١
٢٢٢	عبدالرحمن بن رشيد	٩٢	٢٤٤	عبدالرحمن بن سبحان	=
٢٢٣	عبدالرحمن بن قيس	=	٢٤٥	عبدالرحمن بن شبلي	١٠٢
٢٢٤	عبدالرحمن بن زبير	=	٢٤٦	عبدالرحمن بن شرجيل	=
٢٢٥	عبدالرحمن زجاج	=	٢٤٧	عبدالرحمن بن شيبه	١٠٣
٢٢٦	عبدالرحمن بن زموه	٩٣	٢٤٨	عبدالرحمن بن صبيحه	=
٢٢٧	عبدالرحمن بن زبير انصاري	٩٤	٢٤٩	عبدالرحمن بن صخر	=
٢٢٨	عبدالرحمن بن زيد بن خطاب	=	٢٥٠	عبدالرحمن بن ابى صعصه	١٠٤
٢٢٩	عبدالرحمن بن سابط	=	٢٥١	عبدالرحمن بن صفوان	=
٢٣٠	عبدالرحمن بن ابى ساره	٩٥	٢٥٢	عبدالرحمن بن صفوان بن قتاده	=
٢٣١	عبدالرحمن بن ساعده	=	٢٥٣	عبدالرحمن بن سهل	١٠٥
٢٣٢	عبدالرحمن بن سائب	٩٤	٢٥٤	عبدالرحمن بن سيمان	١٠٦



نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
٢٥٥	عبدالرحمن بن شبيل	١٠٤	٢٤٤	عبدالرحمن بن عبید تمیزی	١١٤
٢٥٦	عبدالرحمن بن شریل	=	٢٤٨	عبدالرحمن بن عتاب	=
٢٥٧	عبدالرحمن بن شیبیه	=	٢٤٩	عبدالرحمن بن عتبیه	=
٢٥٨	عبدالرحمن بن صبیحہ	=	٢٨٠	عبدالرحمن بن عثمان بن عبید اللہ	١١٨
٢٥٩	عبدالرحمن بن صخر	١٠٨	٢٨١	عبدالرحمن بن عثمان بن مطعون	=
٢٦٠	عبدالرحمن بن ابی صعصعہ	=	٢٨٢	عبدالرحمن بن عدی	١١٩
٢٦١	عبدالرحمن بن صفوان	=	٢٨٣	عبدالرحمن بن عدیس	=
٢٦٢	عبدالرحمن بن صفوان بن قتادہ	=	٢٨٤	عبدالرحمن بن عربہ	=
٢٦٣	عبدالرحمن بن صفوان بن قدامہ	١٠٩	٢٨٥	عبدالرحمن بن عمیلہ	١٢٠
٢٦٤	عبدالرحمن بن عائذ	١١٠	٢٨٦	عبدالرحمن ابو عقبہ	=
٢٦٥	عبدالرحمن بن عائذ بن معاذ	١١١	٢٨٧	عبدالرحمن بن عقیل	١٢١
٢٦٦	عبدالرحمن بن عائش	=	٢٨٨	عبدالرحمن بن علقمہ	=
٢٦٧	عبدالرحمن بن عباس	١١٢	٢٨٩	عبدالرحمن بن علی حنفی	١٢٢
٢٦٨	عبدالرحمن بن عبداللہ بن ثعلبہ	=	٢٩٠	عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ	=
٢٦٩	عبدالرحمن بن عبداللہ بن عثمان	=	٢٩١	عبدالرحمن بن عمر بن غربہ	=
٢٧٠	عبدالرحمن بن عبداللہ بن عثمان	١١٣	٢٩٢	عبدالرحمن بن عمرہ	=
٢٧١	عبدالرحمن بن والد عبداللہ	=	٢٩٣	عبدالرحمن بن عمیرہ	=
٢٧٢	عبدالرحمن بن عبد رب النصارى	=	٢٩٤	عبدالرحمن بن عوام	١٢٣
٢٧٣	عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن	١١٤	٢٩٥	عبدالرحمن بن عوف بن عبد	=
٢٧٤	عبدالرحمن بن عبید	=	٢٩٦	عبدالرحمن بن عوف حبشی	١٢٩
٢٧٥	عبدالرحمن بن عبد	=	٢٩٧	عبدالرحمن بن عویم	=
٢٧٦	عبدالرحمن بن عبید اللہ	١١٥	٢٩٨	عبدالرحمن والد عیاش	١٣٠



ممبر شمار	نام	صفحہ	ممبر شمار	نام	صفحہ
۲۸۷	عمرو بن معبد	۱۹۰	۲۰۹	عمران بن فصیل	۱۹۷
۲۸۸	عمرو بن معد یکرب	=	۲۱۰	عمران بن ابی اللحم	=
۲۸۹	عمرو بن میمون	=	۲۱۱	عمیر بن احزم	=
۲۹۰	عمرو بن نضله	۱۹۱	۲۱۲	عمیر بن اسد	۱۹۸
۲۹۱	عمرو بن نعمان	=	۲۱۳	عمیر بن افسی	=
۲۹۲	عمرو بن یحسان	=	۲۱۴	عمیر بن امیہ	=
۲۹۳	عمرو بن طقیل دوسی	۱۹۲	۲۱۵	عمیر بن ادس	۱۹۹
۲۹۴	عمرو بن ہرم	=	۲۱۶	عمیر ابو بکر	=
۲۹۵	عمرو بن وائلہ	=	۲۱۷	عمیر ابو بکر	=
۲۹۶	عمرو بن وہب ثقفی	=	۲۱۸	عمیر بن ثابت	=
۲۹۷	عمرو بن یثربی	=	۲۱۹	عمیر بن ثابت بن نعمان	=
۲۹۸	عمرو بن یزید	۱۹۳	۲۲۰	عمیر بن جابر	۲۰۰
۲۹۹	عمرو بن یحییٰ ثقفی	=	۲۲۱	عمیر بن جدعان	۲۰۱
۳۰۰	عمرو انکا پہلے نام جعبیل تھا	۱۹۴	۲۲۲	عمیر بن جودان	۲۰۲
۳۰۱	عمرو	۱۹۵	۲۲۳	عمیر بن حارث	۲۰۳
۳۰۲	عمران بن تیمیم	=	۲۲۴	عمیر بن حارث بن ثعلبہ	۲۰۴
۳۰۳	عمران بن حجاج	۱۹۶	۲۲۵	عمیر بن حارث بن کندہ	=
۳۰۴	عمران بن حزن	=	۲۲۶	عمیر بن حبیب	=
۳۰۵	عمران بن طلحہ	=	۲۲۷	عمیر بن حرام	=
۳۰۶	عمران بن عاصم	۱۹۷	۲۲۸	عمیر بن حصین	=
۳۰۷	عمران بن عمیر	=	۲۲۹	عمیر بن حمام	=
۳۰۸	عمران بن عویم	=	۲۳۰	عمیر بن رباب	=



نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۲۲۱	عمیر بن زید	۱۰۴	۲۵۲	عمیر بن زید	۲۵۲
۲۲۲	عمیر بن سعد	۱۰۵	۲۵۳	عمیر بن سعد	۲۵۳
۲۲۳	عمیر بن سعد	۱۰۵	۲۵۴	عمیر بن سعد	۲۵۴
۲۲۴	عمیر بن سعد بن قیس	۱۰۵	۲۵۵	عمیر بن سعد بن قیس	۲۵۵
۲۲۵	عمیر بن سعید	۱۰۵	۲۵۶	عمیر بن سعید	۲۵۶
۲۲۶	عمیر بن سعید	۱۰۵	۲۵۷	عمیر بن سعید	۲۵۷
۲۲۷	عمیر بن سلمه	۱۰۵	۲۵۸	عمیر بن سلمه	۲۵۸
۲۲۸	عمیر بن سبابة	۱۰۵	۲۵۹	عمیر بن سبابة	۲۵۹
۲۲۹	عمیر بن شمر	۱۰۵	۲۶۰	عمیر بن شمر	۲۶۰
۲۳۰	عمیر بن صابی	۱۰۵	۲۶۱	عمیر بن صابی	۲۶۱
۲۳۱	عمیر بن عامر	۱۰۵	۲۶۲	عمیر بن عامر	۲۶۲
۲۳۲	عمیر بن عبید	۱۰۵	۲۶۳	عمیر بن عبید	۲۶۳
۲۳۳	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۶۴	عمیر بن مالک	۲۶۴
۲۳۴	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۶۵	عمیر بن مالک	۲۶۵
۲۳۵	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۶۶	عمیر بن مالک	۲۶۶
۲۳۶	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۶۷	عمیر بن مالک	۲۶۷
۲۳۷	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۶۸	عمیر بن مالک	۲۶۸
۲۳۸	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۶۹	عمیر بن مالک	۲۶۹
۲۳۹	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۷۰	عمیر بن مالک	۲۷۰
۲۴۰	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۷۱	عمیر بن مالک	۲۷۱
۲۴۱	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۷۲	عمیر بن مالک	۲۷۲
۲۴۲	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۷۳	عمیر بن مالک	۲۷۳
۲۴۳	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۷۴	عمیر بن مالک	۲۷۴
۲۴۴	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۷۵	عمیر بن مالک	۲۷۵
۲۴۵	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۷۶	عمیر بن مالک	۲۷۶
۲۴۶	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۷۷	عمیر بن مالک	۲۷۷
۲۴۷	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۷۸	عمیر بن مالک	۲۷۸
۲۴۸	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۷۹	عمیر بن مالک	۲۷۹
۲۴۹	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۸۰	عمیر بن مالک	۲۸۰
۲۵۰	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۸۱	عمیر بن مالک	۲۸۱
۲۵۱	عمیر بن مالک	۱۰۵	۲۸۲	عمیر بن مالک	۲۸۲



نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۳۸۸	عبد اللہ بن زید بن	۱۶۲	۴۱۰	عبد حبیب بن	۱۷۵
۳۸۹	عبد اللہ بن سفیان	۱۶۳	۴۱۱	عبد بن خالد محارب	۱۷۶
۳۹۰	عبد اللہ بن سہیل	=	۴۱۲	عبد بن حساس	۱۷۷
۳۹۱	عبد اللہ بن سفیر	=	۴۱۳	عبد بن وحی	=
۳۹۲	عبد اللہ بن ضمیر	۱۶۴	۴۱۴	عبد غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	=
۳۹۳	عبد اللہ بن عباس	=	۴۱۵	عبد بن رفاذ بن رافع	۱۷۸
۳۹۴	عبد اللہ بن عبد بن تہیان	۱۶۶	۴۱۶	عبد بن زید بن عامر	۱۷۹
۳۹۵	عبد اللہ بن عدی	=	۴۱۷	عبد بن زید زرفی	=
۳۹۶	عبد اللہ بن عمر بن خطاب	۱۶۷	۴۱۸	عبد	=
۳۹۷	عبد اللہ بن فضالہ	۱۶۹	۴۱۹	عبد بن سلیم بن حضار	۱۸۰
۳۹۸	عبد اللہ بن کثیر	=	۴۲۰	عبد بن سلیم بن طبع	=
۳۹۹	عبد اللہ بن مالک	۱۷۰	۴۲۱	عبد بن شریہ	=
۴۰۰	عبد اللہ بن محسن الفاری	=	۴۲۲	عبد بن صخر بن نودان	۱۸۱
۴۰۱	عبد اللہ بن مسلم قریشی	=	۴۲۳	عبد بن عازب	۱۸۲
۴۰۲	عبد اللہ بن مسلم	۱۷۱	۴۲۴	عبد بن عبد الرحمن	=
۴۰۳	عبد اللہ بن عمر	=	۴۲۵	عبد بن عبد الغفار	=
۴۰۴	عبد اللہ بن معیہ سوائی	۱۷۲	۴۲۶	عبد بن عبد	۱۸۳
۴۰۵	عبد اللہ بن ملیکہ	۱۷۳	۴۲۷	عبد بن ابی عبد	=
۴۰۶	عبد بن ارقم	=	۴۲۸	عبد عرکی	=
۴۰۷	عبد انصاری	=	۴۲۹	عبد بن عمر بن صالح	=
۴۰۸	عبد بن اوس	=	۴۳۰	عبد بن عمرو بن کلابی	۱۸۴
۴۰۹	عبد بن تہیان	۱۷۴	۴۳۱	عبد بن عمیر بن قتادہ	=



نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۴۳۲	عبیده قاری	۱۸۴	۴۵۴	عبیده بن خالد	۱۹۱
۴۳۳	عبیده بن قشیر	=	۴۵۵	عبیده بن عمرو	۱۹۲
۴۳۴	عبیده بن قیس	۱۸۵	۴۵۶	عبیده بن مالک	=
۴۳۵	عبیده بن مخمر	=	۴۵۷	عتاب بن اسید	=
۴۳۶	عبیده بن مراح	=	۴۵۸	عتاب بن سلیم	۱۹۳
۴۳۷	عبیده بن مسلم	=	۴۵۹	عتاب بن شمیر	=
۴۳۸	عبیده بن معاذ بن انس	=	۴۶۰	عتبان بن مالک	=
۴۳۹	عبیده بن ابی بن حاشه	=	۴۶۱	عتبه بن اسید	۱۹۴
۴۴۰	عبیده بن معاویه	۱۸۶	۴۶۲	عتبه بن ربیع	۱۹۵
۴۴۱	عبیده بن ابن معی	=	۴۶۳	عتبه بن ربیع	=
۴۴۲	عبیده بن معیه	=	۴۶۴	عتبه بن سالم	=
۴۴۳	عبیده بن ابن فضیل	۱۸۷	۴۶۵	عتبه بن ابی سفیان	=
۴۴۴	عبیده بن وهب	۱۸۸	۴۶۶	عتبه بن طویع	۱۹۶
۴۴۵	عتبه بن املوکی	=	۴۶۷	عتبه بن عائد	=
۴۴۶	عبیده بن حبابه	=	۴۶۸	عتبه بن عبداللہ بن صخر	۱۹۷
۴۴۷	عبیده بن حزن	=	۴۶۹	عتبه بن عبداللہ بن اسماعیل	=
۴۴۸	عبیده بن خالد	=	۴۷۰	عتبه بن عبداللہ بن ثمالی	۱۹۸
۴۴۹	عبیده بن ربیع بن جبیر	۱۸۹	۴۷۱	عتبه بن عبدالمسلمی	=
۴۵۰	عبیده بن صیفی	=	۴۷۲	عتبه بن عمرو بن جردہ	۱۹۹
۴۵۱	عبیده بن عمرو	=	۴۷۳	عتبه بن عمرو بن صالح	=
۴۵۲	عبیده بن مسهر	۱۹۰	۴۷۴	عتبه بن عویم بن ساعدہ	=
۴۵۳	عبیده بن حارث	=	۴۷۵	عتبه بن غزوای	=



مبشر شمار	نام	صفحه	مبشر شمار	نام	صفحه
۳۶۰	فراس بن نصر	۲۴۹	۳۸۱	فضاله غلام	۲۵۹
۳۶۱	فراس بن فراس	۲۵۰		رسول خدا صلی الله علیه وسلم	۲۶۰
۳۶۲	فرزدق	=	۳۸۲	فضاله بن عبید	"
۳۶۳	فرقد عجلی	۲۵۱	۳۸۳	فضاله لپتی	۲۶۱
۳۶۴	فرقد	۲۵۲	۳۸۴	فضاله بن هند اسلمی	"
۳۶۵	فروه	۲۵۳	۳۸۵	فضل بن ظالم	"
۳۶۶	فروه جهنی شامی	=	۳۸۶	فضل بن عباس	۲۶۲
۳۶۷	فروه بن خراش	=	۳۸۷	فضل بن عبد الرحمن یاشمی	"
۳۶۸	فروه بن عامر	=	۳۸۸	فضل بن یحیی	"
۳۶۹	فروه بن عمرو	۲۵۴	۳۸۹	فضل بن عائد	"
۳۷۰	فروه بن تیس	=	۳۹۰	فضیل بن نعمان	۲۶۴
	ابو المخارق	=	۳۹۱	ملتان بن عاصم جرمی	"
۳۷۱	فروه بن قیس	۲۵۵	۳۹۲	فتح و حرج	۲۶۵
۳۷۲	فروه بن مالک اشجعی	=	۳۹۳	فدیک	۲۶۶
۳۷۳	فروه بن مجالد	=	۳۹۴	فهم بن عمرو	"
۳۷۴	فروه بن مسیک	۲۵۶	۳۹۵	فیروز دلمی	۲۶۷
۳۷۵	فروه بن مسیکه	=	۳۹۶	فیروز همدانی	"
۳۷۶	فروه بن نعمان	۲۵۷	۳۹۷	قارب بن اسود	۲۶۹
۳۷۷	فروه	=	۳۹۸	قاسم بن انصاری	"
۳۷۸	فضاله انصاری	=	۳۹۹	قاسم غلام صدیق اکبر	"
۳۷۹	فضاله بن عارثه	۲۵۸	۴۰۰	قاسم بن ربیع	۲۷۰
۳۸۰	فضاله بن دینار ختاعی	=	۴۰۱	قاسم فرزند رسول خدا صلی الله علیه وسلم	"



نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۴۰۲	قاسم ابو عبد الرحمن	۳۷۱	۴۲۴	قتادہ یتیم کی اولاد میں ہیں	۲۷۹
۴۰۳	قاسم بن محزمہ	۳۷۲	۴۲۵	قثم بن عباس	
۴۰۴	قاطع بن سبارق	"	۴۲۶	قدامہ بن جظله	
۴۰۵	قیاس بن اشیم	۳۷۳	۴۲۷	قدامہ بن عبد اللہ	
۴۰۶	قبیصہ بن اسود	"	۴۲۸	قدامہ بن مالک	
۴۰۷	قبیصہ بجلی	۳۷۴	۴۲۹	قدامہ منطعون	
۴۰۸	قبیصہ بن براء	۳۷۵	۴۳۰	قدامہ بن بلحان	
۴۰۹	قبیصہ بن برہہ	"	۴۳۱	قدامہ بن شاپین	
۴۱۰	قبیصہ بن جابر	"	۴۳۲	قداد بن عمار	
۴۱۱	قبیصہ بن دمون	"	۴۳۳	قداد بن حدوجان	
۴۱۲	قبیصہ بن ذویب	"	۴۳۴	قرہ بن نفاشہ	
۴۱۳	قبیصہ بن مخارق	"	۴۳۵	قرط بن جبریا زدی	
۴۱۴	قبیصہ بن وقاص	۳۷۶	۴۳۶	قرط بن ربیعہ	
۴۱۵	قبیصہ وہب کی اولاد میں ہیں	"	۴۳۷	قرظہ بن کعب	
۴۱۶	قتادہ اسدی	"	۴۳۸	قرہ بن عیاش	
۴۱۷	قتادہ بن اعور	"	۴۳۹	قرہ بن حصین	
۴۱۸	قتادہ انصاری	۳۷۷	۴۴۰	قرہ بن عمرو	
۴۱۹	قتادہ بن عیاش	"	۴۴۱	قرہ بن عتبہ	
۴۲۰	قتادہ بن قیس	۳۷۸	۴۴۲	قرہ بن ہیرہ	
۴۲۱	قتادہ بن لیثی	"	۴۴۳	قریط ابن ابی ریشہ	
۴۲۲	قتادہ بن بلحان	۳۷۹	۴۴۴	قرعہ بن کعب	
۴۲۳	قتادہ بن نعمان	"	۴۴۵	قس بن ساعدہ	



نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۵۶۴	عروہ بن عیاض	۲۵۸	۵۸۶	عصمہ بن سرح	۲۶۵
۵۶۵	عروہ ابو غافرہ	"	۵۸۷	عصمہ بن قیس	"
۵۶۶	عروہ قشیری	۲۵۹	۵۸۸	عصمہ بن مالک انصاری	"
۵۶۷	عروہ بن مالک سلمی	"	۵۸۹	عصمہ بن مدرک	"
۵۶۸	عروہ بن مالک بن شداد	"	۵۹۰	عصیمہ اسدی	۲۶۶
۵۶۹	عروہ بن مرادی	"	۵۹۱	عصیمہ الشجعی	"
۵۷۰	عروہ بن مرہ	"	۵۹۲	عطارد بن ابراہیم	"
۵۷۱	عروہ بن مسعود بن معتب	۲۵۹	۵۹۳	عطارد بن عبید اللہ	۲۶۷
۵۷۲	عروہ بن مسعود غفاری	۲۶۱	۵۹۴	عطارد بن مزنی	"
۵۷۳	عروہ بن مضر	"	۵۹۵	عطارد بن ہرز	"
۵۷۴	عروہ بن معتب	۲۶۲	۵۹۶	عطارد بن حاجب	۲۶۸
۵۷۵	عرب ابو عبد اللہ	"	۵۹۷	عطیہ بن لبر مازنی	"
۵۷۶	عرب بن عبد کلال	"	۵۹۸	عطیہ بن حصین	"
۵۷۷	عس عذری	"	۵۹۹	عطیہ بن سفیان	۲۶۹
۵۷۸	عسری بن مانع سکلی	۲۶۳	۶۰۰	عطیہ بن عازب	"
۵۷۹	عسس بن سلامہ تیمیمی	"	۶۰۱	عطیہ بن عامر	"
۵۸۰	عصام مزنی	"	۶۰۲	عطیہ بن عروہ	"
۵۸۱	عصمہ بن ابیر	۲۶۴	۶۰۳	عطیہ بن عقیف	۲۷۰
۵۸۲	عصمہ اسدی	"	۶۰۴	عطیہ بن عمرو بن حشم	"
۵۸۳	عصمہ انصاری	"	۶۰۵	عطیہ بن عمر بنادر حکم	"
۵۸۴	عصمہ بن حصین	"	۶۰۶	عطیہ قرطی	۲۷۱
۵۸۵	عصمہ بن ریاب	"	۶۰۷	عطیہ بن نویر	"



مبشر شمار	نام	صفحہ	مبشر شمار	نام	صفحہ
۴۸۸	قیس بن دینار	۳۰۲	۵۱۰	قیس بن عبداللہ بن عدس	۳۱۱
۴۸۹	قیس بن زبیع	۳۰۲	۵۱۱	قیس بن عبداللہ	۳۱۱
۴۹۰	قیس بن رقاعہ	۳۰۲	۵۱۲	قیس بن عبداللہ بن قیس	۳۱۲
۴۹۱	قیس بن زید جہنی	۳۰۳	۵۱۳	قیس بن عبدالعزی	۳۱۲
۴۹۲	قیس بن زید بن جیا	۳۰۳	۵۱۴	قیس بن عبدالمنذر	۳۱۲
۴۹۳	قیس بن زید بن عامر	۳۰۳	۵۱۵	قیس بن عبد	۳۱۲
۴۹۴	قیس بن سائب	۳۰۴	۵۱۶	قیس بن عبید	۳۱۳
۴۹۵	قیس بن سعد	۳۰۵	۵۱۷	قیس بن عمرو	۳۱۳
۴۹۶	قیس بن حرمہ	۳۰۶	۵۱۸	قیس بن عمرو	۳۱۳
۴۹۷	قیس بن صعصعہ	۳۰۶	۵۱۹	قیس بن عمرو بن لبید	۳۱۳
۴۹۸	قیس ابن ابی صعصعہ	۳۰۶	۵۲۰	قیس بن عمیر	۳۱۳
۴۹۹	قیس بن صعصعہ بن دسب	۳۰۶	۵۲۱	قیس بن ابی غزہ	۳۱۳
۵۰۰	قیس بن صفی	۳۰۷	۵۲۲	قیس بن عزہ	۳۱۴
۵۰۱	قیس بن صحاک	۳۰۷	۵۲۳	قیس ابو غنیم	۳۱۴
۵۰۲	قیس بن طہفہ	۳۰۷	۵۲۴	قیس بن قارب صبی	۳۱۴
۵۰۳	قیس بن طلق	۳۰۸	۵۲۵	قیس بن قلیصہ	۳۱۴
۵۰۴	قیس بن ابی العاص	۳۰۹	۵۲۶	قیس بن قہد	۳۱۴
۵۰۵	قیس بن عاصم	۳۰۹	۵۲۷	قیس	۳۱۵
۵۰۶	قیس بن عاصم بن سنان	۳۱۰	۵۲۸	قیس بن ابی قیس	۳۱۵
۵۰۷	قیس بن عائذ	۳۱۰	۵۲۹	قیس بن کعب	۳۱۵
۵۰۸	قیس بن عباد	۳۱۱	۵۳۰	قیس بن کلاب	۳۱۵
۵۰۹	قیس بن عبداللہ	۳۱۱	۵۳۱	قیس بن مالک ارہبی	۳۱۶



نمبر شمار	نام	نمبر شمار	صفحہ	نام	نمبر شمار
۳۲۳	قیوم البویجی	۵۵۴	۳۱۶	قیس بن محسن	۵۳۲
۳۲۴	کباتہ بن اوس	۵۵۵	=	قیس ابو محمد	۵۳۳
=	اکش بن ہودہ	۵۵۶	=	قیس محمد بن اشعث	۵۳۴
=	کثیر ازدی	۵۵۷	۳۱۷	قیس بن محرمہ	۵۳۵
۳۲۵	کثیر براء بن عازب	۵۵۸	۳۱۷	قیس بن مخلد	۵۳۶
=	کثیر بن زیاد	۵۵۹	=	قیس بن مسحر کنانی	۵۳۷
=	کثیر بن سائب	۵۶۰	۳۱۸	قیس بن معبد	۵۳۸
۳۲۷	کثیر بن سعد عبدی	۵۶۱	=	قیس بن مکتوم	۵۳۹
=	کثیر بن شہاب حارثی	۵۶۲	۳۱۹	قیس بن منتفق	۵۴۰
=	کثیر بن صلت	۵۶۳	=	قیس بن شبہ	۵۴۱
۳۲۸	کثیر بن عباس	۵۶۴	=	قیس بن نعمان	۵۴۲
=	کثیر بن عبد اللہ	۵۶۵	۳۲۰	قیس بن نعمان عبدی	۵۴۳
۳۲۹	کثیر بن عمرو سلمی	۵۶۶	=	قیس ابو ہبیرہ	۵۴۴
=	کثیر بن قیس	۵۶۷	۳۲۱	قیس بن ہشیم	۵۴۵
۳۱۶	کثیر بن مرہ	۵۶۸	=	قیس بن دہرز	۵۴۶
"	کثیر بن ہاشمی	۵۶۹	۳۲۲	قیس بن یزید	۵۴۷
"	کثیر	۵۷۰	=	قیس بن یزید جہنی	۵۴۸
"	کدن بن عبد اللہ	۵۷۱	=	قیس	۵۴۹
"	کدیر خبی	۵۷۲	=	قیسی	۵۵۰
۳۱۷	کرامہ بن ثابت انصاری	۵۷۳	۳۲۳	قیسہ بن کلثوم	۵۵۱
"	کروم بن سفیان ثقفی	۵۷۴	=	قیظہ بن قیس	۵۵۲
۳۱۸	کروم بن ابی السائب	۵۷۵	=	قین اشجعی	۵۵۳



صفحہ	نام	نمبر شمار	صفحہ	نام	نمبر شمار
۳۲۷	کعب بن زید بن قیس بن مالک	۵۹۸	"	کردم بن قیس ثقفی	۵۷۶
"	کعب بن زید انصاری	۵۹۹	۳۱۸	کردوس بن عمر	۵۷۷
۳۲۸	کعب بن سلیم	۶۰۰	"	کردوس	۵۷۸
"	کعب بن سور	۶۰۱	۳۱۹	کردوس	۵۷۹
۳۲۹	کعب بن عاصم الاشعری	۶۰۲	۳۲۰	کرد بن اسامہ	۵۸۰
۳۳۰	کعب بن عامر	۶۰۳	"	کرد تمیمی	۵۸۱
"	کعب بن عجرة	۶۰۴	۳۲۱	کرد بن جابر	۵۸۲
"	کعب بن عدی	۶۰۵	"	کرد بن علقمة	۵۸۳
"	کعب بن عمرو	۶۰۶	۳۲۲	کرد بن دیرہ حارثی	۵۸۴
۳۳۲	کعب بن عمرو البوشریح	۶۰۷	"	کرد	۵۸۵
"	کعب بن عمرو عباد	۶۰۸	۳۲۹	کرد کرہ	۵۸۶
"	کعب بن عمرو عباد	۶۰۹	"	کریب بن ابرہم	۵۸۷
۳۳۳	کعب بن عمرو الہدانی	۶۱۰	"	کریب بنی کریم کے غلام	۵۸۸
"	کعب بن عمیر الغفاری	۶۱۱	۳۳۰	کریم بن اسامہ	۵۸۹
"	کعب بن عیاض	۶۱۲	"	کریم بن جزمی	۵۹۰
"	کعب بن عیاض ازنی	۶۱۳	۳۳۱	کریم بن حارث	۵۹۱
۳۳۴	کعب عیینہ	۶۱۴	۳۳۴	کشد جہنی	۵۹۲
"	کعب بن قطبہ	۶۱۵	"	کعب انصاری	۵۹۳
"	کعب بن مانع	۶۱۶	"	کعب بن جمار	۵۹۴
۳۳۵	کعب بن مالک	۶۱۷	۳۳۵	کعب بن خداربہ	۵۹۵
۳۳۷	کعب بن مرہ	۶۱۸	"	کعب بن خزر ج	۵۹۶
"	کعب بن یسار	۶۱۹	"	کعب بن زہیر	۵۹۷



نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۶۲۸	کعب	۳۳۸	۶۵۰	کوز بن علقمہ	۳۲۸
۶۲۹	کعب	"	۶۵۱	کیسانہ	"
۶۳۰	کلاب بن امیہ	۳۲۹	۶۵۲	کیسان	۳۲۹
۶۳۱	کلاب بن عبد اللہ	"	۶۵۳	کیسان بن عبد اللہ	"
۶۳۲	کلثوم بن حصین	"	۶۵۴	کیسان بن عبد	"
۶۳۳	کلثوم بن علقمہ	۳۲۰	۶۵۵	کیسان مولی عتاب بن اسید	۳۵۰
۶۳۴	کلثوم خزاعی	"	۶۵۶	لاحب بن مالک بلوی	"
۶۳۵	کلثوم بن ہرم	۳۲۱	۶۵۷	لاحق بن مالک باہلی	۳۵۱
۶۳۶	کلدة بن حنبل	۳۲۲	۶۵۸	لاحق بن مالک طیلی	"
۶۳۷	کلیب بن تمیم	۳۲۳	۶۵۹	لاحق بن معد	"
۶۳۸	کلیب بن اساف	"	۶۶۰	لاشر بن حمیر	"
۶۳۹	کلیب بن جزی	"	۶۶۱	لبیدہ بن عامر	۳۵۲
۶۴۰	کلیب بن شہاب	۳۲۴	۶۶۲	لبیدہ بن کعب	"
۶۴۱	کلیب ابو کثیر	"	۶۶۳	لبیدۃ بن قیس	"
۶۴۲	کلاب ابو منفعة	"	۶۶۴	لبی بن لبی اسدی	"
۶۴۳	کلیب	۳۲۵	۶۶۵	لبیدۃ بن عبد الرحمن	۳۵۳
۶۴۴	کلیب	"	۶۶۶	لبید بن ربیعہ	"
۶۴۵	کنانہ بن حصین	"	۶۶۷	لبید بن سہیل	۳۵۶
۶۴۶	کنانہ بن عدی	۳۲۶	۶۶۸	لبید بن عطار دمشقی	۳۵۷
۶۴۷	کنذیر بن سعید	"	۶۶۹	لبید بن عقبہ تجنی	۳۵۸
۶۴۸	کھمس ہلالی	"	۶۷۰	لبید بن عقبہ تجنی	"
۶۴۹	کھیل ازدی	۳۲۷	۶۷۱	لبید بن عقبہ رافع لبید	"

ممبر شمار	نام	صفحه	ممبر شمار	نام	صفحه
۶۷۲	بحلاج بن حکیم	۳۵۷	۶۷۹	لقیط بن عامر	۳۶۱
۶۷۳	بحلاج ابو العلاء عامری	۳۵۸	۶۸۰	لقیط بن عباد	"
۶۷۴	لصیب بن ختیم	۳۵۹	۶۸۱	لقیط بن عدی	"
۶۷۵	لقس بن سلمان	"	۶۸۲	لقیط بن عصر بلوی	۳۶۲
۶۷۶	لقیط بن ارطاه	"	۶۸۳	لهب بن خندف	"
۶۷۷	لقیط بن ربیع	۳۵۹	۶۸۴	لهنب بن مالک	"
۶۷۸	لقیط بن صبره	۳۶۰	۶۸۵	لهبیہ خضرمی	"





# ترجمہ اسد الغابہ جلد ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## باب العین والکاف

(سیدنا) عک (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ذو حیوان تھی۔ انکا ذکر روایت ذال میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکاشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثور بن المغیر غوثی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مطہر سے مقام سکاسک اور سکون اور قبیلہ بنی معاصر میں جو کنہ کی ایک شاخ ہو مال تھے۔ انکو بسیف نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکا حال اسکے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔

(سیدنا) عکاشہ (رضی اللہ عنہ)

غوثی۔ انکا تذکرہ ابن ثامین نے صحابہ میں کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حفص بن میسرور سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عکاشہ بنیوی سے روایت کی ہے کہ انکی ایک لونڈی تھی جو انکی بکریاں چرایا کرتی تھی اس سے ایک بکری کھو گئی تو انھوں نے اس کے سنہ پانچ ملائچہ مارا پھر اپنی یہ حرکت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اور عرض کیا کہ اگر میں جانتا کہ یہ بومر بن توفیق یا میں اسکو آزاد کر دیتا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ تو مجھے جانتی ہو اسے کہا ہاں آپ خدا کے رسول ہیں آپ نے پوچھا پھر اللہ (کو جانتی ہے) کہاں ہے اس نے کہا آسمان میں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (عکاشہ سے) فرمایا اسکو آزاد کر دے بومر بن توفیق انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ بنی مقرر کا ہے (عکاشہ کا) واللہ اعلم۔

۱۲۔ ہر شخص اپنی توجہ کے موافق مکانات ہوتا ہے وہ غیرت اس سے زیادہ نہ سمجھ سکتی تھی ورنہ حقیقت اللہ تعالیٰ کسی مکان میں نہیں ہے۔



### (سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ)

ابن الحسن بن عثمان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن وودان بن اسد بن خزیمہ سدی۔ بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ کنیت ابی محسن ہے۔ سرداران و بزرگان صحابہ سے تھے۔ بدر میں شریک تھے اور امین ان سے کار نمایان ظاہر ہے۔ اسدن ان کے ہاتھ میں ایک تلوار ٹوٹ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک لکڑی دی تھی وہ اسی وقت ان کے ہاتھ میں تلوار پہن گئی نہایت تیز بارودار اور صاف دھبے کی اسی سے یہ لڑے یہاں تک کہ اللہ نے فتح عنایت کی۔ پھر بابر یہ اسی تلوار کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام مشاہدین شریک ہوا کیے یہاں تک کہ واقعہ ردت میں شہید ہوئے اور یہ تلوار اس وقت بھی ان کے پاس تھی۔ اس تلوار کا نام عون تھا۔ امدین اور خندق میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گے۔ قتال اہل ردت میں بعد حضرت ابو بکر صدیق شہید ہوئے انکو علیہ بن خویلد سدی نے قتل کیا تھا جو نبوت کا مدعی تھا یہ اور ثابت بن اقرم بزاخر کے دن شہید ہوئے تھے۔ یہ قول اہل سیر و تواریخ کا ہے اور سلیمان بنی نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر قبیلہ بنی اسد کی طرف بھیجا تھا (اس میں یہ بھی تھے) پس انکو علیہ بن خویلد نے قتل کیا اور اسی نے ثابت بن اقرم کو بھی قتل کیا مگر یہ غلطی صرف اسوجہ سے ہوئی کہ یہ حادثہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قریب ہی گذرا ہے۔ عکاشہ کی عمر بوقت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چوبیس برس کی تھی۔ یہ بہت ہی محمل و صہین تھے۔ انے حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ عکاشہ کے کان کو تشدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

### (سیدنا عکاف رضی اللہ عنہ)

ابن وداغہ ہلالی۔ بنی منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن شیبہ سے روایت کر کے خبر دی۔ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی عبد الجبار بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے انھوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انھوں نے کنعان سے انھوں نے غنیمہ بن حارث سے انھوں نے عطیہ بن بشر ازنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عکاف بن وداغہ ہلالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے۔ انے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاف تمھاری بی بی ہے انھوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ کوئی بی بی ہے انھوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ تم خدرست اور مالدار ہو انھوں نے عرض کیا ہاں خدا کا شکر ہے آپ نے فرمایا تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو یا تو تم رہبان نصاریٰ سے ہو یا کوئی تم ان کے مثل ہو اور اگر میں رہنا چاہتا ہوں تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہی کرو کما حقہ ہمارے ہاں ہے تم میں بدتر لوگ وہی ہیں جو مجھ و میں تم میں خراب موت ان لوگوں کی ہے جو مجھ و میں خرابی تمھاری لے عکاف نکاح کرو

عکاش نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں تو میں نکاح کر لوں گا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خدا کا نام لیا کر یہ نیت کشتوم حمیرے سے ملنے تمہارا نکاح کر دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) عکراش (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب تمیمی منقری۔ ابن مندہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عکراش بن ذویب حرقول بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کی زکوٰۃ لیکر آئے تھے پورا نسب انہوں نے بھی ذکر نہیں کیا کیونکہ عبید جو ان کے نسب میں آخری نام بیٹے تھے مقاعس کے مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناد بن تمیم۔ باب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دیا کہ (زکوٰۃ اونٹوں پر) داغ کرو پا جاے۔

اسمعیل بن عبد وغیرہ نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہم سر محمد بن بشیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمار بن عبد الملک بن ابی سویہ یعنی ابو الہدیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبید اللہ بن عکراش بن ذویب نے اپنے والد عکراش سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے بنی مرہ بن عبید نے اپنے مل کی زکوٰۃ دیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا پس میں مدینہ پہنچا میں نے دیکھا کہ آپ مہاجرین اور انصار کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں پس آپ میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ہم سلم کے مکان پر لینگے اور پوچھا کہ کیا کچھ کھانا ہے ہیں ہمارے سامنے ایک طرف لایا گیا جو خرید اور چربی سے بھرا ہوا تھا پس ہم کھا نے لگے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنے ہی سامنے سے کھاتے تھے اور میں طرف اپنا ہاتھ ڈال دیتا تھا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے واسطے ہاتھ کو پکڑ لیا بعد اسکے فرمایا کہ اے عکراش ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے پھر ہمارے سامنے ایک طبق لایا گیا جس میں کئی قسم کے رطب یا تمر تھے پس میں اس طبق میں بھی اپنے ہی سامنے سے کھانے لگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہر طرف سے کھاتے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اے عکراش جس طرح سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں ہے پھر بانی آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دھویا اور ہاتھ کی تری اپنے منہ اور کہنیوں کو ملا بعد اسکے فرمایا کہ اے عکراش آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر اس طرح وضو کرنا چاہئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ عکراش منقری ہیں انکی غلطی ہے درحقیقت یہ مرہ بن عبید کی اولاد سے ہیں جو منقر بن عبید کے بھائی تھے دلیل اسکی وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا کہ یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کی زکوٰۃ لیکر آئے تھے اور یہ اس زمانے کا دستور تھا کہ اگر اپنی ہی قوم کی زکوٰۃ لیکر آتے تھے غیر کی زکوٰۃ لیکر آتے تھے

(سیدنا) عکرمہ (رضی اللہ عنہ)



ابن ابی جہل بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم قریشی مخزومی۔ انکی والدہ ام مجالدہ خاندان بنی ہلال بن عامر کی ایک خاتون تھیں ابو جہل کا نام عمرو تھا اور کنیت اسکی ابو الحکم تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے اسکو ابو جہل کہنا شروع کیا۔ یہ ہی کنیت اسکی مشہور ہوئی اور اسکا نام اور پہلی کنیت عکرمہ کی کنیت ابو عثمان تھے فتح مکہ کے کھوڑے ہی دنوں بعد اسلام سے آئے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن تھے اور جو شخص اپنے باپ کے مثل ہے اسکو لوگ برا نہیں کہتے۔ یہ بڑے مشہور شہسوار تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو یہ وہاں سے بھاگ گئے اور یمن میں جا رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ماکہ کی طرف چلے تو آپ نے عکرمہ کے قتل کا حکم دیا اور انکے ساتھ اور بھی چند لوگوں کو دیا، یمن ابو الفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند ابو یعلیٰ تک پہنچا کر خبر دے وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مفضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسباط بن نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے سدی نے مسعب بن سعد سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ جب مکہ فتح ہو چکا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیدیا سوا چار مردوں اور دو عورتوں کے کہ انکی بابت حکم دیا تھا کہ جہان پاؤ انکو قتل کرو و اگرچہ انکو کعبہ کے پردہ میں لٹکا ہوا پاؤ انکے نام یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل و عبد اللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح پس ابن خطل تو اس حالت میں پکڑ لیا گیا کہ وہ کعبہ کے پردہ سے لٹکا ہوا تھا پس سعید بن حریث اور غمار بن یاسر انکی طرف بڑے سے سعید جو غمار سے زیادہ تیز تھے آگے پہنچ گئے اور انہوں نے اسکو قتل کر دیا اور یمن میں صبابہ کو لوگوں نے بازار میں گرفتار کر لیا اور وہیں قتل کیا اور عکرمہ کشتی میں سوار ہو کر بھاگ گئے اثنائے راہ میں ایک سیریز ہو ا چلی کشتی والے چلائے کہ اے بھائیو اب تمہارا خدا کو پکارو اب اور تمہارے اس وقت کام نہیں آسکتے عکرمہ نے کہا کہ جب دریا میں اس کے سوا کوئی میرے کام نہیں آسکتا تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی دوسرا کام نہیں آسکتا یا اللہ میں عہد کرتا ہوں کہ اگر تو مجھے اس مصیبت سے بچائے تو میں ضرور تجھ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤنگا اور اپنا ہاتھ انکے ہاتھ میں دے دوںگا اس وقت یقیناً میں انہیں بخشش کرنی والا اور بزرگی والا پاؤنگا۔ چنانچہ یہ راہ سفر صحیح عالم واپس آکر حاضر ہوئے اور اسلام لائے باقی ہے عبد اللہ بن سعد وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس جا کر چھپ گئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان انکو لیکر سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ عبد اللہ کی بیعت لیجئے حضرت نے اپنا مبارک اٹھایا اور یمن مرتبہ عبد اللہ بن سعد کی طرف دیکھا جو اسکے ان سے بیعت کرانی بعد اسکے اپنے اصحاب کی طرف آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم میں کوئی سعادتمند ایسا تھا کہ جب مجھے دیکھا کہ میں نے اسکی بیعت میں شامل کیا فوراً اٹھتا اور اسکی گردن مار دیتا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن سعد کی بی بی ام جکرمہ جو انکے چچا حارث بن ہشام کی بیٹی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی خبر لیکر



انکے پاس میں کئی تھیں وہ اپنے شوہر سے پہلے فتح مکہ کے دن اسلام لے آئی تھیں پس ام حکیمہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لائیں اور وہ اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا اور وہ نیک مسلمانوں میں سے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان سے معاف کیا اور فرمایا کہ مرجا ہو سوار رہا ہر کو جب یہ اسلام لائے تو مسلمان انکو کہا کرتے تھے کہ یہ دشمن خدا یعنی ابو جہل کا بیٹا ہے یہ بات انکو ناگوار گذرتی تھی لہذا انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ انکے باپ کو ہر امت کو یہ کہہ کر مردہ کو برا کہنا زندہ کو تکلیف دیتا ہے اور یہ بھی ممانعت کر دے گی کہ لوگ انکو عکرمہ بن ابی جہل نہ کہیں۔ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و کثیر یہ خلق کیا اچھا اور کیا بڑا تھا۔ جب عکرمہ اسلام لائے تو انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے جنت رمال آپ کی ضرر رسانی میں خرچ کیا ہے اب اسی قدر میں اللہ کی راہ میں خرچ کرونگا۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بختہ الوداع کے سال میں ہوا زکے صدقہ وصول کر کے کیلئے مقرر کیا تھا۔ عیسیٰ بن ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے عید بن حمید وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے موسیٰ بن مسعود نے سیفان سے انھوں نے ابو اسحاق انھوں نے مسعب بن سعد سے انھوں نے عکرمہ بن ابی جہل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مرجا بالراکب المہاجر یعنی اچھا سوار رہا جگر کو مرجا ہے قتال مرتدین میں لائے ہوئے کار نمایان ظاہر ہوئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکو ایک لشکر کا سردار مقرر کر کے اہل عمان کے پاس بھیجا تھا وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے پس یہ اپنی غالب آئے پھر حضرت ابو بکر نے انکو ان کی طرف بھیجا جب یہ مرتدین کے قتل سے فراغت پا کر مسلمانوں کے لشکر کے ہمراہ بعد حضرت ابو بکر بارادہ جواد ملک شام کی طرف چلے جب مسلمانوں نے مقام حرت میں جو مدینہ سے دو میل ہی قیام کر دیا تو حضرت ابو بکر پوشیدہ طور پر انکے قیامگاہ اور لشکر کی حالت کا اندازہ کر نیکیلئے چلے تو انھوں نے ایک بڑا خیمہ دیکھا جسکے گرد آٹھ گھوڑے اور نیزہ اور عمدہ سامان ہوا تھا حضرت ابو بکر اس خیمہ کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہ کا ہے حضرت ابو بکر نے ان کو سلام اور انکے لئے جزا سے خیر کی دعا مانگی اور ان سے کہا کہ تم بہت کچھ مدد لے لو حضرت عکرمہ نے کہا مجھے کچھ حاجت مدد کی نہیں ہے میرے پاس دو ہزار دینار موجود ہیں پس حضرت ابو بکر نے انکو دعائے خیر دی پھر حضرت عکرمہ شام کی طرف چلے گئے اور غزوہ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ یرموک میں اور بعض کہتے ہیں کہ واقعہ صفین میں یہی بہت ہے۔ لوگوں نے کتاب ابو اسحاق سم بن سمرندی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یحییٰ بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مجلس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن سیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سیف بن عمر نے ابو عثمان خسانی یعنی یزید بن اسد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عکرمہ



بنی ابی جہل نے یرموک میں رکفار سے مخاطب ہو کر بطور رجز کے، کہا کہ میں ہر جنگ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (جیسے  
اشیخ الاشمعین) سے لڑ چکا ہوں تو کیا آج میں تم (جیسے بزدل) سے بھاگ جاؤں گا پھر بلند آواز سے (مسلمانوں سے مخاطب  
ہو کر) کہا کہ کون ہی جو مجھے موت کے اوپر بیعت کرے پس اس کے چا حارث بن ہشام اور ضرار بن ازور نے مع پارہ سواران  
مسلمین و شہسواران موہنین کے راسی شہر پر اسے ہیبت کی ان سب لوگوں نے حضرت خالد کے خیمہ کے سامنے کھڑے ہو کر  
قتال کیا یہاں تک کہ خوب زخمی ہو کر سب شہید ہو گئے سوا ضرار بن ازور کے۔

یزید بن ابی دلون نے بیان کیا کہ میں ابوالقاسم نے نہر دمی وہ کہتے تھے بہن ابو علی بن مسلمہ نے نہر دمی وہ کہتے تھے ہمیں  
ابو الحسن بن حمادی نے نہر دمی وہ کہتے تھے بہن ابو علی بن صواف نے نہر دمی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن بن علی بن قطان نے  
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسامی بن عیسیٰ قطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں  
محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کر کے نہر دمی نے محمد بن اسحاق نے کہتے تھے مجھے ابن سمان نے بھی زہری سے روایت  
کر کے نہر دمی کہ عکرمہ بن ابی جہل نے اسد بن ہنی یوم قتل (جنگ یرموک) میں بڑا کار نمایاں کیا نیز دن کے اندر گھستے ہوئے  
چلتے جاتے تھے یہاں تک کہ انکا سپہنہ اور چہرہ زخمی ہو گیا اسے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو تو انھوں نے جواب  
دیا کہ میں اپنی جان لات و غزوی کے جہاد میں توفدا کرتا تھا تو کیا اب میں اللہ و رسول سے اپنی جان بچاؤں نہیں خدا کی قسم  
ایسا کہی نہ ہوگا راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر انکی تیزی اور بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے۔  
یزید بن بہت سے لوگوں نے اجازہ نہر دمی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ہلال ہی نے بیان کیا وہ کہتے تھے  
ہمیں یوسف بن یعقوب بن احمد حصاص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مطاہ بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زبیر بن  
موسیٰ نے مصعب بن عبد اللہ بن ابی ایہ سے انھوں نے ام سلمہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے  
بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ میں نے (خواب میں) ابو جہل کا ایک خوشہ جنت میں  
دیکھا ہے پھر جب عکرمہ بن ابی جہل اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا کہ اس کو ام سلمہ ہی (اس خواب کی تعبیر) ہی حضرت عکرمہ کی کوئی  
اولاد نہ تھی ابو جہل کی نسل صرف اسکی دختر ہی اولاد سے چلی۔ انکا تذکرہ تیمنون نے لکھا ہے۔  
(سیدنا) عکرمہ (رضی اللہ عنہ)

بن عامر بن کاشم بن عبد مناف بن عبد اللہ ابن بن قریش عجمی۔ یہی بن جعفر بن دار اللہ وہ انامی مکان کو  
حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ روپیہ کے عوض میں فروخت کیا تھا۔ ان کا شمار موفی القلوب میں تھا انکا تذکرہ  
ابو عیسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید غولانی۔ انکا ذکر کتابہ میں کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

## باب العین واللام

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد العزی بن غیر بن عوف بن ثقیف۔ سرداران ثقیف میں سے تھے مولفۃ القلوب میں سے ایک شخص تھے۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غنیمت سے سوا دہائی دیئے تھے۔ ابواحمد عسکری نے انکے والد کا نام جاریہ اور بعض لوگوں نے خارجہ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ قینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن حضرمی۔ حضرمی کا نام عبد اللہ بن جہاد بن اکرم بن ربیعہ بن مالک بن غولیف بن مالک بن خزرج ابن ابی بن صدق تھا اور بعض لوگوں نے انکا نام عبد اللہ بن عمار بیان کیا ہے اور بعض نے عبد اللہ بن ضمار اور بعض نے عبد اللہ بن عبید بن ضمار بن مالک۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ مالوکی نے بیان کیا ہے کہ صحیح نام عبد اللہ بن جہاد تھا اس میں تصحیف ہو گئی ہے۔ سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ قبیلہ حضرت نبوت سے تھے اور حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ وہیں تھے حضرت ابو بکر نے اپنی خلافت میں انکو قائم رکھا پھر حضرت عمرؓ نے بھی قائم رکھا۔ پھر حضرت عثمانؓ کی خلافت میں سلسلہ ہجری میں انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں سلسلہ میں جبکہ یہ بحرین کے عامل تھے انکے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو بحرین کا عامل مقرر کیا۔ یہ علاء بن حضرمی وہی ہیں جنکا ایک بھائی حامر بن حضرمی بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا اور انکا ایک بھائی عمرو بن حضرمی مشرکوں میں کا پہلا شخص تھا جسکو ایک مسلمان نے قتل کیا تھا اور اس کا مال پہلا مال تھا جو پھر خمس کے اسلام میں آیا وہ یوم النحہ کے واقعہ میں مارا گیا تھا۔ انکی والدہ صبیحہ بنت حضرمی تھیں جنہے ابوسفیانؓ نے نکاح کیا تھا اور طلاق دی تھی ابوسفیانؓ کے طلاق دینے کے بعد اسے عبید اللہ بن عثمانؓ قیس نے نکاح کیا جسے حضرت طلحہ بن عبید اللہ قیس پیدا ہوئے یہ سب کلام ابن کلبی کا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ علاء (رضی اللہ عنہ) حجاب الدعوة تھے ایک مرتبہ یہ کچھ دعا پڑھ کر دریا میں کود پڑے تھے (غرق ہوئے) جب



بحرین میں انھوں نے مرتدون سے قتال کیا تو اکسس لڑائی میں اٹھنے کا نمایاں ظاہر ہوئے جنگ میں تیاری کا مل میں ذکر کیا ہے وہ واقعات ان کے مشہور ہیں۔ انکا ایک بھائی میمون بن تھمری بھی تھا جس نے فرمانہ جاہلیت میں مکہ کی بندری پر ایک کنواں کھودوایا تھا جو اب ہیر میمون کے نام سے مشہور ہے۔ عیسیٰ ابن ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے ہمدانی وہ کہتے تھے ہمے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سیفان بن عیینہ نے عبد الرحمن بن حمید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ علاء بن حفصی سے مرفوعاً روایت کرتے تھے کہ حضرت نے فرمایا مہاجر بعد ادا اسے انکان جج کے کہ میں تین دن رہ سکتا ہوں۔ اس حدیث کو اسماعیل بن محمد بن سعد نے حمید سے انھوں نے سائب سے انھوں نے علاء سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا، علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تھے ان سے عبد الملک بن یحییٰ نے روایت کی ہے وہی عبد الرحمن بن حرمہ سے انھوں نے عبد الملک بن یحییٰ سے انھوں نے علاء بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نسب کو استدر معلوم رکھو کہ جس سے اپنے عزیزوں کے ساتھ صلہ رحم کر سکو صلہ رحم کر نیسے باہم عزیزوں میں محبت پیدا ہوتی ہے اور مال میں کثرت ہوتی ہے اور عمر بڑھتی ہے۔ اس حدیث کو ہشام بن عروہ اور مسلم بن ابراہیم نے وہیبت اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور مسلم بن خالد زکی نے اسکو عبد الملک بن یحییٰ بن علاء سے انھوں نے عبد اللہ بن یزید مولا ی بنی ہاشم سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن سعد اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا، علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب کوفہ میں رہتے تھے ان کے بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن بن عابس نے روایت کی ہے سناک بن حرب نے عبد اللہ بن علاء سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹا رہے تو فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں روکتا پر بیدار کر دیتا مگر اسنے چاہا کہ تمہارا سے بعد والوح کے لئے یہ کام ہو جائے۔ انکی ایک حدیث احسن کے کھانی کی بابت بھی ہے۔ ابو عسمر نے کہا کہ لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ انکا نام علاء بن خباب ہے اور بعض لوگ انکو عسلا بن عبد اللہ بن خباب کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۔ یہ واقعہ شبِ تعمیر کا ہے کہ اس دن تمام صحابہ سفر کی تکلیف میں ایسے خستہ ہو گئے کہ ناز و فخر تھا ہو گئی سب بعد طلوع آفتاب بیدار ہوئے تھے کہ خود سسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی حالت ہوئی۔

(سیدنا) عطار (رضی اللہ عنہ)

ابن سبع صحابی ہیں۔ مگر ان کے صحابی ہونے کا کلام کیا گیا ہو یا نہ سنا ہے سنا ہے روایت کی ہو اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عطار بن حضرمی ہو یا نہ ائمہ کا قتل ہو اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام عطار بن سبع ہے صحابی ہیں۔ ان دونوں نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عطار (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد ساعدی۔ ان کے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہے کہ وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی عطار بن یزید بن مسعود نے جو قبیلہ بنی جیلہ میں سے تھے سلیمان بن عمرو بن ربیع بن سالم سے انہوں نے عبدالرحمن بن عطار سے جو قبیلہ بنی ساعدہ میں سے تھے انہوں نے اپنے والد عطار بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم لوگ بھی سنتے ہو جو دن سن رہا ہوں صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کیا سنتے ہیں فرمایا آسمان سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہو اور آنا بھی چاہیے کیونکہ اس میں پر رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ قیام یا رکوع یا سجود میں نہ ہو پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ **وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ** ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عطار (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ ان کا نام علائہ بیان کرتے ہیں بیٹے تھے صحار سلطی کے قبیلہ بنی سلطی سے نام کسب بن حارث بن یزید بن عتبہ بن یسعی سلطی تھے۔ یہ عطار خارجہ بن صلت کے چچا تھے۔ ابن مساین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی خثیمہ نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے ان کا نام ابو عبیدہ قاسم بن سلام سے نقل کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اور تلمذ فرمائی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام علاقہ بن شجار تھا یہی قول علی بن مدینی کا ہے یعنی یہ وہی سلطی ہیں جسے حسن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ ان کو ابن سجاد کہتے ہیں اور نیز انہوں نے ابن ابی خثیمہ سے انہوں نے ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے کہ خلیفہ نے بیان کیا کہ خارجہ کے چچا کا نام عبید اللہ بن عثمان بن عبد قیس بن زفانت تھا قبیلہ بنی حنظلہ کی خاندان براجم سے تھے اور نیز خلیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام علاقہ بن شجار تھا ابو یعلیٰ نسفی کے قلم کا لکھا ہوا ایسا ہی ہے اور بروعی نے بھی ان کو ابن شجار بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) عطار (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ۔ انہوں نے ایکہ (دون) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خط و کتابت کا ذکر کیا ہے۔ ان کا ذکر عمر بن

سیدنا عطار (رضی اللہ عنہ) نے اپنے بیٹے عبدالرحمن بن عطار سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔



حزم کی حدیث میں ہے انکو جعفر نے ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری صحابی ہیں حضرت علی کیساتھ صفین میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن مسروح جازمی عمرو بن تیمم بن عویم نے اپنے والد است انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ میری بہن یلکہ اور ہرے قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام ام عقیف بنت مسروح تھا ہمارے قبیلہ کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس شخص کا نام جل بن مالک بن نابغہ تھا اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ مضمون بھی تھا کہ علاء بن مسروح نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اس بچہ کی دیت بھی دیں جسے نہ کچھ پایا ہو نہ کھایا ہو نہ بولا ہو نہ رویا ہو کیا ایسے بچہ کی دیت بھی آئے گی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تم تو ایسی مقفے عبارت بولتے ہو جیسی زمانہ جاہلیت میں بولی جاتی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن محمد بن وہبان بن خباب بن عجم بن عبد بن مخیس بن عامر بن لوی فتح قادسیہ میں شریک تھے حضرت عثمان نے حضرت معاویہ کو لکھا تھا کہ انکو جزیرہ کا عامل بنا دو چنانچہ انھوں نے بنا دیا تھا۔ انھوں نے زینب بنت عقبہ بن ابی معیط سے نکاح کیا تھا۔ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے تھے مقام رقبہ میں کچھ دنوں حاکم رہے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر انکو ابو عروبہ اور ابو علی بن سعید نے جزیرہ کی تیاج میں ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ دونوں فن حدیث میں جزیروں کے امام ہیں۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ایس فہری۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور مصر میں بعد اسکے فتح ہونے کے گئے تھے انکی اولاد بھی مصر ہی میں ہے۔ ابوالخارث یعنی احمد بن سعید فہری کے دادا تھے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن صحار سلیمی خارجیہ بن صلت کے چچا ہیں ابن ابی خثیمہ نے ابو علیہ یعنی قاسم بن سلام سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے اس اختلاف کا ذکر علاء بن صحار کے نام میں ہو چکا ہے قبہ بن صلت سے روایت کی ہے کہ انکے چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر

ہوئے جب لوگوں اپنے وطن جانے لگے تو انکا گذر ایک اعرابی پر ہوا جو محزون ہو گیا تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا لوگوں نے اسے کہا کہ کیا آپ کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے اس محزون کی دوا کریں آپ کے بنی کو بہت فائدہ کی چیزیں لائے ہیں انھوں نے کہا پھر کہتے تھے کہ میں نے اپنا سرور و فاتحہ پڑھ کر تین روز دم کی ہر روز دو مرتبہ پڑھتا تھا پس وہ محزون اچھا ہو گیا تو ان لوگوں نے مجھ کو سو بکریاں دیں مگر میں نے انکو نہ لیا یہاں تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کا بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے اس کے سوا اور کچھ بھی کہا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو اسکو خدا کا نام لیکر اپنے صرغ میں لاؤ۔ لوگ تو یہود و بھارت پھونکے عوض میں کیا تے ہیں تم نے تو ایک برحق بھارت پھونک کے عوض میں کمایا۔ انکا تذکرہ میں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن صحابہ کے متعلق علاء بن صحابہ کے نام میں گفتگو ہو چکی ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

اسدی یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے۔ اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن بکر سے انھوں نے ابن جریج سے انھوں نے ابو الزبیر سے انھوں نے علی بن اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ جب آپ سفر میں اپنے اونٹ پر بیٹھے تو تین مرتبہ کبیر پڑھتے اور فرماتے کہ الحمد للہ الذی یخرجنا ہذا و ما کنا لہ مقربین عسکری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور ہمسے ابو بکر یعنی محمد بن ریمان بن عثمان تبریزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ہمسے والد نے بیان کیا ہمسے استہاذ ابو القاسم قشیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد بن نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن فح ازق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے ابو الزبیر نے علی بن اسدی سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابن عمر نے لوگوں کو تعلیم دی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوں تو ستر بیٹھتے تو تین بار کبیر کہتے تھے الی آخر ایسی عسکری نے ان علیا کا تذکرہ بنی اسد بن خزیمہ میں کیا ہے مگر میرا خیال یہ ہے کہ یہ اسدی بسکین ہیں بن یعنی قبیلہ ازد سے ہیں بل عرب اکثر زے کو سپین سے بدل بیٹھے ہیں ازدی بھی کہتے ہیں اور اسدی بھی کہتے ہیں عسکری نے انکو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر سمجھا کہ سین مفتوح ہے لہذا انھوں نے انکو بنی اسد بن خزیمہ میں داخل کر دیا۔ ایک شخص اکابر علمائے ہند سے اس بات میں غلطی کر چکا ہے اسنے ابن لیبہ کو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر کہا کہ یہ قبیلہ بنی اسد کا ایک شخص ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عیسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ وفد بکر آئے تھے اسنے عباد بن جمہول سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ

ﷺ پر حبیہ شکر ہوا اسنے اپنے تاج کو دیا اس کو بنا اور ہم اس کو قابو میں نہ لے سکتے تھے ۱۲



علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اپنے سنا آپ فرما ہے تھے کہ جب لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو انکی آخرت خراب ہو جائیگی اور جب ہر شخص اپنی خواہش نفسانی کو پسند کرنے لگیگا اور دین کو تنگ کر دیگا تو اللہ تعالیٰ کا غضب سب پر عام ہو جائے گا پھر لوگ دعا کریں گے اور وہ مقبول نہ ہوگی! انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علیاء (رضی اللہ عنہ)

سلی انکا شمار اہل مدینہ میں جو ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے، عیث بن جریج نے اجماعاً اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی بن یحیٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی بن ثابت نے محمد بن جعفر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے علیاء سلی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک شخص جس کا نام مجاہد ہوگا لوگوں پر حکومت کریگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر بن عیینہ بن عمرو بن لہید بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اسی حارثی قبیلہ بنی حارث سے ہیں انکا شمار اہل مدینہ میں ہوا ہے محمد بن لہید نے روایت کی ہے یہ بھی بخوان لوگوں کے تھے جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی الذین تولوا دینہم فیض من الدمع اور عبد الحمید بن ابی عیسیٰ بن جبر نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صدقہ کی ترغیب دی تو ہر شخص اپنی طاقت کے موافق صدقہ لایا علیہ بن زبیر نے کہا کہ میرے پاس کچھ مال نہیں ہے جو صدقہ دوں یا اللہ میں اپنی آبرو صدقہ کرتا ہوں جو شخص قیری مخلوق میں سے اسکو چاہے لے لے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے تمھارا صدقہ قبول کر لیا انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علس (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود کندی طبری نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بکر آئے تھے یہ اور ان کے بھائی سلمہ بن اسود دونوں اس وفد میں تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علس (رضی اللہ عنہ)

کلی سے کہا ہے کہ انکا نام و نسب یہ ہے علس بن لیثان بن عمرو بن عرقبہ بن فاکم بن امر القیس بن ذیل بن معاویہ بن حارث البرکندی بنی تمیم اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بکر آئے تھے یہ اور انکے دونوں بھائی جواد بن یزید اسی وفد میں تھے میں نہیں سنا کہ یہ جواد گوتے ہوئے ہوتے تھے کہ انکے پاس راہ خرچ نہ تھا (جسکو بیکر یا دین جاسکتا) ۱۲

جانتا کہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر طبری نے کیا ہو اور انکا نسب سو و تک بیان کیا ہو یا کوئی اور ہیں سمجھنے اسی کے موافق لکھ دیا ہو جو ہشام بھی نے بیان کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیۃ الرضوان کی تھی اور فتح مصر میں شریک تھے ان کے بیٹے ولید بن علقمہ نے اور موسیٰ بن ابی شعث نے روایت کی ہے۔ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ امین مسندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اعمور سلمیٰ اور بعض لوگ انکو ابو علقمہ کہتے ہیں انکا شمار اہل مدینہ میں ہوا ہے ابن عباس نے روایت کی ہے۔ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی منازعت میں آخر آخریں مارنا شروع کیا تھا آپ جب غزوہ تبوک میں تھے تو بوقت شب آپ کے خیمہ کو علقمہ بن اعمور سلمیٰ نے نشہ کی حالت میں آگے گھیر لیا اور خیمہ کی کچھ سیان بھی انہوں نے کاٹ ڈالیں حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہو لوگوں نے عرض کیا کہ علقمہ نشہ کی حالت میں ہیں پس حضرت نے حکم دیا کہ کوئی شخص تم میں سے انکو لٹکا ہاتھ پکڑ کر انکو ان کے مقام پر جا کر پہنچا آئے۔ انکا تذکرہ ابن مسندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو اونی۔ اسلمی ہیں۔ انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ کا مال بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ یا اللہ ابو اونی کے خاندان پر رحمت نازل کر۔ یہ علقمہ عبداللہ بن ابی اونی کے والد تھے اصحاب بیۃ الرضوان سے تھے ہمیں سمار بن عمر بن خویس وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل (بخاری) سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی اونی سے روایت کر کے بیان کیا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ آپ کے پاس (تقسیم کیلئے) لاتی تو آپ دعا فرماتے کہ یا اللہ فلاں شخص کے خاندان پر رحمت نازل کر چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ آپ کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ابو اونی کے خاندان پر رحمت نازل کر ان کا تذکرہ ابن مسندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

امین جناد بن عبداللہ بن قیس ازدی ثم الجری صحابی تھے فتح مصر میں شریک تھے اور حیرین میں حضرت معاویہ کی طاعت سے حاکم تھے سترہ ہجری میں وفات پائی۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مسندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔



(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ احمد بن حنبل نے احمد بن ابی الحواری سے انھوں نے ابوسلیمان دارانی سے انھوں نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن حارث سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا علقمہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے چھ آدمیوں کے ساتھ گیا تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ بہت سے راویوں نے احمد بن حواری سے یہ حدیث روایت کی ہے اور انھوں نے بجائے سوید بن حارث کا نام لیا ہے (خلاصہ یہ کہ ان علقمہ کے صحابی ہونے میں کلام ہے) وہ روایت اوپر گزر چکی ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حجر۔ انکا تذکرہ علی عسکری نے لکھا ہے۔ حجاج بن ارطاء نے عبد الجبار بن وائل بن علقمہ بن حجر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (نماز میں) اپنی پیشانی اور ناک دونوں کے بل سجود کرتے تھے انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اسکو بہت لوگوں نے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور وہی صحیح ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

حضرت ابن قانع نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ کلثوم بن علقمہ حضرمی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس وفد میں تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں سے جاؤ تم قید کئے جاؤ گے نہ روکے جاؤ گے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابن مندہ پر استدراک کر نیکی لئے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حوشب غفاری۔ انکا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بروعی نے بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے مگر جعفر نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حویرث بعض لوگ انکو علقمہ بن حارث کہتے ہیں غفاری بن یحییٰ بن محمد و اصفہانی نے اجازۃ اپنی سند کے ساتھ ابوبکر یعنی احمد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے فضل بن سلیمان نے محمد بن سہب سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے علقمہ بن حویرث غفاری صحابی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھوں کی زبایہ ہے کہ نامحرم کی طرف نظر کیجائے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رستم بلوی۔ یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی۔ فتح مصر میں شریک تھے ایٹ بن سعد نے  
 یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے سوید بن قیس بن جلیبی سے انہوں نے زبیر بن قیس بلوی سے انہوں نے علقمہ بن رستم بلوی سے  
 روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بحرین کی طرف بھیجا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم خود کسی لشکر کے ہمراہ تشریف لے گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر غنودگی طاری  
 ہوئی جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اللہ عمر و پر رحم کرے پس ہم نے جس جس کا نام عمر و تھا اسکی نفیث کی پھر دوبارہ آپ پر غنودگی  
 طاری ہوئی تو آپ ایسا ہی فرمایا پھر سہ بارہ ایسا ہی ہوا تو ہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ عمر و کون آپ سے فرمایا عمر و بن عاص کلیم  
 البشر کے یہاں بہت بھلائی ہو رہی ہے کہتے تھے جب فتنہ پھیلنا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں اس شخص کے ساتھ ہو رہوں جس کے متعلق  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ ثقفی بصرہ میں رہتے تھے۔ ان کے بیٹے سفیان وغیرہ نے روایت کی ہے ہیں عبید اللہ بن احمد نے  
 اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم انصاری سے روایت کر کے جردی وہ کہتے تھے مجھے عبد الکریم  
 نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علقمہ بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو تہذیبہ ثقیف سے رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ نے اسے لیے دو خیمہ نصب کرادیئے میسرہ کے مکان کے پاس ہلال ہمارے پاس آتے  
 تھے اور رمضان میں ہیں افطار کرتے تھے۔ لاکھ خوب روشنی پھیلی ہوتی تھی۔ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے  
 علقمہ بن عبد اللہ سے انہوں نے علقمہ بن سفیان بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور زیادہ بکائی نے ابن اسحاق سے انہوں نے علقمہ  
 بن سفیان سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا اور ضحاک بن عثمان نے عبد الکریم سے روایت  
 کی ہے کہ انہوں نے انکا نام علقمہ بن سہیل بیان کیا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ اس مقام پر علما کا سخت اختلاف ہے یہ علقمہ صحابہ میں معلوم نہیں ہوتے  
 ہیں انکا تذکرہ علقمہ بن سفیان کے نام میں کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابراہیم تھی انکا تذکرہ ابن شاپہن نے لکھا ہے۔ اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن عبد اللہ انصاری  
 سے انہوں نے ابو یونس سے انہوں نے سماک بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں  
 ملے مطلب یہ ہے کہ بعد غروب آفتاب کے سارا روزہ افطار کرتے تھے تاریکی شب کا انتظار کرتے تھے ۱۲۔



رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیندست میں تھا کہ ایک شخص ایک آدمی کو کہتا ہوا آیا الی آخر احادیث انکا تذکرہ ابوسہمی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ خطا ہے کیونکہ بندار سماک بن حرب سے اور وہ علقمہ بن وائل سے وداہنے والد بن جھر سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہمی بخولانی صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مسعود اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن ابی طلحہ علقمہ بن طلحہ کے بھائی کا نام بھی تھا۔ انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ یہ اسلام لائے تھے اور صحابی تھے۔ یرموک کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصہ عامری کلابی۔ قبیلہ بنی ربیعہ بن عامر کے بزرگ لوگوں میں تھے مولفۃ القلوب سے تھے اپنی قوم میں سردار تھے عظیم سے عظیمہ کے گزشتش جیسی پاسیہ افین نہ تھی یہی بن جعفر بن عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب سے مخالفت کی تھی اور انکے سامنے اپنی فخریہ باتیں بیان کی تھیں یہ دونوں کلابی تھے قصہ انکا مشہور ہے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے لوٹے تو علقمہ مرتد ہو کر شام چلے گئے پھر آپ کی وفات کے بعد فہرہ اپنے قبیلہ میں آئے اور لشکر جمع کیا پس حضرت ابو بکر نے لشکر انکی طرف روانہ کیا اس لشکر سے علقمہ نے شکست کھائی مسلمان انکے گھر کے لوگوں کو کچل کر حضرت ابو بکر کی خدمت میں لے گئے ان لوگوں نے کہا ہم علقمہ کی طرح مرتد نہیں ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر کو ان لوگوں کی طرف سے کوئی بات خلاف معلوم بھی نہ تھی پس حضرت ابو بکر نے ان سب کو چھوڑ دیا۔ انکے علقمہ بھی اسلام لائے اور حضرت ابو بکر نے انکا اسلام قبول کر لیا اور انکا اسلام اچھا ہو گیا۔ انکو حضرت عمر نے مقام حورہ ان پر عامل مقرر کیا تھا وہیں انکی وفات ہوئی حلیہ شاعرانہ کے پاس گئے تھے مگر قبل اسکے کہ انکے پاس پہنچیں انکی وفات ہو گئی تھی پس علقمہ نے انکے سے بھی اپنی ولادت کی طرح وصیت کی تھی حلیہ نے انکی مشائخ میں کچھ شمار کئے تھے جبین کا ایک شعر یہ ہے۔

فما کان بینہ لولیتک سہاماً وہین اللغۃ الالباب مستداً

یہ ترجمہ اگر میں مجھ سے نہ ہو تو میرے اور مالدار سے درمیان میں صرف چند دربان رہ گئے تھے۔

علقمہ کی والدہ بنت ابی سفیان بن ہلال تھیں جو قبیلہ نضج سے قید ہو کر آئی تھیں احوص کا نام رہیہ تھا لوگ انکو احوص اس سبب سے کہتے تھے کہ انکی آنکھیں چھوٹی تھیں اسنے ابوسید خدری نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھایا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فنوا۔ بعض لوگ انکو ابن ابی فنوا کہتے ہیں فنوا بیٹے تھے عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ کے خزاہی تھے۔ صحابی تھے۔ مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ عمرو بن فنوا کے بھائی تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال دیکر ابو سفیان بن حرب کے پاس بھیجا تھا تاکہ اس مال کو فقرا قریش میں تقسیم کر دیں غزوہ تبوک میں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنما تھے۔ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عبد اللہ بن علقمہ بن فنوا سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پشاپ کے لیے بیٹھے ہوتے تو اگر ہم آپ کے کچھ بات کرتے تو آپ جواب نہ دیتے اور اگر ہم سلام کرتے تو بھی اس کا جواب نہ دیتے یہاں تک کہ پھر اپنے گھر تشریف لے چا کر وضو کرتے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے بات کرتے ہیں تو آپ جواب نہیں دیتے اور اگر ہم سلام کرتے ہیں تو بھی جواب نہیں دیتے پس یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذقتم اسے الصلوٰۃ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مجزلہ بن اخورہ بن جعدہ بن معاذ بن عثارہ بن عمرو بن مدیح کنانی مدیحی۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی لشکر کا سردار مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن عثارہ ہی کو کسی سر (یعنی چھوٹے لشکر) کا سردار بنایا تھا۔ انکی طبیعت میں کچھ مذاق تھا ایک مرتبہ انھوں نے خوب آگ دہکائی بعد اسکے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا میری اطاعت تم پر واجب نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں واجب ہے پس انھوں نے کہا تو اپنا اس آگ میں کود پڑو ایک شخص کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کہ آگ میں کودے یہ ہنسنے لگے اور کہا کہ میں تو صرف مذاق کرتا تھا۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ جب تمہارے سردار اس قسم کی بات کریں تو اللہ کی معیشت میں انکی فرمانبرداری مت کرو۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان علقمہ کو ایک لشکر کا سردار بنا کر حبش کی طرف بھیجا تھا یہ سب لشکر وہاں ہلاک ہو گیا تو علقمہ خدری نے ان کا مریسر ان شمار میں کیا تھا۔

سلف ترجمہ یہ مسلمانوں کا کیلئے کھڑے ہو کر اپنے منہ اور ہاتھ کنیوں تک مہر لیا کر اور سر کو مسیح کیا وہ پیروں کو بخون تک دھو دھو



ان السلام وحسن کل حجتہ

تقدوس علی ابن مجسز و تروح

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ناجیہ بن حارث بن کلثوم خزاعی ثم المصطافی۔ مدینہ کے رہنے والے تھے گزہ بادیہ میں سکونت اختیار کر لی تھی  
ہمیں بھی بن ابی الرحاء نے اجازت اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمرو بن نضاک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے  
یعقوب بن حمید نے عیسیٰ بن حضرمی بن کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ بن حارث خزاعی سے انھوں نے اپنے دادا علقمہ سے  
روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو ہمارے مال کی زکوٰۃ تحصیل  
کرنے کے لئے بھیجا وہ گئے اور ہمارے قریب پہنچ کر واپس آگئے ہم بھی انکے پیچھے ہی چل گئے اور اپنی کچھ زکوٰۃ بھی ساتھ  
لی ولید ہم سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے اور انھوں نے (بھٹوٹ) کہہ کر یا کہ یا رسول اللہ میں جہان  
کیا کہ وہ ایسے لوگ تھے کہ وہ اسی جاہلیت کی حالت میں باقی ہیں لڑنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اور زکوٰۃ ان لوگوں نے  
نہیں دی اس بات کو شکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تردید فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین  
آمنوا ان جارکم فاسق فباہتہوا۔ انکا تذکرہ دینون نے لکھا ہے

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ بن عبد الرحمن بن علقمہ۔ کنانی اور بعض لوگ انکو کنذی کہتے ہیں۔ مکہ میں رہتے تھے عثمان بن ابی سلیمان نے  
علقمہ بن فضلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر کی وفات ہو گئی اور مکہ کی زمین  
اس وقت تک وقف کبھی جاتی تھی جو محتاج ہوتا تھا وہاں رہتا تھا اور جب اسکی احتیاج دفع ہو جاتی تھی کسی دوسرے کو  
اپنی جگہ ٹھہرا دیتا تھا۔ ان کا تذکرہ دینون نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے  
مگر تابعین میں نہیں۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص لہثی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ واقعی نے ذکر کیا ہے یہ ابو عمر کا کلام  
تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے انکے بیٹے عمر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں غزوہ خندق میں شریک تھا اور اس

سے ترمذی شمس السلام اور اچھی اچھے تھے ہر جمعہ شام ابن مجسز کے پاس آتے ہیں ۱۲

۱۲ ترمذی شمس السلام اور اگر کوئی فاسق تھا اسے کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کہ وہ ۱۲

وفد میں تھا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض مستخرمین یعنی ابن مندہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور حاکم ابو احمد اور نیز اور لوگوں نے انکو تابعین میں ذکر کیا ہے انکی وفات بعد عبد الملک بن مروان مدینہ میں ہوئی۔

(سیدنا، علقمہ رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عمر بن سلمہ بن عقبہ بن ذہل بن شیف بن عبد اللہ بن ناجیہ بن مراد۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بگڑے تھے اور پھرین واپس گئے تھے فتح صدر بن غریب تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ میں عقبہ بن ابی سفیان نے انکو اسکندریہ حاکم مقرر کیا تھا۔ اسکو ابو عقیل معافری نے روایت کیا ہے یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا، علی رضی اللہ عنہ)

ابن الحکم سلمہ حضرت معاویہ کے بھائی تھے۔ کثیر بن معاویہ بن حکم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ کتب میرے بھائی علی بن حکم کا پیر ٹوٹ گیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے آپ نے انکے پیروں پر ہاتھ پھرایا وہ اچھا ہو گیا۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے ابو ابو عمر نے کہا ہے کہ میں علی بن حکم پر در معاویہ بن حکم کو سلی خیال کرتا ہوں یہ دادا تھے جدیج بن سدر بن علی سلمی کے جو اہل قبا سے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے علی بن حکم کو سدر کا والد قرار دیا تو مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے علی بن حکم کو معاویہ کا بھائی قرار دیا ہے اور ان علی بن ابی علی کو جنکا ذکر آگے آگیا سدر کا والد قرار دیا ہے پس ان دونوں نے اس نام کے دفعہ حاضر قرار دیئے ہیں اور ابو عمر نے ایک ہی رکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا، علی رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ قُرظی۔ علی بن سعید عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ عمرو بن دینار نے یحییٰ بن جعد سے انھوں نے علی بن رفاعہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جو اہل کتاب سے ایمان لائے تھے یہ دس آدمی تھے اہل کتاب اپنی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے پس جب ان لوگوں کا گذران مجلسوں میں ہوتا تو وہ لوگ ان سے استہزاء اور مسخرہ بن کیا کرتے تھے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی <sup>۱</sup>اولئک یؤتون اجرهم مرتین با صبروا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے پس اس روایت کی بنا پر انکے والد صبا بی ہو گئے (نہ خود یہ)

لے ترجمہ ان لوگوں کو انکا ثواب دونا دیا جائے گا جو اسکے کہ انھوں نے صبر کیا ۱۱



## (سیدنا علی رضی اللہ عنہ)

ابن رکابہ۔ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہو اسے انکے بیٹے محمد بن علی بن رکابہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ قریش قوم کا بھانجہ بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

## (سیدنا علی رضی اللہ عنہ)

ابن ثیبہ بن محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد العزی بن سیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ۔ انکی کنیت ابو یحییٰ ہو۔ یماہ میں رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کر گئے تھے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہو۔ یمن ابو الفرج بن ابی الرجا نے کہا کہ اپنی سند کو ابو بکر بن ابی ماسم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمارے ابو بکر بن ابی ثیبہ نے لازم بن عمرو حنفی سے انھوں نے عبد اللہ بن بدر سے انھوں نے عبد الرحمن بن علی بن ثیبہ بن سے انھوں نے اپنے والد علی بن ثیبہ بن سے جو وفد میں سے ایک شخص تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمنا آپ سے بیعت کی وہ کہتے تھے ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپ نے گوشہ حشم سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع سجود میں اپنی پیٹھ کو برابر رکھتا تھا پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانو جو شخص اپنی پیٹھ رکوع سجود میں برابر نہ رکھے اسکی نماز نہ ہوگی۔ اس حدیث کو عبد الوارث بن سعید نے ابو عبد اللہ شمری سے انھوں نے محمد بن جابر سے انھوں نے عبد اللہ بن بدر سے انھوں نے عبد الرحمن بن علی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو اور یہ نہیں کہا کہ یہ روایت میں اپنے والد سے کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

## (سیدنا علی رضی اللہ عنہ)

## امیر المومنین بن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زوج سید النساء فاطمہ زہراء

ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی ہاشمی بن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو طالب کا نام عبد مناف تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ ابو طالب کا نام بھی تمھا اور ہاشم کا نام عمر تھا۔ حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں کنیت انکی ابو الحسن تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رچا زاد بھائی اور آپ کے داماد یعنی آپ کی صاحبزادی فاطمہ سیدہ النساء کے شوہر تھے اور آپ کے فرزندوں کے والد تھے۔ پہلے ہاشمی ہیں جو دو ہاشمیوں کے درمیان میں پیدا ہوئے اور پہلے خلیفہ ہیں بنی ہاشم میں سے ہوئے حضرت

علی جعفر اور عقیل اور طالب کے چھوٹے تھے۔ بقول اکثر علماء سے پہلے اسلام لائے جیسا کہ ہم بیان کرینگے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ہدین اور خندق میں اور بیعتہ الرضوان میں اور تمام مشاہدین سوا تبوک کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے تبوک میں حضرت نے انکو اپنے اہل و عیال کی نگہداشت کیلئے چھوڑ دیا تھا۔ تمام مشاہدین اسلئے کاتریان ظاہر ہوئے اور بہت سے مواقع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے ہاتھ سے جھنڈا عنایت کیا منجملہ انکے غزوہ بدر مگر اس میں اختلاف ہے اور جب غزوہ احد میں مصعب بن عمیر جنگ ہاتھ میں جھنڈا تھا شہید ہوئے تو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علی کو دیا اور انلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ مواخات کی ایک مرتبہ آپ نے باہم مہاجرین میں مواخات کرائی اسکے بعد آپ نے ہجرت کے بعد مہاجرین و انصار میں مواخات کرائی اور دونوں مرتبہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔

**حضرت علی مرتضیٰ** ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن جلیق کا اسلام سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا پھر حضرت علی بن ابی طالب ایک دن کے بعد یعنی جبکہ حضرت خدیجہ اسلام لاچکیں اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھ چکیں اسکے ایک دن کے بعد آئے وہ کہتے تھے میں نے دیکھا کہ دونوں نماز پڑھ رہے ہیں حضرت علی نے کہا کہ اے محمد یہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا یہ خدا کا دین ہے جو اسلئے لینے کے پسند کیا اور جسکی تبلیغ کیلئے ہمیں ہر دن کو بھیجا میں تمہیں اللہ کی طرف اور اسکی پرستش کی طرف بلاتا ہوں اولات و عزى کے انکار کرنیکی ترغیب دیتا ہوں حضرت علی نے کہا یہ تو ایک ایسی بات ہے جو میں آج سے پہلے نہ سنی تھی لہذا میں اسکے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا بہتک ابو طالب سے اس کا ذکر نہ کروں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناپسند ہوئی کہ قبل اسکے کہ آپ اپنے معاملہ کا اظہار کرنا چاہیں افشای راز ہو جائے پس آپ نے فرمایا کہ اے علی اگر تم اسلام ہمیں لائے ہو تو اس راز کو پوشیدہ رکھو پس حضرت علی اس شب کو خاموش رہے پھر اللہ نے انکے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی اور وہ صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد شب کو آپ نے مجھے کیا فرمایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ کہا تھا کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہ ہے اس میں اختلاف ہے کہ آیا سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے یا حضرت ابو بکر صدیق یا کوئی اور۔ محققین نے فیصلہ یوں کیا ہے کہ آزاد مرد نہیں ہے پہلے حضرت صدیق اور غلام زمین سے پہلے حضرت ید غوث و نبی و پیغمبر است یا ام المومنین خدیجہ بچوں میں سے پہلے حضرت علی مرتضیٰ اسلام لائے اور حضرت مولانا شیخ ولی اللہ محدث دہلوی ازادہ الخفایں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانا اس سبب سے فضیلت ہے کہ جو پہلے اسلام لایا ہوگا وہ اپنے بعد والوں کا اسلام کا ذریعہ بنا ہوگا پس اس معاملہ سے یہ فضیلت حضرت صدیق ہی کے حصہ میں رہی کیونکہ انھیں نے بعد اسلام کے تبلیغ دین میں کوشش کی اور انکی کوشش سے بڑی بڑی لوگ اسلام لائے یہ کوشش ان سے لاپرواہی نہ ہو سکتی تھی ۱۲



وہ ایک ہی کوئی اس کا شریک نہیں اور لاث و عزری کا انکار کر دوا اور خدا کے ساتھ شرک کرنے سے بری ہو چاؤ حضرت علی نے اس کو منظور کر لیا اور اسلام لائے حضرت ابوطالب کے خوف سے پوشیدہ طور پر آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور اپنا اسلام مخفی رکھتے تھے۔

حضرت علی پر خدا کا ایک انعام یہ بھی تھا کہ انھوں نے قبل از اسلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پرورش پائی یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ بن ابی بنجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجاہد روایت کرتے تھے کہ حضرت علی دس برس کی عمر میں اسلام لائے تھے۔ جہن ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ و غیرہ نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی بن محمد بن حمید بن ابراہیم بن مختار تک پہنچا کر خبر دی وہ شعبہ سے وہ ابو جح سے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور ایسا ہی مقسم بھی ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ابو جح کا نام یحییٰ بن ابی سلیم تھا۔ نیز وہ کہتے تھے مجھے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس سے مسلم طائی سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دشمنہ کے دن مبعوث ہوئے اور حضرت علیؑ سے شعبہ کے دن اسلام لائے نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے اور ابن ثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمر بن مرہ سے انھوں نے ابو حمزہ سے جو انصاریں سے ایک شخص تھے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے حضرت علیؑ اسلام لائے عمر بن مرہ کہتے تھے میں نے اس کا ذکر ابراہیم بنی سے کیا تو انھوں نے اس کا انکار کیا اور کہا سب سے پہلے حضرت ابو بکر اسلام لائے تھے چچن ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ بخاری نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو شام نفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے ارجح نے سلم بن کیل سے انھوں نے جبہ بن جویں سے انھوں نے حضرت علیؑ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں اس امت میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے مجھ سے پہلے خدا کی پرستش کی ہو بیشک میں پانچ برس یا سات برس سے پہلے خدا کی پرستش کی اسکو اسماعیل بن ابراہیم بن ہمام سے سعید بن صفوان سے انھوں نے ارجح سے اسی طرح روایت کیا ہے تبین عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد وریالی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلم بن کیل نے جبہ عزیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علیؑ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی اور ہمیں ابو الطیب یعنی محمد بن ابی بکر بن احمد معروف بہ کلی صفہانی نے کتابہ خبر دی اور نیز مجھے عثمان

بن ابی بکر بن جلدک موصلی نے ابو الطیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے  
 ہمیں احمد بن عبد اللہ بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں  
 ابن عبد اللہ بن علی صفحانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے سلیمان بن کثیر  
 سے انھوں نے ابو صادق سے انھوں نے عکرم کندی سے انھوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی وہ  
 کہتے تھے کہ اس امت میں سب سے پہلے (بروز قیامت) جو اپنے نبی سے ملیگا وہ وہی ہوگا جو سب سے پہلے اسلام لایا یعنی  
 علی بن ابی طالب اس حدیث کو دیری نے جی عبد الرزاق سے انھوں نے ثوری سے انھوں نے قیس بن مسلم سے  
 روایت کیا ہے۔ ہمیں ذاکر بن کامل خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم باقری نے  
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف مقرئ علان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی  
 محمد بن جعفر بن خالد باقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن علی  
 بن واصل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن اسود نے محمد بن عبید اللہ بن عبد الرحمن  
 بن مسلم انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابویوب انصاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے میرے اور علی کیلئے سات برس تک دعا مانگا کئے اور وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں سوا علی کے  
 کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ یہی کہی بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے قراءہ بیان کیا وہ  
 کہتے تھے ہم سے عباس بن فضل اسقاطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے  
 ہم سے علی بن عزرا بن یوسف بن مہیب انھوں نے ابن برید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی  
 وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدیجہ اسلام لائیں ان کے بعد حضرت علی اسلام لائے اور حضرت ابو ذر  
 اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابوسعید خدری وغیرہم کہتے تھے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام  
 اسلام لائے اور یہ لوگ حضرت علی کو سب سے افضل کہتے تھے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور مہر نے قراءہ سے انھوں نے حسن  
 وغیرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور یہ لوگ حضرت  
 علی کو اور لوگوں پر فضیلت دیتے تھے یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ اور مہر نے قراءہ سے انھوں نے حسن وغیرہ سے روایت کی ہے کہ  
 وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اس وقت ان کی عمر پندرہ برس کی  
 تھی۔ اور محمد بن کسب باقری سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا حضرت علی یا حضرت ابوبکر انھوں نے کہا سبحان اللہ  
 حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے لوگوں کو شبہ صرف اس سبب سے ہوا کہ حضرت علی نے اپنا اسلام ابوطالب سے لے لیا تھا



اور حضرت ابو بکر جو اسلام لائے تو انھوں نے اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ ہم عقیقہ کندی کی حدیث کہ حضرت علیؓ سب سے پہلے اسلام لائے انکے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں۔ اور ابوالاسود دینے تیم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ اور زبیر دونوں آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی اور نے بھی ایسا بیان کیا ہو۔ اور ایک جماعت نے علاوہ ان لوگوں کے جنکو ہم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ پہلے اسلام لائے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکرؓ سب سے پہلے اسلام لائے واللہ اعلم۔

**حضرت علی مرتضیٰ** **کی ہجرت** **بہمن عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت**  
 کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو آپ بھی اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ جبریل علیہ السلام آئیں اور آپ کو خدا کی طرف سے کہہ سکے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم پہنچائیں یہاں تک کہ جب کفار قریش جمع ہوئے اور انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ضرر رسانی کی تدبیر شروع کی تو جبریل آپ کے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ آج شب کو آپ اس مکان میں نہ رہیں جس میں رہتے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو بلایا اور انھیں حکم دیا کہ آج تم میرے بستر پر سو رہنا اور میری ہی چادر سبزاڑھنا چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے اس حال میں نکلے کہ کفار آپ کے دروازہ پر جمع تھے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ پھر اسکے بعد لوگ پی در پی ہجرت کرنے لگے اور سب کے آخر میں جو شخص ہجرت کر کے آیا اور بسنے اپنے دن میں ذرا بھی لغزش نہیں کھائی وہ علی بن ابی طالب تھے وجہ یہ تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کہ میں چھوڑ دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو رہو اور میں دن تک انکو وہاں رہنے کا حکم دیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ جن جن لوگوں کے حقوق میرے اوپر ہیں وہ ادا کر دینا چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے۔ یہیں محمد بن قاسم بن علی بن حسن بن عبید اللہ دمشقی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاعز قرآئین بن اسعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن شاپن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن یزید نخعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے معاویہ بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ابورافع سے نقل کر کے بیان کیا نیز عبید اللہ بن حسن کہتے تھے مجھے محمد بن عبید اللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انھوں نے

۱۰ وہ حقوق یہ تھے کہ لوگ آپکے پاس امانت اکثر رکھایا کرتے تھے قبل از نبوت آپکی امانت پر سب کو وثوق تھا ۱۱

اس کے دادا ابو اسحق سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے متعلق روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے حضرت علی کو پیچھے چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ آپ کے گھر والوں کو لیکر آئیں اور انہیں حکم دیا تھا کہ جب قدر امانتیں اور ہتھکنڈیں آپ کے پاس ہیں ان کو ادا کر دینا چاہئے حضرت علی نے ایسا ہی کیا نیز جس شب کو آپ چلے آئے اس شب کو حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سوؤ اور فرمایا کہ جب تک تم میرے بستر پر رہو گے قریش مجھ کو تلاش نہ کرے چنانچہ حضرت علی آپ کے بستر پر لیٹ رہے کفار قریش آپ کے بستر پر نظر لگائے ہوئے تھے حضرت علی کو اُسپر لٹایا ہوا دیکھ کر سمجھتے تھے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے ہیں یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی اور انھوں نے حضرت علی کو اس بستر پر دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد اگر باہر گئے ہوتے تو علی کو ضرور اپنے ساتھ لے جاتے پس اسی خیال میں وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش سے باز رہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ تم مدینہ میں آ کر مجھے ملنا چاہئے حضرت علی آپ کے گھر والوں کو لیکر چلے شب کو چلتے رہے اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آنے کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ علی کو میرے پاس بلاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ آپ کی طاقت نہیں رکھتے پس آپ خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو دیکھ کر لٹایا اور ان کے پیروں کی جو حالت دیکھی کہ درم کر گئے ہیں اور ان کے خون نیک رہا ہو تو آپ ازراہ محبت روئے گئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے اپنا تعارف بیان کیا کہ میں لیکر ان کے پیروں پر آیا اور ان کو عافیت کی دعا دی پس اس وقت سے کبھی ان کے پیروں میں کوئی شکایت نہیں ہوئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے

**حضرت علیؓ کی مرضی کا** | امین ابو جعفر بن یحییٰ نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن بدر وغیرہ میں شریک ہوا | اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو قریش کے خاندان بنی ہاشم سے بدر میں شریک تھے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب بھی انہیں تھے اور وہ پہلے شخص ہیں جو ایمان آئے تھے اور تمام مورخین اور محققین کا اس پر اجماع ہے کہ وہ بدر میں اور تمام مرثیہ ہر میں شریک تھے صرف وہ غزوہ تبوک میں شریک نہ تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس وقت اپنے گھر والوں کی خبر گیری کے لئے چھوڑ دیا۔ امین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سعد بن ابی یوسف نے اپنی سند کو محمد بن اسماعیل (بخاری) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور سلونی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسیم بن یونس نے اپنے والد سے انھوں نے ابو اسحاق سے روایت کی کہ بیان کیا وہ کہتے تھے زاکب بن جریج نے براہ بن غازی سے پوچھا میں نے کہا کہ کیا علی بدر میں شریک تھے انھوں نے



کہا مان خوب ظاہر اور کھلے ہوئے شرمگتھے ہمیں یحییٰ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو میرے چچا کے  
 دادا ابو الفضل جعفر بن عبد الواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے چچا ابو طاہر اور ابو الفتح نے  
 خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زادن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عروبہ نے بیان  
 کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو رفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن معروف ہجیمی نے بیان کیا وہ کہتے  
 تھے ہم سے ابو عوانہ نے عمش سے اُفھون نے حکم سے اُفھون نے مصعب بن سعد سے اُفھون نے سعد سے  
 روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں نے اُنکو یعنی حضرت علیؑ کو دیکھا کہ تلوار لئے ہوئے مشر کوٹنے سر اڑاتے تھے اور  
 بطور رجز کے یہ کہتے جاتے تھے **شرح اللیل کانی جی +** ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین نے خبر دی  
 وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحق یعنی محمد بن عبد الباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل  
 احمد بن حسن بن صروان اور ابو طاہر احمد ابن حسن بن احمد باقلانی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حسن  
 بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبید اللہ بن  
 سین بن علی بن ابی طالب کے سامنے یہ تھری پڑھی گئی میرے دادا ابو الحسین یعنی یحییٰ بن حسن بن جعفر  
 تھے کہ مجھے محمد بن علی اور محمد بن یحییٰ محمد بن جنید سے روایت کر کے لکھا ہو کہ وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن خدادہ  
 نے یحییٰ بن سعید سے اُفھون نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوہ حنین  
 حضرت علیؑ کے سوا زخم لگے تھے اور ہر زخم اُنکو زمین پر گر ادیتا تھا پھر اُنکو حضرت جبریل علیہ السلام اُٹھاتے تھے  
 پھر وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن عبد الوہاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے  
 ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن عیاش حمصی نے یحییٰ بن سعید سے اُفھون نے ثعلبہ  
 بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ سعد بن عبادہ ہر مقام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
 سے جھنڈا لیتے تھے مگر جب لڑائی کا وقت آتا تو علی ابن ابی طالب جھنڈا لیتے تھے۔ ہمیں ابو الحسین بن سہرا  
 اور ابو غالب اور ابو عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بنی ہاشم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن بکار  
 نے بیان کیا کہ اسید بن ابی ایاس بن زبیر نے حضرت علیؑ کے متعلق یہ اشعار کہے تھے اس کا  
 مقصود ان اشعار میں یہ ہو کہ مشرکین قریش کو عاز و تنگ دلا کہ حضرت علیؑ کے قتل پر آمادہ کرے۔  
 وہ اشعار یہ ہیں **۵**

۱۔ ترجمہ اشعار دو مہر علیؑ چلی جا رہی ہو گریا میں یہ وہ توڑ ناہوں ۱۲

فی کل مجمع غایۃ اخرکم  
قد تکرأ لعی الکرم وستی  
اعطوه خراجا و القوا بشریبتہ  
فی المضلات این دین لا یطع

جذع اسی علی المذاکی القرح  
ہذا ابن فاطمۃ الذی انا کم  
فعل الذیل وبعیتہ لم توج  
افناہم فعضا و ضربا یفری

مقدور کم الما شکروا  
ذبحا و قتلۃ قصبۃ لم تذبح  
این الکھول و این کل عامۃ  
بالسیف یعمل حدہ لم یصنع

ہیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسین مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن ثنی تک خبر دی وہ کہتے  
تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مردان عقیلی نے عمارہ بن ابی حفصہ سے کہہ سون  
نے حکمہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ غزوہ اُحد میں جب لوگ رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹ گئے تو میں نے شہداء کی لاشوں میں دیکھنا شروع کیا میں نے ان میں  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا پس میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم بھاگنے والے نہ تھے لیکن اللہ کا غضب ہم پر نازل ہوا بسبب اُس حرکت کے جو ہننے کی پس اللہ نے  
بہی کو اٹھا لیا پس اب میرے لئے بہتر یہی ہو کہ میں لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں لہذا میں نے اپنی تلوار  
کی بیان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا پس وہ لوگ میری طرف جھک پڑے تو میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
انکے درمیان میں تھے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبہ اللہ دمشق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالشائر  
یعنی محمد بن غلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء عیسیٰ  
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حاتم  
یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے  
ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن واقد نے عبد اللہ بن بریدہ سے کہہ سونے اپنے والد

۱۱۔ ترتیب ہر مجمع میں تین تین آدمی درجہ ذیل کیا۔ اس نوجوان سے زخمی ہو گیا اور پھر سوار ہو کے آتا ہے خدا تعالیٰ بھلا کرے کیا تلواریں ہوں  
بزرگ قبیلہ کو کہیں کوئی بات ناگوار گذرنی ہو مگر وہ شرم نہ کرے اور یہ فاطمہ (سنت اللہ) کا بیٹا یعنی علیؑ ہے جس نے تلواریں کر دیا۔ اس نے تلواریں کر ڈالا اور اس شکار کی طرح مارا  
جو جلدی میں نہ ہو سکے اور اچھا اب اسکو خراج دو اور اسکی مارتے پھر ذلیلوں کے مانند اور بیعت کر لو جس میں کچھ بھلائی نہ ہوگی۔ کمان میں وہ پستہ در پستہ  
قوم نے ہوشیاری میں کام آئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نیت تھی کہ سب کو فاطمہ کے بیٹے اُفنا کر دیا اور خوب ماری۔ اس میں تلوار سے ماری گئی بارہ تیرہ تیرہ ۱۲  
۱۳۔ غزوہ اُحد میں ابیسیس نے یہ شہور کر دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اس خبر کے مشہور ہوتے ہی مسلمانوں کے ہاتھوں اُٹھ گئے  
اکثر صحابہ اس مصلحت سے دل سے ہٹ آئے کہ اپنی قوم کو تفریق کر کے غیر ایمان خرمین مان سست ہوجانے والوں کی ہی نیت خیر تھی ۱۲



روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب واقعہ خیبر پیش آیا تو حضرت ابو بکر نے جھنڈا لیا پھر جب دو سہرا دن ہوا تو حضرت عمر نے جھنڈا لیا اور بعض لوگوں نے کہا ہر کہ محمد بن مسلمہ نے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنم میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو بغیر فتح نہ لوٹے گا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح پڑھ کر جھنڈا مانگا اور علی کو بلایا انکی آنکھوں میں درد تھا آپ نے انکی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا بعد اسکے جھنڈا اُنہیں دیدیا اسنے انکے ہاتھ پر فتح دی حسین بن واقد کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن بریدہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ مرحب (نامی مشہور آفاق پہلوان خیبر) کے خریف حضرت علی ہی تھے حضرت علی کی اور اُسکی لڑائیوں کے واقعات بہت ہیں جنکو بیان کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے

**حضرت علی مرتضیٰ کا علم** | حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت چیزیں روایت کی ہیں ان سے انکے صاحبزادوں حسن اور حسین اور محمد اور عمر

نے اور عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن ربیعہ اور ابو موسیٰ اشعری اور ابوسعید خدری اور ابو رافع اور صہیب اور زید بن ارقم اور جابر بن عبد اللہ اور ابوامامہ اور ابوسرکھ یعنی جندبہ بن اسید اور ابوہریرہ اور سفینہ اور ابو جحیفہ سوائی اور جابر بن سمرہ اور عمرو بن حدیث اور ابولہبلی اور برار بن عازب اور عمارہ بن رویہ اور بشر بن سجم اور ابو الطفیل اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صفیر اور جزیہ بن عبداللہ اور عبدالرحمن بن اشیم وغیرہ صحابہ نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور مسعود بن حکم زرقی اور قیس بن ابی حازم اور عبیدہ سلمانی اور علقمہ بن قیس اور اسعد بن یزید اور عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ اور احنف ابن قیس اور ابوعبدالرحمن سلمیٰ اور ابوالاسود دلی اور زبیر بن حبیش اور شریح بن ہانی اور شعبی اور شقیق اور انکے علاوہ بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

ہمیں بھی بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید یعنی محمد بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید یعنی محمد بن بشر بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالولید یعنی محمد بن ادریس شامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے عیش سے اُنہوں سے عمرو بن قمر سے اُنہوں نے ابوالنختری سے اُنہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بھیجا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے میں بھیجتے ہیں

اور لوگ مجھے مقدمات کا فیصلہ کراہیں گے حالانکہ مجھے اسکا کچھ علم نہیں ہے حضرت نے فرمایا قریب آؤ میں قریب گیا پس آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا بعد اسکے فرمایا کہ اے اسد ان کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے قلب کو ہدایت کر پس قسم اُسکی جس نے دانہ سے درخت نکالا اور جان کو پیدا کیا اسکے بعد کبھی کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں مجھے شک نہیں

ہمیں زید بن حسن بن زید یعنی ابوالہیمن وغیرہ نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور یعنی زرارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عسلی بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن رزق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن عبد الرحمن انباری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الصلت ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُفحون نے مجاہد سے اُفحون نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اُسکے دروازہ ہیں پس جو شخص علم کو چاہے وہ اُسکے دروازہ سے آئے اس حدیث کو ابو معاویہ کے علاوہ اور لوگوں نے بھی اعمش سے روایت کیا تو ابو معاویہ پہلے اس حدیث کو روایت کرتے تھے مگر آخر میں ترک کر دیا۔ اور شعبہ نے ابواسوان سے اُفحون نے عبد الرحمن بن یزید سے اُفحون نے علقمہ سے اُفحون نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم باہم چرچا کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عمدہ قصا کا علم رکھنے والے علی بن ابی طالب ہیں اور سعید بن مسیب نے کہا کہ علی ابن ابی طالب کے سوا کوئی شخص ایسا نہ تھا جو کہ مجھے سوالات کروا دیجی بن سعید نے عمدہ بن سلیمان سے اُفحون نے عبد الملک بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عطار سے پوچھا کہ کیا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں علی بن ابی طالب سے زیادہ کوئی شخص عالم تھا عطار نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا اور ابن عباس نے کہا کہ علی کو نو حصہ علم کے لئے گئے تھے اور دسواں حصہ جو اور لوگوں کو ملا تھا اُس میں بھی وہ شریک تھے اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے پوچھا کہ اے چچا لوگ علی بن ابی طالب کی طرف کیوں جھک پڑے تھے اُفحون نے کہا اے میرے چچا علی کو علم میں بڑا کمال تھا اور معاشرت کے بہت اچھے تھے قدیم الاسلام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اور احادیث کی سمجھ اور جنگ میں دلیری اور نفع عام کی اشیاء میں سخاوت انکی طبیعت میں تھی اور ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے اُفحون نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر اس مشرک سے پناہ



مانگا کرتے تھے جبکہ (حل کرنے کے) لئے ابو الحسن نہون۔ اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب کوئی بات ہمارے نزدیک حضرت علی سے ثابت ہو جاتی ہے تو پھر ہم اس سے عدول نہیں کرتے۔ اور یزید بن مارون نے قطر سے انھوں نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یہ تھا کہ اگر حضرت علی کے ایک فضیلت تمام مخلوقات پر تقسیم کر دی جائے تو سب فائدہ میں رہیں حضرت علی کے متعلق اس قسم کے اقوال بہت ہیں ہم اسی قدر پر قناعت کرتے ہیں اور اگر ہم وہ مسائل ذکر کریں جو ان سے صحابہ نے مثل حضرت عمر کے پوچھے تو بہت طول ہو جائے۔

**حضرت علی مرتضیٰ کا زہد اور عدل** ہمیں ابواحمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبہ اللہ بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں

ابوطالب بن عیلام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسحاق یعنی ابراہیم بن محمد مزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے کہ یوسف بن اسباط کہتے تھے کہ دنیا ظالموں کے لئے آسائش کا گھر ہے اور علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ دنیا مردار ہے جو شخص دنیا میں کچھ لینا چاہے تو وہ کتون کے ساتھ اختلاط کرنے پر اپنے نفس کو مجبور کرے۔ ہمیں ابویاسر یعنی عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن نرسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن علی بن ابان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سہل بن صفیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ہشام غسانی نے علی بن جبر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو مریم سلوی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے یحییٰ بن یاسر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ اگر علی اللہ عزوجل نے تمکو ایسی خوبی عنایت فرمائی ہے کہ اس سے بہتر خوبی اپنے بندوں میں سے کسی کو نہیں دی وہ خبری کیا ہے دنیا کی طرف سے زاہد (یعنی بے رغبت) رہنا تمکو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ تم دنیا سے کچھ لینے بیرون دنیا تم سے کچھ لیتی ہے اور اللہ نے تمکو مساکین کی محبت عنایت فرمائی ہے وہ تمکو اپنا پیشوا بنا کر خوش ہیں اور تم انکو اپنا پیرو بنا کر خوش ہو۔ پس خوشی ہو اُسکو جو تم سے محبت رکھے اور تمپر سچ بولے اور خرابی ہو اُسکو جو تم سے علی سے اور تمپر جھوٹ بولے جو لوگ تم سے محبت رکھتے ہیں اور تمپر سچ بولتے ہیں وہ (جنت میں) تمہارے گھر کے پردہ ہیں اور تمہارے کے رفیق ہوں گے اور جو لوگ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تمپر جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر حق ہے



کہ انکو قیامت کے دن جھوٹوں کے کھڑے ہونے کی جگہ پر کھڑا کرے۔ ہمیں عمر بن محمد بن عمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنائے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل یعنی عبید اللہ بن عبد الرحمن زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے امام حمزہ بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو ہریم یعنی جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امیر المومنین مامون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ہارون الرشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبد اللہ نے عاصم بن کلیب سے انھوں نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی وہ حالت بھی دیکھی کہ میں اپنے شکم پر مائے بھوک کے پتھر باندھتا تھا اور یہ حالت بھی کھتا ہوں کہ آج میرا صدقہ چار ہزار نکلتا ہے۔ اس حدیث کو حجاج اصفہانی اور اسود نے شریک سے روایت کیا اور ان دونوں نے (بجائی چار ہزار کے) چالیس ہزار بیان کیا ہے اور اس حدیث کو حجاج نے شریک سے روایت کیا ہے انھوں نے بھی چالیس بیان کیا ہے۔ تعداد بیان کرنے والوں کا مقصود یہ ہے کہ اس قدر صدقہ نکلتا تھا کہ دفعہ دفعہ کر کے اس مقدار کو پہنچ جاتا تھا نہ یہ کہ یکمشت اس قدر نکلتا تھا کیونکہ سید المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کبھی مال جمع نہیں کیا اور دلیل اسکی انکے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا وہ کلام ہے جو ہم حضرت علی کے شہادت کے بیان میں ذکر کریں گے کہ حضرت علی صوف چھ سودیم چھوڑ گئے تھے جس سے انھوں نے ایک غلام مول لیا تھا مجھے فقیر ابو محمد یعنی ہبۃ اللہ بن ہبل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابو المعانی یعنی عمر بن محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن حسین نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حافظ ابو عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو قتیبہ یعنی سالم بن فضل آدمی نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو نعیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نے نہ کبھی اینٹ کے اوپر اینٹ رکھی اور نہ کبھی لکڑی کے اوپر لکڑی رکھی (یعنی کبھی کوئی عمارت نہیں بنائی) مدینہ سے آئے لے غلہ گھڑیوں میں آتا تھا۔ ہمیں سید ابو الفتح یعنی حیدر بن محمد بن زید علوی حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن جعفر دورستی نے موصل میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طاہر ابو عبد اللہ احمد بن عسلی بن عمر حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حسین بن عبد الجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مالک نے خبر دی وہ کہتے



تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ  
 وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مشعر نے ابی بکر سے اخون نے اپنے کسی استاد سے وایت کر کے بیان کیا  
 وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کے جسم پر ایک موٹی تہ بند دیکھی جسکی نسبت وہ فرما رہے تھے کہ میں پانچ درم میں  
 خریدا اور جو کوئی مجھے اس میں ایک درہم تلفع دیکھا میں اس کے ساتھ اسے بچا لوں گا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ میں نے حضرت علی  
 کے پاس کچھ درہم بھیجے ہیں دیکھو جنکی بہت اخون نے یہ کہا کہ یہ ہمارے خرچ سے بچ رہے ہیں جو صاحب  
 ضرورت ہو وہ انکو لے لیتا۔ اور مجھ سے عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن یحییٰ از دی نے بیان  
 کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے مطہر بن ثعلبہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابوہریرہ  
 پانچ فردش نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب میرے پاس آئے اور ان کے ہمراہ انکا ایک غلام بھی تھا  
 اخون نے دو کرتے کپڑے خریدے پھر اپنے غلام سے فرمایا کہ اتین سے جو چاہے تو لے لے چنانچہ ایک اُس نے  
 لیا اور دوسرا علی نے لے لیا اور میں لیا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا کہ جس قدر اس میں میرے ہاتھ سے  
 بری ہے اُسکو کاٹ دو چنانچہ غلام نے کاٹ دیا پس اخون نے اس کرتے کو میں لیا اور چلے گئے۔ ہمیں عبداللہ  
 بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو الحسن بن طلحہ نعال نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن  
 بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسماعیل بن محمد صفار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن آدم نے بیان  
 کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جعفر بن زیاد احمر نے عبد الملک بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے قبیلہ ثقیف  
 کے ایک شخص نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے علی بن ابی طالب نے مقام شاپور پر عامل مقرر کیا اور فرمایا کہ کسی  
 شخص کو ایک درم کی علت میں ایک کوڑا بھی نہ مارنا اور نہ کسی سے کچھ کھانے کو مانگنا نہ جاڑے یا گرمی کا کپڑا مانگنا  
 نہ کوئی ایسا جانور مانگنا جس سے وہ لوگ کام لیتے ہوں اور نہ کسی شخص کو جو ایک درہم کی طلب میں پریشان ہووے  
 میں نے کہا یا امیر المؤمنین اگر ایسا ہوگا تو میں جسیا جاتا ہوں ویسا ہی لوٹ آؤں گا حضرت علی نے فرمایا لوٹ (کچھ پرواہ نہیں)  
 تیری خرابی ہونے میں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو مال انکی حاجت سے زائد ہو اسکو لینا حضرت علی مرتضیٰ نے یہ عمل  
 کو اتفاقاً اس قدر میں کہ انکا پورے طور پر ذکر کرنا ناممکن ہو لہذا ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ | ہمیں ابوالعباس یعنی احمد بن عثمان بن ابی علی دزداری نے اپنی سند کیساتھ  
 استاد ابواسحاق یعنی احمد بن محمد بن ابیراہیم ثعلبی مفسر سے نقل کر کے خبر دی  
 وہ کہتے تھے میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کے فضائل



جب ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابی طالب کو مکہ میں اپنا قرض ادا کر نیکے لئے اور ان امانتوں کے واپس کر نیکے سے ہو  
حضرت کے پاس تھیں چھوڑ دیا تھا اور جس شب کو آپ غار کی طرنت پہلے ہیں اور مشرکوں نے آپ کا گھر گھیر لیا ہوا  
شب کو حضرت علی کو حکم دیا کہ میرے بستر پر سو اور اسے فرمایا کہ میری جھڑمی چادر سبز رنگ کی اڑھ لپٹا انشاء اللہ تعالیٰ  
کوئی تکلیف نہ ہو ان لوگوں سے نہ پہنچ سکیگی چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا ہیں اللہ نے جبریل و میکائیل علیہما السلام  
پر وحی بھیجی کہ میں تم دونوں کے درمیان میں مواخات کر دے اور ایک کی عمر نسبت دوسرے کے طویل کر دی ہے  
اب بتاؤ تم دونوں میں سے کون ایسا ہی خواہے سا تھی کو اپنی زندگی دیکھے مگر ہر ایک نے اپنی زندگی کو ترجیح دی پھر  
اللہ عزوجل نے انہی وحی بھیجی کہ کیا تم دونوں علی بن ابی طالب کے مثل بھی نہیں ہو مینے اُنکے اور اپنے نبی محمد کے درمیان  
میں مواخات کرائی ہو (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علی محمد کے بستر پر لیٹے ہیں اور اپنی جان محمد پر فدا کرنے ہیں اور ان کی زندگی کو  
اپنی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اچھا زمین پر جاؤ اور دشمنوں سے اُنکی حفاظت کرو چنانچہ وہ دونوں زمین پر آئے حضرت  
جبریل حضرت علی کے سر کے پاس کھڑے ہوئے حضرت جبریل یہ ندا کر رہے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو اے  
ابن ابی طالب تمہارا مثل کون ہو اللہ عزوجل ملائکہ کے سامنے پتھر فخر کرتا ہو پس اللہ عزوجل نے اپنے رسول پر حکم دیا  
مدینہ کی طرف جائے تھے حضرت علی کی شان میں یہ آیت نازل کی کہ من الناس من یشری نفسه بتغار مضیات اللہ  
ہمیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن علی بن سویدہ مکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل یعنی احمد بن ابی الخیر مہینی نے  
اور حسین بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بکتمی نے خبر دی  
وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن جان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ بن مالک ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں  
محمد بن سہل جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الوہاب بن مجاہد نے  
اپنے والد سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار سرًا وعلانہ  
کی تفسیر میں روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ یہ آیت علی بن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی اُنکے پاس چار درم تھے یا انھوں  
نے شب کو (راہ خدا میں) دیا اور ایک دنگو اور ایک چھپا کر اور ایک علانیہ طور پر اس حدیث کو غفان بن مسلم نے وہاب  
سے انھوں نے ابوب سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے ابن عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہے ہمیں  
اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کی تھیں محمد بن عیسیٰ بن سورۃ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے  
تھے ہمیں قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسماعیل نے بکیر بن مسمار سے انھوں نے عامر بن سعد  
بن ابی وقاص سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ سے حدیث ہو چھا کہ ابو تراب



کی بدگوئی سے نکلے کون چیز مانع ہو حضرت سعد نے کہا آگاہ ہو جب تک وہ بین باتیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں مجھے یاد رہیں گی اس وقت تک میں ہرگز انکو برا نہ کہوں گا۔ اگر مجھے ان تین باتوں میں سے ایک بھی مل جائے تو مسخ اونٹوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ علی کی نسبت فرماتے تھے جب کہ اپنے انکو کسی غزوہ میں پیچھے چھوڑ دیا تھا اور انھوں نے آپ سے کہا تھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ ہمکو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جائے ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہوجاؤ اور ان کو موسیٰ کی طرف سے کھافرق یہ ہوگا کہ میرے بعد نبوت نہیں ہو اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ بے شک میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور اللہ و رسول اسکو دوست رکھتے ہوں گے پس ہم سب لوگ جھنڈا ملنے کے امیدوار تھے کہ آپ نے فرمایا علی کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ وہ آپ کے پاس آئے اور انکی آنکھ میں درد تھا پس آپ نے اپنا لعاب انکی آنکھ میں لگا دیا اور جھنڈا انکو دیدیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر نسخ دی اور میری بات یہ ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی قل تعالوا نغز ابنا رانا وانا ناکرم ونا بارنا ونا بارکم وانا نغزنا ونا نغزکم تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے شریک سے انھوں نے منصور سے انھوں نے ربیع بن خراش سے روایت کی کہ بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے (مقام) رحبہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا تو کچھ مشرکین ہمارے پاس آئے جن میں ایک شخص سہیل بن عمرو تھے اور کچھ لوگ مشرکوں کے سردار تھے اور انھوں نے (حضرت سے) عرض کیا کہ آپ کے پاس کچھ لڑکے اور کچھ بھائی ہمارے اور کچھ غلام ہمارے چلے گئے ہیں وہ دین کی کچھ سمجھ نہیں رکھتے وہ صرف ہمارے مال و اسباب کے کاروبار سے (گہرا کر) بھاگ آئے ہیں انکو آپ یہاں واپس دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی گروہ قریش ان باتوں سے باز آؤ ورنہ اللہ تم پر ایسے شخص کو مسلط کر دے گا جو دین کے لئے تلوار سے تمھاری گردنیں مارے گا اللہ نے اس کے قلب کو ایمان کے لئے جلجلیا ہوگا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہوگا جو بکرنے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہوگا عمر نے بھی پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہوگا فرمایا یہ جو تیرے سینے والا اور اس وقت حضرت نے اپنا جوتہ علی کو سینے کے لئے دیا تھا پھر علی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۰ ہرگز نہ کہی کہ وہ کہہ دے کہ آؤ بلاؤ ہم ہم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو ہم اپنے آپس والوں کو تم اپنے آپس والوں کو۔



فرمایا کہ جو کوئی عدا میرے اوپر بھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈھے۔ تیرا اسماعیل بن علی کہتے تھے کہ  
ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عثمان برادر بھائی بن عیسیٰ ہلی سنے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے  
اعمش نے عہدی بن ثابت سے انھوں نے زہد بن حبیش سے انھوں نے حضرت علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے  
تھے مجھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے وہی شخص محبت رکھے گا جو مومن ہوگا اور وہی شخص بغض رکھے گا  
جو منافق ہوگا نیز اسماعیل کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یسار اور یعقوب بن ابراہیم  
وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عاصم نے ابوالجراح سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جابر بن صبح  
نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ام ثراحیل نے ام عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ایک لشکر (کسی طرف) بھیجا تھا جس میں علی بھی تھے تو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعائیں کہتے ہوئے سنا  
کہ یا اللہ مجھے موت نہ دے تا وقتیکہ مجھے علی کو نہ دکھا دے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی مرتضیٰ کیسا تھوڑا بچہ تھا)  
کس حد تک پہنچ گئی تھی رضی اللہ عنہ) ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات  
بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالنصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مزنی نے خبر دی وہ  
کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن مطرف باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن  
یعقوب ماجشون نے ابوالمنذر سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے عامر بن سعد سے انھوں نے حضرت سعد سے  
روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ر علی سے فرماتے تھے کہ تم میری طرف سے  
اس مرتبہ پر جو سپہ سالاروں موسیٰ کی طرف سے تھے فرق یہ ہو کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سعید کہتے تھے کہ مجھے اس بات کی  
خبر پیش پیدا ہوئی کہ خود بالمشافہ سعد سے اس حدیث کو پوچھوں چنانچہ میں اسے ملا اور میں نے اسے پوچھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے  
خود سنی ہو تو انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے اور کہا ہاں (انہیں کانوں سے سنی ہو) ورنہ یہ دونوں ہری  
ہو جاتے۔ ہمیں ابوبکر یعنی مسمار بن عامر بن عویس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس یعنی احمد بن غالب  
بن طلحہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین الماطی نے خبر دی وہ کہتے  
تھے میں ابوطاہر خالص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون حضرمی یعنی ابو حامد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے  
ابو ہشام یعنی محمد بن یزید بن رفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اس  
ابوالزبیر سے انھوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب غزوہ طائف پیش آیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
نے علی کو بلا لیا اور اسے بہت دیر تک راز کی باتیں کرتے رہے تو آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ حضرت نے اپنے چچا زاد بھائی سے



بہت دیر تک سرگوشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اسے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے اسے سرگوشی کی دین  
 اہم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ مرندی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیثم بن سعید نے بیان کیا۔ وہ کہتے  
 تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے یزید ثمال سے انھوں نے مطرف بن عبد اللہ سے انھوں نے حضرت عمران بن حصین سے  
 نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر علی بن ابی طالب کو سردار بنایا  
 چنانچہ وہ اس لشکر کے ہمراہ گئے غنیمت میں سے ایک لوٹ کر آئے اس سے حضرت علی نے خلوت کی۔ بات اور لوگوں کو  
 بری معلوم ہوئی تو چار آدمیوں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر اتفاق کیا کہ جب ہم رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے ملیں گے تو آپ کو اطلاع دینگے اس فعل سے جو علی نے کیا اور یہ دستور تھا کہ مسلمان جب کسی سفر سے لوٹتے  
 تھے تو پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کو سلام کرنے کے بعد اپنے گھروں کو جاتے  
 تھے چنانچہ اس لشکر کے لوگ جب لوٹ کر آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کو گئے تو ان چار میں سے ایک  
 شخص کھڑا ہوا اور اسے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھئے تو علی بن ابی طالب نے ایسا ایسا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اس کو ٹال دیا پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا ویسے بھی ایسا ہی کہا آپ اس کو بھی ٹال دیا پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا ویسے بھی ایسا ہی کہا  
 آپ اس کو بھی ٹال دیا پھر چوتھا شخص اٹھا اور اسے بھی ایسا ہی کہا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی طرف متوجہ  
 ہوئے اور غصہ کے آثار آپ کے چہرہ سے ظاہر ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو تم  
 علی سے کیا چاہتے ہو علی میرا بھائی اور میں علی کا بھائی ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہے تمہیں ابو جعفر یعنی علی بن عبد اللہ نے  
 اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے بھی بن عبد اللہ بن  
 ابی عمر نے یزید بن طلحہ بن یزید بن کاز سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا لشکر جو میں آپ کے ہمراہ تھا  
 اس وجہ سے آپ ناراض ہوا کہ آپ نے اپنی جگہ پر ایک شخص کو قائم مقام کر کے خبر بیان کر نیکی لے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس حاضر ہو نہیں سکتے تھے اس شخص نے کیا کیا کہ (مال جزیرہ سے) تمام لشکر کو ایک ایک جوڑا کپڑا دیا جب لشکر کے لوگ  
 (میں سے) قنوب آگئے تو حضرت علی ان کے استقبال کو تشریف لے گئے دیکھا تو سب لوگ وہی لباس پہنے ہوئے ہیں پوچھا کہ یہ کیا  
 کیا لوگوں نے بیان کیا کہ آپ کے قائم مقام نے یہ لباس پہن دیا ہو حضرت علی نے اس شخص سے کہا کہ تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے حضور میں حاضر ہونے سے پہلے ایسا کیوں کیا وہ جو چاہتے کرتے ہیں حضرت علی نے وہ لباس سب کے اتروالے یہ بات  
 سب کو ناگوار گذری تو جب وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسی وجہ سے انھوں نے حضرت  
 علی کی شکایت کی۔ اہل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کر چکے تھے حضرت علی کو اپنے صرف مقررہ جزیرہ وصول

کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ تین ابوالفتح یعنی محمد بن عبد الرحمن بن ابی السلا واسطی اور ابو عبد اللہ یعنی حسین بن ابی صلح بن فہم نے  
یہی تقریبی نے خبر دی وہ محمد بن اسماعیل سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے قیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے  
یعقوب بن عبد الرحمن نے ابو حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سہل بن سعد نے خبر دی کہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جسکے ہاتھ پر اللہ فتح دے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا  
ہو اور اللہ و رسول اسکو دوست رکھتے ہوں پس سب لوگ رات بھر اس کا انتظار کرتے رہے کہ دیکھے جھنڈا کس کو ملتا ہے  
صبح کو حضرت نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھوں میں درد ہی آپ نے  
فرمایا انکو بلو اوچنا چہ وہ آئے اپنے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور لٹکے لئے دعا کی وہ اچھے ہو گئے گویا کہ درد تھا ہی  
نہیں پھر آپ نے انکو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں اسے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ ہمارے مثل  
ہو جائیں آپ نے فرمایا ٹھہر جب تم انکے مقابل پہنچنا تو انکو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں خبر دینا اس حق کی جو اللہ تعالیٰ پر ہے  
اللہ کی قسم اگر اللہ تمھارے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر دی تو تمھارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے یعنی عقبہ ابو الفضل  
بن ابی عبید اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلیٰ یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں تو ایری نے خبر دی  
وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ارقم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت  
کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے (مقام) رجبہ میں حضرت علی کو دیکھا وہ لوگوں کو قسم دلا کر پوچھتے تھے کہ تمھیں اللہ کی قسم  
دلاتا ہوں اس شخص کو جس نے غیر خیمہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو من گھڑت مولاہ فعلی مولاہ کہتے سنا ہو کہ وہ کھڑا  
ہو جائے عبد الرحمن کہتے تھے پس بارہ صحابی جبری کھڑے ہو گئے انہیں سے ایک شخص کی صورت اب تک میری نظر میں ہے  
وہ پانچواں پہنے ہوئے تھے ان سب لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر خیمہ میں یہ فرماتے ہوے  
سنا ہو کہ کیا میں سب مسلمانوں کا انکی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں اور کیا میری ازواج انکی مائیں نہیں ہیں ہم سب  
لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو میں جس کا مولیٰ (یعنی محبوب) ہوں علی بھی اسکے مولیٰ (یعنی محبوب) ہیں  
یا اللہ جنت کراس سے جو محبت کرے علی سے اور دشمنی کر اس سے جو دشمنی کرے علی سے۔ اسی قسم کی روایت ہمارے  
مآز سے بھی مروی ہے انھوں نے صرف اس قدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ اے علی تم اب ہر مومن کے محبوب  
ہو گئے۔ حسین بن حسن بن محمد بن ہبہ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو امشاڑ یعنی محمد بن خلیل قیس نے خبر دی وہ کہتے تھے  
ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی ابو امشاڑ یعنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم  
بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خیمہ بن سلیمان بن حیدرہ یعنی ابو الحسن طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے



ہم سے سفیان نے منہ ورسے انھوں نے ہلال بن سیاف سے انھوں نے ابن ظالم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے پاس آیا اور اس نے کہا میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ ایسی کسی سے محبت نہیں رکھتا حضرت سعید نے کہا تم ایک ایسے شخص سے محبت رکھتے ہو جو اہل جنت میں سے ہی پھر انھوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حرا پر تھے تو آپ دس آدمیوں کا جنتی ہونا بیان کیا ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن مالک اور عبد اللہ بن مسعود۔ قیز وہ کہتے تھے ہم سے خثیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن قحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیطہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی کسی دیوار کے پاس تھے آپ نے فرمایا کہ ایک ایسا شخص آنے چاہتا ہے جو اہل جنت میں سے ہو پس ابو بکر آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص آنے چاہتا ہے پس عمر آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت میں سے آنے چاہتا ہے اسوقت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنا سر مبارک دیوار کی طرف جھکائے ہوئے فرما ہے تھے کہ اگر تو چاہے تو اس آنے والے شخص کو علی کر دے پس علی آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی۔ بہن ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن قادم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن صالح بن حنی نے حکیم بن جبیر سے انھوں نے جمیع بن غمیتر سے انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہر وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی پس علی آئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی مگر میری مواخات آپ سے نہیں کرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو دنیا و آخرت میں بہن ابوالفضل فقیہ خزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابوخثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ اسدی سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زبید سے انھوں نے شہر بن حوشب سے انھوں نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ایک کلمی ارطھائی بعد اسکے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہیں یا اللہ ان سے ناپاکی کو دور کر اور انکو خوب پاک کرام سلمہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان میں سے ہوں آپ نے فرمایا تم ان سے اچھی حالت میں ہو اور بہن کئی آدمیوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حضرت سعد بن مالک اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا نام مشہور روایت میں نہیں ہے بلکہ سجاد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ کا نام ہر وہ سند بن یحیٰ بن جابر سے

علاء بن اسلم بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن شمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عون بن عبد اللہ بن عمرو بن ہند علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی فرماتے تھے کہ میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تھا تو آپ مجھے دیتے تھے اور جب میں چپ بیٹھا ہوتا تھا تو آپ مجھے ابتداء سے کلام کرتے تھے۔ نیز ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علی جہضمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعفر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انھوں نے اپنے والد محمد بن علی (یعنی امام باقر) سے انھوں نے اپنے والد علی بن حسین (زین العابدین) سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھ تیرہ ہسین حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جو شخص مجھے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں سے اور ان کے باپ اور ان سے محبت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ میرے ہی درجہ میں ہوگا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیثم بن جعفر بن سلیمان نے ابوالون عبدی سے انھوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم گروہ انصار نے منافقوں کی یہ پہچان رکھی تھی کہ وہ علی بن ابی طالب سے بغض رکھتے تھے۔ بہن فقیہ منصور ابن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسہر بن عبد الملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیث بن عمر نے سدی سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دھنسا ہوا پرندہ رکھا ہوا تھا اس وقت اپنے یہ دعا کی کہ یا اللہ میرے پاس ایک ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ مجھے محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے پس ابو بکر آئے اپنے انکو واپس کر دیا پھر عثمان آئے اپنے انکو واپس کر دیا پھر علی آئے تو اپنے انکو اجازت دی۔ ابو بکر و عثمان کا ذکر اس حدیث میں نہایت غریب ہے یہ حدیث بہت سندوں کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے اور حضرت انس کے علاوہ اور صحابہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے بہن ابوالفرج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن مسن بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا میں اس وقت موجود تھا سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن ابراہیم ابوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن

۱۵ اس ستم کے کلمات کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص نبی سے لوگوں کے بوجہ شہداء کو بھی احادیث میں انفسال الایام لہذا ہر اور غرض ذکر بھی اگر یہ مطلب لیا جائے تو دونوں حدیثوں میں اختلاف پڑ جائیگا اسی وجہ اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ وہ شخص ان لوگوں میں ہو جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں ۱۲

۱۳ غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جو کسی طبقہ میں صرف ایک راوی کی روایت پر موقوف ہو ۱۴



سمیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن ابی ایوب نے ضعیف بن اسحاق سے انھوں نے (امام اعظم) ابو حنیفہ سے انھوں نے مسعر سے انھوں نے حماد سے انھوں نے ابراہیم (نخعی) سے انھوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک (بھنا ہوا) پرند کسی نے دیکھا بھیجا آپ نے فرمایا یا اللہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو بھیج جو تمام مخلوق میں مجھے زیادہ محبوب ہو پس علی آئے اور انھوں نے اس پرند کو آپ کے ساتھ شریک ہو کر کھایا۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں ضعیف امام ابو حنیفہ سے منفرد ہیں۔ بہن محمد بن ابی الفتح بن حسن نقاش واسطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو روح یعنی عبد المعز بن محمد بن ابی الفضل بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زاہر بن طاہر حامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن ابو سعید کجوردی نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن حاکم ابو احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن عمرو بن حسین اشعری نے (مقام) حمص میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمص بن عمر معری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن سعد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے یمن حسن (بصری) سے سنا وہ کہتے تھے یمن انس بن مالک نے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پرند بھنا ہوا بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا یا اللہ کسی ایسے شخص کو میرے پاس بھیج جس کو اللہ اور رسول دوست رکھتا ہو حضرت انس نے کہا کہ پھر علی آئے اور انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کام میں ہیں اور میری خواہش یہ تھی کہ یہ فضیلت انصار میں سے کسی کو ملے پھر علی نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا پھر بارہ انھوں نے ایسا ہی کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس انکو آنے دو میں انہیں کو چاہتا تھا پس جب علی سامنے آئے تو حضرت نے فرمایا یا اللہ (انس) محبت کر یا اللہ (انس) محبت کر۔ اس حدیث کو حضرت انس سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے ہم سے حمید طویل اور ابو الہندی اور یحییٰ بن سالم نے بھی بیان کیا۔

حضرت علی مرتضیٰ | ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد کے ساتھ نقل کر کے کی خلافت خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر نے

بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبد الحمید بن ابی جعفر یعنی فرار نے اسرائیل سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے زید بن تیج سے انھوں نے حسرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ بنائیں حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو بکر کو تم خلیفہ بناؤ گے تو انکو دنیا کی طرف سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو خلیفہ بناؤ گے تو انکو صاحب قوت اور امین پاؤ گے وہ اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے اور اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے مگر میں سمجھتا ہوں کہ تم ایسا نہ کرو گے تو انکو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ



پاؤ گے وہ تھیں راہ راست پر چلایں گے بیٹن عبداللہ بن احمد بن عبد القہار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو غالب یعنی محمد  
 بن حسن باقلانی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں عبد الباقی بن  
 قانع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن زکریا علانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس بن بکار نے ٹبریک سے  
 انھوں نے سلمہ سے انھوں نے صنابجی سے انھوں نے حضرت علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (امی علی) تم کعبہ کے مثل ہو (جاؤ) کہ لوگ اسکے پاس آتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا پس  
 اگر قوم تمھارے پاس آئے اور خلافت تمھارے حوالہ کرے تو قبول کر لینا اور اگر وہ لوگ تمھارے پاس نہ آئیں تو تم اسکے  
 پاس نہ جانا یہاں تک کہ وہ خود تمھارے پاس آئیں گے۔ یہن بھی بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں حسن بن احمد نے  
 خبر دی انکے سامنے پڑھا جاتا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو علی یعنی محمد بن  
 احمد حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف صیرفی نے  
 بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد صیرفی نے بھی بن عمرو سے وہ مرادی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں  
 علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں سمجھتا تھا کہ سب سے زیادہ خلافت کا  
 مستحق میں ہوں مگر جب مسلمانوں کا اتفاق ابو بکر پر ہو گیا تو میں نے (انکے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر میں نے  
 خیال کیا کہ ابو بکر میرے سوا اور کسی کو خلافت نہ دینگے مگر انھوں نے عمر کو دیدی پس میں نے (انکے احکام کو) سنا اور اطاعت کی  
 پھر عمر جب زخمی ہوئے میں نے خیال کیا کہ وہ میرے سوا اور کسی کو خلیفہ نہ کریں گے مگر انھوں نے خلافت کو چھ آدمیوں میں  
 دائر کر دیا جن میں سے ایک میں ہی تھا پس لوگوں نے عثمان کو خلیفہ بنا دیا تو میں نے (انکے احکام کو بھی) سنا اور اطاعت کی  
 پھر جب عثمان شہید ہوئے تو لوگ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے بیعت کی خوشی سے کوئی جہز نہ تھا پھر انھوں نے  
 میری بیعت توڑ دی تو خدا کی قسم میں نے کچھ چارہ کار نہ کیا سوا اسکے کہ تلوار ہاتھ میں لیجائے یا کفر کیا جائے اس چیز کا جو اللہ  
 عز وجل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے۔ یہن ذکر بن کامل بن ابی غالب خفاف وغیرہ نے اجازۃ خبر دی وہ  
 کہتے تھے ہیں ابو غالب بن ہبائے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابی الحسین یعنی محمد بن احمد بن محمد آبنوسی نے خبر دی وہ  
 کہتے تھے ہیں ابوالقاسم یعنی عبید اللہ بن عثمان بن یحییٰ بن خیفانے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو محمد یعنی اسماعیل بن علی  
 بن اسماعیل خطیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مرینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں

اس روایت سے بہت عرصہ پہلے میں نے یہ سنا تھا کہ یہی کوئی شخص ہے جو اس قسم کے خیالات میں الزام لگا کر دیا کرتی ہے۔  
 زیادہ مصلحت سے تمھارے خلاف شایع کی طرف سے ہیں جو تمھارے جماعت آدمی کو اس قسم کے خیالات میں الزام لگا کر دیا کرتی ہے۔



حضرت عثمان کی شہادت کے بعد زچہ شہادت۔ ہجری میں خلیفہ کئے گئے اور اسے بیعت کی گئی نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذر پہنچا رہی سے انھوں نے ابن مسیب نقل کر کے بیان کیا کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو لوگ دوڑتے ہوئے علی کے پاس گئے جنہیں اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے اور اور لوگ بھی تھے یہ سب لوگ کہتے تھے کہ مسلمانوں کے خلیفہ علی بن ابی طالب کہ یہ لوگ علی کے گھر میں داخل ہوئے اور کہا کہ ہم آپ سے بیعت کریں گے آپ اپنا ہاتھ اڑھائیے کیونکہ آپ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں علی نے کہا خلیفہ بنانے کا اختیار تم کو نہیں ہے یہ اختیار اہل بدر کو ہے جس سے اہل بدر راضی ہو جائیں وہی خلیفہ (درحق) ہے پس جب سب لوگ علی کے پاس آگئے اور کوئی باقی نہ رہا اور سب نے کہا کہ ہم خلافت کا مستحق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں مانتے آپ اپنا ہاتھ اڑھائیے ہم آپ سے بیعت کریں گے حضرت علی نے پوچھا کہ طلحہ اور زبیر کہاں ہیں پس سب پہلے جس نے زبانی بیعت کی وہ طلحہ تھے اور سب سے پہلے جس نے ہاتھ سے بیعت کی وہ زبیر بن ابی وقاص تھے جب حضرت علی نے یہ کیفیت دیکھی تو مسجد میں گئے اور منبر پر رونق افروز ہوئے (کہ اب جسکو کرنا ہو بیعت کرے) پس سب پہلے جس نے منبر کے پاس جا کر ایسے بیعت کی وہ طلحہ تھے اور ان کے بعد زبیر نے بیعت کی نیز اور اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ ان سب سے راضی ہے۔ یہیں ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازت نہردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے نہردی وہ کہتے تھے یہیں ابو محمد بن علی بن ابی ابراہیم بن عثمان بن عقیف نے نہردی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مروان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن موسیٰ بن حاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حارث نے اپنی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حضرت علی کو فہ گئے تو ایک شخص حکماء عرب میں سے ان کے پاس گیا اور اس نے کہا واللہ یا امیر المؤمنین خلافت کو آپ سے زینت ہوئی آپ کو خلافت سے زینت نہیں ہوئی اور خلافت کا رتبہ آپ نے اپنے بلند کر دیا آپ کا رتبہ خلافت نے بلند نہیں کیا خلافت آپ کی طرف زیادہ محتاج تھی بہ نسبت اسکے کہ آپ کو اسکی ضرورت ہو یہیں ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے نہردی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس نے ابو بکر بن عیاش سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے ابو وائل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبد الرحمن بن عوف سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے علی کو چھوڑ کر عثمان کی بیعت کس طرح کی عبد الرحمن بن عوف نے کہا ایک میرا کچھ قصور نہیں بیٹے تو پہلے علی ہی سے بیعت کرنا چاہی تھی اور پھر کہا تمھا کہ میں آپ سے اس شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور میریت اپنی بکر و عمر پر عمل کریں تو انھوں نے کہا جانتا تھا مجھ میں قوت ہوگی (ایسا ہی کرونگا) پھر میں نے یہی شرط عثمان سے بیان کی تو انھوں نے اسکو (بغیر کسی شرط کے) منظور کیا چونکہ اس وقت ایک مسلمان ہو رہا تھا اور مالکین اس قسم کے الفاظ ملک دلاتے ہیں اس واسطے حضرت عثمان کو ترجیح دی گئی ۱۲



کہ لیا جب حضرت علی کی بیعت سے چند صحابہ نے کہ منجملہ انکے ابن عمر اور سعید اور اسامہ وغیرہ تھے خلف کیا تو حضرت علی نے انکو  
 مجبور نہ کیا بلکہ ان سے پوچھا گیا کہ جن لوگوں نے آپ سے بیعت نہیں کی وہ کیسے ہیں حضرت علی نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ حق سے  
 بیٹھے اور باطل کی بھی مدد نہ کی اور اہل غلام نے معاویہ کے ساتھ ہو کر اسے خلف کیا اور بیعت نہ کی بلکہ ان سے لڑے۔ یہ ہیں ابواہام  
 یعنی محمد بن سعد بن یحییٰ بن بوش نے کہا یہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن یوسف نے  
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ نے خبر دی وہ  
 کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن بن طازاد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین جو اص سے عقیق بن سالم سے  
 انھوں نے قطر بن خلیفہ سے انھوں نے ابوالطفیل سے انھوں نے ابوسعید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ  
 ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ کی جوتی کا سمہ ٹوٹ گیا تھا اسکو حضرت علی درست کر رہے تھے پھر سوچنا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص ایسا ہو گا کہ وہ قرآن کی تاویل پر لڑے گا جس طرح  
 میں اسکی تفسیر پر لڑا اس فضیلت کے سبب منتظر تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص یہ ہو جو جوتی ٹانگ  
 رہا ہی پھر علی آئے تو ہم نے انکو اسکی بشارت دی وہ کچھ اس طرف متوجہ ہوئے گویا وہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 سن چکے تھے۔ یہ ہیں ارسلان ابن بجان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالفضل یعنی اسمہ بن طاہر بن سعید بن ابی  
 سعید سہمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم یعنی حافظ  
 ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر یعنی محمد بن علی بن دحیم شہبانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم  
 حسین بن حکم چیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم  
 ازدی نے ابوبارون عبدی سے انھوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم ناکشین اور قاسطین اور راقین سے لڑنے کا حکم دیا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں آپ ان لوگوں سے  
 لڑنے کا حکم دیتے ہیں تو ہم کس کے ساتھ ہو کے لڑیں آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کے ساتھ اور انہیں کے ساتھ عمار  
 بن یاسر شہید ہو گئے نیز وہ کہتے تھے حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن ممشاہ عدل نے خبر دی  
 وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسین بن دیرک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خطار نے بیان کیا وہ  
 کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے حارث بن حصیر سے انھوں نے ابوصادق سے انھوں نے عتف بن سلیم سے روایت  
 کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب حضرت علی کی لڑائیاں مسلمانوں سے شروع ہوئیں تو ہم ابوایوب انصاری کے  
 پاس گئے اور ہم نے کہا کہ آپ اپنی تلوار سے مشرکوں کا قتال کر چکے ہیں اب آپ مسلمانوں سے قتال کرتے ہیں



حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قتال خوارج وغیرہ میں بڑے کار نمایان ظاہر ہوئے جو تواریخ میں مذکور ہیں اور ہم  
اپنی کتاب تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کی شہادت اور انکا اپنی شہادت کی خبر دینا

ابو النعمان یعنی عبدالسمیع بن علی ناموں نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی علی بن محمد بن علی بن عبدالسمیع بھی بن زاهر بن یحییٰ نے بصرہ میں خبر دی وہ کہتے تھے مجھے احمد بن محمد بن زیاد و قحطان رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالسمیع بن زاهر بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے





فرمایا تھا کہ شہادت تو تمہارے پیچھے ہی پس تم کیونکر صبر کرو گے جب تمہاری داڑھی تمہارے خون سے رنگین کی جائے گی تو یا رسول اللہ اگر میری یہی حالت قائم رہی جو اب ہو تو وہ وقت صبر کرنے کا نہوگا بلکہ خوش ہونے اور بزرگی حاصل کرنے کا وقت ہوگا۔

ہیثم ابو المنصور بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن ثنی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سوید بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے راشد بن سعد نے یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد سے انھوں نے عثمان بن صہیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ مجھے فرمایا تم جانتے ہو کہ اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی کون تھا۔ میں نے کہا وہ شخص جسے (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کے پیر کاٹنے سے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا اچھا بتاؤ اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہو میں نے کہا یا رسول اللہ اس کا علم مجھے نہیں ہے حضرت نے فرمایا وہ شخص جو تمہارے دماغ پر (تلوار) مارے گا حضرت علی (زناہیت فوق کجالت میں) یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ تمہارا شقی اسے اور میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگین کر دے۔

ہیثم ابو یسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن حسان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیثم ابو القاسم یعنی موسیٰ بن عیسیٰ بن عبد اللہ سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم عبد اللہ بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم اسحاق بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سلیمان نے قطر بن خلیفہ سے انھوں نے ابو الطفیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ لوگوں کو بیعت کے واسطے جمع کیا پس عبد الرحمن بن بجم مرادی (انکا قاتل) آیا آپ نے دو مرتبہ اس کو واپس کیا بعد اس کے فرمایا کہ اس امت کے فتنی ترین شخص کو کون چیز روک رہی ہو خدا کی قسم یہ ڈاڑھی اس (سر کے خون) سے رنگین کی جائے گی بعد اسکے انھوں نے یہ شعر پڑھا۔

فان الموت لا قبیح

الشد و حیا زبیک للموت

اذا حل لواء دیک

ولا تجزع من القتل

ہیثم ابو یسر نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم ابو بکر یعنی محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم ابو عمر بن حیو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم احمد بن معروف نے خبر دی

لہ ترجمہ احوال موت کے لئے لہجہ سامان دے کر ہے کہ موت مجھے ملنے والی ہے پھر اور قتل سے ہر انسان محفوظ

جب وہ میرے سامنے آجائے ۱۲

وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن مخلد اور محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ محمد بن حنفیہ (فرزند علی مرتضیٰ) کہتے تھے ابن ابی حمزہ بن ہارث سے پاس آیا اس وقت ہم اور حسن اور حسین حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب وہ آیا تو حسین اس سے سخت کدھر ہوئے اور دونوں نے کہا کہ کھلو کس نے جرات دلائی کہ ہمارے پاس چلا آیا میں نے کہا کہ اب اس کو چھوڑ دیجیے خدا کی قسم اس سے زیادہ خفگی کا خیال اس کو آپ کی طرف نہ ہوگا پھر جب وہ دن آیا کہ وہ (بجرم قتل علی مرتضیٰ) گرفتار ہو کر آیا تو ابن حنفیہ کہتے تھے کہ میں اس کو اسی دن خوب پہچان گیا تھا جس دن یہ حمام میں ہمارے پاس گھس گیا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ قیدی ہر اس کی مہمانی اچھی طرح کرو اور اس کی خوب عزت کرو اگر میں زندہ رہوں گا تو مجھے اختیار ہو خواہ قتل کروں یا معاف کروں اور اگر میں مر جاؤں تو تم لوگ اس کو قتل کر دینا مگر قتل میں (اُسپر) زیادتی نہ کرنا کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

پہن ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح یعنی محمد بن عبداللہ بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل بن خیرون نے اور ابو طاہر یعنی احمد بن حسن باقلانی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے یہ روایت ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبید اللہ بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سانسے پڑھی گئی وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے دادا ابو الحسن یعنی یحییٰ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن زوح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نعیم یعنی فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الجبار بن عباس نے عثمان بن مغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت علی ایک غریب کو حسن کے یہاں ایک غریب عبد اللہ بن جعفر کے یہاں کھانا کھانے لگے مگر تین دنوں سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں جا رہا ہوں کہیں موت اس حال میں آئے کہ میں بھوکا ہوں اب میری موت میں صرت ایک غریب یا دو غریب ہائی میں نیرودہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زید بن علی بن عبید اللہ بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن کثیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نماز فجر کے لیے نکلے تو بطین ان کے سامنے بیٹھے لیکن ہم لوگ ان کو ہٹانے لگے حضرت علی نے فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ رو رہی ہیں اور آپ ہر چلے گئے اور زنی ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی وہ سال وہ مہینہ وہ غریب جانتے تھے جس میں وہ شہید ہوں گے واللہ اعلم۔



ہمیں خطیب ابو الفضل یعنی عبدالعزیز بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لقیب طراد بن محمد نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے  
 ہمیں ابوالحسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن ابی الدنیا  
 نے خبر دی وہ کہتے تھے محمد بن عبدالرحمن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن باہم حسینی نے حکایت کی کہ انھوں نے  
 ابو عن ثقفی سے انھوں نے ابو عبدالرحمن سلمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے محمد بن حسین بن علی نے کہا کہ حضرت  
 علی فرماتے تھے شب کو میرے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی  
 امت سے میں بہت تکلیف اور رحمت اٹھائی حضرت نے فرمایا تو تم ان کے لیے بد دعا کرو پس میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے ان کے  
 عوض میں ایسے لوگ دے جو اے بہتر ہوں اور ان کو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو مجھے بہتر ہو پھر حضرت علی باہر نکلے  
 تو ان کو اس شخص نے مازا اس روایت میں حسین بن علی کا نام ہی حالانکہ صحیح حسن ہی ہمیں عبدالوہاب بن ہبہ عبدالعزیز بن عبد الوہاب  
 نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے  
 ہمیں ابو عمر بن جویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی  
 وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے محمد بن عمار بن سے تین شخص باہم متفق ہو گئے عبدالرحمن بن محمد مرادی  
 جو قبیلہ ہمیر کا ہے اور بنی مراد میں ان کا شمار ہو بنی جہل کے حلیف تھے جو کندہ کی ایک شاخ ہے اور برک بن عبداللہ تمیمی اور عمر بن  
 بکیر تمیمی یہ تینوں آدمی کہ میں جمع ہوئے اور باہم عہد و پیمان کیا کہ ان تین شخصوں کو ضرور قتل کرنا چاہیے علی بن ابی طالب کو  
 اور معاویہ کو اور عمرو بن عاص کو اور ہندکان خدا کو ان تینوں سے نجات دینا چاہیے ابن بطیم نے کہا میں علی کو قتل کر دوں گا  
 برک نے کہا میں معاویہ کا کام تمام کر دوں گا عمرو بن بکیر نے کہا عمرو بن عاص کے لیے کافی ہوں اور خوب مضبوطی کے ساتھ  
 سب سے معاہدہ کیا کہ کوئی شخص اپنے معاہدہ کے قتل سے باز نہ رہے یا قتل کرے یا خود مارا جائے سترھویں رمضان کی شب کو  
 ان لوگوں نے یہ معاہدہ کیا اور ہر شخص اپنے اپنے معاہدہ کے غمہ کی طرف چلا عبدالرحمن ابن بطیم کو فہ آیا اور اپنے خارجی  
 دوستوں سے ملا گرائے ظاہر نہیں کیا کہ میں اس (بطیم) سے ارادہ ہے آیا ہوں یہ ہمارا ان کی ملاقات کو جاتا تھا اور وہ اسکی  
 ملاقات کو آتے تھے ایک روز بنی تیم رباب کی کچھ لوگوں کی ملاقات کو گیا وہاں سے ایک عورت کو دیکھا جس کا نام  
 نظام بنت سنجہ بن عدی بن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل بن تیم رباب تھا حضرت علی نے اس عورت کے  
 باپ اور بھائی کو نہروان میں قتل کیا تھا یہ عورت ابن بطیم کو پسند آئی اور ابن بطیم نے اس سے نکاح کی درخواست کی وہ  
 کہنے لگی میں تیرے ساتھ نکاح نہ کروں گی تا وقتیکہ تو میرا مہر نہ مقرر کرے ابن بطیم نے کہا تو جو مانگی گے میں دوں گا اس عورت  
 نے مہر دوپیدا اور علی بن ابی طالب کا قتل میں چاہتی ہوں (اس وقت) ابن بطیم نے کہا کہ میں تو ہسان علی بن



ابن طالب ہی کے قتل کے لیے آیا ہوں اپنا جو تو مانگتی ہو بیٹہ تجھے دیا پھر ابن ہشیم شیب بن بجرہ سے ملا اور اسکو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا اور اس سے کہا کہ تو بھی میرے ساتھ ہو جا اس بخت نے اسکو منظرہ کر لیا جس شب کی بھیجے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قتل کی قتل کا ارادہ تھا انھیں شب کو رات بھر ابن ہشیم شیب بن بجرہ سے سرگوشی کرتا رہا یہاں تک کہ فجر طالع ہوئی اور اشعث نے اس سے کہا کہ دیکھ صبح ہو گئی پس ابن ہشیم اور شیب بن بجرہ دونوں اٹھے اور اپنی تلواریں لیے ہوئے اس ٹیوڑھی کے مقابل آکر بیٹھ گئے جس سے حضرت علیؑ نکلا کرتے تھے حضرت حسن بن علیؑ فرماتے تھے کہ میں اس دن بہت ٹریکے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہما کے حضور میں گیا اور انکے پاس بیٹھ گیا مجھے فرمایا کہ آج رات بھر میں لیٹنے گھر والوں کو جھٹکا مارا کچھ دیر بے اختیار بیٹھے ہی بیٹھے پیدا گئی یہ دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شریف رکھتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت سے یہ یہ نظیفین انھیں حضرت نے مجھے فرمایا کہ تم انکے لیے بدعا کرو میں نے عرض کیا کہ یا اللہ مجھے انکے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور انکو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو انکے حق میں مجھے بہتر ہو اسی حالت میں ابن تیاح موزن آگئے اور انھوں نے کہا نماز تیار ہو پس ابن تیاح (حضرت والد ماجد کے) آگے آگے چلے گئے اور میں انکے پیچھے چل رہا تھا جب وہ دروازہ سے نکلے تو الصلوۃ الصلوۃ پکارتے گئے اسی طرح ہر روز کیا کرتے تھے اور اپنے ساتھ تلوار اپنا درہ بیکر نکلا کرتے تھے لوگوں کو جھٹکا دیتے تھے پس اثنائے رادین دو شخص ملے اور تلوار کی چپک معلوم ہوئی اور کسی کو یہ نہ کہتے ہوئے سنا کہ اموی علیؑ پیرا سلام نہیں جو کہ حکم اللہ ہی کا ہے اس کے بعد میں دوسری تلوار دیکھی ان دونوں نے ایک ساتھ تلواریں ماریں مگر ابن ہشیم کی تلوار انکی پیشانی پر لگی جو ابروی مبارک تک اتر آئی اور دماغ تک پہنچ گئی اور شیب کی تلوار بھی انکی خراب پر پڑی پھر حضرت علیؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ خبردار یہ شخص جانے نہ پائے اور لوگ طرف سے ان دونوں پر دوڑ پڑے مگر شیب بھاگ گیا اور ابن ہشیم پڑا حضرت علیؑ کے پاس لایا گیا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اسکو عمدہ کھانا دے اور نرم فرشل پر سلاؤ اگر میں زندہ رہا تو مجھے اپنے خون کی بابت اختیار ہو چکا ہوں گا معاف کروں گا چاہوں گا انصاف لوں گا اعدا اگر میں مر گیا تو اسکی بھی مجھے ملامت نہیں رب العالمین کے یہاں اس سے جھگڑوں گا ام کلثوم بنت علیؑ کہنے لگیں کہ امی دشمن خدا تو نے امیر المومنین کو قتل کر دیا وہ (بذشت) بولا نہیں یہ سنے تو تمھارے باپ کو قتل کیا جو ام کلثوم نے کہا خدا کی قسم میں ایسا رکھتی ہوں کہ امیر المومنین کو اس زخم سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اس کی بخت اسے کہا پھر تم کیوں مٹی ہو پھر اسے کہا خدا کی قسم میں اس تلوار کو ایک عید تک زہر میں بکھڑا یا جو اگر اب بھی یہ بھگوا ہو کہ دیکھ تو اللہ اس کو غارت کرے اور اشعث بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن اشعث کو اسی دن جب حضرت علیؑ زخمی ہوئے بھیجا کہ اسی بیٹے دیکھ آؤ



امیر المومنین کی کیا حالت ہو چنانچہ قمیص دیکھنے گئے اور لوٹ کر کہا کہ میں نے دیکھا اٹلی دونوں آنکھیں سر میں گھس گئی ہیں اٹھٹھنے  
 کہا خدا کی قسم دماغ میں صدمہ ہو چکا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دن اور ہفتہ کے دن زندہ رہا اور شب یکشنبہ انیسویں رمضان  
 تک یہ تک زندہ رہا اس کے بعد وفات پائی الصدر کی رضا مندی اپنی نازل ہو۔ انکو حسن اور حسین اور عبدالعزیز بن جعفر نے  
 غسل دیا اور تین کپڑے کفن میں ٹیٹے گئے جن میں قمیص نہ تھا لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ملجم قید میں تھا جب  
 حضرت علی کی وفات ہو گئی اور انکو دفن کر چکے تو حسن بن علی نے ابن ملجم کو قتل کرنے کے لیے نکل دیا پس سب لوگ  
 جمع ہو گئے اور روغن اور چٹائیاں اور آگ لے آئے کہ ہم اسکو جلایں گے عبدالعزیز بن جعفر اور حسین بن علی اور محمد بن جعفر  
 نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دو ہم اپنے دونوں کو ٹھنڈا کر لیں چنانچہ عبدالعزیز بن جعفر نے اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹ ڈالے  
 مگر وہ کچھ نہ بولا پھر انھوں نے اسکی آنکھوں میں گرم سلائییاں پھیریں اور وہ کچھ نہ بولا اور کہنے لگا کہ تو پیر چاکی یعنی میری آنکھوں میں آسلائییاں  
 پھیلاؤ اور تو باسکبک الذی خلق ٹھہرنے لگا آخر تک پڑھ گیا اور اسکی آنکھیں بہتی جاتی تھیں بعد اس کے عبدالعزیز بن جعفر نے  
 حکم دیا تو اسکی زبان پکڑ لی گئی تاکہ کاٹ لی جائے پس فریاد کرنے لگا اس سے کہا گیا کہ اے دشمن خدا ہمنے تیرے ہاتھ  
 اور پیر کاٹ ڈالے اور تیری آنکھوں میں سلائی کر دی اور تو نہ چلایا مگر جب ہم تیری زبان کی طرف متوجہ ہوئے تو تو  
 چلانے لگا اسے جواب دیا کہ یہ چلانا صرف اس سبب ہے کہ میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ دنیا میں اس حال میں رہوں  
 کہ الصدر کو یاد نہ کروں پھر لوگوں نے اسکی زبان کاٹ ڈالی اور اسکو ایک چٹائی میں رکھ کر آگ میں جلا دیا۔ عباس  
 بن علی اسوقت چھوٹے تھے تھوڑے ہی دنوں کے بعد بالغ ہوئے۔

ابن بطریق نے رنگ تھا اسکی پیشانی میں سجدہ کا نشان تھا۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم  
 بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن بشران نے خبر دی  
 وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الدنیا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے  
 ہارون بن ابی یحییٰ نے قریش کے ایک شیخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی کو جب ابن ملجم نے مارا تو انھوں نے  
 کہا کہ قسم یہ کعبہ کی میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن سلمان نے  
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن ثیرد نے اور احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں  
 ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ علوی کے سامنے پڑھا گیا وہ کہتے تھے مجھے  
 میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسامیل بن ابان ازدی نے

بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے فضیل بن زبیر نے عمروی مرے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اس (نامراد کی) ضرب زخمی ہوئے تو میں انکی خدمت میں حاضر ہوا انکے سر میں ایک پٹی بندھی ہوئی تھی میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین مجھے اپنا زخم دکھائیے چنانچہ انھوں نے زخم کو کھولا میں نے کہا خفیف زخم ہے کچھ ہو نہیں فرمایا میں تم لوگوں کو چھوڑنا چاہتا ہوں پس ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگیں حضرت علی نے اسے فرمایا کہ چپ رہو اگر تم وہ دیکھتیں جو میں دیکھ رہا ہوں تو ہرگز نہ رو تیں میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ کیا دیکھ رہے ہیں فرمایا یہ فرشتے آئے ہیں اور یہ انبیاء ہیں اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ امی علی خوش ہو کیونکہ تم جس حالت کی طرف رجوع کرنے والے ہو وہ اس حالت سے بہتر ہے حسین تم ہو۔ یہ ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید مہر نے اور ابو علی حداد نے اجماعاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابولیمعنی احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر بن ابی خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن زرارہ حاکمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض بن محمد رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عبس انصاری نے ابو مخنف سے انھوں نے عبدالرحمن بن حبیب بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اپنی وصیت ختم کر چکے تو فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعد اسکے سو لا الہ الا اللہ کے سوا کچھ کلام نہ کیا یا شک کہ اللہ نے انکی روح قبض کر لی۔ اللہ کی رحمت اور اسکا رضوان اُن پر ہو۔

حضرت علی کو غسل انکے دو وزن صاحبزادوں یعنی حسین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر نے دیا اور نماز حضرت حسن نے پڑھائی نماز میں چار تہبیریں کہیں اور کفن میں تین کپڑے دیے جن میں تیس نہ تھا اور سویر سے صبح کے وقت دفن کے گئے۔ ہنس لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت علی کے پاس کچھ مشک تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط سے بچ رہا تھا انھوں نے وصیت کی تھی کہ وہی مشک انکے خطوط میں دیا جائے

حضرت علی کی عمر میں اختلاف ہے محمد بن حنفیہ نے سنہ حجاب یعنی سنہ ۱۰ میں بیان کیا کہ اب میری عمر پندرہ برس کی ہے اور میری عمر میرے والد کی عمر سے زیادہ ہو گئی ہے میرے والد کی عمر چھپا وہ شہید ہوئے تیرہ برس کی تھی والد نے کہا کہ یہ روایت ہمارے نزدیک صحیح ہے اور اگر رقی نے کہا ہے کہ شہید بن جعفر علی کی وفات ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شہید میں تین دن کم پانچ سال خلافت کی اور بقول بعض چار سال اور نواد اور چار دن اور بقول بعض تین دن محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کا رنگ گندمی تھا آنکھیں بڑی اور کشادہ تھیں شکم پر بال نہ تھے میانہ قد تھے





وکل منا قہد الخیرات فیہ	وہ رسول رب العالمین	لقد علمت قریش من حیث کذا	بائیک خیر باحساب و دینا
اذا استقبلت وجہ ابی حنین	رایت البدر راق الناطقین	وکننا قبل مقتلہ بخیر	ترتی سولی رسول اللہ فیدنا
یقیم الحق لا یرتاب فیہ	وبعدل فی العدا ولا قرینا	ولیس بکاتم علمنا لدیہ	نعم خلعت من المتجبرین
کان الناس اذ فقدوا علیا	نعام حارسہ بلد سینا	فلما شمت معاویہ بن حرب	فان بقیۃ الخلفاء یفمننا

فصل بن عباس بن عقبہ بن ابی لہب نے بھی انکا مشیہ کہا ہے وہ یہ ہے۔

ما كنت احب ان الامر منک	عن ہاشم ثم منها عن ابی حسن	البر امل من مسلمة لتقبلت	واعلم الناس بالقرآن والسنن
فاخر الناس عبدا بالنبی ومن	جبریل عون له فی الغسل والکفن	من فیہ انہم لا یترون	ولیس فی القوم بافیہ من الحسن

اور اسماعیل بن محمد حمیری نے کہا ہے۔

سائل قریشا ہ ان کنت فی ائمہ	من کان اثبتہا فی الدین او تاد	من کان اقدم اسدا ما وا کثرہا	علما والہمرا بالاداء ولا وادہ
من وحد اللہ اذ کانت مکذبة	تدعو من اللہ او ثمانا وانداد	من کان یقدم فی السجاد ان کاد	غنها وان یبنوا فی ازمہ جادا
من کان اعدا لہا حکما ولسطما	کفا واعد قہا وعدا وایجاد	ان یصد قوک فلن یجد باسن	ان انت لم تلحق للابرار حسا واد
ان انت لم تلحق اقواما ذوی صفا	وذا عباد یحمن اللہ محسدا واد		

تمام نیکیاں اسین جمع تھیں اور وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا اور اسی علی رضی اللہ عنہ تمام قریش اس بات کو جانتے ہیں کہ تم ان سب میں بہتر ہو سب میں بھی دین میں بھی (اور مومن) جب توحید کے والد کا چہرہ مبارک دیکھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بچہ جو دیکھ کر کئی نیکو خیر کر رہا ہے ہم انکی شہادت سے پہلے اچھی باتیں بھی بول سکتے ہیں محبوب کو پہنے میں موجود دیکھتے تھے جو حق کو قائم رکھتا تھا اور اسکو شک بہت ہوتا تھا اور اپنے پہلے سب حق میں یقین رکھتا تھا اور ہوشیار کے پاس تھا کہ کچھ پاتا تھا اور ضرور روگوں میں سے نہ تھا جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پایہ توالی حالت مثل ان ترموئی تھی جو کبھی پر سالہا سال سرگردان ہیں (اور شخص) اب اللہ میں حرب کے لئے کہ (نیت بنا) کیونکہ وہی ہم میں غلٹا کی بارگاہ میں (و کتبہ) انکا سامنا بھی شواہد ہیں۔

۵۔ میں نہیں خیال کرتا تھا کہ انفرشتہ میں جایگا کہ خاندان ہاشم سے اور تمام ان میں (یعنی علی رضی اللہ عنہ) جو نیکو کامی اور جنوں سب سے بہتر کھڑا ہے اور جو قرآن و حدیث کا علم سب سے زیادہ دیکھتے تھے اور جو نبی کے سب سے آخری کھینے والے تھے اور رشتہ سے غلبہ و نفوذ میں ہر ایک کو دیکھتے تھے وہاں سے جو کچھ کہہ دیتے تھے وہ سب میں نہیں کر سکتے کہ جو خوبیاں ان میں تھیں وہ اور زمین میں تھیں (اور شخص) اگر کچھ خود میرت ہو تو قریش سے پوچھو کہ دین میں سب سے زیادہ فضیلت کون تھا؟ اسلام میں سب سے قدیم کون تھا؟ علم میں سب سے زیادہ اور دینی پیر سب سے زیادہ پکڑ دیکھتے تھے؟ خدا کی ایک کسے کہا جب کہ گنہگار تھے؟ اور خدائیسٹو کو کون کر کے کہتے تھے؟ میرا ان میں کون جانتا تھا کہ وہ کون سا ہے؟ اور جب کہ نبی اپنے سے تو کون سخاوت کرتا تھا؟ حکومت کس نے؟ ذرا نشا والی اور سخاوت کس نے؟ بڑی اور دند و مید کا سب سے زیادہ پڑاؤں کا کھانا کون دیتا تھا؟ بولیں گے تو وہ اب اس میں (یعنی علی رضی اللہ عنہ) کسی کو ان اوصاف کا نہ جاسکیں گے۔ بدینہ کیا تم ایسے لوگوں سے نہ ملو جو انکوں کے حاسد ہوں؟ یا ایسے لوگوں سے نہ ملو جو حق خدا کے دشمن اور منکر ہوں۔



حضرت علی مرتضیٰ کے مناقب اور ان کے مرثیٰ بہت ہیں اللہ ان سے راضی ہو ہم بیان اسی (قدر قلیل) پر اختصار کرتے ہیں راہل ایمان کیلئے یہی کافی ہو اللہ کا شکر ہو اور سلام ہو اللہ کے اُن بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ کیا۔

## ضمیمہ از مترجم عفا اللہ عنہ

حضرت علی مرتضیٰ کی فضیلت میں یہ اور اسی قسم کی بہت سی حدیثیں مرقر ہیں جن سے اہل باطل احتجاج کرتے ہیں بعض ان میں سے ان احادیث سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی ہی مستحقِ خلافت تھے اور یہ کہ حضرت علی کے ہوتے کسی دوسرے کی خلافت صحیح نہیں ہو سکتی اور جتنی غلافیتیں اسے پہلے ہوئیں وہ ناجائز تھیں اور بعض ان میں سے یہ نتیجہ تو نہیں نکالتے مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ حضرت علی تمام صحابہ سے افضل تھے۔ یہ دونوں فرقہ گراہ ہیں اول شیعہ تبرائی اور دوسرے شیعہ تفضیلی کے نام سے موسوم ہیں۔ لہذا اس مقام پر ایک مختصر تقریر ان طہات کے ازالہ کے لیے کرنا چاہتا ہوں اور اس تقریر کو دو نکتوں کے ضمن میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا نکتہ جس چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہو اور جس کے متعلق کوئی واقعہ درپیش ہوتا ہو لوگوں کے طبائع فطرۃً اس طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور جو باتیں متعلق ہوتی ہیں وہ زیادہ محفوظ رہ جاتی ہیں اور ان کا چرچہ بھی زیادہ ہوتا ہے یہ ایک عام قاعدہ ہے جس کے نظائر کثرت موجود ہیں لہذا چونکہ شارع علیہ السلام معلوم تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہو کہ لوگ علی مرتضیٰ سے مخالفت کریں گے اور ان سے لڑیں گے اور ایک فتنہ عظیم مسلمانوں میں برپا ہوگا اس وجہ سے حضرت مرتضیٰ کے فضائل زیادہ بیان میں آئے اور جب انکی مخالفت شروع ہوئی اور وہ فتنہ درپیش ہو گیا تو ان فضائل کا چرچہ ہوا اور اہل حق نے ان کی اشاعت میں کوشش کی تدوین حدیث کے زمانے تک چونکہ علی مرتضیٰ کی مخالفتوں کا قوی اثر قائم تھا اس وجہ سے محدثین نے بھی ان کے فضائل خوب جمع کئے اور انکی ترویج میں کوشش کی اور چونکہ فضائل کی حدیثوں میں زیادہ جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

اسی لئے ان فضائل کے راویوں پر چند ان التفات کیا گیا حالانکہ ان راویوں میں بہت سے منفری کذاب شیعہ مذہب کے شامل تھے جو حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل میں جو بیچ کے اور بے گنہگار تھے نتیجہ یہ نکلا کہ سید شیعہ فضائل کی بہت جمع ہو گئیں مگر تنقید کے وقت ان میں صحیح بہت کم نکلیں۔ حضرت علی مرتضیٰ کا صاحب فضائل اور کثیر المناقب ہونا ایسی سنت کا مسلمہ و برکتہ انجذاب کی محبت سنی ہونے کی علامات میں شمار کی جاتی ہو اور سچ پر چھوڑنا کہ ابون نے حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کو اصل سے منہدم کرنا چاہا تھا علماء اہل سنت کی کوششوں کا حق تعالیٰ اچھا بدلہ دے یہ بعض انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کا ایسا معقول و غیرہ جو ہر طرح قابلِ ایمان ہو نہایت محفوظ طریقہ سے لجاتا ہو۔ مزید اوجہ دستہ کہ حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ بہت سے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے تھے اور شیخین کے فضائل بیان کرنے کی اسوقت ایسی ضرورت تھی کیونکہ ان کے فضائل ہر مسلمان کے دل پر نشتر تھے اور کوئی مسلمان ان کا مخالف نہ تھا پھر بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل شیعہ میں سے زیادہ نہیں ملتے فرق استمد ہو کہ علی مرتضیٰ کے فضائل کی روایتیں باسانید مشکوٰۃ مروی ہیں اور ان میں سے اکثرین ضعیف ہوا و شیخین کے

### بقیہ حاشیہ (صفحہ ۵۴)

فضائل میں جو روایتیں ہیں انکے اسانہ میں گو وہ کثر نہیں ہو مگر صحت و قوت کا وصف غالب ہے۔

انہی اہل سنت کا سلف سے لیکر آج تک اس پر اجتماع ہو کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر و برتر ابو بکر صدیق ہیں انکے بعد عمر فاروق انکے بعد عثمان ذو النورین انکے بعد علی مرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور چنانچہ جو اسکے خلاف عقیدہ رکھتے وہ دائرہ اہل سنت سے خارج اور گمراہ ہرگز باخبر نہ ہو کہ حضرات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک اسکے خلاف ہو اور وہ حضرت علی مرتضیٰ کو خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے افضل جانتے ہیں بڑے بڑے ائمہ صوفیہ نے اپنے کلمات میں اسکی تصریح کر دی ہے۔

دوسرا نکتہ جو امر باریفیت ہو سکتے ہیں وہ جس علی مرتضیٰ کیساتھ شیخین رضی اللہ عنہما کی ذات میں بیان فرمائے گئے ہیں اس سے زیادہ علی مرتضیٰ کی ذات میں نہیں ارشاد ہو سکتا۔ **مثلاً ایک صفت علم** ہے حضرت علی کو شہر علم کا دروازہ فرمایا گیا اگر شیخین کو اس سے زیادہ مرتبہ عنایت ہو ابو بکر صدیق کی نسبت سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ نے میرے پسینے میں ڈالا تھا وہ میرے ابو بکر کے پسینے میں ڈالا یا اس سے معلوم ہوا کہ ابو بکر صدیق بچانے خود شہر علم تھے یا حضرت عمرؓ جب خواب میں اپنے خواب میں فرمایا کہ دیکھا جو بیرون ملک تھی تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ علم ہر معلوم ہوا کہ وہ سزا علمت بہریتھے! اور مثلاً حضرت علی کو محبت محبوب خدا ہونے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق میں صلاحیت خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور بالفصل خلیل بنانے کا یہ خبر بیان فرمایا کہ اللہ کے سوا اور کسی کو میں خلیل نہیں بنا سکتا مگر خود ہوا ابو بکر صدیق کی محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس مرتبہ جاگزین تھی کہ اس سے زیادہ سوا اللہ کی اور کسی سے محبت نہ تھی۔ اور **مثلاً** حضرت عمرؓ نے یہ حدیث علی مرتضیٰ کو مسلمانوں کا مولیٰ فرمایا جس سے انکی محبت کا وجوب ثابت ہوا ابو بکر صدیق کو بھی یہ مرتبہ عنایت ہوا فرمایا ارحم امتی بامتی ابو بکر یعنی ابوبکر میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں حضرت علی کا واجب الحجة ہونا ان کے مولیٰ این محبت میں ہونے سے ظاہر کیا گیا اس طرح کہ انیاں حضرت صدیق کا واجب الحجة ہونا انکے ارحم الامت ہونے سے بیان فرمایا گیا۔

یہ مثلاً حدیث منزلت میں حضرت علی مرتضیٰ میں مرتبہ بارونی کی صلاحیت ارشاد ہوئی تو حضرت فاروق میں نبوت مطلقہ کی استعداد بیان فرمائی گئی کہ لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ علاوہ اس کے آیات قرآنیہ سے جو فضائل شیخین کے ثابت ہوتے ہیں انکے فضائل و احوال سے جو تہہ انکا ظاہر ہوتا ہو اس میں کسی اور کو انکے ساتھ نسبت ہی نہیں دی جا سکتی۔ یہ بحث بہت طویل ہو اگر کسی کو زیادہ تحقیق منظور ہو تو کتاب ازانہ آفسا و قرۃ العینین دیکھے۔

**تیسرا نکتہ** احادیث فضائل میں کوئی بات ایسی نہیں ہو جو بالانفراد حضرت علی مرتضیٰ کے مستحق نہ ہوئے پر لاکھ بے ان مطلق استحقاق ضرور ثابت ہوتا ہے تو اس قسم کا مطلق استحقاق نہ صرف خلفائے راشدین بلکہ انکے علاوہ اور صحابہ کے لئے بھی احادیث سے ظاہر ہوتا ہے مثلاً حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لئے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت امین الامت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے لئے مطلق استحقاق کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ حضرات فیض بادلے جائیں تو انکی خدشات حقہ و راشدہ ہوگی۔ بشرط اختصار اس مقام پر اسی قدر لکھا جاتا ہے ۱۲



### (سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن طلح بن منذر بن انس بن عمرو بن عبد العزی بن سہم بن مرہ بن وائل حنفی اسے مسلم بن سلام نے روایت کی جو وہ کہتے تھے یہیں انیسائیل بن علی بن بلید وغیرہ سے خبر دی وہ اپنی سند محمد عیسیٰ ہرندی تک پہنچا کر خبر دیتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ایوب اور نبار سے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابو سواد یہ نے عامر احول سے انھوں نے عیسیٰ بن حطان سے انھوں نے مسلم بن سلام سے انھوں نے طلق بن علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سے کوئی شخص جنگل میں ہوتا ہے اور اسکی ریح خارج ہو جاتی رہتی رہتی وہ ٹوٹ جاتا ہے اور اپنی اسکی پاس کم ہوتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے ریح خارج ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور عورتوں کے ساتھ خلعت وضع نہ کرے یہ سب سب سے شرم نہیں کرتا انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عیشی۔ ان علی کی والدہ زینب بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں یہ بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی امامہ بنت ابی العاص کے جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت نماز گود میں اٹھا لیا تھا انھوں نے قبیلہ بنی عامرہ میں دو دھپا تھا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوکو اپنی امانت میں لے لیا اور انکے پاس اس زمانہ میں مشرک تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مشرک ہو میری اولاد میں تو بھگے اوپر اس سے زیادہ حق ہے (یعنی میری دختر اور اولاد پر انکے والدین سے زیادہ بھگوا اختیار ہے) اور جو کافر کسی مسلمان کا کسی چیز میں شریک ہو تو مسلمان اس سے زیادہ اس کا حقدار ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فتح کے دن داخل ہوئے تو ان علی کو اپنے پیچھے اپنی سواری پر بیٹھا لیا تھا انھوں نے سن بلوغ کو پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں وفات پائی اسکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن عبید اللہ بن حارث بن رضیہ بن عامر بن رواحہ بن جہر بن حص بن عامر بن لوی عامری قریشی ان علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں اور فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے ابو عمر نے اس کو روایت کیا ہے اور زبیر بن بکر نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے علی بن عبید اللہ بن حارث بن رضیہ بن عامر بن رواحہ سے غالباً اسوقت تک تیمم کی آیت نازل نہ ہوئی تھی۔

بن حجر بن عسیر بن عامر بن لوی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ زبیر نے ان علی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
منا ذکر نہیں کیا حالانکہ اس میں شرک نہیں کہ قریش کے جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی تھی واللہ اعلم

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن عدی بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف حضرت عثمان بن عفان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں انکو  
کہہ کا حاکم کیا تھا جنگ جمل میں شہید ہوئے اس کا ذکر ابو عمر نے کیا ہوا اور کہا ہے کہ میری نزدیک ان علی کا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہونا صحیح نہیں ہوا اور نہ انکی کوئی روایت مجھکو معلوم ہوا اور یہی انکا ذکر اسلئے کیا ہے کہ  
ہیٹے نظر لری ہے کہ ان لوگوں کا ذکر کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محمد بن مکہ یا مدینہ میں مسلمان  
والدین سے پیدا ہوئے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن ابی علی سلمی انکی کنیت ابو سدرہ ہے عبد اللہ بن کثیر نے بدیع بن سدر بن علی سے جو اہل قبا سے تھے روایت کی ہے  
انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ قبا میں جب کا نام اب سقیا ہوا ترے وہاں پانی نہیں تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو  
بنی خفار کے چشموں کی طرف بھیجا جو قبا سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے بیچ میں  
اوس درہ میں جس میں مسجد ہوا ترے اور (تفکر کی حالت میں) لنگرہ لون کو ہاتھ سے کریدنے لگے اوس میں تری خاھر ہوئی  
پھر آپ بیٹھ گئے اور زیادہ بسمس کیا وہاں پانی کا پیشہ نکل آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پانی پیا اور بتسام  
اپنے ہمراہیوں کو اچھی طرح پلایا اور فرمایا کہ یہ سقیا ہو بیان اللہ تعالیٰ نے تم کو پانی پلایا ہوا اسی وقت سے اس مقام کا  
نام سقیا رکھا گیا اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن قانع نے انکا ذکر کیا ہوا اور اپنی اسناد کے ساتھ عائذ بن ربیع بن قیس نیری سے انھوں نے علی بن فلان نیری سے  
روایت کی انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ سلمان بھائی ہے مسلمان کا جب کوئی مسلمان  
اپنے کسی بھائی مسلمان سے ملے اور سلام کرے تو چاہیے کہ اس سے بہتر جواب دے اور باخون کو نہ منع کرے بلکہ وہی سے  
کہا میں عرض کیا یا رسول اللہ باخون کیا چیز ہے؟ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اور پھر پانی اور شل اس کے اور چیزیں



## رسیدنا علی بن ابی ہلالی (رضی اللہ عنہ)

سنیان بن عینیہ نے علی بن علی ہلالی سے انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بیماری کی حالتیں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی حضرت فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر ہانے تھیں وہ رونے لگیں تھیں کہ اونکی آواز بلند ہوئی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکھ کر فرمایا ای میری بیماری فاطمہ کیون روتی ہو انھوں نے عرض کیا اسیلئے کہ آپ کے بعد مجھ کو اپنے برباد ہو جانے کا خوف ہے آپ نے فرمایا ای میری بیماری کیا تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے تمام اہل زمین کی طرف متوجہ ہوا تو انہیں سے تیری باپ کو پسند کیا پھر دوسری بار متوجہ ہوا تو تیرے دشمن کو پسند کیا اور میری طرف وحی بھیجی کہ میں تیرا نکاح اون سے کر دوں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اسکو ذکر کیا ہے

## رسیدنا علی (رضی اللہ عنہ)

بن ہبار۔ انکی اسناد میں نظر ہی ہمیشہ نے ابی معشر سے انھوں نے یحییٰ بن عبد الملک بن علی بن ہبار بن اسود سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار علی بن ہبار کے گھر کی طرف گزرے تو وہاں وفات کی آواز سنی آپ نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا علی بن ہبار نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا نکاح ہونہ کہ زنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور اس حدیث میں علی بن ہبار کے ذکر کی کوئی اصل نہیں ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو محمد بن سلمہ حرانی اور محمد بن علی بن عبد اللہ ندری نے عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن ہبار بن اسود سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان دونوں نے علی کا ذکر نہیں کیا۔

## باب العین وایم

### رسیدنا عمار (رضی اللہ عنہ)

ابن حمید ابو زہیر ثقفی۔ ابو بکر بن ابی زہیر کے والد ہیں۔ انکی اسناد میں اس طرح مذکور ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انکا نام معاذ ہے۔ حاکم یعنی ابو احمد نیشاپوری نے اسی طرح بیان کیا ہے ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

### رسیدنا عمار (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد قرظ مؤذن۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ان سے ابو امامہ بن سہل نے اور محمد اور حفص اور سعد نے جو خود انکے بیٹے تھے روایت کی ہے۔ عبد الرحمن بن سند نے عمار بن حفص بن عمار بن سعد سے انھوں نے اپنے

والد سے انھوں نے انکے دادا عمار بن سعد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز پڑھنے اس راستہ سے جاتے تھے جو ہشام کے گھر کی طرف سے گیا ہو یہ ابن مندہ کا قول تھا مگر ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ عمار صحابی نہیں ہیں انھوں نے احادیث کی روایت اپنے والد سعد سے کی ہو اسکو بہت لوگوں نے ابن کاسب کے نقل کر کے بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن محمد بن عمار بن سعد سے اور عمر بن سعد کو ان سمجھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سعد قرظ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیچہ برسے کی حالت میں مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

بن عبید غنمی اور بعض لوگ انکو عمارہ کہتے ہیں شمار انکا اہل شام میں ہوان سے داؤد بن ابی ہند نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں پانچ فتنے ہونگے اس حدیث کو حبان بن ہلال سے سلیمان ابن کثیر سے انھوں نے داؤد سے روایت کیا ہو (عمار کا نام چھوڑ دیا ہو) حالانکہ یہ غلط ہو صحیح وہی ہو جو محمد بن سلمہ نے اور حجاج بن منہال نے داؤد سے روایت کیا ہو اور انھوں نے عمار سے روایت کی ہو جو اہل شام میں سے ایک شخص اور قبیلہ خثعم سے ایک بزرگ تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

بن غیلانی بن سلمہ ثقفی یہ اور انکے بھائی عامر اپنے والد سے پہلے اسلام لے آئے تھے عامر نے طاعون عمار اس میں وفات پائی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ عمار کی وفات کب ہوئی۔

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

بن کعب بن ابی ایسر انصاری۔ انکا ذکر حاتمہ میں کیا گیا ہو مگر صحیح نہیں ہوان سے انکے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

بن معاذ بن زرارہ بن عمر بن غنم بن علی بن حارث بن مرہ بن ظفر انصاری اوسے ظفری کہتے انکی ابو مکہ بھی غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ابن ابی داؤد نے انکا نسب سی طرح بیان کیا ہو مگر اور لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہو۔ یہ اپنی کینت سے مشہور ہیں عنقریب کینت کے باب میں انکا ذکر کیا جائے گا۔ ان کی حدیث یہ ہو کہ اہل کتاب جو کچھ تم سے

حنفیہ کے نزدیک یہ حدیث متروک العمل ہوئے نزدیک سوا زوائد و غرائب کسی سے تمام اوقات میں وہ نماز انکا ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہوا اس لئے کہ کتب فقہ میں مذکور ہیں ۱۲



بیان کریں اور اسکی تصدیق نہ کرو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا نام عمارہ تھا چنانچہ ہم عمارہ کے نام میں بھی انشاء اللہ تالی  
انکا ذکر کریں گے۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

### رسید نام عمار (رضی اللہ عنہ)

بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین بن وزیم بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر بن یام بن عس بن  
مالک بن اود بن زید بن لثیبہ مذحجی عس بن کینت انکی ابوالیقظان تھی۔ یہ اول لوگوں میں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے  
اسلام کی طرف ہجرت کی تھی قبیلہ بنی خزوم کے حلیف تھے۔ انکی والدہ ہیمہ تھیں اور وہ پہلی خاتون ہیں جو البصرہ عزوجل کی  
ماہ میں شہید کی گئیں یہ اور انکے والدہ سب سابقین میں سے تھے حضرت عمار میں سے کچھ زمانہ آدمیوں کے  
بعد اسلام لائے تھے۔ یہ اول لوگوں میں سے ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں بے حد متاعے گئے۔ واقعہ می وغیرہ علماء و نسب و  
تاریخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کے والد یاسر عربی قحطانی مذحجی تھے جو قبیلہ عس کی ایک شاخ ہو کر حضرت عمار بنی خزوم کے  
غلام تھے وجہ اسکی یہ تھی کہ انکے والد نے قبیلہ بنی خزوم کے کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کیا تھا حضرت عمار اس سے پیدا  
ہوئے تھے لہذا اس لونڈی کے مالکے انکو بھی اپنا غلام بنالیا حضرت یاسر کے کہ آنے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اور اون کے  
دو بھائی جنکا نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے گمشدہ بھائی کی تلاش میں نکلے (تلاش کریں گے بعد حارث اور  
مالک تو میں لوٹ گئے مگر یاسر کہہ ہی میں رہ گئے اور انھوں نے ابو حذیفہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن خزوم سے  
صلی کی دوستی کر لی اور انسی کی لونڈی سے نکاح کر لیا جنکا نام نامی ہیمہ تھی حضرت عمار انسی سے پیدا ہوئے ان کے  
پیدا ہونے کے بعد ابو حذیفہ نے انکو آزاد کر دیا اسوجہ سے عمار بنی خزوم کے غلام کہ جاتے ہیں مگر دراصل انکے والد قبیلہ  
عزیمہ سے تھے جیسا کہ ہم بیان کر چکے۔ حضرت عمار اسوقت اسلام لائے تھے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارتم کے گھر میں  
پوشیدہ تھے یہ اور صہیب بن سنان دونوں ایک ہی وقت میں اسلام لائے۔ حضرت عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے صہیب بن  
سنان کو ارتم کے دروازہ پر دیکھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں تھے میں نے صہیب سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں کھڑے  
ہو صہیب نے کہا تم کیوں آئے ہو میں نے کہا میں یہاں ہوتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤں اور انکی باتیں  
سنوں صہیب نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں چنانچہ ہم دونوں سردار دو عالم کے حضور میں گئے آپ نے ہمیں اسلام کی ترغیب  
دی ہم فوراً اسلام لے آئے۔ اے دونوں بزرگوں کا اسلام اس سے کچھ زمانہ پہلے کے بعد ہوا تھا یحییٰ بن یحییٰ نے اسمعیل  
بن محالب سے اور انھوں نے بیان سے اور انھوں نے دبرہ سے اور انھوں نے ہام سے روایت کی ہے وہ  
کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام لانے کے بعد دیکھا تو



آپ کے ساتھ صرف پنج غلام اور دو عورتیں اور ابو بکر صدیق تھے۔ چنانچہ بیان کیا کہ جبکہ پہلے بن لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا وہ سات آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق حضرت عثمان غنی کی والدہ سمیہ انہی ہجرت حبشہ میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اللہ کی راہ میں بہت ستائے گئے ہیں ابو جعفر یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ مکریتی نے اپنی سند کو ابو الحسن یعنی علی بن احمد بن متوہ تک پہنچا کر اللہ عزوجل کے اس قول میں کفر باللہ من بعد ایماۃ الامن اکروہ قلبہ مطمئن بالایمان کے متعلق خبر دی کہ یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی ایک مرتبہ انکو مشرکوں نے پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کسی طرح نہ چھوڑا یہاں تک کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑائی بیان کی اور ان کے یہودوں کی تعریف کی اور سوقت کا فرون نے انکو چھوڑ دیا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کیا خبر لائے ہو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم یہی خبر دی ہیں اسوقت اس سبب زندہ پکڑ آیا کہ میں نے آپ کی بڑائی بیان کی اور امن کے یہودوں کی تعریف کی حضرت نے پوچھا تم اپنے دل کی کیا کیفیت پاتے ہو انھوں نے عرض کیا کہ دل تو ایمان پر قائم ہو حضرت نے فرمایا کہ پھر کچھ مضائقہ نہیں اگر اب وہ تم سے ایسا کریں تو تم پھر ایسا ہی کرنا۔ ہیں ابو جعفر یعنی عبداللہ بن احمد نے اپنی سند یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے عمار بن یاسر کی اولاد میں سے چند لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمار کی والدہ سمیہ کو نبی میسرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے لوگوں نے اسلام پر مارنا شروع کیا اور وہ کسی طرح اسلام سے انکار نہ کرتی تھیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے انکو مار ڈالا۔ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر عمار اور انکی والدہ اور والد کی طرف ہوا وہ لوگ کہہ کے مقام رمضان میں مارے جا رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ احوال یا سربر کر تمھارے آرام کی جگہ جنت ہی ہے ابو جعفر کہتے تھے کہ ہم سے یونس نے عبداللہ بن عون سے انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر عمار بن یاسر کی طرف ہوا وہ دور سے تھے اور انہی آنکھیں مل رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا حال ہے کیا کا فرون نے تمھیں پکڑ کر لے لیا ہے یا تمھیں میں ایسے گھبرا گئے ہیں اور اس مسئلہ کی شاعت جو بالکل کھلی ہوئی تھی مگر انکو نظر نہ آتی تھی جب ان کو بتائی گئی تو ہر طرف سے لاپرواہ ہو کر کہنے لگے کہ تھو خود دینیوں کے یہاں بھی جائز ہو اور اس جواز کے ثبوت میں آپ کریمہ الامن اکروہ اور ابو جعفر صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل حضرت عمار بن یاسر نے خبر دی کہ یہ دشمنان عقل و دین اتنا نہیں سمجھتے کہ مسئلہ تقیہ میں ہمارا اور انکا اختلاف کیا ہے۔ ہمارے یہاں تقیہ نصرت ہو اور ان کے یہاں نہایت اور نصرت بھی اس درجہ کی کہ تمام فرائض سے اور سکا درجہ بڑھا ہوا ہو اسکی تارک پر خروج از ایمان کی وجہ دوسرے یہ کہ یہاں نصرت کے موضوع بتوین و کے یہاں مواضع تفریق ہیں بلکہ متلا بہ کے رائی پر مفوض نصرت اور نصرت میں جو فرق ہے وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے نصرت کے فاعل تو کسی قسم کے ثواب کا استحقاق نہیں ہوتا بلکہ ان غریب کے نصرت پر عمل کرنا پشیمانان دین اور ایمان شریعت میں کے لیے قلعاً نا جائز ہے جاسکے معصومین یمیم الملوۃ والسلام کما تذبذب بہ الزناد و ۱۳۰ منہ



ہانی میں غوطہ دیا اور تم نے ایسا ایسا کہا اگر اب پھر وہ ایسا کریں تو تم پھر ایسی کہدینا نیز ابو جعفر بیان کرتے تھے کہ ہم سے یونس نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے حکیم جبر نے سعید بن جبر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے یہ ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مشرکین مسلمانوں کو ایسا ستائے تھے کہ مسلمان اپنے دین کے چھوڑ دینے میں معذور سمجھے جاتے انھوں نے کہا اللہ کی قسم بہت مارتے تھے بھوکھا رکھتے تھے پیاسا رکھتے تھے کہ اونٹن کو بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا کہتے تھے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اسکو منظور کرو اور کہو کہ لات اور عزی ہمارے محبوب ہیں اللہ ہمارا معبود نہیں ہی جب وہ ایسا کہتے تو چھوڑے جاتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مزدور اس طرف سے نکلتا تو کہتے کہ یہی تیرا معبود ہی اللہ تیرا معبود نہیں جان بچانیکے لئے اسکا بھی اقرار کرنا پڑتا تھا حضرت عمار نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔

جلیل القدر ابن احمد بن علی نے اپنے استاد کے ساتھ ہجو خردی انھوں نے یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے ادون وگون کے ناموں کی بابت روایت کی جو بنی مخزوم سے مدینہ شہید ہوئے کہ ادون بن عمار بن یاسر بھی تھے ان لوگوں نے بیان کیا کہ عمار بن یاسر بدر اور احد وغیرہ میں شریک تھے۔ ہیں ابو البرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خردی وہ کہتے تھے ہیں ابو العشاء یعنی محمد بن خلیل بن فارس نے خردی وہ کہتے تھے ہیں فقیہ ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خردی وہ کہتے تھے ہیں ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خردی وہ کہتے تھے ہیں ابو الحسن یعنی غوثہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی سفیان قنسرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یوسف نے غریابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے انھوں نے ربیع بن خراش کے غلام سے انھوں نے حضرت حذیفہ بن یان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ امی لوگو میرے بعد ابو بکر و عمری قتل کرو اور عمار کی روش سیکھو اور ابن ام عبد (یعنی عبداللہ ابن مسعود) کے حکم پر عمل کرو۔

ہیں ابو ہریرہ ابن ابی حبیب نے اپنی سند عبداللہ بن احمد بن حنبل تک پہنچا کر خردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید ابن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوام بن جوشبہ سلمہ بن کھیل سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے اور عمار کے درمیان میں کچھ گفتگو ہوئی تھی اونکو کوئی سخت بات کہی پھر عمار میری شکایت کرنے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اسکے بعد میں بھی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اسوقت میری شکایت کر رہے تھے وہاں بھی میں نے اونکو کچھ سخت باتیں کہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے ہوئے تھے کچھ نہیں بولتے تھے عمار روئے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ خالد کی

حالت نہیں دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ اس سے دشمنی رکھے جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس کو اپنا مبغوض بنا دے حضرت خالد کہتے تھے اس وقت مجھ کو دنیا میں اس بات سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جاوے چنانچہ میں وہاں سے نکل کر عمار سے ملا (اور ان سے معافی مانگی) پس وہ راضی ہو گئے۔

ہیں عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابواسحق سے انھوں نے بانی بن ہانی سے انھوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمار (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ان کی اجازت مانگی حضرت نے ان کو یہ الفاظ کہرا جازت دی مرحبا بالطیب لطیب (ترجمہ جگہ بہت کشادہ ہو اس پاک اور پاکیزہ کے لیے) ہیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن دینار کو فیہ بیان کیا کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے عبد العزیز بن سیاہ سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے عائشہ صدیقہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمار کے ساتھ جب کبھی دو باتیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جن میں رشد زیادہ ہو۔ نیز محمد بن ابراہیم کہتے تھے ہم سے ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مصعب مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اے عمار خوش ہو تم کو گروہ باغی قتل کرے گا اسی مضمون کی روایت حضرت ام سلمہ سے اور عبد اللہ بن عمر بن عاص سے اور حذیفہ سے مروی ہے اور شعبہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمار سے کہا کہ اے کھٹکے سلام! حضرت عمار نے کہا میرے کان کی زبردستی مشہور ہو گئی شعبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کا کان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے کسی غزوہ میں کٹ گیا تھا مگر یہ شعبہ کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ کان ان کا جنگ یمامہ میں (بعد حضرت صدیق) شہید ہوا تھا۔

## حضرت عمار کے مناقب

یہ پہلے مسلمان ہیں جنھوں نے مسجد بنائی ہیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ سے وہ حکم بن عتیق سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم



جب مدینہ کشریت لائے تو بوقت چاشت وہاں پہنچے تھے حضرت عمارؓ نے کہا بڑی ضرورت ہے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی جگہ ایسی بنادیں جہاں آپ دوپہر کو سایہ میں بیٹھیں اور وہیں آپ نماز پڑھیں چنانچہ چند چھتر جمع کئے اور مسجد قبائی بنیاد ڈالی پس یہ سب پہلی مسجد بنائی گئی اور حضرت عمارؓ نے اسکو بنایا۔ ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند محمد بن یحییٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علیؓ نے دے دئے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن قتادہ سے اور انھوں نے عمروؓ سے اور انھوں نے سعید بن عبد الرحمن بن ابیہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کر کے بیان کیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمارؓ کو حکم دیا تھا کہ تم میں صرف چہرہ اور ہتھیلیوں پر مسح کرنا چاہیے۔

حضرت عمارؓ میلہ کذاب کی لڑائی میں شریک تھے نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عمار بن یاسرؓ کو جنگ یمامہ میں ایک بلند چھتر پر کھڑے ہوئے دیکھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانو! کیا جنت سے بھاگتے ہو یہاں آؤ یہاں آؤ میں عمار بن یاسرؓ ہوں میرے پاس آؤ حضرت ابن عمرؓ کہتے تھے میں اس کے کان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اسی وقت مارا گیا ہوا لٹک رہا تھا اور وہ اسی طرح سرگرم قتال تھے۔

حضرت عمارؓ کے مناقب بہت مروی ہیں مگر اہم بیان اسی مقدار پر قناعت کرتے ہیں۔

انکو حضرت عمر بن خطابؓ نے کوفہ کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا۔ اما بعد فانی قد بشت الیکم عمارا امیرا و عبد اللہ بن مسعود وزیرا و مسلما و ہما من نجباء اصحاب نجد فاتموا بہما ترجمہ بعد ولعت کے معلوم ہو کہ میں نے عمارؓ کو تمہارا حاکم بنا کر اور عبد اللہ بن مسعودؓ کو انکا وزیر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیجا ہے یہ دونوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب میں سے ہیں پس تم سب ان دونوں کی پیروی کرو جب حضرت عمرؓ نے حضرت عمارؓ کو اس عہدہ سے معزول کیا تو ان سے پوچھا کہ کیا اس معزول کرنے سے تم کچھ ناخوش ہو گئے ہو انھوں نے جواب دیا کہ واللہ ہم حکومت ملنے سے ناخوش ہوئے تھے معزول ہوئے سے ناخوش نہیں ہوئے بعد اوسکے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگے اور ان کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوئے جن میں انھوں نے بڑے کار نمایاں کئے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہم جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے رہتے دیکھا کہ جس طرف عمارؓ تھکتے تھے تمام اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف جھک پڑتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عمارؓ ان سب کے رہنما ہیں ہم نے اسدن عمارؓ سے یہ بھی سنا وہ ہاشم بن عقیبہ بن ابی وقاصؓ سے کہہ رہے تھے کہ اے ہاشم تم جنت سے بھاگتے ہو دیکھو جنت تلوار کی بارہ کے نیچے ہے آج میں جا کر اپنے دوستوں سے ملوں گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گا اور ان کے دوستوں (یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ وغیرہ رضی اللہ عنہم) سے ملوں گا واللہ اگر یہ لوگ ہکوارہ میں

اور مقام ہجرت تک بارہ تھے پہلے جائیں تب بھی میں یہی سمجھتا تھا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ ابو بختری نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر نے جنگ صفین میں کہا کہ کوئی چیز پینے کی میرے واسطے ہے آؤ چنانچہ لوگ درودھ لے گئے حضرت عمار کہنے لگے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فراگئے ہیں کہ تمہارا آخری شہرت دنیا میں درودھ ہوگا بعد اسکے انھوں نے لڑنا شروع کیا اور شہید ہو گئے اس وقت انکی عمر ۹۴ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہر ۹۳ سال کی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی۔

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ خزیمہ بن ثابت جنگ جمل میں شریک تھے مگر انھوں نے تلواریں سے نہیں نکالی اور صفین میں بھی شریک تھے مگر وہ اسے نہیں اور یہی کہتے رہے کہ جب تک عمار شہید نہ ہو جائیں۔ کچھ میں نے لڑنے والوں کو دیکھا کہ انکو کون قتل کرتا ہے کیونکہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عمار اگر گردہ باغی قتل کرے گا چنانچہ جب حضرت عمار شہید ہو گئے تو خزیمہ نے کہا کہ اب مجھ کو گمراہی (مخالفت) کی نظر ہو گئی اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ جب حضرت عمار زخمی ہوئے تو انھوں نے یہ وصیت کی کہ ہٹکوانہی کپڑوں کے ساتھ دفن کر دینا میں انہی کپڑوں کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤں گا انکے قاتل کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکو ابوالد دیہ مزی نے قتل کیا تھا ایک نیزہ دار تھا جس سے یہ گر گئے جب یہ گر گئے تو ایک دوسرے شخص نے آکر سر کاٹ لیا وہ دونوں آدمی باہم لڑنے لگے ہر ایک کہتا تھا کہ میں نے قتل کیا حضرت عمر بن عاص نے کہا کہ خدا کی قسم یہ دونوں دوزخ کے لیے لڑتے ہیں (یعنی وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں) والدین اس وقت آزد کرتا ہوں کہ کاش آج سے میں پس پہلے میں مر گیا ہوتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عقبہ بن عامر جہنی اور عمر بن حارث خیلائی اور شریک بن سلمہ مرادی نے لڑا انکو قتل کیا ربیع الاول یا ربیع الآخر ۳۳ھ میں یہ واقعہ پیش آیا حضرت علی نے انکو انہی کپڑوں میں دفن کیا اور غسل بھی نہیں دیا اور اور اہل کوفہ نے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے انکی نماز جنازہ بھی پڑھی شہید کے متعلق اہل کوفہ کا مذہب یہی ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اسکو غسل نہ دیا جائے۔

حضرت عمار کا رنگ گندم گون تھا کچھ لانا تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں سینہ کشادہ تھا بال سفید ہو گئے تھے اور یہ انکا رنگ بہ ملتے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکے سر میں بال نہ تھے صرف چند بال اونٹن کے سر کے آگے واسے حصہ میں تھے۔

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب نے اور حضرت ابن عباس نے اور ابو موسیٰ نے اور جابر نے اور انور بن مالک نے اور ابو الطفیل نے اور نیز اور صحابہ نے اور شیعہ تابعین نے انکے بیٹے محمد بن عمار نے اور ابن مسیب نے اور ابو بکر بن عبد الرحمن نے اور محمد بن حنفیہ نے اور ابو دائل نے اور علقمہ نے اور زبیر بن جہش نے اور نیز اور لوگوں نے احادیث کی



روایت کی ہوا نکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عمارہ بن احمد رازی ہیں محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں انکا ذکر کیا ہے قبیلہ بنت جمیع کے یزید بن حنفیہ سے اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہوا اونھوں نے کہا میں نے عمارہ بن احمد رازی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں نے مجھ پر تلے کیا اور اونٹ ہانک لے گئے تقسیم کرنے کے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے واپس کر دیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ انصاری ابن مسندہ اور ابونعیم نے انکا ذکر کیا ہے اور تھوہل قبلہ کی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابوعمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمارہ بن اوس بن یزید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری۔ مگر اول زیادہ صحیح ہے اور یہ کوئی یزید بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ابوالفضل مخزومی فقیہ نے اپنی آہنا ابی یعلیٰ موصلی تک پہنچا کر بکوجہر دی وہ کہتے تھے ہم سے بھی بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا انھوں نے زیاہ بن علاقہ سے انھوں نے عمارہ بن اوس سے روایت کی۔ اور انھوں نے دونوں قبلوں کی طرف تہلیل کر دیا پس میرے سامنے آیا اور مردوں اور خورتوں اور لڑکوں نے بیت المقدس کی طرف بھی مساز پڑھی اور کہہ کی طرف بھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن ثابت انصاری۔ بھائی بن خزیمہ بن ثابت کے انکا نسب انکے بھائی کے ذکر میں پہلے مذکور ہو چکا ان سے ان کے بھائی کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے یونس نے نوہری سے اونھوں نے ابن خزیمہ سے اونھوں نے اپنے چچا عمارہ سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے خواب میں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں خزیمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنا خواب بچا کر لو پس اونھوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا اور ابوالیمان نے شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اون کے چچا نے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے اس کو اسی طرح اور اسے بیان کیا انکا تذکرہ ابن مسندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حزم بن زید بن لؤذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی پھرنی بجائے سے بھائی بن عمرو بن حزم کے اور انکی ماں خالدہ بنت انس بن سنان بن وہب بن لؤذان ہیں۔ یہ سب لوگوں کے نزدیک اون ستر لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عوف بن نفلہ کے درمیان اخوت کرادی تھی۔ یہ جنگ یرین شریک ہوئے ہیں گرانے بھائی عمرو بن شریک ہوئے اور یز عمارہ احد اور خندق اور تمام جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور فتح مکہ میں نبی مالک بن نجار کا علم انکے ساتھ تھا اور خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے جنگ یرامہ میں فہید ہوئے ابن ایسہ نے بزیہ بن شہد سے روایت کی اولھوں نے زیاد بن نعیم سے اولھوں نے عمارہ بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ہیں جو شخص اوپر عمل کریگا مسلمانوں میں سے ہوگا اور جو شخص ایک بات بھی اون میں سے چھوڑ دیگا تو تین باتیں اوسکو نفع نہ کریگی۔ میں نے عمارہ سے پوچھا وہ کون چار باتیں ہیں اولھوں نے کہا اُس ازکوۃ رمضان کے روزے اور حج انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حزن بن شیطان جاہلی۔ انھوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام لائے۔ ان سے انکے بیٹے ابی بن عمارہ نے روایت کی ہے ابو بکر اسماعیلی نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ خالد بن سنان کی حدیث و نارا الحدیثان روایت کرتے تھے انکی روایت سے اس حدیث کو ابو سعید نقاش نے عجائب میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن ابی حسن انصاری مازنی۔ صحابی تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ اور ابو احمد نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ یہ صحابی اور عقبی بری ہیں ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسکو ذکر کیا ہے اور اوسمیں نظر ہے اور ابو عمر نے کہا عمارہ بن ابی حسن مازنی انصاری دادا بن عمرو بن یحییٰ مازنی کے جو امام مالک کے شیخ تھے۔ صحابی ہیں اور انکی روایت ہے اور انکے باپ ابو حسن عقبی بری تھے۔

### (سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حمزہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور ابن سید الشہداء ہیں انکی ان خولہ بنت قیس بن فہد بن مالک بن نجار ہیں حضرت حمزہ کی کنیت انہی کے ساتھ مشہور تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ حمزہ کی



کثرت اور بے یلگی کے ساتھ تھی حضرت حمزہ کی کوئی یادگار نہیں ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی حمزہ کے دونوں بیٹوں عمارہ اور یعلیٰ کے بھائی بھی تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں سے کوئی ولایت بمحکمہ معلوم نہیں ہو۔

### (سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن راشد بن مسلم جعفر نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے انکا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور انکی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے اہل شام اور اہل مصر نے روایت کی ہے۔ یہ تابعین میں سے ہیں انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

### (سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن رویہ ثقفی قبیلہ بنی حثم بن ثقیف سے ہیں کوئی ہیں ان سے انکے بیٹے ابو بکر اور ابو اسحاق سیسی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابو سیسی سلی تک پہنچا کر بکونجہر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حصین نے بیان کیا وہ کہتے تھے جبکہ بشر بن مروان نے خطبہ پڑھتے وقت دعائیں پڑھاؤں گا۔ تو عمارہ کو فہم نہ ہوا کہ اس نے کیا کہتا ہے ان دونوں کو تاہم انھوں نے کہا کہ بھائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے اور یہ زیادتی نہ کرتے تھے کہ اس طرح کہتے۔ اور ہشیم نے سہابہ سے اسکا ذکر کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

### (سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن زکریا کنہی۔ انکا شمار شامیوں میں ہوا انکی کنیت ابو عدی ہے اسے عبدالرحمن بن عائد وغیرہ نے روایت کی ہے اور اسحاق بن محمد نے اپنی اسناد مجاہد بن عیسیٰ تک پہنچا کر بکونجہر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الولید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیفر بن سعدان نے بیان کیا انھوں نے ابو دوس کعبی کو بیان کرتے سنا انھوں نے ابن عائد کعبی سے انھوں نے عمارہ بن زکریا سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے۔ اے میرے غلام میرا غلام وہ ہے جو مجھ کو یاد کرے اور وہ اپنے مالک کے پاس ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

### (سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن زیاد بن سکن بن رافع انصاری اشہلی۔ انکا نسب انکے باپ کے ذکر میں پہلے بیان ہو چکا۔ یہ بنگ احدین شہید ہوئے

ابو ہریرہ بن سہم نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکر سے روایت کر کے بھگو خبر دی اور انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھے حصین بن عبدالرحمن نے بیان کیا اور انھوں نے محمود بن عمرو بن یزید بن سکن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ جنگ احد میں جب قوم کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا کہ کون ہو جو اپنے کو میرے لئے فدا کرے پس زیاد بن سکن اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمارہ بن زیاد بن سکن پانچ انصاریوں میں سے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک سے ایک لڑنے لگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لڑ رہے تھے سب آخر میں زیاد بن عمارہ بن زیاد نے مقابلہ کیا جسے مکہ رومی ہو کر گر پڑے پھر مسلمانوں کے ایک گروہ نے اکراؤ کو کفاروں سے چھڑایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو میرے پاس لاؤ لوگ انکو آپ کے پاس لے گئے آپ نے اپنے قدم سے انکے تکیہ لگا دیا پس انکی وفات ہو گئی اور انکا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر تھا۔ انکا ذکر شہیدان جہد میں نہیں کیا گیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ عمارہ بن زیاد بن سکن جنگ بدر میں شہید ہوئے اور انکے باپ زیاد بن سکن جنگ احد میں والہ اعظم انکا تذکرہ تہذیب نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

بن سعد یا سعد بن عمارہ ابو سعید زرقی۔ انکا ذکر تہذیب نے سعد بن عمارہ کے بیان میں اسی طرح بطور شک کے کیا ہے اور یہاں انکا تذکرہ نہیں کیا اور ابو موسیٰ نے انکو ابن مند سے معلوم کیا اور ہم انکا ذکر صرف سین میں کر چکے ہیں۔

### (سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن شیبہ سہائی۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ عمارہ ابو عبدالرحمن جبلی نے روایت کی ہے اور وہ اہل مصر سے ہیں مجھے بہت لوگوں نے اپنی اسناد ابو یسیٰ سلمیٰ تک پہنچا کر روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا اور انھوں نے جراح ابی بکر سے انھوں نے ابو عبدالرحمن جبلی سے انھوں نے عمارہ بن شیبہ سہائی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ میت و ہو علی کل فشی قدیر مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھتا ہے جو صبح تک شیطاں سے اسکی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے جو جنت میں لیجانے والی ہوں اور اس کے دس گناہ ہلک معاف کر دیتا ہے اور اس کو دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ عمارہ بن شیبہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا بھگو معلوم نہیں ہے۔ سہائی سین مملہ اور بار موحہ کے ساتھ منسوب ہے سہابی طرف۔



### رسیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ

بن عامر بن شمعون بن اعور بن قشیر قشیری خیالانی نے اہل شام میں سے قبیلہ بنی مامر کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ بنی قشیرین سے بہز بن حکیم کے دادا اور عمارہ بن عامر بن شمعون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی جو شمعون کے خمد اور شین مجسمہ کے فتح اور نون کی تشدید کے ساتھ یہ ابو نضر بن ماکولانے کہا ہے۔

### رسیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن عبید اور بعضوں نے کہا ابن عبید اللہ نخعی اور بعضوں نے کہا عمار بن عبید جنکا ذکر عمار کے بیان میں ہو چکا لیکن عمارہ ہا کے ساتھ صحیح تر ہے داؤد بن ابی ہند نے ان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ پانچ لغتوں کا ذکر کر کے فرماتے تھے گے ہاں لو چار فتنے گزر چکے اور پانچواں فتنہ تم میں ہے اہل شام۔ اور وہ عبد الرحمن بن محمد بن اشعث کی ہزیمت کے وقت ہوا۔ اس کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ اردن کے اور داؤد کے درمیان میں شام کا ایک شخص اور ہے۔

### رسیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ

بن شعبہ بن حارثہ از قبیلہ بنی غفار ابن لیل الکدانی پھر غفاری۔ جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوئے عبید اللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ لونس بن بکر سے روایت کر کے بھکو نجرمی اور لھون نے ابن اسحق سے روایت کی اور لھون نے شہداء خیبر کے ناموں کے ذکر میں بیان کیا کہ بنی غفار میں سے عمارہ بن عقبہ بن حارثہ کو ایک تیر لگا جس سے او کی وفات ہو گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### رسیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ

بن عقبہ بن ابی سبط ابان بن ابی عمرو ذکوان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی بھائی بن ولید بن عقبہ کے ان سے ان کے نیتہ مرک نے روایت کی اور لھون نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر نے کے لئے حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوزکا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ بعض لوگوں کو یہ خوشبو جو تیر سے ہاتھ میں ہر مانع ہوتی ہے پس وہ چلے گئے اور اس کو دھو کر پھر آئے اور بیٹھ گئے۔ عمارہ اور لھون کے دونوں بھائی ولید اور خالد مسلمہ فتح سے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے مگر ابو عمر نے او کی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

### رسیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ

بن قیس بن عمارہ رضی۔ ان سے ابو یزید مدنی نے روایت کی ہے۔ ان میں اختلاف ہے اور ان کا ذکر عمرو بن عمیر کے بیان میں

کیا جاتا ہے۔ اسی میں یہ اختلاف انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابو غراب۔ انکا ذکر جعفر نے کیا ہے اور کہا انکا ذکر یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور اونکی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ وہ حمیرین سے ایک شخص ہیں اور کہا کہ وہ تابعین میں سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن مخلد بن حارث اور بعضوں نے کہا عامر بن خالد جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا۔ اور یہ انصاریں سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن معاذ بن زرارہ انصاری ابو نکرہ۔ بعضوں نے کہا یہ اونکا نام ہے۔ صحابی تھے۔ یہ ذکر ابو حاتم بستی نے کیا۔ اور ابن ابی خثیمہ نے کہا کہ انکا نام عمارہ ہے۔ اور انکا ذکر ہم کر چکے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابو سک بن عمارہ۔ ان سے انکے بیٹے مرک کے سوا کسی نے خلوق والی حدیث نہیں روایت کی جس میں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بیعت نہیں لی یہاں تک کہ اونھوں نے اس سے اپنے ہاتھ دھو ڈالے انکا شمار ابن بصرہ میں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں ابو عمر کو اوس میں وہم ہو گیا ہے اس لیے کہ مرک بیٹے ہیں عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط کے۔ اور نیز انکا تذکرہ ابو عمر نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ اونھوں نے یہاں کوئی حدیث اون سے نہیں روایت کی اور نہ اون کے بیٹے مرک کا ذکر کیا تاکہ یہ معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں جو حدیث اون کی لکھی ہے وہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمارہ سلمیٰ (رضی اللہ عنہ)

در بعضوں نے کہا کہ بنی برون نسبت کے ان کا ذکر حضرمی نے وحدان میں کیا ہے۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے چچا قاسم سے روایت کی اونھوں نے وکیع سے انھوں نے اپنے چچا مبارک سے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے زید بن نعیم سے اونھوں نے جہینہ کے ایک شخص سے جس کو عمر کہا جاتا تھا روایت کی کہ وہ اسلام لائے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے جسے ایام جاہلیت کے اپنے بیٹے کو بچانا تو اس کے



معاوضہ میں ایک غلام ہو ایک غلام دیکر اوس کو چھڑا لے۔ اس کو سفیان بن وکیع نے اپنے ہاتھ اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عمر اسلمی نے اسلم کے ایک شخص کی جس کا نام عبید بن عمیر تھا ملازمت کی اور اوسکی لونڈی سے رنایا وہ حاملہ ہو گئی اور لڑکا جنی جس کو حمام کہا جاتا تھا۔ یہ واقعہ جاہلیت میں ہوا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپ کے اپنے بیٹے کی بابت ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہانک تجھے ہو سکے اپنے بیٹے کو چھڑا لے پھر وہ اپنے بیٹے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئے اور اوسکے مولا کو ایک غلام دیدیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بیٹے کو پایا تو اوس کا معاوضہ ایک غلام ہو ایک غلام دیکر اوس کو چھڑا لے۔ یہ تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

جمعی۔ انکا نام ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے صحیح نام انکا عمر بن حنظل ہے۔ بقیہ بن ولید نے یحیر بن سعد سے اونھوں نے خالد بن معدان سے اونھوں نے جبیر بن نفیر سے اونھوں نے عمر جمعی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اوس سے کچھ کام لیتا ہے تم لوگ جانتے ہو کہ کیونکر کام لیتا ہے سنو اوس کو کسی نیک عمل کی توفیق دیتا ہے قبل اسکے کہ وہ مرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو علی حسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ نام انکا عمر جمعی ہے۔ اور ابو علی نے مالک بن سلیمان السانی سے اونھوں نے بقیہ سے اونھوں نے ابن ثوبان سے اونھوں نے کھول سے اونھوں نے جبیر بن نفیر سے اونھوں نے عمر جمعی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اوسکو مرے سے پہلے پاک کر دیتا ہے اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل کی مسند میں یہ حدیث اس طرح ہے یحیر بن ابی جہ نے اپنی سند عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوۃ ابن فریح نے اور یزید بن عبد ربہ نے بیان کیا۔ یہ دونوں کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن سعد نے خالد بن معدان سے اونھوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ عمر جمعی کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو مرے سے پہلے اس سے کچھ کام لینا ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ کس طرح کام لیتا ہے آپ نے فرمایا اوس کو عمل صالح کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جب وہ اوس عمل صالح میں مشغول ہو جاتا ہے تو اوس حالت میں اوسکی روح قبض کر لیتا ہے اس حدیث کی روایت میں جو کچھ اختلاف پڑا ہے وہ بقیہ نامی آدمی کی وجہ سے ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم سلمیٰ امام مالک بن انس نے ہلال ابن اسامہ سے اونھوں نے عطاء بن یسار سے اونھوں نے عمر بن حکم سلمیٰ سے

روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ایک لونڈی میری بکریاں چرا لیتی تھی میں ایک روز چراگاہ گیا تو ایک بکری نے کم پائی اوس سے پوچھا تو اوس نے کہا کہ اوسے بھیڑیائے کیا مجھے بہت رنج ہوا اور آخر میں بھی آدمی تھا میں نے اوس لونڈی کو ایک طمانچہ مار دیا اور میں نے ایک (مسلمان) غلام آزاد کرنے کی نذر کی تھی۔ کیا اس لونڈی کو آزاد کر دوں (تو وہ نذر پوری ہو جائیگی)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لونڈی کو بلا کر پوچھا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے کہا آسمان میں پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں اوس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں پس آپ نے عمر بن حکم سے فرمایا کہ یہ مومن ہے اس کو آزاد کر دو۔ اس کے بعد پھر اوس نے کاہنوں کا اور فال بد کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان عمر کی وفات شہیدین ہوئی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس روایت میں امام مالک سے غلطی ہو گئی صحیح نام انکا معاویہ ابن حکم ہے۔ ابن ندیم اور بخاری وغیرہا کا بھی یہی قول ہے۔

رسیدنا عمر (رضی اللہ عنہ)

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

ابن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ربیع بن عبد اللہ بن قریظ بن رباح بن عدی بن کعب بن لوی - قریشی عدوی نسبت ادنیٰ ابو حفص تھی والدہ انکی خنتم بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ خنتم بنت ہشام بن مغیرہ تھیں اس دوسری روایت کی بنا پر یہ ابو جہل کی حقیقی بہن ہو جائیگی اور پہلی روایت کی بنا پر وہ ابو جہل کی چچا زاد بہن ہونگی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے خنتم کو بنت ہشام لکھا ہے اوسے غلطی کی ہے کیونکہ اس صورت میں ابو جہل اور حارث فرزندان ہشام کی حقیقی بہن ہو جائیگی حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ابو جہل اور حارث کی چچا زاد بہن ہیں ہشام اور ہاشم فرزندان مغیرہ دو بھائی تھے ہاشم خنتم کے والد تھے اور ہشام ابو جہل اور حارث کے والد تھے۔ ہشام کو جد عمر ذوالرحمن کہتے ہیں۔ اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی والدہ ابو جہل کی حقیقی بہن تھیں اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ وہ ہشام کی بیٹی تھیں جو ابو جہل کی بہن کا بیٹا تھا (یعنی ابو جہل ہشام کا مامون تھا) ابونعیم نے اس کو اسحاق سے روایت کیا ہے جو ربیع نے بیان کیا ہے کہ خنتم ہاشم کی بیٹی تھیں اسد وہ ابو جہل کی چچا زاد بہن ہوئیں جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ ہاشم کے کئی لڑکے تھے مگر سب لسلین نہیں چلے۔

۱۲ دو الرحمن کے معنی دو نیزہ والا شاید وہ لڑائی میں دو نیزہ لیے پاس رکھتے ہوں ۱۲



حضرت عمر اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما کا سب فیصل میں جا کر ملتا تھا حضرت عمر کی ولادت واقعہ قبل کے ۱۳ برس بعد ہوئی تھی حضرت عمر سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے واقعہ فجار اعظم کے چار برس بعد میں پیدا ہوا تھا۔ حضرت عمر اتراف قریش میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں سفارت کا عہد والھی کو ملتا تھا قریش کا دستور تھا کہ جب اون میں باہم کوئی لڑائی ہوتی یا کسی غیر قوم سے جنگ درپیش ہوتی تو حضرت عمر ہی کو سفیر بنا کر بھیجتے تھے اور جب کسی غیر قوم کا کوئی شخص مفاخرت یا مفاخرت کے معنائیں بیان کرنا تھا تو حضرت عمر ہی کو اس کے مقابلہ میں بھیجا کرتے تھے

### حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو حضرت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر نہایت سخت تھے پھر کچھ لوگوں کے اسلام لانے کے بعد اسلام کو قبول کیا۔ ہلال بن سیاف نے کہا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) چالیس مرد اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ۳۹ مرد اور ۲۳ عورتوں کے بعد اسلام لائے پس ان سے مردوں کی تعداد چالیس پوری ہو گئی۔ ہم کو ابو محمد عبد اللہ بن علی بن سویدہ تکرینی نے اپنی اسناد ابو الحسن علی بن احمد بن سویدہ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد بن احمد اسفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبد اللہ بن محمد بن جعفر حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن مغلصہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلف بن خلیفہ نے ابو ہشام رمانی سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے سعید بن مسیر سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۳۹ مردوں اور عورتوں کے اسلام قبول کیا تھا آپ کے بعد عمر اسلام لائے تو وہ چالیس آدمی ہو گئے پس جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا یہ قول لیکر نازل ہوئے یا ایہا النبی جسک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین (ترجمہ می نبی تجھ کو اللہ تعالیٰ اور وہ مومنین کافی ہیں جنھوں نے تیری پیروی کی) اور عبد اللہ بن ثعلبہ بن سفیر نے کہا کہ حضرت عمر ۵۴ مرد اور ۱۱ عورتوں کے بعد اسلام لائے اور سعید بن مسیر نے کہا کہ حضرت عمر نے چالیس مرد اور ۱۱ عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا پھر حضرت عمر کے اسلام لانے کے بعد کہ میں اسلام ظاہر ہوا۔ اور زبیر نے کہا کہ ارقم کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد اور چالیس یا چالیس کے بعد زبیر مردوں اور عورتوں کے سلمان ہوئے کے بعد حضرت عمر نے اسلام قبول کیا۔ آئندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے کہ امی خداداد شخص عمر بن خطاب یا عمر بن ہشام یعنی ابو جہل میں سے جو تجھ کو پسندیدہ ہو اس سے اسلام کو طلب کرے۔ ہم کو ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی اسناد عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو میسرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شرح بن سبد نے بیان کیا



وہ کہتے تھے عمر بن خطابؓ کہا کہ اسلام لانے کے قبل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعرض کر نیکی کے لئے نکلا تو پہنے آپؐ کو  
اسعد بن ہاشمؓ آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپؐ سورہ انا قہر پڑھنا شروع کیا مجھ کو قرآن کی تالیف سے تعجب ہوا اور میں نے کہا واللہ یہ شاعر  
ہیں جیسا کہ قریش کہتے ہیں آپؐ پڑھا نہ لقول رسول کریمؐ وما ہو بقول شاعر قلیل ما تو منون (ترجمہ: یہ بزرگ رسول کا قول ہوا)  
شاعر کا کلام نہیں تم لوگ بہت کم ایمان لاتے ہو میں نے کہا یہ کاہن ہیں آپؐ پڑھا وبقول کاہن قلیل ما تذکرون تنزیل  
من رب العالمین ولوقول علینا بعض الاقوال لایخذه نامہ بالیین ثم لقطنا منہ الوثین فاسلم من احد عنہ حاجزین اخیسر وک  
ترجمہ اور نہ کاہن کا کلام ہر تم لوگ بہت کم نصیحت پکڑتے ہو رب العالمین کی طرف سے اس کا نزول ہوا اور اگر تم پر کوئی  
بات افتر کرتا تو ہم اس کو دابہ سے پکڑ لیتے پھر اس کی رگ قلب کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی اس کا بچا بیوالا  
نہو سکتا پس اسلام میرے دل میں بخوبی اتر گیا۔

ہم کو عبد ابوالقاسم حسین بن ہبہ اللہ بن محفوظ بن مصری لعلی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف نقیب ابوطالب علی  
بن حیدر بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد نے خبر دی اس طرح کہ ان کے سامنے حدیث پڑھی جاتی تھی اور  
میں سن رہا تھا وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فضیلہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء مصیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو  
ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو  
سفیان ثانی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے اسحق بن ابراہیم حنفی کے سامنے یہ حدیث پڑھی اولھوں نے کہا اسامہ  
بن زید نے اپنے باپ سے روایت کر کے اس کو بیان کیا اولھوں نے ان کے دادا اسلم سے روایت کی وہ کہتے تھے  
ہم سے عمر بن خطابؓ کہا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو بتاؤں کہ میرے اسلام کی ابتدا کیونکر ہوئی؟ ہم نے کہا ہاں۔ حضرت  
عمرؓ نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سب لوگوں سے زیادہ شدت کر رہا تھا ایک روز سخت گرمی کے دنوں میں  
دو پھر کے وقت کہ کی ایک کالی میں جا رہا تھا کہ قریش کا ایک شخص مجھے لگا اور پوچھنے لگا اے ابن خطابؓ کہاں جاتے ہو  
تم اپنے کو ایسا یعنی سخت مخالف اسلام خیال کرتے ہو حالانکہ یہ امر (اسلام) جو وہ تمہارے گھر میں آچکا ہے کہا ہے کیا  
اوسے کہا کہ تمہاری بہن نے تبدیل مذہب کر دیا یعنی اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا میں غضبناک ہو کر لوٹا اور سوچتا  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ ایک ایک دو در مقلس (آدیون کو جو مسلمان ہو جاتے تھے کسی ایسے شخص  
کی کفالت میں کر دیتے تھے جس کو قوت ہو وہ اس کی کفالت میں رہتے اور اس کے کھانے میں سے کھاتے تھے چنانچہ  
میری بہن کے شوہر کی کفالت میں بھی دو آدمی کر دیے تھے میں نے وہاں آکر وہ دازد کھٹکھٹایا (اندسے) کسی نے پوچھا  
کون ہے یہ؟ لہذا ابن الخطابؓ اور دیگر مکان کے اندر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ایک صحیفہ میں قرآن پڑھ رہے تھے میری



آواز سکر جلدی سے منتشر ہو گئے اور (گہرا ہٹ مین) وہ صغیفہ بھی چھوڑ دیا یا بھول گئے پھر میری بہن نے دروازہ کھولا دیا  
 میں نے جو کچھ میرے ہاتھ میں آیا اوٹھا کر اس سے اس کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کے خون بہنے لگا جب اس نے خون  
 دیکھا تو رونے لگی اور کہا ای ابن خطاب تم جو کچھ کر سکتے ہو کرو میں تو مسلمان ہو چکی۔ میں اسی غصہ کی حالت میں ایک  
 تخت پر جا کر بیٹھ گیا اور مکان کے ایک طرف ایک کتاب دیکھی میں نے پوچھا یہ کون کتاب ہے مجھ کو دے اس نے کہا میں  
 تم کو یہ کتاب نہ دوں گی کیونکہ تم اس کے لائق نہیں ہو تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ ظاہر ہوتے ہو اور اس کتاب کو پاک  
 لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا میں اُن سے جھگڑا کرتا رہا حتیٰ کہ اُنھوں نے مجھ کو وہ کتاب دیدی۔ اوسین بسم اللہ الرحمن  
 الرحیم میں نے پڑھی تو بخود ہو گیا اور کہتے اب ہاتھ سے پھینک دی جب میرا دل قابو میں آیا تو اوسین آیہ سجد للہ ما فی السموات  
 والارض ہوا العزیز الحکیم دیکھی اور جب میں اللہ عزوجل کے ناموں میں سے کسی نام پر پہنچتا تو بے خود ہو جاتا پھر آپے میں  
 آتا یہاں تک کہ آیہ آمنو باللہ ورسولہ والفقوا ما حکم مستخلفین فیہ انکم مومنین تک پہنچا پس میں نے کہا اشدان لا الہ الا اللہ و اشد  
 ان محمد رسول اللہ پھر لوگ نکل آئے اور میری بات سکر بوجہ خوشی کے تکبیر کہنے لگے اور اللہ عزوجل کی حمد کی پھر کہا ای ابن خطاب  
 تم کو بشارت ہوا میں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غنیمت کے دن یہ دعا کی تھی کہ ای اللہ دو شخصوں میں سے ایک سے یعنی  
 عمرو بن ہشام سے یا عمر بن خطاب سے اسلام کو قبلہ دے اور ہم امید کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تمھارے ہی لیے تھی  
 پس ہم تم کو بشارت دیتے ہیں جب دن لوگوں نے میرا صدق جان لیا تو میں نے اُن سے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام  
 بتا دو اُن لوگوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ صفا اور صفوۃ کے نیچے ایک مکان میں ہیں میں وہاں آیا اور دروازہ کھٹکٹایا کسی نے  
 پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب چونکہ وہ لوگ میری سختی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جانتے تھے اور میرے اسلام لانے کی اونکو  
 جہیز تھی اسوجہ سے کسی نے دروازہ کھولنے کی جرات نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھولو و اگر اللہ تعالیٰ اُنکو  
 ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اُنکو ہدایت کر دیا لوگوں نے دروازہ کھولا یا اور دو آدمیوں نے میرے بازو پکڑ لئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 قریب آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنکو چھوڑ دو اُنھوں نے مجھ کو چھوڑ دیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کرتا پکڑ کر مجھ کو اپنی طرف کھینچا اور فرمایا ای ابن خطاب سلام ہے آؤ ای اللہ کو ہدایت دے میں نے کہا اشدان لا الہ  
 الا اللہ و انک رسول اللہ پھر مسلمانوں نے تکبیر کہی ہو کہ کی گلیوں میں سنی گئی (یعنی مسلمانوں نے تکبیر ایسی بلند آواز سے کہہ کہ کی تمام  
 گلیاں گونج اٹھیں) حالانکہ اسکے پہلے مخفی طور پر کہتے تھے اسکے بعد میں چلا آیا اور میرا یہ حال ہوا کہ میں کسی مسلمان کو کفاروں کے  
 ہاتھوں (مار کھاتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے دیکھا تو پھر بھی پسند کیا کہ جو مصیبت مسلمانوں کو پہنچتی ہے وہ مجھ کو بھی پہنچے پس  
 میں اپنے ناموں کے پاس جو کفاروں میں شریف تھے گیا اور دروازہ کھٹکٹایا اُنھوں نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب وہ



میرے پاس آئے مینے اون سے کہا تم کو معلوم ہو کہ مین اسلام میں داخل ہو گیا اونھوں نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے کہا ہاں اونھوں نے کہا ایسا نہ کرو مینے کہا مین تو کر چکا اونھوں نے کہا نہیں ایسا نہ کرو اور مجھکو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا مینے کہا کچھ نہیں اور دس قریش مین سے ایک شخص کے یہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اسے پوچھا کون ہے کہ عمر بن الخطاب وہ میرے پاس آیا ہے کہا تم کو خبر ہو کہ مین اسلام سے آیا اسے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے کہا ہاں اسے کہا ایسا نہ کرو مینے کہا مین تو کر چکا اسے کہا نہیں ایسا نہ کرو پھر وہ اونھوں سے مل گیا اور دروازہ بند کر لیا جب مینے یہ دیکھا تو مین لوٹ آیا مجھے ایک شخص نے کہا کیا تم اپنے مسلمان ہو جانے کا اعلان کرنا چاہتے ہو مینے کہا ہاں اسے کہا جب لوگ حرم کعبہ مین جمع ہوں تو تم فلاں شخص کے پاس جو راؤ کو مین چھپا تا ہی جاؤ اور اس سے چپکے سے اپنا مسلمان ہو جانا کہ وہ غل مچا دیگا اور تمھارے مسلمان ہو جانے کا اعلان کر دیگا پس جب لوگ کعبہ مین جمع ہوئے تو مینا وہی شخص کے پاس گیا اور اس سے چپکے سے کہا کیا تم کو معلوم ہو کہ مین مسلمان ہو گیا اسے باؤز بند پکار کر کہنا شروع کیا کہ او لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ عمر بن خطاب اسلام مین داخل ہو گئے پس لوگ جھکوا مارنے لگے اور مین بھی او کو مارنے لگا میرے ماموں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا ابن الخطاب وہ ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور آستین سے اشارہ کر کے کہا امی لوگو مین اپنے بھائی کو پناہ دیتا ہوں لوگ مجھے الگ ہو گئے اور مین نہیں چاہتا تھا کہ (کفاروں کے ہاتھ سے) کسی مسلمان کو مار کھاتے دیکھوں گزٹھے دیکھتا پڑتا تھا اور مین دمارا جاتا تھا مینے کہا یہ کچھ نہیں جسے کہ مجھکو بھی وہی تکلیف ہو چکے جو مسلمان پر ہی مین خاموش تھا جب کہ لوگ حرم کعبہ مین جمع ہوئے مین اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا مینے اونھوں نے کہا کیا سنو مین نے کہا آپ کی پناہ کو مین واپس کر تا ہوں اونھوں نے کہا او میرے بھائی ایسا نہ کرو مینے کہا نہیں ایسا ہی ہو گا اونھوں نے کہا تم کو اختیار ہی ہو چاہو کرو اس کے بعد مین بارہا اور مار کھاتا رہا تا تک کہ اسلام کو خدائے غالب کر دیا۔

ہم کو ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکر سے روایت کر کے خبر دی اونھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ قریش نے عمر بن خطاب کو جبکہ وہ مشرک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتار کرنے سے پہلے لے بیٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے نیچے ایک گھر مین تھے۔ عمر کو (استہ من) خام جو پہلے اسلام لائے تھے ملے یہ عمر بن عبد اللہ بن اسید بن اور اسید بھائی بن بنی عدی بن کعب کے عمر تلوار لٹکا کے ہوئے تھے تمام نے پوچھا اسی عمر کا نکاح ابادہ بن عمر نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرے جاتا ہوں جسے قریش کے دشمنہ دن کو بے عقل بتایا اور اس کے مہر و دن کو گالیاں دیں اور اونکی جماعت کی مخالفت کی تمام نے کہا اسی عمر قسم ہو خدا کی تم بہت برے راستہ چل رہے ہو اور سخت نادانی کر رہے ہو آج تم کو عمر سے کہا مین حال کر رہا ہوں کہ تو بھی اسلام مین داخل ہو گیا اور اگر تمھیں یقینا یہ مسلمان ہونا معلوم ہو جائے تو مین تمھیں سے امداد کروں (یعنی پہلے تمھیں کو قتل کر دوں) تمام نے جب دیکھا کہ عمر باز آئے تو مین نے کہا مین







جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی والدہ ابوہل کی چچا کی بیٹی ہیں ابوہل حضرت عمرؓ کا دوسرا بیٹا ہے مامون ہو کا جیسا اوپر بیان ہوا یعنی ایک شخص کے سبب مامون ہوتے ہیں حضرت محمد بن سعد کا قول ہے کہ عمرؓ کا اسلام لانا سند میں ہوا۔

ہم کو کئی آدمیوں نے اجارۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو حسن ابن علیؓ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیوہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو خزہ یعقوب ابن خجاد نے بیان کیا انھوں نے محمد بن ابیہم سے انھوں نے ابی عمر و ذکوان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ کا نام فاروق کسے رکھا عائشہؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چڑد - حارمہ کوزہ و زوارہ معجمہ ساکن اس کے بعد راہ صراط پر تھا۔

ہکو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو احمد بن محمد ارقمؓ کی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن حسن نے ابوب بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے زبان و دل پر حق کو قائم کر دیا اور وہ فاروق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے حق و باطل میں تفریق کر دی۔ ابن قسب نے کہا ہکو خبر پہنچی ہے کہ سب سے پہلے اہل کتاب نے حضرت عمرؓ کو فاروق کہا۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن ہبہ العبد بن محفوظ بن مصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو شریف ابوطالب علی بن حیدر بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین ابن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان بن حیدر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن یحییٰ بن انہ بن ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے قائل بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے یزید ابیہی سے روایت کی وہ کہتے تھے زبیر بن عوام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب سے عزت دے ہکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو شیبہ عبد اللہ بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مرویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد السم بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون اور علی بن عبد اللہ و فضل بن دکیں نے بیان کیا یہ سب کہتے تھے ہم سے مسر نے قاسم بن عبد الرحمن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے



عبداللہ بن مسعودؓ کہتا کہ عمر کا اسلام لانا ایسا فسق تھا اور ان کی ہجرت ایک نصرت تھی اور ان کا امیر ہونا رحمت تھا اور ہم لوگ کعبہ میں نماز پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت عمر اسلام لائے اور کافروں سے لڑے تب کافروں نے ہمارے چھوڑا اور ہم کعبہ میں نماز پڑھنے لگے۔ کہا ہم سے ابن مزیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سن بن علی حمزہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن سخیب نے روایت کی کہ بیان کیا ادھون سے مسروق سے ادھون نے منصور سے ادھون نے ربیع سے ادھون نے حذیفہ سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت عمر اسلام لائے تو اسلام مثل ایک آئینہ واسطے شخص کے تھا کہ اس سے قوت ہی زیادہ ہوتی جاتی تھی پھر جب حضرت عمر شہید ہو گئے تو اسلام مثل ایک جانے والے شخص کے ہو گیا کہ اس سے دوزخ ہی زیادہ ہوتی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ | ہمارے ابوہریرہؓ نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بطور اذن کے بیان کیا ہجرت

بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص بن وائل نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ بنی نضیر کے پشتمہ کے پاس ہم سب مل کر اور جو شخص ہمارے آوے تو اس کے ساتھی اس کو چھوڑ دیں پس ہم اور عیاض بن ربیعہ وہاں آئے اور ہشام تک سب جو ثقات تھے وہاں سے اور ہم لوگ مدینہ چلے آئے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ عمر بن الخطاب اور عمر بن سراقہ اور عبد اللہ بن سراقہ اور ثقیف بن حذافہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور واقد بن عبد اللہ اور غولی بن ابی غولی اور ہلال بن ابی غولی اور عیاض بن ابی ربیعہ اور خالد بن کبیر اور ایاس بن کبیر اور عاقل بن کبیر یہ سب لوگ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن رفاعہ بن منذر کے یہاں اترے۔ ہجو ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر احمد بن علی بن ہریرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد حسن بن علی فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر قطیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عمرو بن محمد خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل بن ابی اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے براہین عازب سے روایت کی انھوں نے کہا کہ معاہدہ بنی نضیر سے سب پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر بنی عبد اللہ کے یہاں تھا پھر ابن مکتوم آئے جو بنی نضیر کے یہاں تھے پھر عمر بن الخطاب سواری رکے ہم نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا انھوں نے کہا ہمارے پیچھے آ رہے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر صدیق آپ کے ساتھ تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر وغیرہ  
جہاد و بین شریک ہونا

حضرت عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر۔ احد  
خندق۔ بیعت الرضوان۔ خیبر فتح۔ حنین وغیرہ میں شریک ہوئے حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کفار و ناس سے زیادہ سخت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں حضرت عمر کو اہل کر کے پاس بھیجا چاہا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ساتھ جو سخت عداوت مجھ کو ہے وہ قریش کو معلوم ہو اس لئے اگر وہ موقع پائیں گے تو مجھ کو قتل کر ڈالیں گے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو نہیں بھیجا بلکہ حضرت عثمان کو (اہل مکہ کے پاس) روانہ فرمایا۔

ہجو ابو جعفر بن سیمین نے اپنی اسناد یونس بن کبیر تک پہنچا کر خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بار تشریف لیجانے کی بابت روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی نزار کی طرف پہلے تھوڑی دور جا کر اتر پڑے اور آپ کو خبر ہو گئی کہ قریش اپنے قافلہ کو چاہتے ہیں کہ آج سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں سے مشورہ لیا ابو بکر نے ایک عمدہ تقریر کی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور ایک عمدہ تقریر کی اور پوری خبر کا ذکر کر کے اس پر



حضرت عمر ہی نے بدر کے قیدیوں کو قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا جس کا قصہ مشہور ہے۔ ابن اسحاق اور دیگر اہل باب میر نے کہا ہے کہ  
بنی عدی بن کعب بن سہل جو نوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے بنجر اوٹے عمر بن خطاب بن نفیل بنی بن اسیم کچھ اختلاف  
نہیں کیا گیا اور حضرت عمر بن خطاب شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

ہم کو عبد اللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکر سے روایت کر کے خبر دی اونھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی  
وہ کہتے تھے ہم سے نہ ہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے جب ابوسفیان نے لوٹ جانے کا  
ارادہ کیا تو پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارنے لگا کہ لڑائی بدر کے دن ہوگی اسی ہل عالی ہو یعنی اپنے دین کو غالب کر۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب سے فرمایا اے عمر! اٹھو اور اس کا جواب دو حضرت عمر نے (سفیان کے جواب میں) کہا کہ اللہ  
سب سے بزرگ اور برتر ہو اور اس کے سوا کوئی نہیں چاروں طرف کے مقتول سنت میں ہیں اور تمھاری طرف کے مقتول دوزخ  
میں حضرت عمر نے ابوسفیان کو یہ جواب دیا تو ابوسفیان نے کہا اے عمر! تھے پاس آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے  
فرمایا جاؤ دیکھو کیا کتا ہے حضرت عمر اسی کے پاس گئے ابوسفیان نے حضرت عمر سے کہا اے عمر! تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ محمد کو  
مقتل میں لاؤ حضرت عمر نے کہا نہیں وہ میری بات اس وقت سن رہے ہیں ابوسفیان نے کہا تم میرے نزدیک ابن قیس سے زیادہ  
پہچے ہو کیونکہ ابن قیس نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا۔

**حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم** اہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبد الکریم بن

احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو مسعود سینہ بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے  
تھے ہم سے ابو بکر بن مردیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے  
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الاحوص سلام بن سلیم نے اعمش سے روایت  
کر کے بیان کیا اونھوں نے ابی وائل سے روایت کی وہ کہتے تھے ابن مسعود نے کہا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے  
ایک پل میں رکھا جائے اور تمام آدمیوں کا علم دوسرے پل میں تو حضرت عمر کا علم بھاری ہوگا یعنی اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو اونھوں  
نے کہا خدا کی قسم عبد اللہ نے اس سے بڑھ کر کہا ہے یہ پوچھا گیا تھا ابونھوں نے کہا جب حضرت عمر کی وفات ہو گئی تو علم کے  
دس حصوں میں سے نو حصے جانتے رہے۔ ہکواکھیل بن علی بن عبید وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے  
تھے ہم سے قتبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے زہری سے اونھوں نے  
حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے اونھوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا  
کہ میں نے روایا میں دیکھا کہ ایک پیالہ دو دھکا بھگو دیا گیا۔ میں نے وہ میں سے پیالہ اور باقی عمر بن خطاب کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ اسکی کیا تاویل ہو کہنے فرمایا علم۔ ہو کہ ابو محمد بن ابی القاسم حافظ نے ابانہ خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن محمد بن فضل بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن جری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسائب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قریش کے ایک شیخ کو سنا وہ عبد الملک بن عمیر سے روایت کر کے بیان کرتا تھا انھوں نے فیصلہ بن جابر سے روایت کی وہ کہتے تھے خدا کی قسم ابو بکر صدیق سے زیادہ کسی کو حیثیت پر رحیم اور نرم دل نہیں دیکھا اور عمر بن خطاب سے زیادہ کسی کو کتاب اللہ کا قاری اور دین الہی میں فقیہ اور حدود الیہ کا قائم کرنے والا اور لوگوں کے دلوں میں رعب ڈالنے والا دیکھا اور عثمان بن عفان سے زیادہ کسی کو باحیا دیکھا۔

**حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد و تواضع** ابو محمد بن ابی القاسم دمشق نے ابانہ خردی وہ کہتے تھے ہو کہ ہمارے باپ نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر بن مرزوق نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن بن ہندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن عمر بن محمد جری نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید ماتم بن حسن شافعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے قیس بن ابی ہازم سے روایت کی انھوں نے کہا طلحہ بن عبید اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے اسلام لانے میں ہم سے مقدم تھے نہ ہجرت کرنا لیکن وہ ہم سے زیادہ پختہ دنیا میں اور ہم سے زیادہ زاعب تھے آخرت کے۔ لکھا اور ابو جری ہمارے باپ نے وہ کہتے تھے ہم سے ابو علی مرقی نے کہا پھر بیان کیا اور ابوسعید اصحابی نے اونسے روایت کر کے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم حافظ نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن مغزو سی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا سعد بن ابی وقاص کہتے تھے وہم سے خدائی حضرت عمرؓ ہم سے ہجرت میں مقدم تھے مگر ہم کو معلوم ہو گیا جس چیز سے ان کو ہم فضیلت تھی وہ دنیا میں ہم سے زیادہ زاہد تھے ہم کو ابن ابی جہ نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم بن ابی جہ نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن جوہری نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر بن جویہ اور ابو بکر محمد بن اسماعیل بن عباس نے خردی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن عاص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن المبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یحییٰ بن میسرہ نے ثابت سے روایت کر کے خردی کہ عمر نے ایک مرتبہ پانی مانگا پس ایک پیالہ شہد کا لایا گیا آپ اس کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر کہنے لگے کہ اگر میں اس کو پنی لوثا تو اسکی حلاوت تو جاتی رہیگی مگر اسکی پاداش باقی رہیگی اس کو تین مرتبہ فرمایا پھر وہ شہید ایک شخص کو پیدا دے اور اسکو پی لیا۔





والد یا حضرت عمر نے فرمایا ایک پیالے میں دو سالن؟ میں اسکو ہرگز نہ کھاؤں گا یہاں تک کہ خدا کے پاس چہا جاؤں (یعنی مرتے وقت تک) ہم کو عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیوہ نے اور ابو بکر بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے یث بن حضرت عمر کے دونوں موندے کے درمیان کرتے ہیں چار پوند دیکھے۔ اور ہکو کئی آدمیوں نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو الفضل بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منذر ابن ولید بن عبد الرحمن جارودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شعبہ نے سعید جری سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابی عثمان سے روایت کی وہ کہتے تھے یث عمر بن خطاب کو دیکھا رثی جمرہ کرتے اور ایک ازار پہنتے تھے حسین جمرے کا پیوند لگا ہوا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ہکو ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن سراہ بن علی نقیہ اور ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن بن ابی العزا اور ابو عبد اللہ حسین بن ابی صالح بن قناخسر و تکریتی وغیرہ سے اپنی اسناد و محمد بن اسماعیل جثنی تاکم پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عقیل بن ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو سعید بن مسیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا خواب میں میں نے اپنے اپنے کو جنت میں دیکھا مانگا دیکھا دیکھا ہوں کہ ایک عورت ایک قصر کی طرف دھوکہ رہی ہو میں نے پوچھا یہ قصر کس کے واسطے ہوا وہ نے کہا عمر کی واسطے میں عمر کی غیرت یاد کی اور تپنے لگا اس واقعہ کے سننے سے حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پر میں غیرت کرؤں گا۔

کہا اور ہم سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابی سلمہ سے انھوں نے صالح سے انھوں نے کیسان سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے ابی امامہ بن سہل سے روایت کی انھوں نے ابو سعید خدری کو سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا خواب میں میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کے جاتے ہیں وہ لوگ میرا ہن پہنتے ہوئے ہیں کسی کا پیرا ہن سینہ تک ہوا اور کسی کا اس سے کم اور عمر بن خطاب میرے سامنے پیش کے گئے انکا پیرا ہن اس قدر لمبا تھا کہ زمین پر ٹوٹتا تھا سنا ہونے پوچھا یا رسول اللہ اسکی کیا تعبیر ہے؟ فرمایا پیرا ہن سے مراد دین ہی



ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبد الکرم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن عبد البر بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبد الجبار عطار دی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو حاتم حریش نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے عطیہ سے انھوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعلیٰ درجات کے لوگ نیچے درجے والوں کو ایسے دکھائی دینگے جیسے روشن ستارہ آسمان کے افق میں دکھائی دیتا ہو اور بیشک ابو بکر اور عمر انہی عالی درجہ لوگوں میں سے ہیں اور ان پر انعام کیا گیا ہو۔

ہم کو ابو البرکات حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو العشاء عمر بن خلیل ابن فارس قسیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو نقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن خثیمہ بن سلیمان ابن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو قلابہ رقاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن زکریا نے نصرانی عمر خزانہ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرا سے جب دو پہلے لگا فرمایا ٹھہر جا کیونکہ کچھ پانی اور صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے اور اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد اور سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

کہا اور ہم کو ابو خثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف طائی اور ابو یحییٰ بن ابی ہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جابر بن عبد الملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلیٰ بن ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن ابی سلیم نے بجا سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر ہیں جبریل اور میکائیل اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ہیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

کہا اور ہم کو ابو خثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابراہیم بن ابی غیس قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یونس بن ابی اسحاق نے بھی سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ابو بکر اور عمر آتے ہوئے دکھائی دیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے سوا اہم اولیں اور آخرین میں سے ہیں اہل جنت کے سردار ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان دو نون کو اسکی خبر نہ کرنا

ہم کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن  
بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خارجہ بن عبد اللہ نے مانع سے روایت کر کے  
بیان کیا اونھوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے  
حق کو عمر کی زبان اور دل پر قائم کر دیا۔ اور ابن عمر کہتے تھے کہ لوگوں کو کوئی ایسا امر ہرگز نہیں پیش آیا کہ اوہین و گون نے مشورہ  
دیا ہو اور عمر نے بھی مشورہ دیا ہو مگر کہ انوسین حضرت عمر کی رائے کے موافق قرآن نازل ہوا جیسا کہ تیسری ان بدر کی لہبت جب  
عمرؓ نے قتل کر دینے کا مشورہ دیا اور اوہین نے فدیہ لینے کی رائے دی (اور فیدیہ یون کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا) تو اللہ تعالیٰ نے  
یہ آیت نازل کی **لَوْ لَا كِتَابٌ مِّنَ السَّيْنِ لَمْ يُمَازَ فِيهِ غُلَابٌ عَظِيمٌ**۔ اسی طرح حجاب اور شراب کی بابت حضرت عمرؓ کی رائے  
کے موافق اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم نازل کیا۔

کہا اور ہکو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خمیس بن داؤد اسلمی ابو محمد نے  
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن انحی محمد بن منکر سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت  
کی وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ابوبکر سے کہا یا خیر الناس بعد رسول اللہ (یعنی از بہترین انسان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)  
ابوبکر نے فرمایا تم کہتے ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہو کہ عمرؓ سے بہتر کسی شخص پر آفتاب نہیں طلوع ہوا  
(یعنی عمرؓ سے بہتر کوئی شخص نہیں ہوگا)

کہا اور ہکو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مقری نے حیو بن ثمر سے  
روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے بکر بن عمرو سے اونھوں نے مسدد بن عمار سے اونھوں نے غنیم بن عامر سے روایت  
کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوگا تو عمرؓ بن خطاب ہوگا۔

کہا اور ہکو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن جعفر نے حمید سے  
روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (رو دیا ہوں)  
جنت میں داخل ہونا لگا دیکھنا میں نے پوچھا کہ کس کا قصری فرشتوں نے کہا قریش کے ایک جوان کا بیٹا  
نیاں کیا غالباً وہ جوان میں ہی ہو لگا پس میں نے پوچھا وہ جوان کون ہے فرشتوں نے کہا عمرؓ بن خطاب۔

کہا اور ہکو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن حسین بن داؤد نے خبر دی  
وہ کہتے تھے ہم سے ہار سے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن برید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمدان بن

سہل بن جهمہ اگر خدا کی طرف سے کتاب نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہوا وہ میں تمھارے لئے مذاب و عظیم ہے۔



وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں گئے تھے جب واپس تشریف لائے تو ایک جیشیہ لونڈی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر کی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت واپس لائے گا تو میں آپ کے سامنے دف بجا دوں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر کی تھی تو بجائے ورنہ نہیں اس لونڈی نے دف بجانا شروع کیا اتنے میں ابو بکر آئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر حضرت عمر آئے تو اس لونڈی نے دف نیچے رکھ لیا اور اسی پر بٹھ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر تم سے شیطان ڈرتا ہو میں بیٹھا تھا اور وہ بجاتی رہی پھر ابو بکر آئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر اے عمر جب تم آئے تو اس نے دف کو چھپا لیا۔

کہا اور ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن عجلان سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے ابی سلمہ سے انھوں نے عائشہ سے روایت کی وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر گلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اور میری امت میں اگر محدث ہو گا تو عمر بن خطاب بن - ہکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سفیان بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جاسع بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہر بن سلیمان نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے قریش مدینہ کی ایک قوم میں نکاح کا پیغام بھیجا دن لوگوں نے نامنظور کیا اور خیرہ بن ثعبہ نے جو اس قوم میں نکاح کا پیغام دیا تو ان کے ساتھ نکاح کر دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ایسے شخص کو نامنظور کیا جس سے بہترین پر کوئی نہیں ہے۔

کہا اور ہکو ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو عبدالرحمن بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن ہارون بن فرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ابن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بفر بن خیرہ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر کا ذکر بہت کیا کر و کیونکہ جب ان کا ذکر کرو گے تو عدل کا ذکر کرو گے اور جب عدل کا ذکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو گے۔

کہا اور ہم کو ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر صالح نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد مروسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حراث بن سائب نے میمون بن مهران سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے ابن عمر سے اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ جمہ کے دکن والی صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپنے خطبہ میں چلا کر کہا ساریہ بن حصن اجبل اجبل من استری الذب ظلم ایضے پہاڑ کی طرف آجاو جسے بھیرنے سے نگہانی چاہی اوستے ظلم کیا یہ منکر سب لوگ ایک دوسرے کی طرف منسوب دیکھنے لگے حضرت علیؓ نے کنا غم کا کلام سچا ہوتا ہوا خدا کی قسم جو کچھ عمر نے کہا ہوا اس سے کچھ نہ کچھ ضرور نتیجہ نکلیگا جس پہاڑ سے غارغ ہو چکے تو حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ خطبہ پڑھتے وقت آپ کو کیا ظاہر ہوا تھا حضرت عمرؓ نے کہا یہ کیا حضرت علیؓ نے کہا یہ جو آپ نے کیا تھا یا ساریہ اجبل اجبل من استری الذب ظلم حضرت عمرؓ نے تعجب سے پوچھا کیا بیٹے یہ کیا تھا حضرت علیؓ نے کہا ہاں کیا تھا اور مسجد کے تمام لوگوں نے سنا جو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے دلیں یہ خیال گذرا کہ مشرکین نے ہمارے مسلمان بھائیوں کو ہریت دین کی جو پس جھٹھے وہ کلام نکل پڑا جو میں نے اس واقعہ کے ایک ادبی فتح کی بشارت لیکر قاصداً آیا اوستے بیان کیا کہ اوسی جمعہ کو اوسی وقت ایسا آواز سنی جیسے حضرت عمرؓ کہتے ہیں یا ساریہ بن حصن اجبل اجبل من استری الذب ظلم کیا یہ آواز منکر پہلوگ پہاڑ کی طرف پھرنے لگے پس اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔

کہا اور ہم سے ابو بکر بن فضال بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ بن منذر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عتاب سہل بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مختار بن نافع نے ابی جہان یحییٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے اپنے باپ سے روایت کی اونھوں نے علیؓ سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ رحمہ کر کے اونھوں نے اپنی بیٹی کا نکاح ہم سے کر دیا اور ہکو دارالہجرۃ میں لائے اور بچے بال سے بلال کو آزاد کرایا اور اللہ تعالیٰ عمر بن خطابؓ پر رحم کرے کہ وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کسی فتح معلوم ہو۔

کہا اور ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسمعیل ترذبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سعید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن بشیر نے حرب بن خطاب سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے روح سے اونھوں نے ابی سلمہ سے اونھوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک شخص بیل پر سوار ہو گیا بیل (بحکم الکی) بولا کہ خدا کی قسم میں سواری سکے یہاں نہیں پیدا کیا گیا بلکہ کلیتی سے پیدا کیا گیا ہوں لوگوں نے ایل کے بولنے پر تعجب کر کے کہا یہاں اللہ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (خدا کی اس قدرت پر شہادت دیتا ہوں اور ابو بکرؓ عمرؓ بھی گواہی دیتے ہیں حالانکہ جس وقت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ اس جگہ موجود نہ تھے۔



کہا اور ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الغنی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن عبد الرحمن صنعانی نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے عطا سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن تمام لوگوں پر عموماً نازل کرتا ہے اور عمر بن خطاب پر خصوصاً نازل کرتا ہے۔

ہکو ابو الفضل عبد اللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد جعفر بن حسین برہج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن خلیل برہلانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نصر مسعودی نے ابو نھشل سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابی وائل سے روایت کی یہ وہ کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ عمر بن خطاب کو لوگوں پر چار فضیلت ہیں اولیٰ کہ بدر کے قیدیوں کی بابت کہ حضرت عمر نے ان کے حق کا مشورہ دیا اور اسی کے موافق خدا نے یہ آیت نازل کی لولا کتاب من اللہ سبق لکم فیما اخذتم عذاب عظیم دوسرے حجاب کے متعلق حضرت عمر نے مشورہ دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پر وہ مین رہیں اسپر زینب نے کہا اؤ ابن خطاب تم ہم پر حکم کرتے ہو حالانکہ وحی ہمارے گھر میں آتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی واذا سالتموهن متاعا فاسالوهن وراہن حجاب (ترجمہ جب ازواج مطہرات سے کچھ مانگو تو پر وہ کے پیچھے سے مانگو) اور حضرت عمر کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تھی اللہم اید الہ اسلام بعمر (ایسا اللہ عمر سے اسلام کی تائید کر) اور حضرت عمر کی رائے حضرت ابو بکر کی خلافت کی بابت ہوئی۔ ہکو ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو طالب علی بن عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن علی بن حسن بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن کحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو سعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علانی یعنی محمد بن زکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن حجر شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر دارمی نے حسن بن عمار سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے منہال سے انھوں نے عمروستہ انھوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کی وہ کہتے تھے میں شیعوں کی ایک قوم پر گہرا وہ لوگ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو برا کہہ رہے تھے اور انکی منقصدت بیان کرتے تھے میں علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا ای امیر المؤمنین میں شیعوں کے ایک گروہ پر گہرا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو گالیان دیتے اور برا کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ یہ نہ جانتے کہ آپ کے دل میں حضرت ابو بکر اور عمر کی برائی ہو تو ہرگز انکو یہ جرات نہو سکتی تھی حضرت علی نے فرمایا معاذاً اللہ میرے دل میں ابو بکر اور عمر کی سوا چھائی کے نہ اچھی برائی نہیں ہو اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو حضرت عمر اور ابو بکر درابھی برائی دل میں رکھے اسکے بعد حضرت علی روتے ہوئے اٹھے اور نماز کے لئے منادی کی لوگ جمع ہوئے اور حضرت علی منبر پر بیٹھے

اور آپ کے استفسار سبب جباری تھے کہ آپ کی داڑھی تر تھی پھر آپ کھڑے ہو گئے اور نہایت بلند خطبہ پڑھا پھر کہا کہ وہ لوگ کیسے ہیں جو میری نسبت ایسی بات کہتے ہیں جس سے میں بری اور پیارا ہوں بلکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اور پس منراہینے کو تیار ہوں قسم ہے خدا کی ابو بکر اور عمر کو ہر ایک مومن متقی و دوست رکھتا ہے اور ان سے وہی بغض رکھے گا جو فاجرا اور بدکار ہوگا ابو بکر اور عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یار اور وزیر تھے۔

کہا اور ہم کو چارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن علی بن احمد بن منصور فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر خلیفہ منہ بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن رزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن عبد الجبار بن خیر وہ ابو ہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یونس قرظی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے عونت سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ایک اعرابی حضرت بن خطاب کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا اے عمر خیرات کرو اسکی جزا جنت ملیگی میرے کھانے اور کپڑے کا سامان کرو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ ضرور ایسا کر دینگے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا ہوگا اعرابی نے کہا انہی کی قسم میں اسی طرح گزار دوں گا حضرت عمر نے فرمایا پھر کیا ہوگا اعرابی نے کہا خدا کی قسم تم سے میری بات سوال ہوگا اور جس سے سوال کیا جائیگا وہ یا جنت میں جائے گا یا دوزخ میں پس حضرت عمر نے گئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر آپ نے اپنے لہام سے کہا کہ اسکو میرا کر تا دیدے اور فرمایا قسم ہے خدا کی اس کرتے کے سوا میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب ایک رات کو گشت کرنے کے لئے نکلے ناگاہ ایک مکان کی طرف گزے دیکھا کہ اس مکان میں ایک عورت ہے اور اسکے گرد چند لڑکے رو رہے ہیں اور ایک ہانڈی جبین پانی بھرا ہوا ہے آگ پر رکھی ہوئی ہے حضرت عمر بن خطاب دروازہ کے قریب گئے اور اس عورت سے کہا اے العبد کی بندگی یہ لڑکے کیوں رو رہے ہیں اس عورت نے جواب دیا کہ بھوکہ سے رو رہے ہیں پھر آپ نے پوچھا کہ ہانڈی آگ پر کیوں رکھی ہے اس عورت نے کہا اس ہانڈی میں پانی بھر کر جوش دیتی ہوں اور ان لڑکوں سے یہ حیلہ کرتی ہوں کہ اسپن آٹا اور روغن ہو رہی ہے کھانا پک رہا ہے یہاں تک کہ یہ لڑکے سو جاتے ہیں حضرت عمر بیٹھ گئے اور رونے لگے پھر دارالصدقہ میں آئے اور ایک بوری لیکر اوس میں کچھ آٹا اور روغن اور چربی اور کھجور اور کپڑے اور کچھ دھرم بھر کر کہا اے اسلم بھراؤ ٹھادے میں عرض کیا یا امیر المومنین میں اسکو اٹھا کر لپٹاؤنگا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اے اسلم اسکو میں ہی لپٹاؤنگا کیونکہ آخرت میں بھی سے باز پرس ہوگی پھر آپ اسکو اپنے کندھے پر اٹھا کر اس عورت کے گھر میں لائے اور اوس میں سے کچھ آٹا اور کچھ چربی اور کھجور ہانڈی میں ڈال کر پکانے لگے اور اسکو ہاتھ سے چلاتے جاتے تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ پھونکتے جاتے تھے اسلم کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی داڑھی بڑی تھی



سینے دیکھا کہ آگ چوٹے میں دھوان آگئی وارسی کے درمیان سے نکلتا تھا الغرض جب کھانا تیار ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے اپنے ہاتھ سے اون لڑکوں کو کھلا یا سناٹا کہ آسودہ ہو گئے پھر آپ اون لڑکوں کے سامنے لیٹ گئے اور میں خوف سے کچھ کہہ نہ سکتا تھا جب دو بڑے کھینے اور خشنے لگے تو آپ دربان سے چلے اور مجھے پوچھا اے اسلام تم جانتے ہو کہ میں کیوں اون لڑکوں کے سامنے لیٹ گیا ہے کہ نہیں آپ فرمایا میں نے اون لڑکوں کو دیکھا تھا پس میں نے نہیں پسند کیا کہ اون لڑکوں کو خشتا پہنچے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں اسوجہ سے کہ یہاں کیا اور جب وہ خشنے لگے تو میرا دل خوش ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فی خلافت  
ہمکو محمد بن محمد بن سراہا وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسماعیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالسدر بن میر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن سالم سے۔ روایت کر کے بیان کیا ابو لھون نے عبدالسدر بن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خواب میں دیکھا کہ میں ایک چادر پر ایک ڈول جو لکڑی پر لٹکایا ہوا ہے کھینچ رہا ہوں پھر ابو بکر آنے اور لھون نے ایک یاد و ذول آہستی سے کھینچا اور خدا کی مغفرت کرے پھر عمر بن خطاب آئے اور ڈول بہت بڑا ہو گیا (اور عمر نے اس قدر ڈول کھینچے کہ) میں کسی قوی آدمی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو کر پانی کے کنارے بیٹھ گئے یہ اس طرف شاہد ہو جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں شہر وں پر فتح دی اور مسلمانوں کو کفاروں سے استغناء بکثرت مال غنیمت ملا کہ تمام مسلمان آسودہ حال ہو گئے۔

اور دوسری حدیث میں آیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ عمر بن خطاب کو خلیفہ بناو گے تو انکو امرا الہی اور نیز امر دنیا میں نہایت قوی پاؤ گے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی۔ احمد بن عثمان نے کہا ہمکو ابو ریشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان نے خبر دی اور ہمکو ابو بکر بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن مروت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو صلح فرار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسحاق فزارعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے روایت کر کے بیان کیا ابو لھون نے ابی زرعیازید بن وہب سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ سوید بن غفلہ جعفی حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں اوٹکے پاس آئے اور کہا امیر المؤمنین میں کچھ لوگوں کے پاس گئے راہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ادنیٰ شان کے خلاف باتیں ذکر کرتے تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ وفات قریب آیا تو اپنے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سات روز تک نماز پڑھائی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے وفات دی تو کچھ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور کہا ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہ دیں گے تمام صحابہ اس پر راضی ہو گئے لیکن ابو بکر صدیقؓ نے انکار کیا اور





کہا اور ہم کو محمد بن عبد الرحمن بن عوف نے اپنی نصرت سے روایت کر کے خبر دی اور انھوں نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی کہ جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنچا تو عبد الرحمن بن عوف کو بلایا اور ان سے عمر بن خطاب کا حال پوچھا عبد الرحمن نے کہا آپ ہم سے وہ بات پوچھتے ہیں جو آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے پھر ابو بکر صدیق نے عثمان بن عفان کو بلایا اور ان سے حضرت عمر کا حال پوچھا حضرت عثمان نے کہا آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے لیکن اس قدر مجھے معلوم ہے کہ حضرت عمر کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہے اور ہم میں ان کے مثل کوئی نہیں ہے پھر ابو بکر نے سعید بن زید اور ابوالاعور انیس بن حنظلہ کو بلا کر مشورہ لیا اس پر انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمر کو آپ کے بعد سب سے بہتر جانتا ہوں اور ان کا باطن اس کے ظاہر سے بہت اچھا ہے پھر جب دیگر صحابہ نے عبد الرحمن اور عثمان کا ابو بکر صدیق کے پاس خلوت میں جانا سنا تو وہ لوگ بھی ابو بکر کے پاس آئے اور ان میں سے کسی نے کہا ای ابو بکر جب خدا سے تعالیٰ تم سے عمر کے خلیفہ بنانے کی بابت سوال کر لگا تو کیا جواب دے گا کیونکہ عمر کی سختی تم دیکھ رہے ہو ابو بکر نے کہا مجھ کو اٹھا کر بیٹھا اور لوگوں نے آپ کو بیٹھا یا تو آپ نے فرمایا کہ لوگ مجھ کو خدا کا خوف دلائے ہیں میں خدا سے کہہ دوں گا کہ ایسا یہ دروغا رہے ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر تھا یہ کہ حضرت ابو بکر لیٹ گئے اور عثمان بن عفان کو بلا کر کہا کہ اللہم عبد الرحمن بن عمر یہ وہ عہد ہے جو ابو بکر بنی تمہارا فتنہ دینا سے دارا آخرت کی طرف جاتے وقت لکھا بیشک پیچھے اپنے بعد عمر بن خطاب کو تم لوگوں پر خلیفہ بنایا تم سب لوگ ان کا حکم سنا اور اطاعت کرو اگر وہ عدل کریں تو اس کے ساتھ میرا بھی خیال ہو اور اگر بے عدل ہو تو ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ کریں اور میں نے تو بہتری ہی کا ارادہ کیا ہے اور میں غیب کی خبر نہیں دیکھتا اور تم لوگوں پر سلام اور خدا کی رحمت ہو یہ لکھ کر حضرت ابو بکر نے دو سپر مہر کر دی حضرت عثمان وہ مہری تحریر لیکر باہر آئے اور ان کے ساتھ عمر بن خطاب اور اسد بن سعید قرظی بھی تھے حضرت عثمان سے لوگوں سے کہا کیا تم لوگ اس شخص کی بیعت کرو گے جس کا نام اس تحریر میں ہے سب لوگوں نے کہا ہاں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ میں اس شخص کو جان لیا اب میں نے اس سے کہنے والے سے کہا کہ وہ عمر بن الخطاب سب لوگوں نے اقرار کیا اور راضی ہو گئے اور سبھان نے بیعت کر لی اس کے بعد حضرت ابو بکر نے حضرت عمر کو خلوت میں بلایا اور کچھ وصیت کرنا تھا وصیت کی پھر حضرت عمر باہر نکلے اور حضرت ابو بکر باٹھ اٹھا کر یہ دعا کہنے لگے اے میرے پیارے دوست یہ کام مجھ سے لوگوں کی بھلائی کے لئے کیا ہے مجھ کو لوگوں پر فتنہ کا خوف ہوا ایسے میں ان میں وہ کام کیا جس کو تو خوب جانتا ہے اور میں نے خوب سمجھ کر لوگوں پر ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر اور تمام لوگوں کی اصلاح چاہنے والا ہے۔

صلح بن کیسان نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انھوں نے پہلے باپ سے روایت کی وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس مرض موت میں آئے اور سو قضا آپ کو کچھ فاقہ تھا عبد الرحمن نے کہا جیسا کہ آپ کو صحت ہو ابو بکر نے فرمایا تم ایسا خیال کرتے ہو انھوں نے کہا ہاں ابو بکر نے فرمایا اس حالت میں بھی مجھ کو نہایت شدید درد ہے اور اگر وہ مہاجرین جو صدر مدینہ تم لوگوں سے مجھ کو پہنچا ہے وہ اس



میرے در سے بھی زیادہ سخت ہو کیونکہ تمہارا ایک ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو تم سب سے بہتر رہی لیکن تم میں سے ہر شخص میرے اس کام سے سخت ناراض اور دشمنانگ ہو اور یہ چاہتا ہو کہ خلافت اوسے کو ملے تم لوگ یہ دیکھتے ہو کہ دنیا آ رہی ہو لیکن وہ آتی رہیگی یہاں تک کہ تم لوگ حریر کا فرش اور دیبا کی مسند بنا کر شروع کر دو گے اور تم لوگوں کو صوف پر لیٹنے سے ایسی تکلیف ہوگی جیسے بول کے کانٹوں پر لیٹنے سے ہوتی ہو۔

ہم کو ابو محمد بن ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبدالملک بن حمید بن ابی عینیہ نے صلت بن بہرام سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے یسار سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹا ہوئے تو ایک روز مکان کے روزن سے جھانک کر فرمایا اے لوگو میں نے ایک عہد لکھا ہے پس کیا تم سب اوپر راضی ہو جاؤ گے سب لوگوں نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہم لوگ راضی ہیں حضرت علی نے فرمایا ہم تو اوس وقت راضی ہوئے جب عمر بن خطاب (خلیفہ) ہوں۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن مہبہ المدنی بن محفوظ بن مصری ثعلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان ابن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن عبدالحمید ہمرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبدالغفار بن داؤد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن بن عبدالقادی نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سلیمان بن ابی خثیمہ سے انھوں نے اپنی دادی ثنفا سے روایت کی۔ یہ ثنفا اول ہجرت کریمو ایون میں سے ہیں اور حضرت عمرؓ جب سوق میں آئے تو ان کے پاس ضرور جاتے تھے ابی خثیمہ نے کہا کہ میں نے اپنی دادی ثنفا سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کب سے لکھا گیا انھوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے عراق کے عامل کو لکھا کہ دو دشمن اور ہوشیار آدمی ہمارے پاس بھیج دو تاکہ میں ان سے لوگوں کے حالات دریافت کروں عامل عراق نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا یہ دونوں آئے اور اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس بٹھلا کر مسجد میں داخل ہوئے اور عمرو بن عاص سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المومنین کے حضور میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ سے کہا





عثمان بن عفان کے غلام سے روایت کی دو کتب تھے جو ایک مرتبہ سخت گرمی کے دنوں میں حضرت عثمانؓ کے پاس ونگ  
مکان میں تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کے دوپٹے پر لیٹا ہوا باہر اور پیش کیوجہ سے زمین پر اوسکے پیر جلے  
جاتے ہیں حضرت عثمانؓ نے فرمایا دیکھو یہ کون شخص ہو سیتا دیکھا کہ شخص کیا ایک شخص چادر سر میں لپیٹے ہوئے اونٹ کے  
دوپٹے پر لیٹا ہوا باہر پھر جب وہ شخص او قریب آیا تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا اب دیکھو کون شخص ہو سیتا دیکھا تو حضرت عمر  
بن خطابؓ تھے یہ حضرت عثمانؓ سے عرض کیا یہ تو امیر المومنین ہیں حضرت عثمانؓ کھڑے ہو گئے اور دیکھنے کے لیے دروازہ  
سے سر نکالا مگر گرم ہوا کی تکلیف سے پھر سرائندہ کہ لیا جب حضرت عمرؓ سامنے آئے تو حضرت عثمانؓ نے اون سے پوچھا کہ آپ  
اسوقت کیوں نکلے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ چرائی کے لیے یہ آگے چلے گئے اور اوسکے یہ دو بچے پیچھے  
پھوٹ گئے یہ پتا ہوا کہ انکو چراگاہ میں اونٹوں کے پاس پسو چادروں کیونکہ جھکو غوث ہو کہ اگر یہ دونوں بچے ضائع ہو گئے تو  
مجھے اللہ تعالیٰ باز پرس کریگا حضرت عثمانؓ نے کہا کہ امیر المومنین آپ سایہ میں ٹھہریں ہم آپکا کام کر دیں گے حضرت  
عثمانؓ نے کہا یا امیر المومنین آپ پانی کے قریب سایہ میں آکر ٹھہریں ہم آپکا کام کر دیں گے حضرت عمرؓ نے فرمایا تم سایہ میں بیٹھے ہو  
اور اسکے بعد چلے گئے حضرت عثمانؓ نے کہا جو شخص قومی امین کو دیکھنا چاہتا ہو وہ انکو دیکھے۔

میری تنہی نے روایت کی کہ ہم سے یحییٰ بن مصعب بکلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن نافع ثقفی نے ابو بکر عیسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کے ساتھ صدقہ کے وقت آیا حضرت عثمان سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت علیؓ اوکے پاس کھڑے ہو کر وہ باتیں اون سے کہتے جاتے جو حضرت عمرؓ کہتے تھے اور حضرت عمرؓ باوجود سخت گرمی کے دن یونیکے دھوپ میں کھڑے تھے اور آپ کے پاس دو سیاہ چادر بن تھیں ایک کی تہہ باندھ لی تھی اور ایک سر پر ڈال لی تھی اور صدقہ کے اونٹ حانیہ کر رہے تھے اور اونٹ کے رنگ اور اونکی عمر میں کہتے تھے حضرت علیؓ سے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ کتاب الدین سے حضرت شعیبؓ غلام السلام کی بیٹی کا یہ قول سنا جو ان نے کہا میں استبرأت الخوف المین یعنی بیشاک بہتر مزدور قوی امین ہی پھر حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ وہی قوی امین ہیں۔

بجھاکوئی آدمیوں سے اجازتاً ابو طالب بن ہاشم سے روایت کہ کہ خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو علی حسن بن محمد بن قمر بن سنان بن  
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن محمد بن محمد بن محمد بن احمد بن حماد موسلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن  
محمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ محمد بن یحییٰ نے اسامیل بن زیاد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حضرت علی  
ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہی وہ دن پر گذرے اور وہ دن سب دن میں تھیں روغن بھیجیں حضرت علی نے فرمایا کہ



کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن کرے جیسا کہ اولھون نے ہمارے مسجدین روشن کر دیں۔ حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی اور اولھون نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مکہ معظمہ چلے گئے قیام کے لئے کہیں کوئی خیمہ نہیں تھا سب کرایا بلکہ جب اترتے تھے تو کسی درخت پر چاڑھ یا چرسہ مان دیا جاتا وہی کے سایہ میں ٹھہرتے تھے۔

موسیٰ بن ابی ایہم مروزی نے فضیل بن عیاض سے اولھون نے لیث سے اولھون نے مجاہد سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب نے ایک مہرہ حج کیا اور اوسین مہینہ سے مکہ تک اور مکہ سے مدینہ تک اسٹی درہم خرچ کئے اس پر بھی افسوس کرتے تھے اور ہاتھ ملتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اپنے خلیفہ نہیں بنائے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مال میں امرات کرین۔

ہم کو محمد بن ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہارس باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو غالب بن نبائے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حبیبہ اور ابو بکر بن اسماعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہکو یحییٰ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابن المہاک نے مالک بن مغول سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو خبر ملی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا ہر کہ اپنے نفسوں کا حساب کر و قبل اسکے کہ تم سے محاسبہ کیا جائے کیونکہ یہ بہت آسان ہے اور اپنے نفسوں کو وزن کر و قبل اسکے کہ وزن کیا جاوے اور قیامت کے لئے سامان مہیا کر لو اس دن خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمھارا کوئی راز مخفی نہ رہے گا۔ حضرت عمر کی سیرت میں نہایت عجیب باتیں ہیں جنکی احادیث اسی شخص کو ہو سکتی ہیں جس کو اللہ تعالیٰ توفیق دے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور اپنے احسان و کرم سے ان کو راضی کرے۔

**حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت** ہکو ابو البرکات حسن بن محمد بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو العشار محمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو القاسم علی بن محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو الحسن خلیل بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن حسن ہاشمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی عروہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے انس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور عثمان بھی تھے احد پہلے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مہاک اور سپر مارا اور فرمایا ای حدیثہ جائزہ نہ چھوڑی اور صدیق اور وہابہ ان کے ساتھ کوئی اور نہیں ہکو محمد بن علی بن حسن نے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہارس باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو قاسم

بن علی بن حسن نے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد بن طاووس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو طراد بن محمد نے خبر دی اور نیز ہکو بسند عالمی ابو الفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو طراد بن محمد نے بطور اجازہ کے اگر سماع نہوا بنو خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو انس بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو علی بن سفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر بن ابی دینار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو جیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب جب (مقام) منیٰ سے لوٹے تو بطنی میں ٹھہرے اور وہاں کنکریوں کا ایک تودہ بنا کر اپنی چادر کا ایک گوشہ پٹھا دیا اور اس پر سر رکھ کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ میں بوڑھا ہوا اور میری قوت خف اور میری عقل سست ہو گئی پس اے اللہ تو مجھ کو اپنے پاس اٹھالے اسکے بعد ذی الحجہ کا مہینہ بھی نہیں گزرا کہ آپ زخمی کئے گئے اور آپنی وفات ہو گئی۔

ہکو ابو محمد بن ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد بن الکافی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو عبدالعزیز کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو تمام بن محمد اور عبدالرحمن بن عثمان اور عقیل بن عبداللہ نے خبر دی کہا اور ہکو ابو محمد بن الکافی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو عبداللہ محمد بن عقیل بن کریم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد بن ابی نصر بنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو احمد بن قاسم بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو ریحہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو شیبہ زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو محمد بن جبر بن مطعم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے ہمراہ اوس حج میں تھا جو اپنے آخر میں کیا ہم لوگ جبل عرفہ پر ٹھہرے تھے ایک شخص نے روست چا کر یا خلیفہ کہا پس ایک شخص قبیلہ لب کا جو قبیلہ از د ثنواہ کی ایک شاخ ہو کہنے لگا مجھ کو کیا ہو گیا ہو خدا میری آواز قطع کرے خدا کی قسم حضرت عمر اس سال کے بعد اس پہاڑ کبھی نہ ٹھہریں گے جبر کہتے ہیں کہ میں اوس پہی سے لڑنے لگا اور سینے او کو گالیاں دیں دوسرے دن جب لوگ رمی کر رہے تھے اور حضرت عمر بھی رمی جا رہے تھے کہ ناگہ ایک کنکری آپ کے سر میں آکر لگی اور خون بہنے لگا ایک شخص نے کہا قسم جو رب کہہ کی کہ اس سال کے بعد حضرت عمر کبھی اس جگہ نہ ٹھہریں گے جبر کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو دیکھا تو وہ وہی پہی شخص تھا جسے جبل عرفہ پر حضرت عمر کی نسبت کہا تھا کہ خدا کی قسم حضرت عمر اس سال کے بعد اس پہاڑ کبھی نہ ٹھہریں گے۔

ہکو ابو الفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی یعلیٰ سے روایت کر کے خبر کی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم بکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے غیباء بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ فہون نے سالم بن ابی جعد سے انھوں نے معاذ بن ابی طلحہ بکری سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمر نے



خطہ چڑھا اور یہ فرمایا کہ میں نے ایک دوپٹہ میاں میں اسکی تعبیری کچھا ہوں کہ میری موت  
 قریب ہے پس اگر میری موت پہلے آجائے تو غلط فہم نہ آوے چھ آدمیوں میں بطور شعوری کہ جو ناپا سہینہ ہیں ستہ پستل الس  
 صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت تک داخل گئے۔

ہکوا ابن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منہج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو مسعود سلیمان  
 بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو بکر بن مردہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ  
 کہتے تھے ہم سے محمد بن جمہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکوا محمد بن بشر نے  
 مسمر بن کدام سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے عبدالمکرم بن غنیمہ سے انھوں نے مسمر بن عبداللہ سے انھوں نے عمرو  
 سے انھوں نے عائشہ سے روایت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت عمر کی وفات کے تین دن قبل جن دوستے  
 تھے پھر حضرت عائشہ نے یہ اشعار پڑھے۔

العبید بن المدینۃ صحت ہذا الاض تہتر العضاہ باسوق ہ جزئی اللہ خیرا من اہل و باکیت ہ یہ اللہ فی ذاک الما ویم المہرق ہ  
 فمن یسع او یکب جناحی نعامة ہ تفتیت امور اثم غارت بعدا ہ ہوانق فی الکماہم لفتق ہ غماکت انشہ ان یکن ممسا ہ  
 بکفہ نشتی اخضر العین مطرق ہ کہا گیا ہے کہ یہ اشعار شعلخ کے یا اس کے بھائی مزد کے ہیں۔

ہکوا سہاد بن عمر بن عویس میاں نے اور ابو عبداللہ حسین بن ابی صلی بن فہاشہ رضی اللہ عنہ نے اپنی استاد محمد بن اسمعیل تک پہنچا کر  
 خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکوا ابو عوانہ نے حصین سے روایت کر کے خبر دی اور  
 انھوں نے عمرو بن ہیمون سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو اونکے مجروح ہونے کے چند روز  
 پہلے مدینہ میں دیکھا کہ انھوں نے حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن عفیف سے فرمایا کہ تم نے کیا کیا ہکوا کیا اس بات کا خوف ہے کہ میں  
 زمین پر ایسا بار ڈالاجکی او سکوطاقت نہیں ہے اور دن و نون کے کہا نہیں ہم نے زمین پر ایسا بار ڈالاجکی او سکوطاقت ہی پھر  
 حضرت عمر نے فرمایا اگر خدا نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں عراق کے محتاجوں کو ایسا کر دوں گا کہ میرے بعد کسی طرف  
 حاجت نہ لیجاوین اس کے بعد چوتھا دن نہیں گزرا تھا کہ آپ زخمی کئے گئے۔ کہا جس صبح کو آپ زخمی ہوئے میں جماعت میں کھڑا تھا اور

۱۵ ترجمہ کیا مدینہ میں ایک مقتول کے بعد کوئی بہتری ہو چکے غم میں زمین کا یہ حال ہوا کہ تمام مٹی کو چوں میں شامین پتی ہیں خدا تعالیٰ امیر المؤمنین  
 کو جزا دے اور خدا کا ہاتھ اس شوق مند زمین پر بہت بابرکت ہے (ای امیر المؤمنین) جو کچھ آپ کل کر چکے ہیں اس کے حاصل کرنیکے لئے اگر کوئی شخص بیجا  
 یا سواری پر بھی دڑے تو پیچھے رہ جائیگا (یعنی آپ کے قریب پر کوئی شخص کسی طرح نہیں پہنچ سکتا) امیر المؤمنین آپ بہت کام انجام دیے پھر اسکے بعد آپ چلے گئے  
 بہت سے نئے (آپ کے سامنے) اظہار ہوئے کہ میں مجھ کو یہ خوف نہ تھا کہ ادنیٰ وفات ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوگی جو دراز سہرا آنکھ والا سست نظر رکھا۔



میرے اور آپ کے درمیان میں عبداللہ بن عباس تھے جب آپ صف میں آتے تھے تو لوگوں سے کہتے تھے کہ صف برابر  
 کر لو جہاں صف برابر ہو جائی تو آپ آگے جاتے اور تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں سورہ یوسف یا نحل یا اسکے مثل پڑھتا  
 کرتے تھے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔ آپ نے فقط تکبیر کہی تھی کہ بیت آپ کو کہتے سنا کہ جھکو ایک بندہ صلت نے یا مجھ کو کسی  
 رشتہ خوب نے زخمی کر دیا پھر ایک غلام چودہ لوگوں والا خنجر لے ہوئے تھا چپ و راست لوگوں کو زخمی کرنے لگا تھا  
 کہ تیرے آدمیوں کو زخمی کر دیا پھر جب ایک مسلمان نے اوپر لبا دہ ڈال دیا اور اسے دیکھا کہ اب وہ پکڑ لیا جائیگا تو اس نے  
 خود کشتی کر لی حضرت عمر نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کے نماز پڑھانے کے لئے آگے کر دیا۔ جو لوگ حضرت عمر کے قریب تھے  
 انھوں نے یہ واقعہ دیکھا لیکن اور لوگوں کو کچھ نہیں معلوم ہوا سوائے اسکے کہ جب ادن لوگوں نے حضرت عمر کی آواز نہ سنی  
 تو سبحان اللہ بخان اللہ کہنے لگے پس عبدالرحمن نے ادن کو جلدی جلدی نماز پڑھائی جب نماز ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے  
 فرمایا اے ابن عباس دیکھو کسے جھکو مجروح کیا ابن عباس ہر طرف تلاش کر کے ایک ساعت کے بعد مسجد میں آئے اور کہا  
 کہ میرے بن شہبہ کے غلام نے حضرت عمر نے پوچھا کہ وہی کارگر غلام ابن عباس نے کہا کہ ہاں حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ و سکر  
 ہلاک کرے میں نے تو اس کو ایک اچھی بات کا حکم دیا تھا خیر اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر مقدر  
 نہیں کی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو ابن عباس تم اور تمھارے والد دونوں کو اس بات کی خواہش تھی کہ مدینہ میں غلاموں کی  
 کثرت نہ ہو جاوے چنانچہ ایک مرتبہ جب انھوں نے پیشگوئی سنی کہ ایک غلام مجھے قتل کریگا تو انھوں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں  
 تو ہم غلاموں کو قتل کر دیں میں نے کہا یہ رائے اچھی نہیں ہے جب وہ لوگ تمھاری زبان بولنے لگے اور تمھارے قتل کی طرف نما پڑھنے  
 لگے اور تمھاری طرح حج کرنے لگے تو قتل کرنا چاہے معنی اس کے بعد حضرت عمر اپنے گھر میں اٹھا کر لائے گئے ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم  
 سب لوگ ادن کے ساتھ چلے لوگوں کی کیفیت تھی کہ گویا اس سے پہلے اوپر کبھی کوئی مصیبت نہ پڑی تھی کوئی کہتا تھا کہ کچھ حرج  
 (امیر المؤمنین اچھے ہو جائیں گے) کوئی کہتا تھا کہ نبی (غرض کہ کسی کی عقل بجا نہ تھی) پھر نبی (وہ پانی حسین کچھ بزرگی گئی ہو)  
 لائی گئی اور حضرت عمر نے اس کو پایتے ہی پیٹ کے زخم سے نکل گئی پھر دودھ لایا گیا وہ بھی انھوں نے پیادہ بھی پیٹ کے  
 زخم سے نکل گیا اس وقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب اخیر حالت ہو ہم سب لوگ ادن کے قریب گئے اور لوگوں نے ادن کی  
 تہنیت کرنا شروع کی ایک نوجوان آیا اور اسے کہا کہ امیر المؤمنین آپ کو خدا کی طرف سے بشارت ہو کہ آپ رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ قدیم الاسلام ہیں جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنائے گئے تو آپ بہت  
 انصاف کیا ان سب پر مزید یہ کہ آپ کو شہادت کا رتبہ ملا حضرت عمر نے کہا کہ میں تو یہ آرزو کرتا ہوں کہ (قیامت کے دن) برابر برابر  
 اوپر جاؤں نہ میرے اوپر عذاب کیا جائے نہ جھکو ثواب دیا جائے جب وہ نوجوان اٹھ کر جانے لگا تو دیکھا گیا کہ اس کی ازار زمین سے



مس گریہ ہی ہو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس تو جوان کو میرے پاس لاؤ اور فرمایا امی میرے پیچھے ازاراؤ پچی پہنا کر واسمین صفائی  
 بھی ہو اور پرہیزگاری بھی ہو بعد اسکے اپنے تمام جزاؤں سے فرمایا کہ امی عبدالمطلب کو میرے اوپر کس قدر قرض ہو چنانچہ  
 حساب کیا گیا معلوم ہوا کہ چھیا سی ہزار روپیہ قرض ہو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر میرا مال اسکے لئے کافی ہو جائے تو یہ قرض  
 میرے ہی مال سے ادا کیا جائے ورنہ نبی عری سے سوال کرنا اگر وہ نکال مال بھی کافی نہ ہو تو تمام قریش سے سوال کرنا اور  
 کسی سے سوال نہ کرنا یہ قرض میرا اور ام المومنین عائشہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عمر آپ کو سلام عرض کرتا ہوں  
 میرے نام کے ساتھ امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اب میں مومنوں کا امیر نہیں ہوں اور کہنا کہ عمر بن خطاب اس بات کی اجازت  
 مانگتا ہو کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے پناچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اور سلام کر کے اندر آئے کی اجازت مانگی  
 جب اندر گئے تو دیکھا کہ ام المومنین بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام عرض کرتا ہوں  
 اور اس بات کی اجازت پناہتا ہو کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے ام المومنین نے فرمایا کہ وہ جگہ میں اپنے واسطی رہی  
 تھی مگر میں اونکو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں یہ خوشخبری لیکر حضرت ابن عمرؓ اپنے والد کے پاس پہنچے تو لوگوں نے کہا  
 دیکھئے عبداللہ بن عمرؓ آگئے حضرت عمرؓ نے فرمایا بھلاؤ کھاؤ چنانچہ ایک شخص نے اونکو اپنا سہارا دیکر اٹھایا حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا  
 خبر لائے ہو ابن عمرؓ نے کہا وہی جو آپ چاہتے تھے ام المومنین نے اجازت دیدی حضرت عمرؓ نے کہا الحمد للہ اس وقت مجھے  
 کوئی آواز نہ آئی سوزیادہ نہ تھی دیکھو جب میری روح مفارقت کر جائے تو مجھے لیجانا اور ام المومنین سے سلام عرض کرنا اور  
 کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہو اگر اس وقت بھی وہ میرے لئے اجازت دیدیں تو مجھے راہ میں بروضہ مقدسہ میں  
 داخل کر دینا ورنہ جہان اور مسلمانوں کی قبریں جن وہاں مجھے بھی دفن کر دینا اسی اثنا میں ام المومنین حفصہؓ مع حسنہ  
 عورتوں کے آگئیں ہلوگ اٹھو آتا ہوا دیکھ کر اٹھ آئے وہ گئیں اور تھوڑی دیر تک روتی رہیں اتنے میں اور مرد آگئے اور  
 اور انھوں نے اجازت مانگی وہ پردہ میں چلی گئیں ہلوگ اونکے رونے کی آواز پردہ سے سن رہے تھے لوگوں نے کہا کہ  
 امیر المومنین کچھ وسیت کیجئے کسی کو خلیفہ بنا جائے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں خلافت کا مستحق اون لوگوں سے زیادہ کسی کو  
 نہیں سمجھتا کہ جن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راضی گئے اسکے بعد انھوں نے علیؓ کا اور عثمانؓ کا اور ہر کا اور طلحہؓ کا اور  
 سعدؓ کا اور عبدالرحمن بن عوفؓ کا نام لیا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ بھی تمھاری خدمت میں حاضر رہا کریگا مگر خلافت میں اسکا  
 کچھ حق نہیں ہو اگر سعد خلیفہ بنائے میں تو نہ ہوں اور نہ جو شخص خلیفہ بنایا جائے اسکو چاہیے کہ سعد سے مدد لے کیونکہ میں نے  
 سعد کو ناقابلیت یا ثبوت کی وجہ سے معزول نہیں کیا یہ حدیث پوری حضرت عثمان بن عفانؓ کے تذکرہ میں  
 ہو چکی ہے





اوتھے اور حضرت علی بھی اونکے ساتھ تھے حضرت علی نے کہا اسی امیر المومنین وہ آپ کو قتل کی دھمکی دیتا ہے۔

کہا اور ہکو ہا سے باپ نے خردی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر محمد بن عبدالباقی نے خردی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد جو ہری نے خردی وہ کہتے تھے ہکو ابو عمر بن حیوہ نے خردی وہ کہتے تھے ہکو احمد بن معروف نے خردی وہ کہتے تھے ہکو حسن بن محمد نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل بن یونس سے روایت کر کے خردی اونھوں نے کثیر النواسے اونھوں نے ابو عبید مولیٰ ابن عباس سے اونھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں حضرت علی کے ساتھ تھا کہ یکایک "ہائے عمر کی آواز سنی پس حضرت علی کھڑے ہو گئے اور میں بھی اونکے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ہم دونوں اوس گھر میں آئے جہیں حضرت عمر تھے حضرت علی نے پوچھا یہ کیسی آواز تھی ایک عورت نے کہا کہ طیب نے حضرت عمر کو بنید پلائی وہ نکل گئی پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا اور طیب نے یہ کہا کہ مجھے آپ کے لئے شام کی بھی امید نہیں ہے لہذا جو کچھ کرنا ہو کر لیجئے یہ سنکر ام کلثوم و اعمر (ہائے عمر) کمر رولنے لگیں اونکے ساتھ کچھ عورتیں اور بھی تھیں وہ بھی رونے لگیں اور تمام مکان رونے کی آواز سے گونج اٹھا حضرت عمر فرمانے لگے کہ خدا کی قسم اس وقت اگر مجھے تمام روئے زمین کی چیزیں مل جائیں تو میں اوس ہولناک منظر پر جو پیش آئے والا ہو نہ یہ کر دوں ابن عباس نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کو کوئی ہولناک منظر نہ دیکھنا پڑے گا سولے اُس مقدس کے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّ مِنْكُمْ لَا اَوَّارِدُہَا جَانِثُکَ ہمارا علم ہے آپ امیر المومنین اور امین المومنین اور سید المومنین ہیں کیا اللہ کے موافق آپ فیصلہ کرتے تھے اور برابری کی تقسیم کرتے تھے راہن عباس کہتے ہیں کہ میری یہ بات حضرت عمر کو اچھی معلوم ہوئی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اسی ابن عباس کیا تم میرے لئے اسکی گواہی دیتے ہو ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے اسکو پورے وثوق کے ساتھ بیان کیا حضرت عمر نے میرے شانہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ گواہ رہنا میں نے کہا ہاں ضرور گواہ رہوں گا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روح مقدس مفارقت کر گئی تو حضرت صہیب نے اونکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور جنازہ جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

ہکو عبد الوہاب بن ہبہ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو علی ابن اسحاق نے خردی وہ کہتے تھے ہکو عبد اللہ نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو

۱۱ فرمایا ہے اسے کر کے رونا ممنوع ہے لیکن بسا اوقات آدمی شدت غم میں مسلوب العقل ہو جاتا ہے اور تکلیف نزع اس سے مرتفع ہو جاتی ہے

حضرت ام کلثوم کی اس وقت یہ کیفیت تھی کہ بوجہ فرط غم کے مسلوب العقل ہو گئی تھیں ورنہ ایسا نہ کہتیں ۱۲ منہ۔

۱۳ ترجمہ تم میں سے کوئی بھی نہیں ہو جسکو جہنم پر عبور نہ کرنا پڑے مراد اس سے پہلے صراط کا عبور نہ ہو ۱۴ منہ۔

علی ابن سید ابن ابی حسین نے ابن ابی ملیک سے روایت کر کے خبر دی اور انھوں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمر کا جنازہ تیار ہوا تو لوگوں نے انکو گھیر لیا اور دعائے رحمت کرنے لگے میں بھی اون لوگوں میں تھا ایک ایک شخص نے آکر پیچھے سے میرا شانہ پکڑ لیا میں نے دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے اور انھوں نے حضرت عمر کیلئے دعائے رحمت کرنے کے بعد کہا کہ اے عمر تم نے اپنے بعد کسی کو ایسا نہیں چھوڑا کہ اس کے جیسے نامہ اعمال کی میں خواہش کروں بیشک سب اکثر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے متاثر ہو کر گیا میں اور ابو بکر اور عمر اور انھوں میں اور ابو بکر اور عمر اور انھوں میں ہر کام میں تم دونوں کو اپنے ساتھ ضرور شریک کرتے تھے میرا پہلے سے یقین تھا کہ اللہ تم کو بھی اون دونوں کے پاس ہی بجائے استراحت عنایت فرمایا گا جب حضرت عمر کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھی گئی اور جس چار پائی پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ دیا گیا تھا اسی پر انکا جنازہ بھی گیا اور غسل و نکو انکے بیٹے عبداللہ نے دیا تھا اور انکی قبو میں انکے بیٹے عبداللہ اور عثمان بن عفان اور سعید بن زید اور عبدالرحمن بن عوف اور سے تھے ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کی چھبیسویں تاریخ ۳۱ کو چار شنبہ کے دن (صبح کی نماز میں) زخمی کئے گئے اور حرم کی پہلی تاریخ ۳۱ کو یکشنبہ کے روز دفن کئے گئے حضرت عمر کی خلافت کی مدت دس سال پانچ مہینہ اور اکیس دن تھے عثمان بن محمد قنسی نے کہا یہ غلط ہے حضرت عمر کی وفات چھبیس ذی الحجہ کو ہوئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر انہیں ذی الحجہ کو دو شنبہ کے دن بیعت کی گئی اور ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو ابو لؤلؤ نے چھبیسویں ذی الحجہ کو دو شنبہ کے دن زخمی کیا تھا اسکے بعد وہ تین روز زندہ رہے پھر وفات ہو گئی اور حضرت صہیب نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کے پاس دفن کئے گئے انکی خلافت کی مدت دس سال چھ مہینہ پانچ دن تھی بوقت وفات انکی عمر ۶۳ سال تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی عمر پچیس سال تھی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔

ہکوا احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحنا بن اتویہ بن نعمان بادر دی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے فضل بن محمد بن عبداللہ احمد بن عبدالرحمن بن ابی الصہبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو القاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو القاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو سعید شمیم بن کلیب بن شریح بن معقل شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عیسیٰ مرندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے فضیلہ سے روایت کر کے بیان کیا اور انھوں نے ابی اسحاق سے اور انھوں نے عباس بن سعد سے اور انھوں نے جریر سے انھوں نے معاویہ سے روایت کی کہ سینے ایمر معاویہ کو غلبہ پڑھتے وقت یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۶۳ برس کی عمر میں ہوئی اور ابو بکر اور عمر اور ہماری عمر بھی ۶۳ برس کی ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر چار شنبہ کو زخمی ہوئے اور



پنشنہ کو اونکی وفات ہو گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ہاتھوں سے کیساں کام کرتے تھے اسی طرح بائیں ہاتھ سے بھی کام کرتے تھے اونکی پیشانی پر بال نہ تھے آپ کا قد اس قدر لایا تھا کہ آپ سب لوگوں سے ایسے بلند معلوم ہوتے گویا آپ سواری پر ہیں۔ واقعہ یہ کہ بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ چمکتا ہوا سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی اور وہ اپنی دائرہ میں زرد رنگ کا خضاب لگا یا کرتے تھے اونکا رنگ عام الرادہ نام قحط سالی کا (ہیں سیاد ہو گیا تھا وجہ اوسکی یہ تھی کہ اونکوں نے نام زرا قحط سالی کے لیے لکھی اور وہ کو اپنے اہل پر مرام کر لیا تھا اور صرف زور و عنایت کرتی تھی اور سائے بیان کیا کہ حضرت عمر کی رفتار ایسی تیز تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی چیز پر سوار ہیں شباہت اونکی قبیلہ بنی سعدوس کے لوگوں سے ملتی تھی۔ رہن جیش نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں سے کیساں کام کرتے تھے رنگ گندمی تھا مگر واقعہ یہ ہے کہ بیان کیا کہ حضرت عمر کے رنگ کا گندمی ہونا ہمارے نزدیک غیر معروف ہے شاید اونکو کسی نے زمانہ قحط میں دیکھا ہوگا (اوپر سے اونکو گندمی رنگ بیان کیا ہو) ابو عمر نے لکھا ہے کہ رہن جیش وغیرہ نے حضرت عمر کا رنگ شدت کے ساتھ گندمی بیان کیا ہے اور یہی اہل علم کے نزدیک مشہور ہے حضرت انس نے بیان کیا کہ حضرت عمر خالص منہدی کا خضاب لگا یا کرتے تھے حضرت عمر سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے درہ ہاتھ میں رکھنا شروع کیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نماز تراویح کی ترویج کی اور وہ پہلے شخص ہیں جو امیر المومنین کے لقب ملقب ہوئے شہر اسے اونکے مرثیہ بہت موزون کے منجملہ اون کے حضرت حسان بن ثابت انصاری کا مرثیہ یہ ہے

ثلاث شہر ہر دو بفضلہم	نفس ہم رہم اذا نشر و	فیفس من مومن لا بصر
منک لفضیلہم اذا ذکر و	عاشوا بالیسیر اتوا شلشتہم	واجتمعوا فی الممات اذ قبر و
اور عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل کے جو حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ ہیں یہ مرثیہ کہا ہے		
عین جود سے بعیرۃ و نجیب	لا تفسد عیت الیام الخجیب	مجمعتہ للنون بالفارسی
المسلم یوم الخیر والنجیب	غفمتہ الناس والمین علی	الدمر و حیث المنشاب المہروب

سے مزدحمہ میں آدمی تھے جو اپنے فضائل کے ساتھ ظاہر ہوئے (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) ترو تارہ رکھا اونکو اونکے پروردگار نے جبکہ وہ ظاہر ہوئے کہ کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہو سکتا تینوں کے فضائل کا منکر ہوگا یہ تینوں زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے اور موت کے بعد قبر میں پھر لگے **۱۱** اسی آئندہ عبرت اور سختی کے ساتھ آنسو بہا اہام برگزیدہ کیلئے رہنے میں تاخیر نہ کر دیا کسی شخص تو نے بھٹکا اوس کی خبر علم ہستانی جس کی تلوار ملک فارس میں چلتی تھی اور میدان کا رزار کا وہ معلم تھا کہ لوگوں کے سینے جاسے پناہ اور مسائب ہر پر لوگوں کی اعانت کرے والا اور آفتور سے دل کا فریاد رس تھا **۱۲**

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم خزاعی اور بعض لوگ انکا نام عمرو بتاتے ہیں یہ قبیلہ خزاعہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حکم بن عتبہ نے مقیم سے اونھوں سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عمر ابن سالم خزاعی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شعر آپ کے سامنے پڑھا۔

لا ہرسلہم الی ناسہ محمداً ۛ حلف ابینا وایہ الا تسبوا

اسکے ساتھ اور شعر بھی تھے ہم اونکو عمرو بن سالم کے نام میں انشاء اللہ تجالے کو کر گئیے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے انکا نام عمرو بتایا ہے میں کہتا ہوں کہ ابونعیم ہی کا قول صحیح ہے اور ابن مندہ کے قول میں غلطی ہو گئی ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرقہ بن عمر بن ابی قریظ غازی غزوہ بدر میں یہ اور اس کے بھائی عبداللہ بن سراقہ دونوں شریک تھے اور مصعب کے بیان کیا ہے کہ انکا نام عمر بن سراقہ ہے انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن اسحاق وغیرہ نے بہت سندوں کے ساتھ انکا نام عمر بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمر ہی کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد انباری کہتے ہیں ابونعیم نے انکا شمار ابن شام میں ہوائی نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے عمر بن سعد بیان کیا ہے اور بعض نے سعد بن عمر اور بعض نے عمرو بن سعد۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ آنکھ اس سے زیادہ لکھیں گے۔ انکا تذکرہ پینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد نے عتبہ بن ابی لکھا ہے اور اس میں اعتراض ہے کہ ابونعیم نے کہا ہے۔ ہکو ابو موسیٰ حافظ ابی سند ساتھ خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حنظل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہما سے باپ نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا اور حنظل نے ہمنظریں زبیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے زیاد بن عمر بن سعد سلمیٰ کو سر وہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے ہیں وہ کہتے تھے شیبہ میرب آپ اور ادا اسنے جو جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا ہے اور ان کے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور



دیت کا قصہ بیان کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبدالمدین عمر بن خزوم قرشی خزومی۔ اسود بن سفیان کے بھائی اور ابی سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں اُن مہاجرین میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابو ابی سلمہ بن عبدالاسد مزی خزومی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے کیونکہ انکی والدہ حضرت ام سلمہ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔ انکا تذکرہ اسکے قبل اسکے باپ عبدالمدین عبدالاسد کے ذمہ میں ہو چکا۔ انکی کنیت ابو حفص ہے سلمہ ہجری میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن نو برس کے تھے اور غزوہ خندق میں یہ اور ابن زبیر حسان بن ثابت انصاری کے گھر میں تھے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھ فرمایک ہوئے۔ حضرت علی نے انکو ہجر بن اور فارس کا عامل مقرر کیا تھا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں حبشہ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں انہوں نے روایت کیں ان سے سعید بن مسیب اور ابوامامہ بن سہل ابن حنیف اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔

ہکو اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو عبدالاسد بن صباح ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ نے ہم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کی کہ عمر بن ابی سلمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ کھانا رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے بیٹے آؤ اور کھاؤ اور اپنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ ان کا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر نسبی۔ انہوں نے ایک سالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا ان سے سلمہ یعنی ابو عبدالحمید نے روایت کی ہے۔ محمد بن احمد بن سلام نے بھی بن وروہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن فضل نے عثمان بنی سے انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عامر سلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق کچھ پوچھا تو آپ نے فرمایا نہ صبح کی نماز پڑھ چکے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سنگوں کے ساتھ طلوع کرتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو نماز پڑھنا مقبول ہوگی پھر دوپہر تک نماز

[illegible]

رسیدنا، عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید القدر بن ابی زکریا۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہو گشت زمین پر۔ انکی حدیث ابو عمرو یعنی انس بن عیاض نے عاص بن  
ابی ثابت سے سنا انھوں نے عمر بن سعید القدر سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے ہیں سہو ہو گیا تھا  
انکا ذکر ابن مندو اور ابن نعیم نے کیا ہو

ابن سينا، عمر، رضى الله عنه

ابن عکرمہ بر صالی جبل بن ہشام مخزومی جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں جنگ خماوین میں۔

(اسبق) علم زرق البغية

ابن عمر رضی اللہ عنہما عبید بن عمر وہ بیان کرتے ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکی حدیث کثرت بن خالد سے مروی ہے انھوں نے  
اسل بن علی ثمری سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ محمد کے وقت عمر بن عمر رضی اللہ عنہما کے عقد میں بائیس عورتیں تھیں ان میں سے ایک  
علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ ان میں سے ایک عورت کو طلاق دیدین۔ اس حدیث کو عبد الوہاب بن علی نے روایت کیا ہے۔  
سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا یہ حدیث میں عبید بن عمر سے منسبی ہے۔ ان کے ذکر میں سند اور راویوں کے نام بھی ہیں۔

اسیدہ عمر رضی اللہ عنہ

ابن کثیر بن عبدی بن ابی - انصار بن سلمیٰ ثعلبہ بن غنمہ بن عدی بن ابی اور حبیب بن عامر بن عدی کے چچا زاد بھائی ہیں۔



چند غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مندرجہ لکھا ہے۔  
(سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ

ابن عوف نخعی بعض لوگوں نے انکا نام عمر و بیان کیا ہے انکا تذکرہ محمد بن اسمعیل نے صحابہ میں لکھا ہے یہ ابن مندوکہ کا قول تھا مالک بن عامر نے ابن سعدی نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت کا حکم مسکت تک قائم رہو یہی ہے کہ کفار لڑتے رہیں گے۔ معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن عوف نخعی اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ہجرت یہ ہے کہ گناہوں کو ترک کر کے عبادت کی طرف رجوع کرے دوسری ہجرت یہ ہے کہ اپنا وطن چھوڑ کر اللہ و رسول کی خدمت میں آئے انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انکا نام عمر بیان کیا ہے مگر اس میں کلام ہے ابو نعیم نے وہ حدیث بھی ذکر کی جو ابن مندوکہ نے بیان کی ہے اور ابو عمر نے بھی ہجرت والی حدیث لکھی ہے اور بجا ہے عمرو بن عوف کے عبدالرحمن بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس بارہ میں راویوں کا اختلاف ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ

ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابو صالح سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمر بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے چھوہاروں کی خریداری کا معاملہ کیا اور اس کو اپنے گھر بلا یا جب وہ آئی اور تنہائی میں مجھے ملی تو میں نے سوا جلع کے اس کے ساتھ سب کچھ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کیا کیا انھوں نے کہا پھر میں نے غسل کیا اور نماز پڑھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوٰۃ طریقی النہار عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ میرے لیے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے آپ نے فرمایا تمام لوگوں کے لیے ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندوکہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ عمر بن عمرؓ ابی ہریرہ کے عقبہ کے شرکاء میں سے ہیں اور انھوں نے حدیث مذکور کی روایت میں انکا نام بجا ہے جو کہ عمر و روایت کیا ہے اور حق بھی یہی ہے ابن مندوکہ نے بھی انکا تذکرہ عمرو کے نام میں کیا ہے مگر یہاں اسے غلطی ہو گئی عمر و عمرو بن اشتر اشتہاد ہو جاتا ہے۔

(سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ

ابن احسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابی تھے۔ انہی حسن بن ابی احسن نے روایت کی ہے کہ عورت کی شرمگاہ مس کر نیے

مسلم حاصل مطلب پوری آیت کا یہ ہے کہ نماز سے گناہ ممانعت ہو جاتا ہے جن - ۱۲

وضو کی ضرورت نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عقبہ بن نوفل۔ نہ ہری۔ فتح۔ دمشق میں شریک تھے اور فتح جزیرہ انھیں کے ہاتھوں پر ہوئی۔ اس سے زیادہ انکا حال معلوم نہیں۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور فتح دمشق میں شریک تھے اور فتوحات جزیرہ میں بھی شریک تھے سیف بن عمر نے ابو عثمان سے انھوں نے خالد و عبادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے فتح و دمشق کے بعد حضرت ابو عبیدہ کے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ عراق کا لشکر عراق بھیج دو۔ سیف نے کہا اور طلب اور مطلب اور عمر و اسعد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب ہاشم بن عقبہ جلولا سے مائن واپس آئے اور اس وقت اہل جزیرہ ہرقل کی مدد بمقابلہ اہل حمص کرنے کیلئے لشکر جمع کر رہے تھے تو حضرت سعد نے اس حال کی اطلاع امیر المومنین حضرت عمر کو دی انھوں نے لکھا کہ عمر بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف کو کچھ لشکر دیکر ادھر بھیجو چنانچہ وہ لشکر لے کر گئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے انکا تھا عمرو کہ لیا ہا تھا کہ وہ لوگ جزیرہ دینے پر رضی ہوئے پھر وہ مقام قریہ میں گئے وہاں کے لوگوں نے بھی جزیرہ پر مدد مانگ کر لی۔ یہ سب حال حافظ ابوالقاسم دمشقی نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک انصاری۔ مصر میں رہتے تھے۔ انکا ذکر طبرانی وغیرہ نے کیا ہے یحییٰ بن ابی موسیٰ نے کتابا خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم غانم بن علی اور عبد اللہ بن علی اور ابو بکر محمد بن احمد بن ابی القاسم قرافی اور ابو غالب احمد بن عباس نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زید نے خبر دی۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سهل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابیہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے امیہ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے عمر بن مالک انصاری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو میں تمھیں تین باتوں حکم دیتا ہوں اور میں باتوں سے منع کرتا ہوں میں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی ایک فریک کرنا اور سب کو خدا کی امت کرو یہاں تک کہ تمھیں موت آجائے اور جو لوگ تم پر حاکم ہوں خدا کے حکم سے انکی خیر خواہی کرو اور منع کرتا ہوں بے فائدہ گفتگو سے اور سوال کرنا اور مال کے ضائع کرنا سے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور عمر بن محمد بن اسدی نے



اپنے والد سے انھوں نے نصر سے انھوں نے علی بن زید سے انھوں نے زرارہ بن ادنیٰ سے انھوں نے عمر بن ابی اسحاق سے روایت کی ہے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بناتا ہے۔ اس حدیث کو سفیان نے علی بن زید سے روایت کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مالک مالک بن عمرو ہے۔ اور ہمیشہ نے علی سے اس روایت کو نقل کیا ہے انھوں نے انکا نام عمرو بن مالک بیان کیا۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ غاضری۔ انکی حدیث میں اختلاف ہے انے ابن عائد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھٹنے سے گھٹنا ملائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اسے کہا کہ یا نبی اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ مال نہ ہو اسے نبی اللہ جہاد کرنیکی توفیق ہو وہ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے جہاد کرتے ہوئے صدقہ دیتے ہوئے دیکھتا ہے مگر خود کچھ نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا وہ اچھی بات کیا کرے اور بدگوئی چھوڑے اللہ اسکو اسی سے ان لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کریگا۔ انکا تذکرہ ابن ہند نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ خزاعی کہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہے تھے اور آپ کی یہ حدیث انکو یاد تھی کہ قبیلہ اسلم کو خدا ہر آفت سے سوا موت کے بچائے اور قبیلہ غفار کو اللہ بخشدے اور کوئی قبیلہ انصار کے قبیلہ سے افضل نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ہامی۔ یہ ابن ثعلب کا قول ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ غنم بن خوشب سے انھوں نے عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے تھے میں یمن کا رہنے والا ایک شخص تھا قریش سے میری حلف کی دوستی تھی مجھے ابوسفیان نے قاصد بنا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مجھے اسلام بہت پسند آیا چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابو عالی غسانی نے ابو عمرو پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اجمہ بن جراح۔ انصار سی۔ اسی نسب کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن ابی حاتم نے ان لوگوں میں لکھا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے انھوں نے خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت کی ہے اسے عبداللہ بن علی بن مسکن نے روایت کی ہے ابو عمرو نے کہا ہے کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اسلئے کہ عمرو بن اجمہ انخیانی بھائی ہیں

عبدالطلب بن ہاشم کے کیونکہ ہاشم بن عبد مناف کے نکاح میں سلمی بنت زید بن جویہ بنی عدی بن نجار سے تھیں جب ہاشم کا انتقال ہوا تو سلمی سے اجمہ بن جراح نے نکاح کیا اسے عمرو بن اجمہ پیدا ہوئے لہذا یہ عمرو بن اجمہ عبدالطلب کے انجانی بھائی ہوئے پس یہ امر قرین قیاس نہیں ہو کہ جو شخص حضرت کے دادا کا معاصر ہو وہ آپ سے یا حضرت خزیمہ سے روایت کرے ممکن ہو کہ یہ شخص عمرو بن اجمہ کے بیٹے ہوں اور انکا نام بن عمرو ہو اور آپ نے دادا کی طرف منسوب کر دیے گئے ہوں ورنہ ابن ابی حاتم نے جو کچھ لکھا ہے وہ یقیناً غلط ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن الخطیب کنیت انکی ابو زید بھی انصاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بنی حارث بن خزیمہ سے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ نادر سے نذر رج ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ابکا تذکرہ پورا لکھیں گے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوہ کئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو خوبصورتی کی دعا دی تھی ہیں خطیب عبدالمدین بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو نقیب طراد بن محمد نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابوالجیش بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں عبدالمدین بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو خنیفہ یعنی زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو نہیک ازدی نے عمرو بن الخطیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے لیے پانی مانگا تو میں پانی لایا اس میں بال پڑا ہوا تھا میں نے وہ بال نکال لیا اور پانی آپ کو دیا آپ نے فرمایا اللہ اس کو جمال عنایت کر۔ ابو نہیک کہتے تھے (اس دعا کا اثر یہ تھا کہ) میں نے انکو ترافے پر سے زیادہ کی غزین دیکھا انکے سر میں اور ڈاڑھی میں کوئی بال سفید نہ تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی عمر سو سے تجاوز ہو گئی تھی اور انکے سر اور ڈاڑھی میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ عمرو داؤد بن عزرہ بن ثابت کے لئے انس بن سیرین نے انکا ابو بخلیل نے اور علی بن احمد نے اور محمد بن حویس وغیرہم نے روایت کی ہے انھوں نے خاتم نبوت کی زیارت کی تھی کہتے تھے وہ ایسی تھی جیسے سیاہ گھنڈی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اراکہ بعض لوگ انکو ابن ابی اراکہ کہتے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حسن بصری نے روایت کی ہے کہ عمرو بن اراکہ زیادہ کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص ان کے ساتھ آیا جس نے جھوٹی گواہی دی تھی زیادہ نے کہا اللہ کی قسم میں تیری زبان کاٹ ڈالوں گا عمرو نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مثلاً کی



مانعت کرتے ہوئے اور عمدہ کا حکم دیتے ہوئے سنا انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الاسد حسن بن سفیان اور بخوی وغیرہا نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ یہیں ابو موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے یہیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حرب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر عہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن عمر نے ابن عباس کے انھوں نے عمرو بن ابی الاسد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ صرف ایک چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس چادر کے دونوں سرے اپنے اپنے شانوں پر ڈال لئے تھے اس حدیث کو عیاض مروزی نے اور علی بن حرب نے اور ابو کریب نے محمد بن بشر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اسین محمد بن بشر سے غلطی ہو گئی ہے صحیح دہی ہے جو ابواسامہ وغیرہ نے عبید اللہ سے انھوں نے ہری سے انھوں نے سعید بن مسیب کے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے مگر انھوں نے انکا نام عمرو بن اسود بیان کیا ہے اور محمد بن بشر کی حدیث انکے متعلق روایت کی ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن عامر۔ ہنگامہ بین فہمید ہوئے۔ ابن دبلغ نے انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود۔ عسلی۔ ابن ابی قاسم۔ یہیں عبدالوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبدالمدن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے ابو الیمان نے ابو بکر بن ابی مریم سے انھوں نے حکیم بن عمر اور ضمیر بن حبیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ دونوں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے فرمایا جس شخص کو اس بات کی خواہش ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اپنی آنکھوں سے دیکھے اسکو چاہیے کہ عمرو بن اسود کی روش کو دیکھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عمر دصحابی نہیں ہیں بلکہ وہ صحابہ اور تابعین سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوالقاسم دشتی نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو ہے مگر بعض لوگ عیمر بن اسود کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو عیاض ہے اور بعض لوگ ابو عبدالرحمن بیان کرتے ہیں قبیلہ عسلی کے اور شہر حمص کے رہنے والے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے مقام داریا میں سکونت اختیار کی تھی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبادہ اور ابن مسعود وغیرہم سے روایت کی ہے اسکے بعد انھوں نے حضرت عمر کا قول انکی بابت بیان کیا ہے جو ہم لکھ چکے ان کا تذکرہ ابن

ابی عاصم نے صحابہ میں لکھا ہے۔

رسیدنا عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود سید قریشی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ فرید بن عبید حضرت نے حارث بن حارث سے انھوں نے عمرو بن اسود ابوامامہ سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا قریش کے پیشواؤں میں سے جو لوگ اچھے ہونگے وہ کام دنیا کے پیشواؤں سے بہتر ہونگے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کتابوں کے یہ مینوں تذکرہ میں لکھ چکا ہوں مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ مینوں ایک ہیں یا جدا جدا ان مینوں تذکرہ کو ابونعیم نے ذکر کیا ہے لیکن انھوں نے کوئی نسب ذکر کیا ہے اور کوئی چیز ایسی بیان کی جس سے کوئی فیصلہ لگے ایک یا جدا جدا ہونے کا ہو سکے باقی رہیں ہر تذکرہ کی حدیثیں تو ممکن ہر ایک ہی شخص سے کوئی حدیثیں مروی ہوں واللہ اعلم

رسیدنا عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن قیش بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے ان سے حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی ہے کہ یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ پوچھا تھا یہ بنی ابو حامد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد سے روایت کر کے نہردی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے یہ بن محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے نہردی کہ عمرو بن قیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے وہ جاہلیت میں لگے گھراٹے میں سے کوئی شخص قتل ہو گیا تھا لہذا یہ قاتل سے انتقام لینے بغیر اسلام لانا پسند نہ کرتے تھے پس یہ احد کے دن (مدینہ آئے اور پوچھا کہ میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں انھوں نے زام لیکر پوچھا فلاں فلاں لوگ کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں پس انھوں نے اپنا لباس پہنا اور گھوڑے پر سوار ہو کر احد کی طرف روانہ ہوئے جب روانہ ہوئے اور مسلمانوں نے انکو دیکھا تو انکو کافر سمجھا کہ انکو ای عمرو ہم سے الگ رہا انھوں نے کہا میں ایمان لے آیا ہوں پس انھوں نے قتال شروع کیا یہاں تک کہ زخمی ہو گئے اور گھر میں انھار کے لائے گئے۔ حضرت سعد بن حماد انکو دیکھ گئے تو انھوں نے انکی بہن سے پوچھا کہ ان سے پوچھو کہ محض حمیت جاہلیت کی وجہ سے انھوں نے قتال کیا یا ان لوگوں کی کسی بات پر انکو غصہ آگیا تھا اس سبب لڑے یا محض اللہ و رسول کے لئے انھوں نے جہاد کیا چنانچہ انکی بہن نے ان سے پوچھا انھوں نے کہا میں محض اللہ و رسول کیلئے لڑا اسکے بعد انکی وفات ہو گئی یہ ایسے جنتی ہیں کہ انھوں نے ایک وقت کی بھی لڑ نہیں لڑیں انکا تذکرہ ابن کثیر نے لکھا ہے

رسیدنا عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن حارث بن اسد بن عبدالعزیز بن قصی بن کلاب قریشی اسدی۔ والدہ انکی رزین بنت نعلہ بن



عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔ یہ زیر کا قول ہے انھوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خویلد بن عبد المطلب بن ایاس بن عبید بن ناشر بن کعب بن جدی بن ضمہ بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ کنانی شمری کنیت انکی ابو امیہ ہے۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) تنہا کفار قریش کے پاس جاسوس بنا کر بھیجا تھا چنانچہ یہ وہاں سے حضرت حبیب کی نقش مبارک بھی اُس لکڑی سے اتار کر لے آئے تھے پھر انھیں صلیب دی گئی تھی اور (ایک مرتبہ) آپ نے انھیں بجاشی کے ہاں وکیل بنا کر بھیجا تھا چنانچہ انھوں نے وہاں آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ کر دیا تھا۔ اسلام لکھا یہ تم تھا پہلے انھوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی بعد ازاں مدینہ کی طرف ہجرت کی سب سے پہلا غزوہ انکا یہ غزوہ تھا۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ غزوہ بدر اور احد میں مشرکوں کی طرف شریک تھے اور احد میں جب مشرک لوٹ کر جانے لگے تو یہ اسلام لے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو اکثر کاموں پر متعین فرمایا کرتے تھے یہ عرب کا شریعت اور جو ان مرد لوگوں میں سے تھے۔ سب سے پہلا غزوہ انکا یہ غزوہ تھا اسی غزوہ میں اعلا و عامر نے انکو گرفتار کر لیا تھا پس عامر نے (اسے) کہا کہ میری والدہ کے ذمہ ایک غلام کا آزاد کرنا ضروری تھا لہذا تم کو میں انکی طرف سے آزاد کرتا ہوں اور اسے انکی پیشانی کے بال کتر لیے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے پاس دعوت اسلام کے لئے سلسلہ ہجری میں بھیجا تھا اور ایک خط بھی نجاشی کے نام لے کر ہاتھ بھیجا تھا پس نجاشی اسلام لائے نجاشی سے انھیں نے یہ بھی کہا کہ ام حبیبہ کا نکاح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیجئے اور انکو اور نیز تمام مسلمانوں کو جو آپ کے ملک میں ہیں حضرت کی خدمت میں بھیج دیجئے۔ اسے انکے بیٹوں یعنی جعفر اور فضل اور عبد اللہ نے اور انکے چھ بھتیجے زید قان بن عبد اللہ بن امیہ نے امداد کی روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ عیین احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے عیین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے عیین ابو القاسم یعنی اسماعیل بن ابی الحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے عیین ابو مسلم یعنی محمد بن علی بن ہریر نے خبر دی وہ کہتے تھے عیین ابو بکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وایون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے عیین حسین بن عیسیٰ بن حمدان طالی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے عیین ابن شہاب نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کا گوشت کھانے کے بعد بغیر وضو کئے ہوئے نماز پڑھی۔

انکی وفات حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں قبل سنہ ہجری کے ہوئی انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔  
(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ - دوسی - جعفر مستنقری نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ زیاد و بکائی نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ عمرو بن امیہ دوسی نے کہا میں کعبہ مکرمہ میں داخل ہوا تو مجھے قریش کے کچھ لوگ ملے اور انھوں نے کہا کہ جسے وہاں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ملنا اور انکی بات نہ سنا ورنہ تم انکے فریب میں آ جاؤ گے اسکے بعد انھوں نے پوری حدیث ذکر کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قصہ عمرو بن طفیل کے نام سے مشہور ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابو امیہ بن عبد اللہ کے دادا تھے یعقوب بن محمد مدنی نے ابو امیہ بن عبد اللہ بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جبریل نے مجھے ہر سہ نامی ایک مرکب عذابنا کر کھلائی جس سے میری لکڑی میں قوت زیادہ ہو گئی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن علقمہ طائف میں خرویش تھے۔ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اُسے انکے بیٹے عثمان نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے انکا نام عبد اللہ بیان کیا ہے مگر صحیح عمر و ہے۔ ولید بن مسلم نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن علی طائفی سے انھوں نے عثمان بن عمرو بن اوس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حضور میں حاضر ہوا تھا حضرت روزانہ بوقت شب چائے فرود گاہ میں تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتیں کیا کرتے تھے ایک روز وقت معمول سے کچھ دیر کر کے تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرا وظیفہ دیر میں ختم ہوا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن علیک بن عمرو بن عبد اللہ علم بن عامر بن زعورا بن حشم بن حارث ابن حزر ج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوس بن زعورا عبد اللہ اشہل کے بھائی تھے اور عمرو مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ احواد جندق اور اسکے بعد کے غزوات میں رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ شریک تھے جسبرانی عبید کے واقعہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن اہتم - اہتم کا نام سنان بن سکی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ نام انکا حارث بن عمرو بن کعب



ابن سعد بن زید مناہ بن تمیم بھی منقری بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص اہتم کے بیٹے نہیں بلکہ خود اہتم بن نام اہتم کا سنان بن خالد بن سمی تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیس بن عاصم نے سنان کو کمان ماری تھی جس سے انکا منہ ٹوٹ گیا تھا اس سبب لوگ انکو اہتم کہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ منہ نہیں بلکہ انکے دانت ٹوٹ گئے تھے قیس بن عاصم نے جو انکو مارا اسکا واقعہ یوں ہے کہ قیس قبیلہ بنی سعد بن زید مناہ بن تمیم کے سردار تھے انکے اور اہتم کے درمیان میں عبدغوث بن وقاص بن صلاہ حارثی کی بابت جبکہ عصمہ بنی انکو قید کر کے لائے کچھ اختلاف ہوا پس قیس نے اہتم کو مارا۔ انکی والدہ قتلی بن عبد کی بیٹی تھیں کنیت انکی ابو ربیع تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم بنی تمیم کے سرداروں کے ساتھ سلمہ بھری میں وفد بکر آئے تھے اس وفد میں زبیر بن بکر بن عبد ربیع اور قیس در عاصم وغیرہ بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے۔ زبیر بن بکر نے کچھ کلمات فخریہ کہے کہ یا رسول اللہ میں قبیلہ بنی تمیم کے سردار ہوں اور میں میرا اثر چاہتا ہوں میں بہت آدمی و جاہت ہوں اخذ و منع کا اختیار مجھے حاصل ہے اور یہ عمر بن اہتم اس بات سے واقف ہیں عمر نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص بڑا جھگڑالو ہے اپنی بات کی وجہ بہت کرتا ہے زبیر بن بکر نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم یہ جھوٹا ہے یہ حاسدانہ گفتگو کر رہا ہے عمر نے کہا راہی زبیر بن بکر (میں تیرے اوپر حسد کرونگا خدا کی قسم تیرا نامناں بڑا لیم ہے تو نو دولت ہے تیرے لئے سب احمق ہیں تیرے خاندان کے لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں خدا کی قسم میں نے پہلی بات بھی جھوٹ نہ کہی تھی اور دوسری بات بھی سچ کہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر کے مثل ۲ ہوتا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس وفد میں شریا اسی آدمی تھے اقرع بن حابس بھی اسی وفد میں تھے انھیں لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے پیچھے سے آواز دی تھی ان کا قصہ بہت طویل ہے۔ یہ لوگ مدینہ میں ایک مدت تک قرآن اور دین کا علم حاصل کرتے رہے بعد کے اپنی قوم کے پاس گئے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نقد بھی دیا اور کپڑے بھی دیے بعض لوگوں کا قول ہے کہ عمر و اسی وقت بہت کمسن تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کے لوگوں کو انعام دیا تو پوچھا کہ اب تو کوئی شخص تم میں کا باقی نہیں رہ گیا یہ عمر اس وقت وہاں موجود تھے بلکہ فرود گا۔ میں تھے قیس بن عاصم نے چونکہ ہم قبیلہ تھے اور اسے کچھ رنج رکھتے تھے کہا یا رسول اللہ اب کوئی شخص باقی نہیں ہے سوا ایک نو عمر لڑکے کے تو میں اسکو دینا مناسب بھی نہیں جانتا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی اسقدر دیا جسقدر اور لوگوں کو دیا تھا۔ عمر و کو جب قیس کی یہ گفتگو معلوم ہوئی تو انھوں نے ان کی ہجو میں یہ اشعار موندون کئے۔

۱۔ اشارہ ہے اس آیت کی طرف ان الذین یتادونک من وراء الحرات چونکہ یہ فصل خلاف ادب تھا لہذا اس آیت میں اسکی ممانعت ہے ۱۲

یہ عمر دان لوگوں میں تھے جنہوں نے سراج (نامی عورت) کی جب سنے دعویٰ نبوت کیا پیروی کی تھی پھر بعد اسکے یہ نائب ہوئے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہو گیا۔ بہت عمدہ خطبہ پڑھنے والے اور ادیب تھے بوجہ حسن و جمال کے لوگ انکو کھل کہا کرتے تھے شاعر تھے اور عمدہ شعر کہتے تھے انکے اشعار کی لوگ یہ مثال دیتے تھے کہ گویا تلخ پھیلادینے لگے۔  
اپنی قوم میں شریف تھے یہ کلام انہیں کا ہے۔

فہمی فان البخل یا ام با شتم و تصالح اخلاق الرجال سروق و العزک ما ضاقت بلاد باہلہا و لکن خصال الرجال تفسیر  
انکی اولاد میں سے خالد بن صفوان بن عبد العز بن عمرو بن اہتم تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرؓ پر رضی اللہ عنہ

ابن ایاس بن زید بن حشم۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ یمن کے ایک شخص تھے انصار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن ایاس ربیع بن ایاس کے بھائی تھے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عمرو بن ایاس قبیلہ بنی لوزان سے ہیں ان کے حلیف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن خضابت اُن لوگوں کے نام میں جو خاندان انصار سے شریک بدر ہوئے عمرو بن ایاس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی لوزان بن غنم سے عمرو بن ایاس بھی تھے جو اس قبیلہ کے حلیف تھے یمن کے رہنے والے تھے۔ انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

رسیدہ غمرو رضی اللہ عنہم

ابن الفج بن کرب اعظمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہونے۔ مالک بن الفج کے بھائی تھے یہی طبری کا قول ہے۔ یہ دونوں جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد بنکے حاضر ہوئے تھے اور انکے ساتھ اسکا بھتیجے مالک بن حمزہ بن الفج بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

(اسیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سیرین کہتا ہے کہ اس کی ابو انس ہے۔ اقصیٰ بن عمرو بن عبد اللہ بن عمر بن ابی انس نے فیہ ثبت عمران

۱۰ ترجمہ (۱) اسی نہیں تو ہمیشہ کئی کیا ہر محکوم کی کے سامنے بایکتا رہا اور تیار اور تیار رہا اور تم لوگ جسے نہیں کہتے تو کیا یہ وہم و گمانی اہل جہاں و مملکت الہی  
عرب کا پونہ نہیں بگاڑ سکتے چاروں سردار کی مثال اس لڑی کی سی ہو گی کہ وہیں سب بیکار ہیں اور وہیں ہی سردار کی مثال یہ ہو گی کہ وہیں ہی سردار کی مثال یہ ہو گی کہ وہیں ہی  
ترجمہ (۲) اہم و گمانی نہیں آدھ کی چھٹی ہو کر چھوڑ دیا یہ قسم ہے کہ کسی کوئی شہر ملک میں ہو گا بلکہ ہر مملکت میں ہو گا



ابن ابی انس نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ابوانس سے جبکا نام عمرو بن بجاہ شمری ہی روایت کی ہو کہ  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے یہاں صحابہ (یعنی ابر) کا نام عثمان ہو اور عدد (یعنی گرج) ایک فرشتہ کی  
آوارہ ہو جو صحابہ کو ڈانٹتا ہو اور برق (یعنی بجلی) ایک فرشتہ کی چمک ہو انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے  
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن بجاہ قیس۔ انکا ذکر مشمرخ بن خالد کی حدیث میں ہے۔ علی بن حجر سعدی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے  
میرے والد نے بیان کیا کہ میرے دادا مشمرخ بن خالد کہتے تھے ہم قبیلہ عبدالقیس کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
حضور میں حاضر ہوئے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر عنایت فرمائی اور ایک کنواں جو جنگل میں تھا  
دیا علی بن حجر کہتے ہیں کہ میں قبیلہ بنی عوف کی ایک بوڑھی سے سنا وہ کہتی تھی کہ مشمرخ وہاں سے ہجرت کر گئے اور  
وہ کنواں اپنے ایک چچا کے بیٹے عمرو بن بجاہ کے لیے چھوڑ گئے جنگل کے باغ میں شاعر کا یہ شعر ہے  
والی لختار الجہاد و تارک  
لعمرو بن بجاہ کتب الفوارس

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض شاخین نے انکو ذکر کیا ہے مگر انکا نام اسلام معلوم ہے نہ صحابی ہوا عرف  
ایک شعر میں انکا ذکر آیا ہے اور وہی شعر ذکر کیا ہے جو ہم لکھ چکے۔  
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن بجاہ کینت انکی ابواسناہل ہے۔ ان کا تذکرہ کینت کے باب میں انصار اللہ تعالیٰ نے پورا آئے گا۔  
ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

بکالی صحابی ہیں شمار انکا اہل شام میں ہے۔ بنی بکال بن دعی بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن  
کلمان سے ہیں۔ خلیفہ نے صحابہ میں انکا تذکرہ اسی نسب کے ساتھ کیا ہے کینت انکی ابو عثمان تھی۔ انہی ابو نعیم  
بیمہ نے روایت کی ہے۔ ابو نعیم کہتے تھے کہ میں شام کی طرف گیا تو دیکھا کہ جو حق لوگ ایک شخص کی زیارت کیلئے جا رہے ہیں وہ چھا  
کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا جو صحابہ اب باقی رہ گئے ہیں یہ ان سب کے زیادہ علم رکھتے ہیں انکا نام عمرو بکالی ہے  
وچنانچہ میں بھی ان کی زیارت کو گیا، میں نے دیکھا کہ انکی انگلیاں کٹی ہوئی تھیں میں نے پوچھا کہ انگلیاں کیسے کٹیں معلوم  
ہوا کہ واقعہ یہ ہو کہ میں ملک شام میں بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ انھوں نے

لے کر چھہ میں جہاد کو اختیار کرنا چاہتا ہوں اس سب مال و متاع عمر بن بجاہ سردار خسار میں کیلئے چھوڑنا پسند کرتا ہوں ۱۲

تو تم لوگوں کو اس کے پیچھے نہ مار پڑنا جائز ہو اور انکا برکتنا پھر حرام ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے ان کا نام عمرو بن سفیان بکالی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن بکر جعفر نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ابو الجعد صمری کا ہے قبیلہ بنی ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ بن قبیلہ بنی سمرہ میں انکا ایک گھر تھا خلیفہ نے بھی انکا نام اور نسب سی طرح لکھا ہے ابو حاتم بن حبان نے انکا نام اور بیان کیا ہے۔ ابو احمد عسکری نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو الجعد بیٹے بن جواد بن مراد بن عبد کعب بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ کے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال بن ہبل۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عمرو بن عیمر بن کنیت انکی ابو یلیٰ تھی انصاری ہیں اسکا نام میں اختلاف ہے بعض لوگ وافر کہتے ہیں اور بعض لوگ سفیان اور بعض لوگ یسار اور بعض لوگ اوس اور بعض لوگ ہلال انکا تذکرہ کنیت کے باب میں اور عمرو بن عیمر کے نام میں انکا راجعہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئے گا آمد میں اور اسکے بعد کے عز وامت میں شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ دن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ ہاجرین سے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبنا جعفر نے کہا ہے کہ اس کے بیٹے صالح نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نبوک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن تغلب۔ عسری۔ قبیلہ عبد القیس سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بکر بن وائل سے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمر بن قاسط بن ہبنا بن اوس بن دحی بن ہدیل بن اسد بن ربیعہ بن زرارہ سے انکے نسب میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے سب کا قسطنطینی اسد بن ربیعہ پر ہوتا ہے پس یہ بحر حال بٹمی ہیں بصرہ میں رہتے تھے سب سے حسن بھری نے روایت کی ہے میں خلیفہ الفضل بن ابی نصر نے اسی سند کے ساتھ ابو داؤد جیسا سی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہیں مبارک بن فضالہ نے حسن بن عمرو بن تغلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روز ایک بات ایسی فرمائی جو مجھے نئے اور نئون سے بھی نہ مل سکتی تھی ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے



بعض لوگوں کو دیا اور بعض کو نہ دیا اور فرمایا کہ ہم بعض لوگوں کو محض اس خیال سے دیتے ہیں کہ انکو دیا جائے گا تو وہ بخیر ہونگے اور صبر نہ کر سکیں گے اور بعض لوگوں کو محض اس بھروسہ پر نہیں دیتے کہ اللہ نے انکے دلوں میں ایمان قائم کر دیا ہے منجملہ ایسے لوگوں کے عمرو بن تغلبہ ہیں اور آپ نے فرمایا کہ علامات قیامت سے یہ کہ تجارت کی کثرت ہو جائے گی اور قلم ظاہر ہو گا مطلب یہ ہے کہ مال مہنت بڑھ جائے گا جسے باعث سے تاجروں کی کثرت ہو جائے گی اور لکھنے والے زیادہ ہر جائینگے کتابت کا رواج اس وقت عرب میں بہت کم تھا۔ قتادہ سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل سے چار آدمیوں نے ہجرت کی تھی دو آدمی بنی سعد سے تھے اسود بن عبداللہ اور بشیر بن حصاصیہ اور عمرو بن تغلبہ اور فرات بن حیان۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن قتادہ نے بیان کیا ہے کہ یہ عمر واحدین اور اسکے بعد کے تمام مشاہدین شریک تھے۔ عدوی نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا عمرو بن تغلبہ کوئی کوئی واقف ہو۔ ابن دبلغ سے انکا تذکرہ ابو عسہ ہر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

### وسیعہ نام عمرو رضی اللہ عنہ

ابن ثابت بن وقش بن زعبہ بن زعمرا بن عبدالاشہل انصاری ادسی اشہلی۔ سلمہ بن ثابت کے بھائی اور عباد بن بشر کے چچا کے بیٹے تھے۔ عمرو کا لقب اصیرم بنی عبدالاشہل زیادہ مشہور ہے۔ یہ خلیفہ بن یان کے بن کے بیٹے تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے انھیں کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ اسے خنتی بن جھینون نے ایک وقت کی بھی تھام رہی تھی یہ طبری کا قول ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے جردی وہ کہتے تھے، محمد بن حصین بن عبدالرحمن بن مروان سعد بن معاویہ ابو شعیق مولای ابن ابی احمد سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے جردی کہ وہ اکثر لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ بتاؤ وہ کون تھی؟ جس سے اللہ کیلئے ایک وقت کی بھی نادرہ پڑھی ہو جب لوگ نہ بتا سکتے تو خود ہی جواب دیتے کہ وہ اصیرم بنی عبدالاشہل یعنی عمرو بن ثابت بن وقش تھے انکا واقعہ یوں ہے کہ یہ اسلام کی طرف کسی طرح راغب نہ ہوئے تھے مگر جب غزوہ احد پیش آیا تو خود بخود اسلام بیعت رغبت پیدا ہوئی اور اسلام لائے بعد اسکے انھوں نے اپنی تلوار اٹھالی اور جہاد شروع کر دیا زخمی ہو کر گر گئے جب بنی عبدالاشہل نے اپنی قوم کے لوگوں کو حرکت میں تلاش کرنا شروع کیا تو انکو دیکھا کہ مقتولوں کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں اور کچھ جان باقی ہیں لوگوں نے انکو دیکھا ہے کہ یہ کہا کہ دیکھو یہ عمرو بن زعبہ ہے یہ بیان کیوں آئے؟ یہ تو کافر تھے پس لوگوں نے اسے پوچھا کہ ای عمر و تم کیوں یہاں آئے؟ کیا تم اپنی قوم کی حفاظت کیلئے آئے تھے یا اسلام کی طرف راغب ہو کر آئے تھے؟ انھوں نے کہا میں اسلام کی طرف راغب ہو کر آیا ہوں میں مسلمان ہو کر قتال کرنے لگا یہاں تک کہ یہ حالت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔

اسکے بعد ہی انکی وفات ہو گئی لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا تو اپنے فرمایا کہ وہ یقیناً اہل جنت میں سے ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ میرے نزدیک اس قول میں اعتراض ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن ثابت بن قش بن اصرم بن عبد الاشہل مگر یہ نسب صحیح نہیں کیونکہ اصیرم عمرو کا لقب ہے لہذا ادا کا نام نہیں ہے علاوہ اسکے عمرو کے دادا کا نام اس نسب میں نہیں ہے کیونکہ اصیرم اور عبد الاشہل کے درمیان سے ازغہ باز عوار رہ گیا ہے صحیح وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ابن مندہ نے ایک تذکرہ اور لکھا ہے اور اس میں عمرو بن انیش کا نام قائم کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے اور آپ سے سالا پوچھا تھا ابن مندہ نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے مگر ہم نے وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ابو داؤد سجستانی نے روایت کی ہے اور وہ حدیث یہی تھی جو اوپر گزر چکی ہے دونوں قصہ ایک ہی ہیں۔

### (سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثبی سیف بن عمر نے اپنے راویوں سے نقل کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے لیمان بن مقرن کو جبکہ انھوں نے اہل لرے سے مشورہ لیا تھا اہل ہناؤدیر لشکر کشی کی راہ دی تھی۔ عمرو بن ثبی اس وقت عمر میں سب سے زیادہ تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

### (سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ - جنبی انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ یعقوب بن محمد ہرثلی نے وہب بن عطاء بن یزید جنبی سے انھوں نے وصاح بن سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن ثعلبہ جنبی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے انھیں اسلام کی غیبت دی وہ اسلام لائے پس حضرت نے انکے ساتھ ہجرت کیا انکی عمر سو برس سے زیادہ مگر جس مقام پر حضرت نے ہجرت کیا اس مقام کے بال سفید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ نیشی۔ ابو ثعلبہ کے بھائی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لائے تھے اس کو ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کر نیکی سے لکھا ہے۔

### (سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ کنیت انکی ابو حکیم یا ابو حکیمہ ہے بصری حوزہ بنی تھربی عدی بن نجار سے ہوئے۔ ابن شہاب نے ذکر کیا ہے کہ یہ ہر بنی غریک تھے۔ ہمیں علیہ السلام کی حدیث



اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے عمر کا سہ ہر کے ناموں میں لکھا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ بھی تھے۔  
اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ غزوہ احد میں بھی یہ شریک تھے۔ یہ ابونعیم اور ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ انصاری  
ہمدانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ انکی حدیث یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء سے انھوں نے  
وضاح بن سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن ثعلبہ انصاری سے روایت کی ہے عمرو بن ثعلبہ کی عمر سو  
برس کی ہو گئی تھی مگر ان کے سر میں جس مقام پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا بال سفید نہ ہوئے تھے۔  
ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ابن کثیر ہوں کہ ابن مندہ نے عمرو بن ثعلبہ جنہی کے تذکرہ میں لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا کہ وہ ہمدانی شریک تھے  
اور انکا شمار اہل عجم میں ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انھوں نے وہب بن عطاء سے  
انھوں نے وضاح سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن ثعلبہ جنہی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا  
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام سیال میں ملا اور اسلام لایا حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر ابن  
مندہ نے اس دوسرے تذکرہ میں بھی اس واقعہ کو ذکر کیا ہے کہ انھوں نے اس ایک واقعہ کو دو کیوں بنایا۔  
صحیح وہی ہے جو ابونعیم اور ابو عمر نے بیان کیا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ثمالی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں یانی۔ انکی حدیث شہر بن حوشب نے اسے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے میرے ہمراہ کچھ ہی قربانی کے لئے بھیجی تھیں اور فرمایا تھا کہ اگر انہیں سے کوئی جانور ہلاک ہوئے لگے تو اس کو ذبح  
کر دینا اور اس کے پیروں کو اس کے خون سے رنگ دینا اور اس کے منہ پر بھی ایک چھاپہ خون کا مار دینا اور اس قربانی کو دین  
پھوڑ دینا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ قوم جن سے تھے۔ ہم نے انکا تذکرہ محض حافظ ابو موسیٰ کی پیروی کرنے کے لئے لکھ دیا ورنہ ہم نہ کہتے۔ ہمیں  
ابو موسیٰ نے امارۃ خردی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی محمد بن رجا نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابی القاسم  
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے  
سلم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن نیمان عہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابویسیٰ سلام نے

۱۲

بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے صفوان بن معطل سلمیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ حج کے لیے جا رہے تھے جب ہم مقام جمعہ میں پہنچے تو ہم لوگوں نے ایک سانپ کو دیکھا جو ٹپ رہا تھا تھوڑی سی دیر کے بعد وہ مر گیا ہم میں سے ایک شخص نے ایک کپڑا نکالا اور اس سانپ کو اس میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا پھر جب ہم مکہ پہنچے تو ایک روز ہم کعبہ میں گئے کہ ایک شخص آیا اور اُسے ہم لوگوں سے کہا کہ عمرو بن جابر کو تم میں سے کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا ہم عمرو بن جابر کو نہیں جانتے اسے کہا اس سانپ کو کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا اس شخص نے اسے کہا اللہ تمہیں جزا دے خیر ہے وہ قوم جن کے ان لوگوں میں سے ایک شخص تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قرآن سننے کیلئے حاضر ہوئے تھے اس وقت قوم جن کے مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہو رہی تھی اسی لڑائی میں وہ شخص مارا گیا تھا پس اگر تم لوگ چاہو تو اس کپڑے کے عوض میں دوسرا کپڑا تمہیں دین ہم لوگوں نے کہا نہیں ہم معاوضہ لین گے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جبہ بن وائل بن قیس۔ ابن کلبی نے اور ابو عبید نے انکا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد کے حاضر ہوئے تھے۔ ابو عبید نے بیان کیا ہے کہ سیدنا برش کلبی جو ہشام بن عبدالمکک کے صاحب تھے انہیں کی اولاد سے تھے۔ انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جعدان۔ سید مہری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن جعدان سے فرمایا کہ اے عمرو بن جعدان جب تم کپڑا مول لو تو اسکو جانچ لیا کرو اور جب جوئی مول لو تو اسکو بھی جانچ لیا کرو اور جب تم کسی عورت سے نکاح کرو تو اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد۔ ربیع بن ہریرہ نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن جراد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو بلاؤ یہی مناسب ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جوع بن ریح بن حرام بن کعب بن سلمہ۔ انصاری سلمیٰ۔ بنی جثعم بن خزرج سے ہیں نہایت عقیقہ اور جریر بن مسعود نے کہا بنی اسحاق بنی انکو فرمایا ہے کہ میں نے انکو فرمایا۔ اہل مکہ کے دن مسید ہوئے تھے اور یہ اور عبد اللہ بن عمرو بن



حرام حضرت جابر کے والد ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے تھے یہ دونوں سارے بنو لوی تھے شعبی نے روایت کیا کہ انصاری  
 کے خاندان بنی سلمہ سے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تو آپ نے پوچھا کہ امی بنی سلمہ تمہارا سردار  
 کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ جابر بن عبد بن حنیس طرین کچھ بھلے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلے سے زیادہ اور کون  
 مرے ہو گا لہذا تمہارا سردار یہ گھونگھروالا سفید رنگ کا آدمی بنی عمرو بن جموح و اسی واقعہ کی طرف شاعر نے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے  
 وقال رسول الله الحق قوله بطن نال منها من نسمون سندا فقالوا له جابر بن حنیس علیہ السلام بنی سلمہ ان کان اسودا  
 فمے ما یطی خطوبہ لا یستمرہ ولاد فی یوم لے سواہ اید فسود عمرو بن جموح بحودہ و حق عمرو بن حنیس ان یسودا  
 و اذا جازوا لیسوال ادیب مالہ و قال خذوه انه عائد خذوا

سمیر نے اور ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بنی سلمہ سے) فرمایا تم لوگوں کا سردار  
 بشر بن برا بن عمرو ہے ہم انکا حال بشر کے نام میں لکھ چکے ہیں عیین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے ساتھ  
 یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عمرو بن جموح بنی سلمہ کے سرداروں اور  
 شراف سے تھے انھوں نے اپنے گھر میں لکھ رکھی کا ایک بت بنایا تھا جس کا نام مناف تھا اسکی بہت تعظیم کیا کرتے تھے  
 جب یہ میلہ بنی سلمہ کے نوجوان اسلام لائے بہین لکھ بیٹے معاذ بن عمرو اور معاذ بن جبل بھی تھے یہ سب لوگ بیعت عقبہ میں  
 شریک تھے یہ لوگ رات کی وقت طے کر کے بت کو ٹیکر مڑ بلکہ پر ڈال آیا کرتے تھے جنہیں علیط و عیرہ پڑتا تھا صبح کو عمر و جب اسے بت کو  
 نہ پاتے تو کہتے کہ خرابی ہو اسکی معلوم نہیں کون ہمارے معبود کے ساتھ یہ گستاخی کرتا ہے پھر اسکو جا کر ڈھونڈتے تو مزبلہ پر  
 پاتے اسکو دھو دھو دھو اور خوشبو لگاتے اور کہتے کہ خدائی قسم اگر مجھے معلوم ہو جاوے کہ یہ حرکت کسکی ہے تو میں اسے بہت ذلیل کروں  
 یہی کیفیت روز ہوا کرتی ایک روز عمرو نے ایک تلوار لیا اس بت کی گردن میں لٹکا دی اور کہا کہ خدائی قسم میں نہیں جانتا  
 کہ تیرے ساتھ یہ گستاخی کون کرتا ہے لہذا اگر تجھ میں کچھ بھی بھلائی ہو تو خود اپنی حفاظت کرے یہ تلوار تیرے پاس ہے جب سلام  
 ہوئی تو مسلمان پھر پہنچے اور انھوں نے وہ تلوار اسکی گردن سے نکال لی اور ایک مرے ہوئے کے ساتھ اس  
 بت کو باندھ کر ایک کنوین میں حبشین بجا بہت ڈالی جاتی تھی اسکو ڈال دیا صبح کو عمرو نے پھر دیکھا کہ بت غائب ہو اسکی تلاش میں  
 نکلے اور دیکھا کہ وہ ایک کتے کے ساتھ بندھا ہوا پڑا ہے یہ حال دیکھتے ہی ہدایت آئی نے انکی دستگیری کی اور اسلام لائے

ترجمہ رسول اللہ نے فرمایا اور انکا قول سچا ہے جبکہ آپ نے پوچھا کہ تم لوگ کس کو اپنا سردار کہتے ہو لوگوں نے کہا جابر بن حنیس کو باوجود کہ انکے مزاج میں بھلے ہی  
 بن قیس نے شخص پر کہ کبھی کسی برائی پران کا قدم نہیں اٹھاتا کبھی انھوں نے کسی برائی کی طرف ہاتھ نہ پڑھایا پس حضرت نے عمرو بن جموح کو سردار  
 یا رخصت انکی سخاوت کے لیے یہ مستحق بھی تھے جب کوئی بنو لوی مر جاتا تو اپنا کل ملے دینے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ال پھر حق آجائے گا ۱۲





انہوں نے علی بن انجر سے انہوں نے ابو عقیلہ و داعی سے روایت کی ہو کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے ساتھ کچھ عورتوں کو دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم گنہگار ہو کی تم کو ثواب نہ ملے گا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ تابعی ہیں حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

قوم بن سے تھے۔ ابو موسیٰ نے کہا یہ ایک دوسرے شخص ہیں اور کہا ہو کہ طہرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ طارق کے بیٹے ہیں ابن مندہ نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدرک کرنے کیلئے لکھا ہے۔ احمد بن حنبل نے ابن ابی مریم نے عثمان بن صالح سے انہوں نے عمرو جی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ نے سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا میں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ عثمان بن صالح مصری کہتے تھے میں نے عمرو بن طارق جی کو دیکھا تو میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں بلکہ میں نے آپ سے بیعت کی تھی اور اسلام لایا تھا اور آپ کے پیچھے نماز بھی پڑھی تھی میں نے سورہ حج پڑھی تھی اور اس میں دو سجدہ کئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا تھا لہذا کہتے ہیں کہ یہ لوگ قوم بن کے لوگوں کو صحابہ میں ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کا نام کسی سند میں منقول نہیں ایسا ہی ہو تو جبریل و میکائیل کو صحابہ میں کیوں نہیں ذکر کرتے جبکہ نام ایسی سند کے ساتھ منقول ہیں جن میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جهم بن عبد شریل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی جعفر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہو کہ یہ اور انکے بھائی خزیمہ اور انکے والد جهم سزین حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور (مع اور ہاجرین کے) دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینہ واپس آئے تھے جعفر نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے روایت کیا ہو کہ انہوں نے کہا جو لوگ حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے ان میں قبیلہ عبد الدار بن قصی سے جهم بن قیس بن عبد شریل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار اور ان کے بیٹے عمرو بن جهم بھی تھے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن زبیر بن شہاد بن ربیع بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری کہ میں بہت پہلے اسلام لائے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ انکا نام عامر تھا اور کنیت ابو نافع تھی حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی تھی۔ ابن اسحاق اور واقفی کا قول تھا۔ مگر ابن عقبہ نے اور ابو معشر نے انکو ہاجرین حبش میں ذکر نہیں کیا ہاں موسیٰ

ابن خثیمہ نے انکو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بھی انکو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے مگر انھوں نے انکے نسب کی بعض باتوں میں اختلاف کیا ہے اور زہیر کے بعد انکا نسب یوں بیان کیا ہے: ابن ابی شہاد بن ربیعہ بن ہلال بن اذیب بن خثیمہ۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا، عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ابی ضرار بن عاذ بن مالک بن خزیمہ۔ ان خزیمہ کا دوسرا نام مصطلق ہے بیٹے محمّد بن سعد بن کعب بن عمرو کے خزاعی مصطلق ہیں۔ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے انسے ابو وائل اور ابو اسحاق سلیمی نے روایت کی ہے۔ ابو حذیفہ نے زہیر سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے عمرو بن حارث سے جویریہ بنت حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی نونہ می چھوڑی اور نہ کوئی عتلا م اور نہ کوئی اور چیز اپنے سر سے ایک سفید نچر چھوڑا تھا اور کچھ متھپارا اور ایک زمین جو بطور صدقہ کے تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ان کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ مگر ابو موسیٰ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن حارث بن ابی ضرار بس اس سے زیادہ نسب انھوں نے نہیں بیان کیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا خیال ہے کہ یہ عمرو بن حارث بن مصطلق کے علاوہ کوئی اور شخص ہیں جنکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور ہم انشاء اللہ اسکے بعد انکا تذکرہ لکھینگے ابو موسیٰ نے انسے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے کہ قرآن کو اس طرح پڑھے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہے تو اسکو چاہیے کہ ابن مسعود کے اہجہ میں پڑھے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ علی عسکری نے ان عمرو اور عمرو بن حارث بن مصطلق کے درمیان میں فرق نکالا ہے مگر یہ دونوں ایک ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے صرف عمرو بن حارث بن مصطلق خزاعی کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ام المومنین جویریہ کے بھائی ہیں اور وہ دونوں حدیثیں بھی لکھی ہیں جو ابو موسیٰ نے روایت کی ہیں اس میں شک نہیں کہ ان کو دو گنا غلطی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے نسب سے حارث اور مصطلق کے درمیان کے نام نکال ڈالے ہیں ممکن ہے کہ ابن مندہ کو کوئی غلط نسخہ ملا ہو جس میں یہ نام نہ ہوں اور ابو نعیم نے انکی متابعت کی ہو اور خود غور نہ کیا ہو مگر تعجب یہ ہے کہ ابو نعیم نے حضرت جویریہ کا نسب بالکل ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا اور عمرو بن حارث بن مصطلق کی بہن بھی انکو بیان کیا ہے ابن مندہ نے حضرت جویریہ کے متعلق ایک عجیب بات لکھی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوہ اوطاس میں کافور قیدیوں کے ساتھ پایا تھا پھر انکو آزاد کر کے آپ کے انستہ شہبان شہ میں نکاح کیا حالانکہ غزوہ



اوطاس فتح مکہ کے بعد شہر میں ہوا تو اس ضرور ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبل قید ہونے کے نکل  
کیا تھا واللہ اعلم

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہارث بن کنانہ بن عمرو بن ثعلبہ - انصاری - بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے - یہ ابن اسحاق کا قول ہے -

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مصطلق - ام المومنین جویریہ کے بھائی تھے - انکا شمار اہل کوفہ میں ہے - یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے  
اور ان دونوں نے روایت کی ہے کہ عمرو بن حارث مذکور نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور اپنے  
کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا نیز ابن مسعود کی قرأت والی حدیث بھی روایت کی ہے - یمن ابو بکر یعنی محمد بن عبد الوہاب  
بن عبد اللہ بن علی انصاری اور ابو محمد یعنی عبد العزیز بن ابی طاہر برکات بن ابراہیم شوعی وغیرہما سے روایت کر کے  
خبر دی وہ کہتے تھے ہیں علی بن حنظل بن ہبہ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو القاسم بن سمرقندی اور ابو عبد اللہ  
یعنی محمد بن طلحہ بن علی بن یوسف رازی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن محمد بن ہزارہ مرد  
حضرت بنی سہم خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو القاسم یعنی عبد اللہ بن محمد بن اسحاق بن جبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں  
ابو القاسم بن جوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں علی بن جبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں زبیر نے ابو اسحاق سے انھوں نے  
عمرو بن حارث خزاعی سے جو حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خدا کی قسم  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑ گئے نہ کوئی درہم نہ کوئی غلام نہ کوئی لونڈی نہ کوئی  
اور چیز سوا اپنے ایک سفید مادہ نچر کے اور اپنے ہتھیار کے اور ایک سار میں جو صدقہ تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور  
ابو نعیم نے لکھا ہے اور اسکی بحث عمرو بن حارث بن ابی ضرار کے نام میں ہو چکی ہے وہیں اسکو دیکھنا چاہیے -

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہبشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک - غزوہ احد میں یہ اور انکے بھائی عبد اللہ بن حارث  
شریک تھے ان دونوں بھائیوں کے اولاد نہ تھی - انکا تذکرہ عدوی نے واقعہ سے نقل کیا ہے -

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جبب بن عبد شمس بعض لوگ انکو عمرو بن سمرہ قطع کرتے ہیں - یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انھوں نے عمرو بن ثعلبہ سے  
انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ

یا رسول اللہ ﷺ چوری کی یہ حدیث پوری ہم ثعلبہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں بعض لوگ انکا نام عمرو بن ابی حبیب اور بعض عمرو بن جندب بیان کرتے ہیں۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ انکو حسن بن سفیان نے ذکر کیا ہے صفوان بن عمرو نے ابو رباحہ سے انھوں نے عمرو بن حبیب سے روایت کی ہے کہ انھوں نے سعید بن عمرو سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بندہ نامراد ہے جس کے دل میں اللہ نے بشر پر رحمت نہ رکھی ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مسعود اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حجاج زہبی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اسلام لائے تھے۔ جب حبشہ کے لوگوں نے اسلام سے مرتد ہو جانے کا سادہ کیا تو انھوں نے بہت اچھا کام کیا ان لوگوں کو اتار دینے سے منع کیا اور اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی۔ عمرو بن فہل انہیں کا نام ہے۔ یہ ابن دبلغ کا قول تھا۔

### (سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حرث بن عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن عمرو بن فخرم قریشی مخزومی کنیت انکی ابو سعید ہے۔ انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا یہ سعید بن حرث کے بھائی تھے۔ یہ اور حضرت خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام عبد اللہ بن جاکر بنحاشے ہیں۔ یہ عمرو کوفہ میں رہتے تھے وہیں انھوں نے ایک گھر بنایا تھا۔ یہ پہلے قریشی ہیں جنھوں نے کوفہ میں گھر بنایا تھا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے جب آپ کی وفات ہوئی تو انکی عمر بارہ برس کی تھی اور بعض بولوں کا بیان کہ غزوہ بدر کے سال میں یہ اپنی والدہ کی شکم میں آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو خرید فروخت میں برکت کی دعادی تھی چنانچہ انھوں نے بہت مال کمایا اور کوفہ میں یہ سب سے زیادہ مالدار تھے سب لوگ انکے پاس آیا کرتے تھے اور ان پر اعتبار رکھتے تھے اور ان سے محبت رکھتے تھے جنگ فادسیہ میں فریبک تھے اور وہ ان سے بڑے کار نمایان ہوئے یہیں ابو الفرج بن ابی المر جاز نے اجازۃ اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر ہمدانی وہ کہتے تھے یہیں حسن بن علی نے ہمدانی وہ کہتے تھے یہیں حماد بن علی نے نصر یعنی ابو عمر حجاز سے انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے انھوں نے عمرو بن حرث سے روایت کر کے ہمدانی وہ کہتے تھے میرے بھائی سعید بن حرث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اسوقت آپ سونا تقسیم کر رہے تھے چنانچہ ایک ٹکڑا آپ نے مجھے بھی دیا میں نے اسے دل میں لیا کہ یہ سونا میں جس چیز میں رکھ دوں گا اس میں برکت ہو جائے گی چنانچہ آخر آخر میں میں نے وہ سونا اسی گھر میں رکھ دیا یہیں تقسیم ہوا افضل مخزومی سے اپنی سند ابو یعلیٰ تک پہنچا کر ہمدانی وہ کہتے تھے یہیں محمد بن یسیر نے ہمدانی وہ کہتے تھے



ہیثم بن یان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن حرث کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے رزق کی دعا دی انکی وفات ششمین ہوئی۔ انکی اولاد کوفہ میں تھی۔ انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے۔

(رسیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حرث۔ ابو یعلیٰ موصلی نے انکا تذکرہ عمرو بن حرث مخزومی کے بعد لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو حنیثمہ نے انکو ذکر کیا ہے اور اسے دو حدیثیں بھی روایت کی ہیں کہا ہے کہ ہم سے ابو حنیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا ابو یعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے ابن دورق یعنی احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حرث نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خادم سے خدمت لینے میں جس قدر تخفیف کرو گے اس کا ثواب تمہاری ترازو سے اعمال میں ہوگا۔ ابو یعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو ہانی یعنی حمید بن ہانی بخولانے خبر دی کہ انھوں نے ابو عبدالرحمن جلی اور عمرو بن حرث وغیرہا کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز فرماتے تھے کہ عنقریب تم ایسے قوم کے پاس جاؤ گے جنکے بال گھونگھروالے ہونگے تم انکے ساتھ عمدہ سلوک کرنا کیونکہ وہ تمہارے لئے قوت بازو ہونگے اور حکم خدا دشمن کے سامنے تمہاری کامیابی کا ذریعہ بنیں۔ مراد آپ کی اس قوم مصر کے قبیلے تھے۔ ابو حنیثمہ اور ابو یعلیٰ نے جو دیکھا کہ ان عمر سے اہل مصر فضائل مصر میں حدیثیں روایت کرتے ہیں تو انھوں نے انکو عمرو مخزومی کے علاوہ دوسرے شخص سمجھا ہے کیونکہ عمرو بن حرث مخزومی کوفہ میں رہتے تھے واللہ اعلم۔

(رسیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حنابلہ بن نعیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ نعیم بن مطرف بن معروف کے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا معروف بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد عمرو بن حنابلہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے لوٹے تو وہ دودھ پیتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مسدد اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(رسیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حزم بن زید بن لؤذان بن عمرو بن عبد شمس بن عثیم بن مالک بن نجار۔ الصاری مخزومی ثم البخاری۔ بعض لوگ

انکا نسب مالک بن بزم بن حورج کے خاندان میں اور بعض قبیلہ بن زید شاہ بن حبیب بن عبد حارث بن مالک کے خاندان سے بیان کرتے ہیں۔ انکی والدہ قبیلہ بنی ساعدہ کی تھیں کینت انکی ابو ضحاک تھی سب سے پہلا غزوہ انکا خندق تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اہل بحران پر عامل بھی بنایا تھا اسوقت انکی عمر ستر و سال کی تھی انسے پہلے آپ خالد بن ولید کو اہل بحران کے پاس بھیج چکے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے آپ نے ان لوگوں کو ایک تحریر بھی بھیجی تھی جس میں فراموشی اور صدمات و دیات کا بیان آپ نے کیا تھا۔ ہمیں کئی بن محمود نے اجازت اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حارث نے بکر بن سوادہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ زیاد بن نعیم نے عمرو بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اتر دو اس قبر واسے کو مکلیف نہ داناکی وفات مدینہ منورہ میں شہداء اور قبول شہداء میں ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ انھوں نے بعد خلافت حضرت عمر بن خطاب مدینہ میں وفات پائی صحیح یہ ہو کہ شہداء کے بعد انکی وفات ہوئی کیونکہ محمد بن سیرین نے اسے روایت کی ہو کہ انھوں نے حضرت معاویہ سے بہت سخت گفتگو کی تھی جب انھوں نے یرید کے لئے بیعت لینے کا ارادہ کیا تھا اور ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عمرو بن حزم سے روایت کی کہ جب حضرت عمار بن یاسر (جنگ صفین میں) شہید ہوئے تو انھوں نے حضرت عمرو بن عاص کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار کو گروہ باغی قتل کریگا۔ اسے انکے بیٹے محمد اور نضر بن عبد اللہ سلمیٰ اور زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سینا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان۔ انکا تذکرہ سب کے نام میں گزر چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سینا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حسن انصاری۔ سب نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن کئی بن عمار سے انھوں نے اپنے چچا عمرو بن ابی حسن سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور امین ایک مرتبہ کھلی کی اور ایک مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سینا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم قضاعی ثم اقمینی۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی قین پر عامل بنایا تھا جب قضاعہ کے عامل مرتب ہوئے



ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ غیر محفوظ ہے سنیان نے ابن ابی ذئب سے انھوں نے عمارت بن حکم سے انھوں نے عمرو بن حلاس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو بیچ شرک پر نہ چلنا چاہیے ورنہ مرنے کے ساتھ اختلاط ہوگا بلکہ انکو یکسو ہو کر چلنا چاہیے اس حدیث کو ذکیع نے ابن ابی ذئب سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو عمارت نے حکم سے انھوں نے عمرو سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ اور کہا ہے کہ بقول بعض انکی کنیت ابو عمرو بن حلاس ہے اور یہی مشہور ہے۔

ابن حاتم بن جموح۔ البصاری۔ قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے یہ اُن کو دے والوں میں تھے جنکے  
حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وَلَا تَعْلَمُ الذِّينَ اِذَا مَا تُلٰوْكَ لَتَعْلَمَهُم مُّطَّلَعًا اَجْدَا اَحْكَمُ عَلَيْهِ تَوَلّٰوْا وَاٰیٰتِهِمْ لَفِيضٌ مِّنَ الدَّرَجٰتِ حِثُّوْا  
الْاَشْجِدَ وَاَلْيَفْقٰتُوْنَ۔ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے۔ یہ لوگ بہت سے تھے۔ اس حدیث کو جعفر نے اپنی سند سے ساتھ ابن  
اسحاق سے نقل کیا ہے۔ اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ احمد کے ذیل شہید ہوئے اور یہ اور عبداللہ بن عمر و حضرت  
جابر کے والد ایک قبر میں مدفون ہوئے تھے اس قبر کا نام قبر الاخوین ہے یہ دونوں باہم سائے بہنوئی تھے ان کا  
تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے حالانکہ جو شخص عبداللہ کے ساتھ مدفون  
ہوئے تھے وہ عمرو بن جموح ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔

ابن حمزہ بن سنان - اٹلی - مدینہ من رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ مدینہ میں آئے تھے بعد اسکے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اجازت مانگی کہ اپنے جنگل کی طرف واپس جائیں چنانچہ آپنے اجازت دی اور یہ چلے جب مقام صو عقبہ میں جو مدینہ سے ایک منزل فاصلہ پر ہے تو ایک  
لوٹھی عرب کی مالکوعلی جو نہایت حسین لکھی شیطاں نے انکو بہکا یا اور یہ اس سے متلوٹ ہو گئے اور یہ محسن شتھے بعد اسکے اپنی  
صاحبت طاری ہوئی اور پھر نبی صلعم کے حضور میں واپس آئے اور آپکے سب حال بیان کیا آپنے اپنی حد جاری کر دی  
ایک شخص کو حکم دیا کہ انکو سو دردمار سے دوڑ نہ بہت سخت بیرون بہت نرم۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ

اسی طرح لکھا ہوا تھا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظل بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بعد حدیبیہ سے ہجرت کی تھی۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حجتہ الوداع کے سال اسلام لائے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اور آپ سے احادیث حفظ کی تھیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور پھر مصر میں چلے گئے تھے یہ یونانیوں کا قول ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ شام میں رہتے تھے بعد اسکے کوفہ میں چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ مصر سے کوفہ گئے تھے۔ اے جبر بن یفرا اور رفاعہ بن شداد قبیلانی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ یمن ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند ابو زکریا یعنی یزید بن ابی اسحاق پہونچا کہ خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابن جنس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے یحییٰ بن حمزہ سے انھوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انھوں نے یوسف بن سلیمان سے انھوں نے اپنی داودی ناشرہ سے انھوں نے عمرو بن حنظل سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پلایا تھا تو آپ نے یہ دعا دی کہ یا ابراہیم انکے شباب سے بر خور دار کہ چنانچہ انکی عمر اسٹی برس کی تھی اور انکی دائیں ہاتھ میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔ یہ ان چار آدمیوں میں سے ایک شخص تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کوسے تھے اور بعد وفات حضرت عثمان کے خلیفہ علی بن شامل ہو گئے تھے اور حضرت علی کے ساتھ انکے تمام غزوات جبل اور صفین اور نہردان میں شریک تھے انھوں نے جبر بن عدی کی اعانت کی تھی اور انکے اصحاب میں سے تھے انکو زیاد کی طرف سے ایسا خوف ہوا کہ وہ عراق سے موصل چلے گئے تھے اور وہاں ایک قریب کے غار میں مخفی ہو گئے تھے پس حضرت معاویہ نے اپنے عامل کو جو موصل میں تھا لکھ بھیجا کہ عمر و کو میرے پاس بھیج دو عامل نے ایک شخص کو بھیجا کہ غار سے انکو کھلائے وہ آدمی جو گیا تو اسے دیکھا کہ وہ مردہ ہے یمن انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا موصل کے عامل اسوقت عبدالرحمن بن حکم تھے جو حضرت معاویہ کے بیٹے تھے۔ یمن ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند ابو زکریا تک پہونچا کہ خبر دی وہ کہتے تھے یمن اسماعیل بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے یمن سے علی بن مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے سہتہ علم ذہبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلا مسلمان کا جو کاٹ کے بھیجا گیا وہ عمرو بن حنظل کا تھا جو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا گیا۔ سفیان کہتے تھے کہ حضرت معاویہ کا حکم صرف اسی تھا کہ عمرو بن حنظل کو گرفتار کر لاء مگر جب لوگوں نے دیکھا کہ انکو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور یہ خیال ہوا کہ حضرت معاویہ کو اس بات کا یقین نہ آیا تھا تو انکا سر کاٹ کر بھیج دیا



ابو زکریا کہتے تھے کہ مجھے عبداللہ بن مغیرہ قریشی نے حکم بن موسیٰ سے انھوں نے یحییٰ بن حمزہ سے انھوں نے اسحاق بن ابی غزوہ سے انھوں نے یوسف بن سلیمان سے انھوں نے اپنی دادی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں عمرو بن حمق کے مکاح میں آمنہ بنت ثمرہ تھیں حضرت معاویہ نے انکو دمشق کے قید خانہ میں قید کر دیا تھا جب عمرو بن حمق کا سر آیا تو ان کے پاس بھیجا گیا اور انکی گود میں ڈال دیا گیا یہ حال دیکھ کر انکی حالت بہت خراب ہو گئی انھوں نے وہ سر اپنی گود میں رکھا اور انکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور انکے منہ پر بوسہ دیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اس (ہمد رفیق) کو مجھے بہت دنوں تک جدار کھا پھرا ہے تم نے انکا سر میرے پاس مجھ میں بھیجا کیا عمدہ تحفہ ہو جو کسی طرح واپس نہیں کیا جاسکتا۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (انکا انتقال نہیں ہوا تھا) بلکہ یہ بیمار تھے نقل و حرکت کی ایمن طاقت نہ تھی رفاعہ بن شداد بھی لائے ساتھ تھے انھوں نے رفاعہ سے کہا کہ تم چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم بھی میرے ساتھ گرفتار ہو جاؤ اسکے بعد عمرو کا سر کاٹ کر حضرت معاویہ کے پاس شام بھیج دیا گیا انکا قتل شہرہ بخمری میں ہوا تھا ہمیں عبدالوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ قاری یعنی ابو عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سدی نے رفاعہ بن شداد قبہانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں مختار کے پاس گیا تو اُسے ایک تکیہ میرے قریب ڈال دیا اور (دوسرے تکیہ کبیر بن اشارہ کر کے) کہا کہ اگر میرے بھائی جبریل اس تکیہ کے پاس نہ بیٹھے ہوتے تو میں یہ تکیہ تمھارے پاس رکھ دیتا (یہ کلمہ سن کر مجھے ایسا غصہ آیا کہ) میں نے ارادہ کیا کہ اسکی گردن مار دوں پھر میں نے اس سے ایک حدیث بیان کی جو مجھے عمرو بن حمق نے بیان کی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن کسی مومن کی اپنی جان کا امین بنائے اور وہ اسکو قتل کر دے تو میں اس قاتل سے بری ہوں حضرت عمرو بن حمق کی قبر موصل میں مشہور ہے اسکی زیارت کیجاتی ہے اور اسکی قبر پر ایک بڑا قبہ بھی بنا ہوا ہے جسکی تعمیر ابو عبداللہ سعید بن حمدان جو سیف الدولہ اور ناصر الدولہ کے چچا کا بیٹا تھا شعبان ۳۳۲ھ میں شروع کی تھی اور اس قبہ کی تعمیر کے باعث سے سنی شیعہ میں ایک فتنہ بھی برپا ہوا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حبرہ انصاری۔ انکے نام میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنی سنن میں انکو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمال اور کوفیدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابن بریدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن حفص سدوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عاصم بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قیس بن ربیع نے

۱۲۔ یہ نصیب آخر میں دعوت بھی کرنے لگا تھا کہتا تھا کہ جبریل میرے پاس وحی لیکر آئے ہیں ۱۲

اعمش سے انھوں نے ابوسفیان سے انھوں نے جابر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انصار میں سے ایک شخص جنگو لوگ عمرو بن حبہ کہتے تھے اور انکو سانپ کا ایک منتر معلوم تھا آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنے منتر وغیرہ سے ممانعت فرمائی ہو اور مجھے سانپ کا ایک منتر معلوم ہے چنانچہ وہ منتر انھوں نے آپ کو سنایا آپ نے فرمایا اس قسم کے منتر میں کچھ مضائقہ نہیں نیز ایک اور شخص انصار میں سے آئے اور وہ پچھو کا منتر جانتے تھے اُسے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ پہنچا ہے اس حدیث کو ابو معاویہ وغیرہ نے اعمش سے روایت کیا ہے انھوں نے انکا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے اور ابو الزبیر نے جابر سے روایت کیا ہے انھوں نے بھی انکا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن عدی بن بخار انصاری خوزرجی بخاری بدر بن شریک تھے یہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار سے شریک بدر تھے یہ روایت نقل کر کے سنائی کہ بنی عدی بن نجاس سے عمرو بن خارجہ بن قیس تھے۔ انکا تذکرہ ابن منذرہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ بن منافق اسدی۔ اور بعض لوگ انکو شعری کہتے ہیں حضرت ابوسفیان بن حرب کے حلیف تھے اور بقول بعض انکا نام خارجہ بن عمرو ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ اُسے عبدالرحمن بن غنم شعری نے روایت کی ہے۔ ہمیں بہت لوگوں نے اپنی سند ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی کہ انھوں نے کہا ہے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے انھوں نے شہزاد حوشب سے انھوں نے عبدالرحمن بن غنم سے انھوں نے عمرو بن خارجہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (شام) منیٰ میں خطبہ پڑھا اسوقت آپ اپنی اڈنی پر سوار تھے اور میں اسکی گردن کے نیچے کھڑا تھا اسکا لہاب میرے شانہ پر ٹپک رہا تھا وہ ہانپ رہا تھا جاتی تھی آپ نے اس خطبہ میں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث میں ہر حق وار کا حق قائم کر دیا ہے لہذا اب کسی وارث کیلئے وصیت جائز نہیں اور لڑکا صاحب فراش کو دلایا جائے گا اور زانی کو پتھر لینے انکا تذکرہ دینون نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو احمد عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن نافع سے انھوں نے سید الملک بن قدامہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے خارجہ بن عمرو جمحی سے روایت کیا ہے۔ ابو بکر بن ابی عاصم نے بھی انکو جمحی بیان لکھا ہے۔



ہیں بھی بن محمود نے اپنی سند ابو بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے سمر سے انھوں نے سطح سے روایت کر کے بیان کیا نیز یعقوب نے کہا ہے کہ ہم سے حاتم نے محمد بن عبید اللہ سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے فہر بن حوشب سے انھوں نے عمرو بن خارجہ جعفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے گردن کے نیچے کھڑا ہوا تھا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ابو احمد عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر انھوں نے انکو انصاری بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو اسدی کہتے ہیں نیز انھوں نے ان سے ایک حدیث نماد کی فضیلت میں روایت کی ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

حضرت جناب کے غلام تھے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے مگر اسکی سند صحیح نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خزاعہ بکھول نے عمرو بن ابی خزاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی ہمارا قتل ہو گیا تھا اور ہم نے حضرت کے سامنے استغاثہ کیا تھا آپ نے اسکا فیصلہ کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حلاس قبیلہ بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ انصاری اوسی ہیں۔ بعض لوگ انکو مخزومی کہتے ہیں انکا تذکرہ جعفر نے فرکا سے ہرین لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خلف بن عمیر بن جدعان قریشی تھے۔ عمرو کا نام ماجر بھی ہے۔ ماجر کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ میم کی ردیف میں آئے گا۔ کیونکہ یہ ماجر ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع مزنی ان سے ہلال بن ابی ہلال نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کے بعد قربانی کے دن خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا اسوقت آپ کے ساتھ اونٹنی پر علی بن ابی طالب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ حدیث ابو اسلمہ عمرو بن رافع کے لکے والد سے بھی مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع کنیت انکی ابو قتادہ تھی۔ انصاری ہیں۔ محمد بن سعد نے ماقدسی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہیشم بن

یہی ہے بیان کیا کہ انکا نام عمرو بن لہی ہے اور محمد بن عمرو نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عمران بن لہی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام عمارت بن لہی ہے اور میں نے یاد دلا دیا مشورہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

### رسیدہ شجرہ و رشتہ (امیر غنم)

ابن مزہب۔ سعید نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ قیس بن ہاشم نے عمرو بن مزہب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کیا اس وقت آپ نورایت تھے کہ امیروں میں عمرو بن عزیز جن دھندہ طریک کے کثیر ہوتا ہوں وہ ایسا ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اسکو دیکھ کر ہنس دیتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

### رسیدہ شجرہ و رشتہ (امیر غنم)

ابن رباب بن نعیم بن سعید بن مسعود قریشی بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام غیر ہے۔ یہاں عربین بعض سے ہیں کہ محمد بن عمر بن خالد بن ولید کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

### رسیدہ شجرہ و رشتہ (امیر غنم)

ابن زائد بن عمرو۔ انہیں کی کثرت ہیں ام مکتوم ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام عمرو بن قیس بن یحییٰ بن اہک تھا۔ انکی والدہ ام مکتوم کا نام عاتکہ تھا۔ اہل سحان نے برابر بن قازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے جو شخص ہجرت کر کے ہوائے پاس آیا وہ سب بن عمر کے لگے بعد ان ام مکتوم آئے اور ابو احمری ثانی نے ان ام مکتوم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد آفتاب بلند ہونے کے باہر شریف ہوئے اور آپ نے ہجرت کے پاس پہنچے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ اے اہل ہجرت آگ دو کہ یہی چراوینے لگتے ہوئے مش مش اور ایک شب کے چٹا گئے ہیں گرم لوگ ہمارے چلے جو میں جان رہا ہوں تو تم ہست کہ نہ ہست اور ہست روئے انکا تذکرہ ابن سعد اور ابو نعیم نے لکھا ہے

### رسیدہ شجرہ و رشتہ (امیر غنم)

ابن زرارہ۔ انصار میں۔ اور یحییٰ بن علقمہ بن سعید بن عمرو نے انھوں نے ویس بن سیدان بن ابی سائب سے انھوں نے ام مکتوم سے انھوں نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ایک عمرو بن زرارہ آئے ایک وہ بدبانہ سے ہوئے اور ایک چادر اوڑھتے ہوئے تھے مگر یہ ہند انکا نمونہ سے لکھا تھا ابی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سے کھاروا اٹھایا اور نہایت عاجزی کے ساتھ کہنے لگے کہ یا اللہ یہ تیرا بندہ اور میرے بندے کا اور تیری قوم کی کا بیٹا ہے یہاں تک کہ عمرو بن زرارہ نے آپ کا کلام سنا تو روٹی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منت ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری پتلیاں باریک ہیں (اس سبب سے یہ بندہ بھی کر لی ہے)



رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ہر چیز اچھی پیدا کی ہے اور عمر بن زرارہ السدوسیؓ سے بند کرنے والوں کو دوست نہیں رکھنا۔ اس حدیث کو ابن قانع نے اسماعیل بن فضل سے انھوں نے یعقوب بن کعب سے انھوں نے ولید بن مسلم سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور انھوں نے انکا نام عمرو بن سعید بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن زرارہ غنی۔ ان کا محل انکے والد کے نام میں روایت سے میں گذر چکا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنکو حضرت عثمان بن عفان نے کوفہ سے دمشق بھیجا تھا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ انکے لئے بیٹے سعید اور سیمی نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ذرؓ تھی۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ منصور بن ابی مزاحم نے اور سوید بن سعید نے خالد ریات سے انھوں نے ذرؓ سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے جو ان چار آدمیوں میں سے ایک شخص تھے جنھوں نے بوقت شب حضرت عثمان بن عفان کو دفن کیا تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو اپنے فرمایا کہ اہل قبا کے پاس چلو ہم انکو جا کر سلام کرینگے چنانچہ آپ تشریف لینگے اور ان لوگوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ اہل قبا کچھ پیچھے رہو۔ اس کے آؤ چنانچہ وہ لوگ لائے اپنے ان پیچھے سے قبلہ بنا دیا اس حدیث کو سوید بن عامر نے خالد سے روایت کیا ہے اور انھوں نے ذرؓ بن عمرو سے جو حضرت جناب کے غلام تھے اسکو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زہیر بن مالک بن امر القیس۔ انصاری ابن عقبہ کے انکو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن کلثوم خزاعی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے ہشام بن غنی نے انکا نسب س طرح بیان کیا ہے عمرو بن سالم بن حنیفہ شاعر تھے یہ شعر انھیں کا ہے۔

لاہم انی ناشد محمداً بد حلف ابیاد ابیہ لآلدا

گرامن منہ اور ابو نعیم نے انکا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی کعبی۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکر تک پہونچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے زہری نے عمرو بن زہیر سے انھوں نے مردان بن حکم اور مسور بن خرمہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ دونوں

۱۵ ترجمہ کچھ غم نہیں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دلاؤں گا اپنے اور انکے باپ دادا کی ۱۴

کہتے تھے عمرو بن سالم خزاعی سوار ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے جبکہ خزاعہ اور بنی بکر کا واقعہ پیش آیا انھوں نے  
 مدینہ پہنچ کر حضرت سے سب واقعہ بیان کیا اور کچھ اظہار بھی اپنے سوز و غم کے ساتھ اپنے کے سامنے پڑے وہ اشعار یہ ہیں۔  
 لاہم انی ناشد محمد بن حلف ابنا وابیہ الا لہذا کنت لنا باوکنا ولدا ثم استلمنا مسلم فمزعنا  
 قال رسول اللہ نصر اعتدا وادع عباد اللہ یا تو امدوا فیہم رسول اللہ متجدد ہوا ان شیم حسفا وجر ترہا  
 فی فیلق کالجہ یجری ہزبا ان قریشا خلفوک الموعدا ولقضوا یشاکک الموکدا وزعموا ان لست تدعوا احدا  
 دہم اذل واصل عدوا قد جعلولے بکدار مرصدا ہم بیتونا بالوتیر عسدا فقتلونا رکبا وسجدا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امی عمرو بن سالم تم نے بیشک (دین خدا کی) مدد کی پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک  
 لکڑا ابراہیم آسان پر نمودا ہوا تو عمرو بن سالم نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ابرہہ کعب کے فتح کی خوشخبری سن رہا ہے اسی وقت سے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد (مکہ) کی تیاری شروع کر دی اور یہ کسی پر ظاہر نہیں کیا کہ کس طرف جانے کا ارادہ ہو اور  
 آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اہل قریش سے یہ خبر مخفی رہے تاکہ یکایک آپ وہاں پہنچ جائیں اسکے بعد آپ تشریف  
 لے گئے اور مکہ فتح ہو گیا اس واقعہ کو ہم تاریخ کامل میں پورا بیان کر چکے ہیں انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے  
 (سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن حضیرہ بن سالم قبیلہ بنی ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے ہیں شاعر تھے جو جہند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 بنی کعب کیلئے ہاندھ بیٹے تھے انکو یہی اٹھاتے تھے اور اس وقت کہتے تھے لاہم انی ناشد محمد امہ تمام اشعار کے۔  
 ابن شامہ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے یہ تذکرہ ابن مندہ پر استدراک  
 کر نیکی لکھا ہے مگر کوئی وجہ استدراک کی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ وہی نام ہے جو اس سے پہلے گذر چکا صرف فرق اس قدر ہے  
 کہ ابن اسحاق وغیرہ نے نسب کو مختصر بیان کیا ہے جیسا کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے شاید ابو موسیٰ نے چونکہ پہلے تذکرہ  
 میں یہ کہ نسب صرف سالم تک بیان کیا گیا ہے اور اس تذکرہ میں دیکھا کہ نسب اس سے زیادہ مذکور ہے تو انھوں نے خیال کیا  
 کہ یہ کوئی اور شخص ہیں۔ ہم نے جو نسب انکا ابن کلبی سے پہلے تذکرہ میں نقل کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں

لے ترجمہ کچھ غم مین میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قسم ملاؤں گا اپنے اور اس کے باپ دادا کی ہر عمر آپ ہمارے باپ ہیں اور ہم آپ کی اولاد  
 ہیں ہم اسلام لائے اور دست کشی نہیں کی پس میں رسول خدا کی پوری وکرونگا اور بندگان نہ کروں دیکھئے لادنگاہ انین سو خدا میں ایسے ریم کہ خوف خدا ہے  
 لکھا چہرہ متغیر ہو جاتا ہے گو یا کہ دریا پر کھٹ ہے رہا ہے یا اللہ قریش نے مجھ سے وعدہ خلافی کی اور تیرا وعدہ تو دیا اور کہتے ہیں کہ تو کسی کو اپنی طرف نہیں بلایا اور جو لوگ  
 بہت دلیل و قیاس ہیں انھوں نے مقام کہا میں ہاں سے لے لیکن گادقا نام کی بڑی آنکھوں نے مقام و میر میں ہر شخصوں کا بار بار بابت نماز میں قتل کیا ہے ۱۲





(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن معمر بن انس بن اودہ بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ یہ ابو نعیم اور ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن سراقہ بن معمر انصاری عبداللہ بن سراقہ کے بھائی تھے۔

بہمن علیہ السلام نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے شریک سے برکت ناموں میں نقل کر کے بیان کیا کہ نبی عدی بن کعب سے عمرو بن سراقہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ بھی تھے ان کے کوئی اولاد نہ تھی موسیٰ بن عقبہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ عمرو واحد اور خندق اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بیجا تھا ہمارے ساتھ عمرو بن سراقہ بھی تھے ان کا پیٹ بہت ہلکا تھا اور قد لانا تھا انکو بچوک جو معلوم ہوئی تو وہ بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ایک پتھر لیکر ان کے فک پر باندھ دیا پس وہ چلے پھر ہم لوگ عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے ان لوگوں نے ہماری ضیافت کی عمرو کے کینے میں سمجھتا تھا کہ انسان کے دونوں پر اسکے پیٹ کو اٹھاتے ہیں حالانکہ آج معلوم ہوا کہ پیٹ پیروں کو اٹھاتا ہے روایت ہے جب بھوکا ہوتا ہے تو آدمی چل ہی نہیں سکتا۔ انکی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے جو ان کو انصاری قرار دیا ہے یہ غلط ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر نیکی لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور ابن مندہ نے ان کو انصاری لکھا ہے لیکن یہ کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں۔ جعفر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمرو بن خطاب وادی القری میں انکو حصہ دیا تھا۔ جعفر نے ان دونوں کے درمیان میں فرق پیدا کیا ہے۔ اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسحاق سے اسکو روایت کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابو عبداللہ نے عمرو بن سراقہ انصاری کا ذکر کیا ہے شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں بحسب یغزبات ہے کیونکہ پہلے عمرو بن سراقہ کو عدوی بیان کیا گیا ہے پس لا محالہ یہ عمرو بن سراقہ انصاری کے والد علم

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سحر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضیمہ بن حارث بن فہر قریشی فہری کینت انکی ابو سعید ہے اور ان کے بھائی وہب بن ابی سحر ماجرین حبش سے تھے اور دونوں غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور کلبی کا قول ہے اور واقعی اور ابو معشر نے کہا ہے کہ ان کا نام معمر ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ ہمدان اور اسعد اور



خندق اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ یہی ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے شمر کا سے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ نبی حارث بن نضر کے خاندان سے عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی نیز اسی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے مہاجرین حبش کے ناموں میں بھی عمرو بن ابی سرح بھی تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی وفات مدینہ میں بعد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہجری میں ہوئی۔ طبری نے اسکو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن معاذ انصاری اشہلی۔ یہ انہیں سعد کے بیٹے ہیں جنکی وفات سے رجم کا عرشل بل گیا تھا کینیت انکی ابو وقار تھی بیعتہ الرضوان میں شریک تھے اننے لکھے بیٹے واقعہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قباہنی حبشین ریشمی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں لوگ اس قبا کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگے تو آپ فرمایا کہ جنت میں سعد کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ انکی اولاد میں سے محمد بن حنین بن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ ہیں جو علمائے انصار میں سے ایک شخص ہیں محمد بن عبد الرحمن بن سعد کے ساتھ یہ بھی تھے اور انصار کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد الخیر کے بیٹے ہیں نام ان کا عامر بن مسعود تھا۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد کینیت انکی ابو کبشہ ہے۔ انصاری بھی بن یونس نے نام انکا اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن سعید ہے۔ یہی زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سی قبیلہ بنی قریظہ سے ہیں بنی قریظہ کے قلعہ سے اسی شب میں آئے تھے جسکی صبح کو قلعہ فتح ہوا تھا شب کو یہ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں رہے مگر صبح کو نہ معلوم ہوا کہ کہاں چلے گئے پھر اسوقت آج تک نکلا ہے نہ ملا ابن شاہین نے اسکو بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد بعض لوگ کہتے ہیں مشعور یا فعی تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا شمار صحابہ میں ہے لیسے سلیمان بن زیاد اور

ابو معشر حمیری نے روایت کی ہے ابن لہیہ نے عیاض بن عیاس قببانی سے انھوں نے ابو معشر حمیری سے انھوں نے عمرو بن شعوا یا نفعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیوں پر بیٹھنے لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہوتی ہے جن سات آدمیوں پر بیٹھنے لعنت کی ہے وہ یہ لوگ ہیں کتاب المدین زیادتی کرنے والا اور تقدیر الہی کی تکذیب کرنے والا اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال جاننے والا اور میری عزت کی بے حرمتی کو جائز جاننے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا اور مال غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کر کے والا اور اپنی سلطنت کے غرور میں اس شخص کو عزت دینے والا جسے خدا نے ذلیل کیا اور اسکو ذلت دینے والا جسے خدا نے عزت دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

اسیدنا، عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن اذعون زید بن عطاء اسی انصاری جعفر نے انکا تذکرہ شرکا سے برہین کیا ہے ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ سے اسین غلطی ہو گئی ہے کہ انھوں نے انکے والد کا نام سعید بتایا حالانکہ انکا نام معبد ہے اور انھوں نے خود بھی عمرو بن اور عمیر بن معبد کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہے اور بتے بھی ان دونوں ناموں میں انکا ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

اسیدنا، عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی۔ انکی والدہ صفیہ بنت میسر بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں حضرت خالد بن ولید انکے چچا تھے انھوں نے اور انکے بھائی خالد بن سعید نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبش کی طرف دوسری مدینہ کی طرف اور یہ دونوں بھائی ایک ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے مگر عمر و خالد کے کچھ دنوں بعد اسلام لائے تھے۔ واقعہ یہ ہے جعفر بن محمد بن خالد سے انھوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انھوں نے ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا عمرو بن سعید میرے والد کے جانشین کچھ دنوں بعد حبش گئے تھے پھر وہیں لے گئے یہاں تک کہ اور اصحاب نبی کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر وہاں سے آئے جس وقت مدینہ پہنچے اس وقت آنحضرت جبرین تھے یہ شہر ہجری واقعہ ہے پس عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین اور لطف اور تبوک میں شریک ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر کے میوہ جات کی تکمیل پر مقرر کیا تھا جب یہ اور انکے بھائی خالد اسلام لائے تو انکے پیسے امان لے لیے یہ اشعار کے انکے والد سعید مقام ظریہ میں انتقال کر گئے تھے وہ اشعار یہ ہیں۔

الالیات مینا بالظریہ شاہداً لما یفتري فی الدین عمرو و خالد بن اطا غابنا امر النساء فاصبحنا بیعدنا من اعدائنا من کما بدک  
سہ نرجہ کاش تھا ظریہ کا مردہ اسوقت دیکھتا کہ عمرو و خالد بن اطا غابنا امر النساء فاصبحنا بیعدنا من اعدائنا من کما بدک



نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور ان لشکروں کے ساتھ جنہیں ابو بکر صدیق نے شام کی طرف بھیجا تھا گئے تھے اور واقعہ اجنادین میں بعد خلافت ابو بکر صدیق شہید ہوئے یہی اکثر اہل سیر کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ عمرو یرموک میں شہید ہوئے تھے مگر اور کسی نے ابن اسحاق کے قول سے اتفاق نہیں کیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مرج الصفر میں شہید ہوئے تھے مرج الصفر اور اجنادین دونوں جہاد میں اولیٰ سلمہ ہجری میں ہوئے تھے انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سعید تھی۔ انصاری ہیں۔ شرکاء بدر میں سے ہیں۔ ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے وکیع نے سعد بن سعید تغلبی سے انھوں نے سعید بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر سے تھے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر خلوص قلب سے ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید ہذلی کنیت انکی ابو سعید تھی۔ حاتم بن اسمعیل نے عبد اللہ بن یزید ہزلی سے انھوں نے سعید بن عمرو بن سعید ہذلی سے انھوں نے اپنے والد سے جو بہت بوڑھے آدمی تھے اور انھوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں دیکھے تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ہمراہ ایک بت کے پاس جو مقام سواع میں تھا گیا اور کچھ ذبیحہ بھی ہم نے اس کے سامنے کئے تھے ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی حنین میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے محاسم یعنی ابو عبد الرحمن نے اسی طرح روایت کی ہے حاکم ابو احمد نے ایسا ہی بیان کیا ہے پھر حنین کے بعد اسلام لائے ان سے مروی ہے کہ حنین کے دن جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سواع عباس اور ابو سفیان بن حارث کے کوئی نہ تھا پس آپ نے ایک مشٹ خاک اٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی پس ہم سب لوگوں کو یہ معلوم ہونے لگا کہ ہر شجر و بجر ہمیں پڑنے کیلئے دوڑا ہوا ہے پس میں اپنی گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا اور طائف میں آکر بیٹھ کر یہ واقعہ بیان کیا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قنلف بن وقص بن مرہ بن ہلال بن فالح بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہشہ بن سلیم

کنیت انکی ابو الاغور تھی سلمیٰ ہیں۔ انکی والدہ قریبہ بنت قیس بن عبد شمس تھیں قبیلہ عمرو بن مہصلہ سے۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں حضرت معاویہ کے مشہور رفیقوں میں ہیں صفین میں تمام لڑائی کا مارا انھیں پر تھا۔ مسلم بن حجاج نے کہا ہے کہ الاغور سلمیٰ کا نام عمرو بن سفیان تھا صحابی ہیں اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ صحابی نہیں ہیں جاہلیت کا زمانہ انھوں نے پایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث جو انھوں نے روایت کی ہر مرسل ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے حق میں ایک حرص کا خوف ہے دوسرے ہوا سے نفسانی کا تیسرے بادشاہ گمراہ کا۔ یہ حضرت معاویہ کے اصحاب میں سے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اسے عمرو بکالی نے روایت کی ہے ہم انکا تذکرہ انشا اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ انکی حدیث روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انھوں نے عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پیالہ کوئی ٹوٹ گیا ہو تو جس طرف سے وہ ٹوٹا ہو اس طرف سے نہ پیو کیونکہ اس طرف سے شیطان پیتا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی پہلے شخص ہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلامہ بن سعد۔ ابو حذرہ یعنی سلامہ بن عمرو سلمیٰ کے والد ہیں انکا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکے حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے حجاج سے انھوں نے حماد سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے انھوں نے ابو حذرہ سلمیٰ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور ابو قتادہ اور محام بن جثامہ ایک چھوٹا سا لشکر دیکر اکرم کی طرف بھیجا تھا رستہ میں انکو عامر بن ضبطہ انجلی ملا اور اسنے انکو اسلام کے طریقہ کے موافق سلام کیا مگر خلم بن جثامہ نے اسکو قتل کر دیا اور اس کا سب مال لے لیا جب یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ نے سب واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اسکو قتل کر دیا یا باوجودیکہ وہ مسلمان تھا بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فبئینوا اس حدیث کو ابو خالد اسم نے ابن اسحاق سے انھوں نے ابو قسیط سے انھوں نے قعقلع سے انھوں نے یزید بن قسیط سے انھوں نے قعقلع بن عبد اللہ بن ابی حذرہ سے انھوں نے اپنے والد عبد اللہ بن ابی حذرہ سے

۱۵ ترجمہ احمدی۔ مانو جب تم سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو بغیر تحقیق کسی کو قتل نہ کیا کرو ۱۱



روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن خنیس - اور بعض لوگ سلمہ بن قیس اور بعض سلمہ بن لاسے بن قدامہ جرمی کہتے ہیں کینت انکی ابو برید تھی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے کیونکہ انکو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ حماد بن زید نے ایوب سے انھوں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتا تھا حالانکہ اسوقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی۔ اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ایوب سے عمرو بن سلمہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم سب میں زیادہ قاری قرآن ہو وہی امامت کرے تو میں ہی سب سے زیادہ قاری قرآن تھا۔ حماد بن سلمہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند ابو داؤد یعنی سلیمان بن اسٹٹ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمارے قیقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمارے مسعر بن حبیب جرمی روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں گئے تھے جب ان لوگوں اپنے وطن واپس آنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگوں کی امامت کون کرے آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ قرآن کا حافظ ہو چنانچہ تمام قوم مجھ سے زیادہ قرآن کسی کو یاد تھا لہذا سب لوگوں نے مجھے کو امام بنایا حالانکہ میں کم سن بچہ تھا پس میں قبیلہ جرم کے جس مجمع میں ہوتا تھا میں ہی نماز کا امام بنایا جاتا تھا اور میں ہی جنازہ کی نماز تک پڑھتا ہوں۔ سلیمان کہتے ہیں کہ اس حدیث کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب انھوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے اور انھوں نے اپنے والد کا واسطہ اس روایت میں نہیں ظاہر کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم عوفی - انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمشانی میں لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن ابی الرجا نے اجازہ اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمارے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاض نے قیس بن عبد اللہ سے انھوں نے عمرو بن سلیم عوفی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے قبائل کے اباء و جداء (عالم مثال میں) میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے بنی عامر کے

جد کو دیکھا کہ وہ ایک سرخ اونٹ ہو جو درختوں کے پتے کھا رہا ہو اور قبیلہ غطفان کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سبز رنگ پتھر کی جس سے نیرن ہے۔ ہی بن اور سینے کی قیم کے جد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ کا مینہ ہو کہ اسکے قریب کوئی نہیں جاسکتا ایک شخص نے عرض کیا کہ قبیلہ ایہم کو آپ نے کیا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکا ذکر کرو انکے سر بڑے ہیں بہت قدم لوگ ہیں حق کے مددگار ہیں نبی عامر کے متعلق یہ تعبیری کہ انہیں بلند خیالی اور بلند حوصلگی بہت ہو اور غطفان کے متعلق یہ تعبیری کہ انکے مزاج میں سختی اور سخاوت ہو۔

(سیدنا) عمرؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم سعید نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی نہیں عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جائے تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ گریچ وہی ہے جو ہم سے ابو اسحاق یعنی محمدؐ غیر دس نے اپنی سند ابو نعیم سے تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مالک نے عامر بن عبد اللہ سے انھوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انھوں نے ابو قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے یہ حدیث ابو قتادہ کی روایت سے مشہور ہے والدہ اعظم۔

(سیدنا) عمرؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان مزنی۔ انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ مشتمل بن ایاس سے زہانت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ عمرو بن ایاس سے سنا وہ کہتے تھے یہ عمرو بن سلیمان مزنی سے سنا وہ کہتے تھے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عجوہ جنت کی کجور ہے۔ انکا تذکرہ ابن دبلغ نے ابو عمر پر اشراک کر نیکی لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حبیب بن عبد شمس قریشی حبشی۔ عبد الرحمن بن عمرو کے بھائی ہیں۔ قطع انہیں کا لقب ہے۔ یزید بن ابی حبیب نے عبد الرحمن بن ثعلبہ انصاری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن عمرو بن صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے فلان شخص کا ایک اونٹ چرایا تھا الی آخر الحدیث۔ ہمارے انکا تذکرہ ثعلبہ اور عمرو بن حبیب کے نام میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمرو اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ عمرو بن عمرو کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ وہی شخص ہیں جنکا ہاتھ چوری میں کاٹا گیا تھا اور ابو موسیٰ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن عمرو بن حبیب بن عبد شمس اور بعض لوگ کہتے ہیں عمرو بن حبیب قطع۔ ابو زکریا نے انکا



تذکرہ اپنے دادا پر استراک کرنے کیلئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا نے انکا تذکرہ لکھا ہے صرف انھوں نے یہ کیا ہے کہ نسب نامہ میں حبیب کا نام عمرو سے پہلے لکھا ہے مگر کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے عمرو بن حبیب کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو عمرو بن عمرو قتلع کہتے ہیں اور انھوں نے چوری والی حدیث بھی ذکر کی ہے پس ابو زکریا کے استراک کی کوئی وجہ نہیں شاید انکو معلوم نہیں ہوا کہ یہ وہی شخص ہیں مگر ابو نعیم نے تو دونوں تذکرہ لکھے ہیں اور پہلے تذکرہ میں انکو عمرو بن حبیب بیان کیا ہے اور ان کے متعلق یہ روایت بھی لکھی ہے کہ انھوں نے سعید بن عمرو سے کہا تھا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نام اوہو وہ شخص جس کے دل میں اللہ نے بشر پر مہربانی کر نیکی صفت نہ پیدا کی ہو اور دوسرے تذکرہ میں انھوں نے چوری والی حدیث ذکر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انکو دو سمجھتے ہیں اگر انھوں نے ابن مندہ کے کلام سے تو انکا دو ہونا مفہوم نہیں ہوتا اسی واسطے انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن حبیب ہے اور بعض لوگ عمرو بن عمرو قتلع بیان کرتے ہیں اور انھوں نے انکا نسب عبد شمس تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان دونوں کے ایک ہونے میں شک نہیں اور ابن مندہ نے جو انکو عمرو بن حبیب بیان کیا ہے یہ غلط ہے صحیح نسب یہی ہے عمرو بن عمرو بن حبیب ہل نسب نے ایسا ہی ذکر کیا ہے نہ میر بن بکار نے کہا ہے کہ عمرو بن حبیب کے عمر و اور کریم پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ریطہ بنت عثمان بن عمرو بن کعب بن تیم بن مرہ تھیں اور عمرو کے ایک بیٹے عبدالرحمن بھی ہیں وہ صحابی ہیں ابن کلبی عبدالرحمن بن عمرو کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ عمرو بیٹے بن حبیب کے ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی عبدالرحمن بن عمرو کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمرو نے انکا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان خدری۔ ان کا تذکرہ ابو سعید خدری نے لکھا ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم غزوہ خندق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس قبیلہ بنی خدریہ میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے جبکا نام عمرو بن سنان تھا انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرا نکاح ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی بی بی کے پاس جو قبیلہ بنی سلمہ میں ہے چلا جاؤں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اجازت دیدی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارث بن عمرو بن عبد زراح بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الطفوی کینت الکی ابولبید تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ واقعہ ہجرین شہید ہوئے تھے جب ایک زرہ کے چوری کی قیمت

(مسینا) غمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شاس بن عبید بن ثعلبہ بن رویہ بن مالک بن حارث بن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی اور بعض لوگ انکو تمیمی کہتے ہیں قبیلہ بنی لُجاش بن دارم سے یہ بنی تمیم کے وفد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کینجدتین حاضر ہوئے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہی ہے ابو عمر کا بیان ہے۔ اور ابن منذر اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عمر بن شاس سلمیٰ ہیں اور اسکے سوائے لب میں کوئی اختلاف نہیں بیان کیا گیا۔ صحابی ہیں۔ حدیبیہ میں شریک تھے بڑے رعب اور دیرمی کے آدمی تھے شعر بھی بہت عمدہ کہتے تھے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہی انھوں نے اپنے بیٹے عرار اور اپنی بی بی ام حسان کے بے میں کچھ اشعار کہے تھے ام حسان عرار سے ناخوش رہا کرتی تھیں اور انکو ستایا کرتی تھیں عمرو ام حسان کو اس سے منع کیا کرتے تھے مگر وہ نہ مانتی تھیں۔ وہ اشعار حسب ذیل ہیں۔

ارادت عرار ابالہوان ومن یزدن عرار العمری بالہوان لقد ظلم : فان كنت منی اوتر من صحبتي : فکونی له کاشف من بہت بر الادب  
والافسری سیراکب ناقه : یتلم غیشا لیسر سیرد امم : وان عرار ان کین غیر واضح : فانی احب بچون ذوال مشکب العمر  
سک ترجمہ ہستے عرار کزدیل کرے گا ارادہ کیا کہ قیو اپنی جان کی جو عزت تو ذیل ترنا چاہے وہ ظلم نہ کرے اور ہم حسان اگر تو میری ہزار میر  
سازنا یا تہی تو تو ش آفتاب ہر جا کہن دشمنی دے دے دین میں بہت شل سوزنا تو کے علیحد ہو کر مل دو گا بسکی رفتار یہ کہ سہسی ہو



عز کا رنگ سیاہ تھا۔ عمرو یہ چاہتے تھے کہ اپنے بیٹے اور اپنی بی بی کے درمیان میں صلح کرادیں مگر یہ نہ ہوا لہذا انھوں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی بعد اسکے نام ہوئے اور یہ اشعار کے۔

تذکر ذکر ام حسان فاشعر علی و برلماتین ما استمر تذکر تھا و ہنا و قد حال و دونا ہما و قیعاں ہما الما و الشجر  
فکنت کذات البرلمات تذکرت لہا رباحت لمعدہ سحر

یہ حجاج وہی بن جنکو حجاج نے عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کا سردیکر عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجا تھا عبدالملک نے اسے کچھ باتیں پوچھیں تو انکو حجاج کے خط سے بھی زیادہ خوش بیان پایا تو اسے یہ شعر پڑھا۔

فان عرار ان کن غیر واضح فانی احب لکون ذالک لکب العم

عرار نے کہا یا امیر المومنین آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر کس کا ہے والد میرا ہی نام عرار ہے اور یہ شعر میرے والد کا ہے اور اپنا قصہ اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ بیان کیا۔ عمرو بن شاس ہی نے اشعار ذیل موزون کے ہیں۔

اذ انحن اذ لجناء انت اما منا کفی لمطایا نا بو جھنگ ہا دیا ہا ایس ترید لیس خفتہ اذرع ہا و ان کن حسری ان تکون لایا  
یہ شعر نہایت عمدہ ہیں جنکو وہ فخر خندف میں نہیں کے سامنے پڑھتے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کی ہے ہیں ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے ابان بن صالح سے انھوں نے فضل بن معقل بن سنان سے انھوں نے عبداللہ

بن یاراسلمی سے انھوں نے عمرو بن شاس اسلمی سے جو اصحاب حدیث میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں حضرت علی کے ساتھ کھین گیا تھا انھوں نے اس سفر میں مجھے کچھ ظلم کیا چہرے مجھے بہت رنج ہوا چنانچہ جب

میں لوٹا تو میں مسجد نبوی میں انکی شکایت بیان کی اسکی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ایک دن میں صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تھا حضرت نے جو مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اگر عمر و میری طرف دیکھا تو عمر و والد نے مجھے اذیت دی ہے کہا میں آپ کو

اذیت دینے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضرت نے فرمایا ہاں جس نے علی کو اذیت دی اسے مجھے اذیت دی۔  
ان کا تذکرہ تیوں نے لکھا ہے

۱۵ ترجمہ جب میں ام حسان کو یاد کرتا ہوں تو میرے روتے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ افسوس مجھے بعد کام کر چکنے کے اصل حال معلوم ہوا اب میں اسکو یاد کرتا ہوں حالانکہ اب میرے اور اس کے درمیان میں بہت جگہ بات ہیں اب میں ش

ادسی نیک عورت کے ہوں جو اپنا باغ یاد کر کے صبح کو روتی تھی ۱۶ ترجمہ عرار اگر خوبصورت نہیں ہوتا تو بھی میں اسے سیر نام کو دوست رکھتا ہوں کہ شہ  
جو شہر ہوں ۱۷ ترجمہ جب ہم سفر میں ہوں اور تم بہرہ پیش ہو تو تمہارا رخ روشن ہواری رہبری کیلئے کافی ہے ہر سافر طو سافت کو چاہا ہے کہ میری رہبری ہو تو ہوتی ہو کہ تم میرے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی بیۃ الرضوان میں شریک تھے حبیبہ بنت مطعم بن عدی انکے نکاح میں تھیں پھر انھوں نے مقبل بن خویلد ہزلی کی لڑکی سے نکاح کیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استراک کر نیکی لے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو کہ آپؐ فرمایا اللہ مدد کر اسکی جو غل کی مدد کرے یا اللہ بزرگی کر اسکی جو غل کی بزرگی کرے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکی حدیث کی سند میں کلام ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شرجیل۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ مجھے انکا نسب معلوم نہیں۔ یہ عمرو بن شرجیل ہمدانی نہیں ہیں کینت انکی ابو مسرور حضرت ابن مسعود کے شاگرد تھے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو عبد الرحمن نسائی نے اپنی سنن میں ابو کریم سے انھوں نے ابو معاویہ سے انھوں نے ائش سے انھوں نے ابو عمار سے انھوں نے عمرو بن شرجیل سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ سے انھوں نے پوچھا کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اسکے بارے میں آپؐ کیا فرماتے ہیں انم ابو ذرؓ نے کہا ہے کہ عمرو بن شرجیل سے ابو عطیہ وداعی سے جنکا نام مالک بن عامر تھا روایت کی ہے یہ ائش کا قول ہے۔ یہ دونوں ایک ہیں۔ تابعی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ بہن عمرو بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے محمد بن عبد بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمارے ابراہیم بن اشدق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن عیاض نے شقیق سے انھوں نے عمرو بن شرجیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کا فیصلہ ہوگا مقتول قاتل کا ہاتھ پڑے ہوئے آئے گا اور کہیگا کہ اکر میرے پروردگار اس سے پوچھد کہ اسنے مجھے کیوں قتل کیا پس اللہ پوچھے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا کوئی تو کہیگا کہ میں اس واسطے قتل کیا کہ اللہ کی عزت قائم ہے (وہ چھوڑ دیا جائے گا) اور کوئی کہیگا کہ میں اس واسطے قتل کیا تھا کہ فلان شخص کی عزت قائم ہو جائے اللہ فرمائے گا کہ اس دوسرے پر اسکا گناہ نہ ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو شریع بن خزامی بن یحییٰ بن یونس نے انکا نام اسی طرح بتایا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا خویلد بن عمرو ہے



اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو شریح یعنی کا نام خود بن عمرو ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شعبہ ثقفی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکا کچھ حال نہیں جانتا

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شعوار۔ یافعی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ عمرو بن شعوار کے نام میں انکا تذکرہ ہو چکا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ضلیع محارب بن صحابی ہیں انہیں معمر بن زید نے روایت کی ہے بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے سیف بن اہب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے ابو الطفیل نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص تھے بنکا نام عمرو بن ضلیع تھا وہ صحابی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل۔ قاسم یعنی ابو عبد الرحمن نے ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن طفیل کو خیبر سے انکی قوم کے پاس بھیجا تاکہ وہ انہیں مدد دیں انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب لڑائی کا وقت آگیا تو آپ مجھے یہاں سے ہٹائے دیتے ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ کے رسول بنو۔ یہ ابن سندہ اور ابو نعیم کا بیان ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن طفیل بن عمرو دوسی ہے پہلے انکے والد اسلام لائے تھے اسکے بعد یہ خود اسلام لائے اور اپنے والد کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اسی دن انکا ہاتھ بھی کٹ گیا تھا اور جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے طفیل کے اسلام کا حال انکے نام میں گزر چکا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طفیل بن طریف۔ انکا نسب طفیل کے نام میں گزر چکا ہے۔ یہ عمرو غزوہ شام میں شریک تھے اور یرموک میں شہید ہوئے۔ یہ ہشام بن کلبی کا بیان ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمرو طفیل بن عمرو دوسی کے والد کے والد ہیں۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابن طفیل کہتے تھے کہ جب میں ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا تو میرے والد میرے پاس آئے تو نے کہا کہ تمہارے علیحدہ رہو۔ کیونکہ میں مسلمان ہوں انھوں نے کہا کہ اے بیٹے جو دین تھا اسے وہی میرا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ - قوم جن سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے انکا حال بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ عمرو جہنی کے نام میں گزر چکا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن یزید بن امیہ بن کعب بن خنم بن سواد۔ انصاری سلمیٰ بقول اکثرین بدرین شریک تھے مگر ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ بدریون میں نہیں لکھا۔ انکا تذکرہ ابو عمرو اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ غزوہ احد میں شریک تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے فہم سے ہمد کے ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ سے عمرو بن طلحہ بن یزید تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمرو اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن عمرو بن ہبیس بن کعب بن لوی بن غالب۔ قریشی سہمی کینت انکی ابو عبد اللہ بن اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد بن۔ والدہ انکی نابغہ بنت حرملہ تھیں قبیلہ بنی جلال بن عتیک بن اسلم بن یزید بن عمر سے قید ہو کر آئی تھیں۔ عمرو بن عاص کے اخیالی بھائی عمرو بن اثامہ عدوی اور عقبہ بن نافع بن عبد قیس فہری تھے ایک شخص نے خود عمرو بن عاص سے انکی والدہ کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میری والدہ کا نام سلمیٰ بنت حرملہ اور لقب نابغہ تھا۔ قبیلہ بنی عمرہ سے تھیں۔ عرب کے کسی لڑائی میں گرفتار ہو گئی تھیں اور غنا ظمین بیچ ڈالی گئی تھیں انکو فاکہ بن مغیرہ نے مول لیا تھا پھر اسے عبداللہ بن جردان نے انکو خرید لیا تھا بعد اُنکے عاص بن وائل کے پاس آئیں انہیں وائل کی اولاد ہوئی۔ کفار قریش نے انھیں عمرو بن عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا تھا کہ جس قدر مسلمان لائے ملک میں بن انکو واپس کر دین گرجاشی نے اسکو منظور نہ کیا اور کہا کہ اسی عمرو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا) سے چپ کے بیٹے (بن اُن) کا حال تم سے کیوں خفی ہو اللہ کی قسم وہ خدا کے سپے رسول ہیں انھوں نے کہا کہ آپ ایسا کھتے ہیں نجاشی نے کہا ہاں خدا کی قسم تم میرا کہا مانو پس یہ وہاں سے ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صفر ستہ میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام لائے تھے انھوں نے نجاشی کے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حریت میں حاضر ہونے کا راہ کیا تھا مگر کچھ توقف ہو گیا بعد اسکے یہ اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ عبد ربی ایک ساتھ آئے پھر خالد نے آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور بیعت کی بعد اسکے عمرو بن عاص آگے بڑھے اور اسلام لائے اور اس شرط پر بیعت کی کہ جس قدر گناہ پہلے لائے ہو چکے ہیں وہ معاف ہو جائیں



رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اسلام اور ہجرت اپنے ماقبل کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر غزوہ ذات السلاسل میں بھیجا تھا جہاں انکے والد کے مامون بہت تھے۔ انکی والدہ قبیلہ بلی بن عمرو بن طاف بن قضاہ سے تھیں یہ وہاں اسلئے گئے تھے کہ ان لوگوں کو اسلام کی ترغیب دیں اور بہادر پر آمادہ کرین چنانچہ یہ اس لشکر کے ساتھ جہین تین سو آدمی تھے گئے جب یہ وہاں پہنچ گئے تو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لشکر مانگا چنانچہ آپ نے اور لشکر انکی مدد کیلئے بھیجا جہین ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس ابن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن حصین تمیمی نے غزوہ ذات السلاسل کے جو قبیلہ بلی اور عذرہ کی سر زمین ہوا تھا یہ حالات بیان کئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بھیجا تھا تاکہ وہ اعراب کو اسلام کی طرف بلانے والے والد عاص بن وائل کی والدہ قبیلہ بلی کی ایک خاتون تھیں لہذا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ انکی وجہ سے تالیف بھی ہوگی چنانچہ یہ روانہ ہوئے جب قبیلہ جذام کی زمین میں ایک چشمہ پر پہنچے جسکو سلاسل کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات السلاسل ہوا تو انھیں کچھ خوف معلوم ہوا اور انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدد انکی پس آپ نے انکی مدد کیلئے ابو عبیدہ بن جراح کو مع چند مہاجرین اولین کے جنین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھیجے تھے بھیجا اور ابو عبیدہ سے کہا کہ تم دونوں آدمی اختلاف نہ کرنا پس ابو عبیدہ گئے جب وہاں پہنچے تو عمرو بن عاص نے کہا کہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا نہیں بلکہ جو کام تمھارے متعلق ہی وہی میرے متعلق کیا گیا ہی ابو عبیدہ ایک بہت نرم دل اور دنیا کو نفرت کی نظر سے دیکھنے والے آدمی تھے عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں اسی عبیدہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا کہ اگر عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ تم دونوں آدمی باہم اختلاف نہ کرنا لہذا اگر تم میرا کساء مانو گے تو میں تمھارا کھانا مانو گا عمرو بن عاص نے کہا تو میں تمھارے اوپر سردار ہوں ابو عبیدہ نے کہا بہتر چنانچہ عمرو بن عاص نے نماز پڑھائی۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کا عامل بتایا تھا اور یہ وہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک رہے جہین ابراہیم اور اسماعیل وغیرہا نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مشیج بن ہانان نے عقبہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اور سب لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے انھوں نے



ابن ملیکہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے انکو شام کی طرف سردار بنا کر بھیجا اور یہ وہاں کے فتوحات میں شریک رہے اور حضرت عمرؓ بن خطاب کی طرف سے فلسطین کے حاکم بھی رہے بعد اسکے حضرت عمرؓ نے انکو سردار لشکر بنا کر مصر کی طرف بھیجا اور انھوں نے مصر کو فتح کیا اور حضرت عمرؓ کی وفات تک مصر کے حاکم رہے پھر حضرت عثمانؓ نے بھی انکو چار سال تک حکومت مصر پر قائم رکھا بعد اس کے معزول کر دیا اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو انکی جگہ پر مقرر کیا پس عمرو بن عاص نے فلسطین میں گوشہ نشینی اختیار کر لی کبھی کبھی مدینہ آتے تھے اور حضرت عثمانؓ پر معترض رہتے تھے جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو یہ حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور انکے معین بنکے اور انکے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے اس جنگ میں انکا حال بہت مشہور ہو واقعہ تجسیم میں ایک حکم یہ بھی تھا پھر حضرت معاویہ نے انکو معزز بھیجا چنانچہ انھوں نے محمد بن ابی بکر سے جو حضرت علیؓ کی طرف سے وہاں کے حاکم تھے مصر کو نکال لیا حضرت معاویہ نے انکو مصر کا حاکم بنا دیا یہاں تک کہ ۳۵ھ میں اور بقول بعض ۳۶ھ اور بقول بعض ۳۷ھ میں وفات پائی پہلا ہی قول صحیح ہے سیاہ رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے اور عرب کے بہادر وں میں سے تھے مصر میں انکی وفات شب عید الفطر میں ہوئی انکے بیٹے عبداللہ نے انکی نماز جنازہ پڑھائی اور انکو مقام مقطم میں دفن کیا بعد اسکے عید کی نماز پڑھائی اور اپنے والد کے بعد مصر کے حاکم رہے پھر حضرت معاویہ نے انکو معزول کر کے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کو مصر کا حاکم بنایا۔ حضرت عمرو بن عاص کے اشعار بھی اچھے ہوتے تھے چنانچہ چند اشعار جو انھوں نے عمار بن ولید کے خطاب میں نجاشی کے یہاں کہے تھے وہ حسب ذیل ہیں انکے اور عمارہ کے درمیان میں کچھ جھگڑا ہو گیا تھا جسکو ہم نے تیغ کال میں ذکر کیا ہے اذ المرأ لم یترک طعنا ما یجہدہ ولم ینزل قلبا غا و یا حیث یما بد قضی وطرا منہ وغادر بہتہ اذا ذکرت امثالہا متلا الفنا جب انکی وفات کا قریب آیا تو انھوں نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے حکم دیا مگر میں نے مانا تو نے مجھے تنبیہ کی مگر میں متنبہ نہ ہوا بعد اسکے اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر انھوں نے کہا کہ یا اللہ میں کمزور ہوں میری مدد کریں گنہگار ہوں میرا عند قبول فرمایں مغرور نہیں ہوں بلکہ استغفار کر رہا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہر اسی کی تکرار کرتے کرتے وفات پائی۔ یزید بن ابی حبیبؓ روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن شمامہ نے اسے بیان کیا کہ جب حضرت عمرو بن عاص ۳۵ھ میں حجہ جب کوئی شخص اپنی پسند کا کھانا پھرتا ہے اور گراہ قلب کی خواہشوں کو نہ روکے اور اپنی خواہش نفس کو پورا کرے اور ایسی چیز سے بوفائی کرے کہ جسکے امثال کے ذکر سے منہ میں پانی بھر جاتا ہے۔



وفات ہوئے لگی تو وہ رو رہے تھے انکے بیٹے کہا کہ کیا موت سے ڈر کر آپ رو رہے ہیں انھوں نے کہا نہیں  
 خدا کی قسم بلکہ موت کے بعد جو حالات پیش آئیں گے ان سے ڈر کر رو رہا ہوں انکے بیٹے نے کہا کہ بھرا اللہ آپ کی بہت اچھی  
 حالت تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے حالات اور فتوح شام و مصر کے واقعات ذکر کرنے لگے  
 حضرت عمرو بن عاص نے کہا سب سے بڑی فضیلت میری تو تھیں ترک ہی کر دی یعنی لا الہ الا اللہ کی شہادت میری تین  
 حالتیں ہوئیں پہلی حالت تو یہ تھی کہ میں کافر تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بہت سخت تھا اگر میں  
 اس حالت میں مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا پھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ سے بہت زیادہ  
 حیا کرنے لگا اگر اس حالت میں مرجاتا تو لوگ کہتے کہ خوشخبری ہو عمرہ کو کہ وہ اسلام لے آئے اور اچھی حالت میں مرے  
 انکے لئے جنت کی امید ہر میری حالت میری یہ ہوئی کہ مجھے حکومت ملی اور دنیا میں مبتلا ہوا اب میں نہیں جانتا کہ یہ  
 میرے لئے مضر ہوا یا مفید۔ میں جب مرجاؤں تو کوئی عورت میرے لئے نہ روئے نہ کوئی روئے والی میرے ساتھ  
 جائے نہ روشنی میرے ساتھ ہو اور میری ازار مضبوط باندھ دینا کیونکہ میں فریادی بنو لگا سا اور میرے اوپر ہر طرف سے  
 مٹی ڈال دینا اور میری قبر میں کوئی لکڑی یا پتھر نہ رکھنا اور جب مجھ کو قبر میں بند کر چکا تو اتنی دیر میرے پاس ٹھینا جتنی دیر میں  
 ایک ونٹ فنج کر کے اسکا گوشت بنایا جاتا ہے میں تم سے موانست کروں گا اور سوچوں گا کہ اپنے پروردگار کے فرشتوں سے  
 کیا گفتگو کروں انکے بیٹے عبد اللہ نے اور ابو عثمان نے یہی کہتے تھے ہمیں ابو محمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عبید اللہ بن  
 ابو الفضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عبید اللہ بن  
 عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی بن زانے نے  
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مصعب بن عبد اللہ زبیری نے بیان  
 کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد العزیز بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارث بن محمد بن ابراہیم کہتے تھے  
 انھوں نے بشر بن سعید سے انھوں نے ابو قیس مولا می عمرو بن عاص سے انھوں نے عمرو بن عاص سے  
 روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حاکم سے اگر اجتہاد میں غلطی ہو جائے  
 تب بھی اسکو ایک کتاب ملے گی ابو الفضل کہتے تھے یہ حدیث میں ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ  
 بن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ سے انھوں نے نبی صلعم سے روایت کر کے ایسی ہی حدیث بیان کی حضرت عمرو بن عاص کا قد پست تھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن ہودہ بن ربیعہ بن عمرو بن ہکار بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن عبد العزیز بن

مولہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا مولہ سے انھوں نے ابو ہریرہ بن عوف اور عمر بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے پس آپ نے دونوں کو ان کے بہنے کے مقامات میں معافیان دی تھیں۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مالک بن خنسا بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی مازنی۔ کنیت انکی ابو داؤد تھی۔ محمد بن یحییٰ ذہبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ہر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام انکا تمیم تھا لے مروی ہے کہ انھوں نے کہا غزوہ بدر میں میں ایک مشرک کے پیچھے اس کے قتل کے لیے چلا یا ایک قبل کے کہ میری تلوار اس تک پہنچے اسکا سر گر گیا تو میں نے سمجھ لیا کہ اسکو میرے سوا کسی اور نے قتل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد کنیت انکی ابو سلمہ۔ مخرومی تھی سید نے انکا نام یہی بتایا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبد مناف ہے اور بقول بعض عبد اللہ۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے کہ انکا حال عبد اللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور عبد مناف غالباً انکا جاہلیت کا نام ہوگا ہم انکو کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اصم۔ تابعی بن انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انصاری ان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایک بکری کے شائے کا گوشت کھایا بعد اسکے آپ کھڑے ہو گئے اور کھلی کر کے نماز پڑھی وضو نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو اس سے زیادہ نہیں جانتا مگر اس میں کلام کیا ہے بخاری نے انکی حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ شامی۔ جعفر سے کہا ہے کہ بخاری نے تاریخ کبیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ابواہیم بن ابی عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن عبد اللہ بن ام حرام اور اولاد



بن اسحق کو دیکھا کہ یہ لوگ بارانی پہنتے تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکی کنیت ابو ابی تھی اور انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد اللہ بن ابی کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ام حرام کہتے ہیں (مصرعہ) عبادہ بن صامت کی بی بی تھیں اور بعض لوگوں نے کچھ اور بیان کیا ہے۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ضبابی۔ بنی حارث بن کعب بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے ایک جماعت کے ساتھ جنین قیس بن حصین بن قحان ذوالفصلہ وریزید بن عبد المدا ان اور یزید بن جہل اور عبد اللہ بن قریط اور شدا و بن عبد اللہ غسانی تھے حاضر ہوئے تھے اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ قاری۔ کنیت انکی ابو عیاض خلیفہ نے کہا ہے کہ بنی غالب بن اشع بن ہون بن حزمیہ بن مدرکہ سے ہیں جو قبیلہ بنی قارہ کی ایک شاخ ہے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ اشع بن ہون ہی کا نام قارہ ہے۔ یہ عمرو عبید اللہ بن عیاض کے دادا ہیں انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ عمرو بن عیاض قاری نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے اور سعد کو مریض ہونیکے باعث سی حنین سے روانگی کے وقت اپنے پیچھے چھوڑ دیا پھر جب آپ جمرہ سے عمرہ لیکر لوٹے تو سعد کو دیکھا کہ وہ مریض ہیں انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہے اور تھائی وصیت کی حدیث ذکر کی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الحارث یحییٰ بن یونس نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو حازم تھی قیس کے والد تھے جعفر نے کہا ہے کہ مشہور یہ ہے کہ نام انکا عبد سون ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن فضلہ بن عامر بن حارث بن غبشان بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذی الشمالین کا نام ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ نام انکا عمر بن عبد ود ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام انکا عمرو بن فضلہ ہے بدر کے دن شہید ہوئے تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد النعم اسلمی۔ یہ وہی مین جو حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راہ بتاتے تھے پس انھوں نے

ثینہ انٹفل کے راستہ پر جانا شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلتے تھے یہاں تک کہ ثینہ انٹفل پر جا کر ٹھہر گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثینہ کی مثال بالطل اس دروازہ کی سی ہو جسکی بابت اللہ عزوجل نے نبی امراہیل سے فرمایا تھا کہ اس دروازہ سے مجھ کو رستہ ہوئے جاؤ اور حطہ کہو جو شخص آج شب میں اس ثینہ سے باہر نکل جائے گا اسکے گناہ بخشہ دیئے جائیں گے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(رحیمنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عامر بن خالد بن غاضر بن عتاب بن امر القیس بن بہشہ بن سلیم بن ابو عسمر کا قول ہے اور ابن کلبی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ عمرو بیٹے بن عباس بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خالد بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہشہ بن سلیم کے مازن بن مالک کی داندہ بچہ تھیں لہذا یہ عمرو سلمی بھی ہیں اور کلبی بھی ہیں کینت انکی اونٹنی ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شعیبہ قدیم الاسلام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چوتھے مسلمان ہیں۔ ہمسے ابو الفرج ابن ابی الوارث لقی ہیں اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصنفی نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہمسے ولید بن مسلم نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسلام ہاشمی نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن سلمی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ میرے دل میں یہ بات پڑ گئی تھی کہ تو انکی پرستش ناجائز ہے۔ ایک روز اسی قسم کی باتیں کر رہا تھا ایک شخص نے میری باتیں سنی تو اس نے کہا کہ امی عمرو کہہ میں ایک شخص پر وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتا ہے جیسے تم کرتے ہو۔ عمر کہتے ہیں میں اس شخص کی تلاش میں گیا پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پوشیدہ ہو گئے ہیں بوقت شب اول سے ملاقات ہو سکتی ہے کہ اسوقت وہ طواف کرنے کے لیے آتے ہیں پس میں کعبہ کے ۷۰ پر دو گئے پاس سورہ ہیکل ایک مجھے معلوم ہوا کہ کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہے میں باہر نکلا گیا اور بیٹھا پوچھا کہ آپ کون ہیں انھوں نے جواب دیا کہ میں خدا کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کو کس لیے بھیجا۔ انھوں نے فرمایا اسلئے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اسلئے کہ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ اور خود پر ہی نہ کیجائے۔ اور صلہ رحم کیا جائے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپکی ابتلا کی ہے انھوں نے فرمایا کہ ہاں ایک آزاد یعنی ابو بکر بن ابی قحافہ (میں زید بن حارثہ) سے لایا گیا تھا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں بھی آپ سے بیعت کروں گا۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور بیٹا اسلام کیلئے آپکے ہاتھ پر بیعت کی اسوقت میں نے دیکھا کہ اسلام میں جو کچھ شخص ہوں۔ ان سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ سے کچھ ہی رہا ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں تم اپنا وطن چلے جاؤ۔ جب تک میرے ہجرت کی بجائے تو تم میرے پاس آنا چاہنا چاہتے تھے میں اپنے وطن چلا گیا۔ اور وہاں ایک زمانہ تک خبر ہجرت کا منتظر رہا یہاں تک



کہ ایک قافلہ شرب کا آنکلا۔ میں ان لوگوں سے وہاں کے حالات پوچھے اور لوگوں نے کہا کہ ایک خبر یہ ہے کہ محمد (سلم) کے سے نکل چکے ہیں مدینہ آ رہے ہیں۔ یہ خبر سننے ہی میں وہاں سے چل دیا اور مدینہ پہونچا (حضرت سے ملاقات ہوئی) میں نے کہا آپ مجھے پچانتے ہیں۔ فرمایا ہاں تم وہی شخص ہو جو مکہ میں میرے پاس آئے تھے۔ یہ عمر و جسوقت مدینہ پہونچے عمرو و بدر اور احزاب اور خندق پہونچا تھا۔ پھر انھوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کی اور بعد اسکے شام چلے گئے (ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ابو امامہ باہلی۔ اور سہل بن سعد سعدی نے اور منجملہ تابعی کے ابو ادریس خولان اور سلمان بن عامر۔ اور کثیر ابن مرد اور عدی بن اراطاد اور جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایت کی ہے) ہمیں عبد الوہاب ابن جبہ اللہ وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب ابن غسلمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق حرنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ ابن رجا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سلمہ ابن ابی ہشام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سلمہ نے بیان کیا انھوں نے عبد الرحمن ابن رید سے روایت کی کہ انھوں نے عمرو بن عبسہ کو کہتے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی جوانی اسلام میں گزری قیامت کے دن اسکے لئے ایک نور ہوگا اور جس شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر بھی مارے خود دشمن تک پہونچے یا نہ پہونچے۔ اسکو ایک غلام کے آزاد کر دینا ثواب ہے گا۔ اور جو شخص ایک مسلمان غلام آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے میں ایک عضو اس آزاد کرنے والے کا آگ سے بچالے گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

### (سیدنا) عمر و رضی اللہ عنہ

ابن عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جسے ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند عبد اللہ بن احمد پہونچا کر بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جبیر بن عبد الرحمن نے حسن بن عبد اللہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عمرو بن عبید اللہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے شانہ کا گوشت کھایا اسکے بعد کئی کر کے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا صحیح نہیں ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے لیکن اوکی حدیث صحیح نہیں ہے ان کا تذکرہ عمرو بن عبد اللہ انصاری کے نام میں گزر چکا ہے اور شاید کہ یہ حضرات تھے اور انکے علیہ انصاری میں تھے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن نوفل - اہل حجاز میں شمار کئے گئے ہیں۔ اسکا ذکر محمد بن اسماعیل نے بشر بن حکم سے روایت کر کے بیان کیا ہے تاکہ بنت ابی وقاص یعنی حضرت سہ کی بہن سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو میں آٹھ عورتوں کے ساتھ آپ کے پاس گئی اور میرے ساتھ میرے دونوں بڑے بھائی تھے۔ پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں آپ کے چچا کے بڑے ہیں۔ اور میں آپ کی خالہ ہوں پس آپ نے میرے بڑے عمرو بن عتبہ بن نوفل کو جو دونوں میں چھوٹا تھا لیکر اپنی گود میں بٹھالیا انکا تذکرہ ابن مندو اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب قرظی تھیں۔ انکی ماں ہندہ بنت بیاع بن عبد یلیل بن عمرو ابن سعد بن لیث بن کبر ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ سے تھے اور انہیں دونوں کنیتوں میں سوار ہو کر بوسٹے تھے بعد اسکے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ قادیسیہ میں شہر میں بعد خلافت عمر بن خطاب شہید ہوئے انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

عجلانی - ابو زکریا نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ انکا دادا اس تذکرہ کو نگہ چکے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے عبد الرحمن بن عمرو عجلانی سے اپنے والد سے اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے قبیلہ روم کو کرپا خانہ یا پیشاب کے پے بیٹھنے سے منع فرمایا۔ پھر ان کا بیان عمرو بن ابی عمر کے نام میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عطیہ طبرانی انکو صحابہ میں نوکر لیا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن ایوب سے اخون سے سلیمان بن عبد الرحمن سے اونھوں نے قاسم بن عبد الرحمن سے اونھوں نے عمرو بن خطاب سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تمھارے ہاتھ پر بہت سے ملک فتح ہوں گے اور جنت وشت کی تمھیں نصیب ہوگی اور تیرا انداز میری طرف سے کیل کے طور پر رہ جائیگی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عطیہ ہے سہی بن آن سے انکے بیٹے عطیہ نے روایت کی ہے کہ اخون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے



فرمایا کہ قیامت میں (معاملات کے متعلق) سب پہلے مال کے متعلق سوال ہوگا (کہ اسکو بجا صرف کیا یا بیجا) آپ نے مجھے میری قوم کی زبان میں گفتگو فرمائی تھی انکا تذکرہ ابن منذر اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

بن عقبہ سعید نے انکو صواب میں ذکر کیا ہے۔ اور اپنی سند کے ساتھ کچھول سے روایت کی ہے کہ عمرو بن عقبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی چلیگا اگ سے ایک سال کی مسافت پر دور کر دیا جائیگا۔ سعید نے کہا ہے کہ میں انکو عمرو بن عقبہ خیال کرتا ہوں اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ عمرو بن عقبہ بن ہاشم انصاری بدر میں شریک ہوئے تھے۔ انکی کنیت ابو سعید ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عقیل انکا ذکر سعید اور جعفر مستغفری نے کیا ہے۔ شہاب نے خالد بن ابی عثمان سے انھوں نے سلیم اور ایوب فریمان عبد اللہ بن ہشام سے ان دونوں نے عمرو بن ابی عقیل سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے عمرو بن ابی عقیل سے کہا کہ وہ مدینہ میں پایا میں کچھ اون عہدوں سے جن پر جھک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا سوا دو کپڑوں کے جو اوقسم معتقد تھے وہ دونوں کپڑے میں اپنے مولیٰ کی سان کو دیدیئے اسکو شہاب نے اسی طرح روایت کیا ہے اور انکو حرمی بن غفص نے خالد سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے عتاب بن اسید سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیل جالبیہ میں انکا ایک حریف تھا جو انکو اسلام سے روکتا تھا یہاں تک کہ انھوں نے اسلام قبول کر لیا جیسا کہ سعید نے بیان کیا تھا۔ اور انکی ایک حدیث روایت کی ہے۔ اور یہی ابن قشیر بن اور بعض نے وقش کہا ہے۔ بعض نے ابن ثابت بن وقش کہا ہے۔ ابو موسیٰ نے مختصر انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمرو عبد اللہ بن کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھے اور بعض نے ابو عبد اللہ بیان کی ہے۔ انکی حدیث انکے بیٹے عبد اللہ سے مروی ہے عبد اللہ بن نافع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ عبد الرحمن بن عمرو بخاری نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچاں یا پیشاب کے لیے قبلہ رخ بیٹھنے کو منع فرمایا ہے اور اسکو ایک جماعت نے ایوب سے انھوں نے نافع سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ

ابن عمر کو اپنے والد سرورہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے ایسی ہی حدیث سنارہا ہے کہ انھوں نے اسکو عامر بن بلال سے اپنے والد ابوبس سے اونھوں نے نافع سے اونھوں نے ابن عمر سے پہلا قول روایت کیا ہے مگر انکا تذکرہ یمنوں نے لکھا ہے۔  
 یمن کہتا ہوں کہ انکا تذکرہ ابونعیم نے دو دفعہ لکھا ہے اور دوسرے تذکرہ میں انکو عمرو عجلانی سے لکھا ہے اور نسب ان کا  
 نہیں بیان کیا ہے۔ اور اولے بھی حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ یمن نہیں سمجھتا کہ انھوں نے انکا تذکرہ  
 دو دفعہ کیوں لکھا حالانکہ یہ ایک شخص ہیں۔ حافظ ابوموسیٰ نے بھی ہمارے سے موافق ہی لکھا ہے۔ ابو زکریا نے ان کا تذکرہ  
 اپنے دادا پرستہ راک کر نیے واسطے لکھا۔ حالانکہ انکے دادا انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابوعمر و بن شداد فہری بنی ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک کے خاندان سے ہیں قرشی فہری ہیں انکی کنیت  
 ابو شداد ہے۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ واقعی کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ جب غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے  
 تو انکی عمر بتیس برس کی تھی۔ اور سترہ ہجری میں بعد خلافت حضرت علی و فات پائی یہ جعفر مستغفری کا قول ہے۔ اور  
 سعید نے واقعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ یہ عمر و جنگ جمل میں حضرت علی کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔ ان کا  
 تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض نے انکو عمرو بن ابی عمیر بیان کیا ہے ابو زکریا نے  
 کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص بحالت  
 مومن ہو نیے زنا نہیں کرتا تو کہا کہ میں نے خود نہیں سنا۔ مگر مجھکو عمرو بن ابی عمیر نے خبر دی ہے کہ اونھوں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو سنا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمر و مزنی انکی کنیت ابورافع تھی۔ ان سے انکی بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ بلال بن عامر رافع بن عمرو  
 مزنی سے ماویٰ ہیں کہ رافع بن عمرو مزنی کہتے تھے کہ حجۃ الوداع کے دن میں پانچ یا چھ برس کا تھا۔ پس میرے والد نے  
 نحر کے دن میرا ہاتھ پکڑ کر ٹھکولیلے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو میں نے ایک شخص کو ایک سفید خمر پہنوا  
 ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں۔ میرے والد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہیں پس میں نے قریب جا کر انکی پنڈلی پکڑ لی۔ پھر اوپر میں ہاتھ پیرنے لگا یہاں تک کہ میں نے ہتھیلی کو آپ کے دونوں  
 قدموں اور نعلین کے درمیان میں داخل کر دیا تو میں نے اپنی ہتھیلی پر آپ کے قدموں کی خنکی اتیک محسوس ہو رہی ہے اسکو عمر  
 بن حمید نے علی بن مجاہد سے اونھوں نے بلال بن ابی بلال سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے رافع سے



ایسی ہی روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر کے نام میں اختلاف ہے بعض نے انکو عمرو بن عمیر۔ اور بعض نے عمیر بن عمرو۔ اور بعض نے عامر بن عمیر۔ اور بعض نے عامر بن عمیر۔ اور بعض نے عمرو بن بلال۔ اور بعض نے عمرو انصاری بیان کیا ہے۔ یہ ابو عمرو کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ کل اختلاف ایک ہی حدیث میں ہے جسکو حماد بن سلمہ نے ثابت سے اوٹھون نے ابو یزید بدنی سے اوٹھون نے عمرو بن عمیر سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک غائب ہے صرف نماز فرض کے لیے باہر تشریف لائے اور نماز پڑھ کر اندر چلے جاتے۔ بس ہلوگ اس بات سے ڈرے کہ شاید آپ کو کوئی بات پیش آئی ہے۔ تو ہلوگوں نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سوائے ہلوائی کے اور کوئی بات نہیں پیش آئی ہے تحقیق میرے رب عز وجل نے مجھے میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور جب میں نے اپنے رب سے اس وقت زیادتی طلب کی تو میں نے اپنے رب کو ماجدا و کریم پایا۔ پھر ستر ہزار میں سے ہر ایک کے مقابل ستر ہزار اور بھگو دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اگر میری امت کا شمار اس قدر ہو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انکو ہم اعراب سے پورا کر دیں گے۔ اسکو بھی سحلینی نے ضحاک بن نبراس سے اوٹھون نے ثابت سے اوٹھون نے ابو یزید سے اوٹھون نے عمرو بن جزم سے ایسی ہی روایت کی ہے اور سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اوٹھون نے ابو یزید سے اوٹھون نے عمرو بن عمیر سے یا عامر بن عمیر سے روایت کیا ہے ابو یزید سے اوٹھون نے عمرو بن عمیر سے یا عامر بن عمیر سے روایت کی ہے۔ اور عثمان بن مطر نے ثابت سے اوٹھون نے ابو یزید سے اوٹھون نے عامر بن عمیر سے روایت کی ہے۔ انکا ذکر ابن اسحق نے ان لوگوں میں کیا ہے جنھوں نے عقبہ بن بیعت کی تھی اور اوٹھون نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عمرو بن عمیر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سوارہ بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ انکا تذکرہ قتیبہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم بن عدی بن نابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ہیں پھر سلمیٰ ہیں۔ غزوہ بدر اور بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ اور یہ ثعلبہ بن غنم کے بھائی ہیں یہ اونہیں روئے والوں میں سے ہیں جنکے بارے میں آپ کریم ﷺ اذما اتوک لتعلم قلت لا اجدا حکم علیہ تولوا و انہم تفیض من الیہ انکا تذکرہ ابو عمرو اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

ترجمہ ان لوگوں پر کچھ گناہ نہیں ہے جو انہی تھے اس آیت کے تحت انکو سوارے دو تھے انہیں کہا کہ میری پاس سواری نہیں ہے تو روئے ہوئے لوٹ گئے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف انصاری۔ یہ نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہنسے عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے اور عثمان بن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوہ بدر میں شریک تھے عمرو بن عوف مولا سہیل بن عمرو کا نام بھی روایت کر کے بیان کیا ابن اسحق سے انکو سہیل مولیٰ لکھا ہے گراور لوگوں نے انکو انکا حلیف بیان کیا ہے۔ اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ اور انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان سے مسور بن مخزوم نے ایک حدیث روایت کی ہے جسے اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ اپنی سندوں کے ساتھ ابویوسفی ترمذی سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے ہنسے سوید بن نصر نے حدیث بیان کی وہ کہتے تھے ہنسے عبد اللہ بن عمر اور یونس سے زہری سے روایت کر کے بیان کیا کہ انکے عمرو نے بیان کیا اور عمرو سے مسور بن مخزوم نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف جو نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور غزوہ بدر میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو (مخزن) کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ تو وہ بخبرین سے مال لیکر واپس آئے۔ پھر جب انصار نے ابوعبیدہ کے واپس آنے کی خبر سنی تو نماز فجر کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دیکھا تو تبسم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم لوگوں نے ابوعبیدہ کے کچھ لائے کی خبر سنی ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ تب آپ نے فرمایا کہ خوشی کرو اور جو چیز تمہیں خوش کرے اسکی امید رکھو واسطے کہ تم لوگوں پر فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم لوگوں پر دنیا کشادہ کر دیا جائے گی جیسا کہ تم سے انکسار پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم لوگ بھی ویسی ہی کشمکش کرو گے جیسے اگلوں سے کی تھی اور وہ محکوم بھی ہلاک کر گئی جیسا اگلوں کو ہلاک کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن زید بن طیہ۔ اور بقول بعض طہ بن عمرو بن بکر بن احرک بن عثمان بن عمرو بن ادین طایفہ بن اباس ابن مسر۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ مخزومی ہیں۔ یہ قدیم الاسلام تھے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے۔ اور یہی بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جیمین یہ شریک ہوئے اُخندق ہے یہ انہیں لوگوں میں سے ہیں غزوہ تبوک میں اپنی شرکت نہونے کے سبب سے رد تھے۔ انکا مکان مدینہ میں تھا اور عرب کا کوئی قبیلہ سوا مزینہ کے ایسا نہ تھا جسکے بیٹھنے کی کوئی جگہ مدینہ میں ہو۔ یہ عمرو کثیر بن عبد اللہ بن





پھر غسل کر کے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اسکے متعلق دریافت کیا تو آپ فرمایا میں  
میں سمجھتا کہ پھر کیا حکم جاری کروں۔ اتنے میں عصر کا وقت گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسے اور عصر کی نماز  
پڑھیں۔ پھر جب آپ اپنے نماز سے فارغ ہوئے تو جبریل علیہ السلام اوسے توبہ کی مقبولیت کی خوشخبری لیکر آپ کے پاس  
آئے۔ پھر فرمایا اقم السنۃ فرفعتہا۔ الایہ انکا تذکرہ تینوں سے کیا ہے۔

سمیرا عمر و زنی! اللہ عنہ

ابن غنیم بن مانس بن قیس بن ابی سہبہ بخاری بن جعفر بن النعمان اور ان لوگوں میں لکھا ہوا جو غزوہ بدر میں شریک تھے اور ان کا نام ان لوگوں میں لکھا ہوا ہے کہ ان سے میں اللہ تعالیٰ کا قول تو لو اذ علیہم تفیض مع اللہ مع اللہ نازل ہوا ہوا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علم و (شیخ الحدیث)

ابن خیلان بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن مثنیٰ بن کاثم ثقیف بن ضبہ بن نقض بن انمل  
حدیث اہل شام نے روایت کی جو انکی کنیت ابو عبد اللہ بن مسحابی ہونے میں اختلاف ہو مگر ایک والد خیلان را با اتفاق  
صحابی ہیں ان سے ابو عبد اللہ بن مشکم نے روایت کی جو یمن کی بنی بن عمرو بن مسد بن عامر بن عامر بن عامر بن عامر  
خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے معمر بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے معمر  
بن خالد نے یزید بن ابی مریم دمشقی سے اور بخون نے ابو عبید اللہ مسلم بن مشکم سے اور بخون نے عمرو بن خیلان سے روایت  
کی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میرے تصدیق کی اور جو کچھ میں تیرے پاس  
لایا ہوں اسکو حق جانا تو اسکو مال اور اولاد کم عنایت فرما۔ اور اسے ولین اپنی ملاقات کا شوق پیدا کر دے اور  
اسکے اعمال بد کے مکافات اسکو دینا ہی میں ویدے اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور  
جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اسکو حق نہ جانا تو اسکو مال اور اولاد زیادہ دے اور اسکی عمر کو زیادہ کر دے اسے  
بیتے عبد اللہ بن عمرو (حضرت معاویہ کے نامور مددگار و یمن سے تھے حضرت معاویہ نے انکو زیادہ سے انتقال اور  
عمرو بن جذاب کے معزول کرنے کے بعد بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا پس چند ماہ تک انھوں نے وہاں قیام کیا اس کے بعد  
حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے عبید اللہ بن زیاد کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ  
تینوں کے لکھا ہے۔

سنة ترجمہ قائم کرو تا زکوٰۃ کے دونوں وقت ۱۲



(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو فراس ہوتی تھی۔ ابو یحییٰ نے سفیان بن وہب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قبیلہ بنی لہث کے جنکا نام فراس بن عمرو تھا اونکے سر میں سخت درد ہوا تو انکے والد آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور انکے درد سر کی حالت آپ سے بیان کی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراس کو اپنے پاس بلایا انکے دونوں آنکھوں کے درمیان وانی کھال کو پکڑ کر کھینچا۔ پس فوراً درد سر جاتا رہا پھر انھیں فراس نے علی بن ابی طالب پر اہل حروار کے ہمراہ ملا کر ناپا ہا۔ تو انکے والد نے انکو پکڑ کر قید کر دیا۔ یہاں تک کہ انھوں نے اس کے بعد توبہ کی۔ انکا تذکرہ ابن منذرہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ لیکن ابن منذرہ نے سند میں سفیان بن وہب کا نام بیان کیا ہے حالانکہ وہ سیف ابن وہب ہیں والد اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن فہواہ بن عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیع خزاعی، علقمہ کے بھائی ہیں۔ انکو بعض نے ابن ابی فہواہ بیان کیا ہے۔ یمن عہد الوہاب بن علی بن مکینہ نے اپنی سند سلیمان بن افضل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہتھ محمد بن یحییٰ بن فارس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہتھ نوح بن یزید بن سہارم و ب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابن اسحق نے عیسیٰ بن عمر سے اور انھوں نے عبد اللہ بن عمرو بن فہواہ خزاعی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فتح مکہ کے نکلے بلایا۔ آپکا ارادہ یہ تھا کہ میرے ہاتھ کچھ مال ابو سفیان کے پاس بھیجیں۔ تاکہ وہ اسکو کے مین اہل قریش پر تقسیم کر دیں۔ پس آپ نے مجھے فرمایا کہ اپنے ساتھ کے لیے کسی کو تلاش کر لو اسی اثنا میں عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ مجھے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ تم سفر کا ارادہ رکھتے ہو اور تمکو ساتھی کی تلاش ہو میں نے کہا ہاں وہ بوسے میں تھا رہے ساتھ چلوں گا۔ پس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور بتے عرض کیا کہ ساتھی مجھے مل گیا آپ نے پوچھا کون سیٹے کتا عمرو بن امیہ تو آپ نے مجھے فرمایا کہ جب انکی قوم کے آبادی کے قریب پہنچنا تو ہوشیار رہنا لوگوں کا قول ہے کہ قبیلہ کبر کے لوگوں کی دوستی پر اطمینان کرنا چاہیے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن قاری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوہ حنین کے مال غنیمت پر عامل مقرر کیا تھا۔ مسعود ابن عامر بن جحیم کے اولاد کو اس قبیلہ کے طرف منسوب کیا ہے مدینہ میں یہ لوگ قبیلہ بنی زہرا کے حلیف ہیں یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن قریظہ بنی سلی المد علیہ وسلم سے ملے تھے عبدالمزین بن عوف سے انھوں نے کھول سے انھوں نے یزید بن عبدالمزین سے انھوں نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہر وہ کہتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ عمر بن قریظہ آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں برائی لکھی ہے میری روزی و فوج بچائے پر مشرور ہے پس آپ مجھے کاشے کی اجازت دیجئے ہوا ان امور کے جو پیش ہوں انکو نہ گاؤں گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے و اجازت ملیگی نہ بزرگی اور دشمن خدا تو جھوٹا ہو اللہ نے تجھے حلال زرق و یا تھا تو نے خود ہی حرام کو اختیار کیا اگر تجھے پہلے سے تیری حالت معلوم ہوتی تو میں تجھے نہ لکھتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشج ہمدی کے بھانجے تھے قبیلہ ربیعہ میں سب سے پہلے ہی اسلام لائے تھے کیفیت اسکی یوں ہے کہ اشج نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجا تھا پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام لائے بعد اسکے اشج کے پاس گئے اور آپ کے حالات انے بیان کئے وہ بھی اسلام لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدیمین حاضر ہوئے۔ اس کو جعفر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن جدی بن عدی بن مالک بن سالم بن عوف۔ انصاری خزرجی۔ ہمدین شریک تھے۔ اسکو پونس اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زائد المد بن اعم اصم کا نام جب بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عدی بن معیش بن عامر بن لوی۔ قریشی غامدی۔ ابن ام مکتوم نابینا مؤذن بن ہرم۔ انکی والدہ ام مکتوم تھیں۔ نام انکا عائکہ بنت عبد اللہ بن عکشمہ بن عامر بن مضر و م تھیں۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے مامون کے بیٹے تھے حضرت خدیجہ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن اعم تھیں کہ ابن قیس کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد اللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عود اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ صعب اور زہرہ کا قول ہے۔ انھوں نے صعب بن ہرم کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بقول بعض یہ کہ کچھ دنوں بعد ہجرت کی تھی۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ مرتبہ مدینہ پر خلیفہ بنایا جبکہ آپ غزوات میں تشریف لیتے تھے منجملہ انکے زوہ ابواطین اور ابواطین اور ذوالعصرہ میں اور جبکہ آپ کرز بن جابر کے تعاقب میں فیدہ جہینہ کی طرف تشریف لے گئے



اور غزوہ سویق میں اور غطفان میں اور احد میں اور حراء الاسد میں اور نجران میں اور فوات الرقلع میں اور جب  
برکینہ میں آپ ﷺ پہنچے تب بھی انکو خلیفہ بنایا تھا۔ فتح قادسیہ میں شریک تھے اور اس دن جھنڈا انہیں کے ہاتھ  
میں تھا اور اسی عمر کہ میں یہ شہید ہوئے۔ واقعہ یہ ہے کہ بیان کیا ہے کہ قادسیہ سے لوٹ کر مدینہ آئے تھے اور وہیں  
وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد چنانکہ ذکر کسی روایت میں نہیں ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ قتادہ سے جو انس سے  
روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مدینہ پر صرف دو مرتبہ خلیفہ بنایا غالباً حضرت انس کو پورے حالات  
معلوم نہ ہوئے والدہ اعلم انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی لکھا ہے اور انھوں نے  
عمر بن زائدہ لکھا ہے قیس کا نام نہیں ذکر کیا۔

### (سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم۔ انصاری۔ بخاری کینیت انکی ابو عمر ہے اور ابو الحکم ہے۔ غزوہ بدر میں شریک  
تھے جیسا کہ ابو مسر اور واقعہ رضی اللہ عنہ بن محمد بن عمار نے ذکر کیا ہے اور ان سب لوگوں نے بالاتفاق بیان کیا ہے  
کہ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ بہن عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کیساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے  
شہدائے احد کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ نبی بخاری کے قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن بخاری سے عمرو بن قیس  
اور انکے بیٹے قیس بھی تھے۔ ابن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور انکو بدر میں لکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ انکو  
نوفل بن سواد یہودی نے قتل کیا تھا انکے والد قیس اور نیز انکے بیٹے کے بدری ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ  
تینوں نے لکھا ہے والد اعلم۔

### (سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشئل بن حارثہ ابن دینار۔ بن بخاری احد کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے  
مختصر لکھا ہے۔

### (سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن کعب یامی اور بعض لوگ انکو کعب بن عمرو کہتے ہیں ظہیر بن مصرفت کے دادا ہیں یثرب بن ابی سلیم نے طلحہ بن  
مصرفت سے انھوں نے اپنا والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ دعا کیا اور پتہ سر پر اس طرح ایک مرتبہ مسح کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے  
کہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طلحہ بن مصرفت کے دادا ہیں مگر بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلحہ بن مصرفت کے دادا صحابہ ہیں





بن مالک ہے اور بقول بعض عمرو بن عاصم۔ اللہ غطا بن یسار وغیرہ سے روایت کی ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ کثرت کے باب میں انکا تذکرہ لکھینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک ادسی معروف بہ رواسی۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مکی بن ابراہیم نے موسیٰ بن عبید سے انھوں نے محمد بن کعب سے انھوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اسکو ایک نیکی یا فرمایا کہ دس نیکیاں ملتی ہیں میں نہیں کہتا کہ الم ذلک الكتاب ایک حرف ہے البتہ ایک حرف اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نام غلط ہے صحیح نام خوف بن مالک ہے بعض لوگ انکو عمرو بن مالک اور بعض بی بن مالک کہتے ہیں ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مالک ہے اور بعض لوگ مالک بن عمرو اور بعض لوگ ابی کہتے ہیں۔ روایف ہمزہ میں انکا ذکر ہو چکا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری لقب انکا ملاعب الاسنہ ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انھوں نے ابو احمد زبیری سے انھوں نے مسعر بن خشرم بن حسان سے روایت کی ہے کہ عمرو بن مالک ملاعب الاسنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کسی آدمی کو دوا لینے کیلئے بھیجا تھا۔ اس حدیث کو بہت لوگوں نے مسعر بن خشرم سے انھوں نے مالک بن ملاعب الاسنہ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن قیس بن بید بن رواحہ۔ انکا نام حارث بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے عامری روای کوئی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے والد مالک کے ہمراہ آئے تھے۔ وکیع بن جراح نے اپنے والد سے انھوں نے ایک شیخ سے جنکا نام طارق تھا انھوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا (آپ مجھے کچھ ناراض تھے) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے راضی ہو جائے پس میں بار میری طرف سے منہ پھیر لیا میں نے کہا یا رسول اللہ راضی ہو جائے یا آپ بھی راضی ہو جائے پس آپ راضی ہو گئے یہ حدیث یونانی مروی ہے کہ عمرو بن مالک رواسی نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے عمرو بن مالک ادسی رواسی کا حال اسس تذکرہ میں بھی

لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن محسن بن حدثان بن قیس بن مرد بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ عکاشہ بن محسن کے بھائی ہیں غزوہ احد میں شریک تھے ابن اسحاق نے کہا کہ جب ہاجرین ہجرت کر کے پڑ پڑی آئے لگے تو بنی غنم بن دودان بھی لکے ان لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا موافق ہوئی عمرو بن محسن بھی انہیں میں سے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر نیکی لیے لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کیساتھ ابن ابی عمرو سے انھوں نے عمرو بن محسن سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب قیامت کی علامات سے بھی یہ ہیں کہ پانی بہت بر سے اور پیداوار کم ہو اور قراء زیادہ ہوں اور فقہاء کم ہوں امراء زیادہ ہوں گراہل بامنت کم ہوں۔ لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں ابن مندہ نے انکا تذکرہ کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مسلمہ۔ انصاری۔ انکا نسب نشانہ اللہ تعالیٰ ہم انکے والد کے نام میں لکھینگے انھوں نے بنی نضلی اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور فتح مکہ میں اور یکتا بعد کے تمام شاہدین شریک تھے اسکو ابن شہاب نے عبداللہ بن ابی داؤد سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزوم غاضری۔ انھوں نے بنی نضلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ اصفہان اور ارجان کے حدود میں گئے تھے انکے کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے مقام مارب میں جانے کیلئے ایک رہبر اپنے ساتھ لیا تھا جب انکو اس پہاڑ پر چڑھنا دشوار ہو گیا تو انھوں نے اپنے رہبر سے کہا کہ تیرا ارادہ کیا ہے اس وقت سے انکا لقب نارت مشہور ہو گیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مرواس سلی۔ انکا نسب کے بھائی عباس بن مرواس کے نام میں بیان ہو چکا ہے انکا تذکرہ مولفۃ القلوب میں کیا گیا ہے۔ محمد بن مروان نے محمد بن سائب سے انھوں نے ابو صلیح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مولفۃ القلوب پندہ آدمی تھے جسکے نام میں ابوسفیان بن حرب اقرت بن راس نیشک بن حصن فزاری شہل بن عمرو عامری خارش بن ہشام مخزومی الحویطب بن عبدالعزیٰ خاندان بنی سہل بن بکر سے



شہیل بن عمرو جہنی ابو الساہل بن عکاب حکیم بن حزم قید بنی اسد بن عبد العزیٰ سے مالک بن عوف نصری صفوان  
 بن امیہ عبدالرحمن بن یزید بوع خاندان بنی مالک سے جعد بن قیس سہمی عمرو بن مرداس سلمی علاء بن حارث لفقنی انیس سے  
 ہر شخص کو سو سوا دس دینے گئے تھے اور یزید بوع اور حویطب کو پچاس پچاس جیسا کہ ایک طویل حدیث میں مذکور ہے  
 انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہر کہ بعض متاخرین نے عباس بن عبد اللہ سے انھوں نے  
 حضرت ابن عباس سے اسکو روایت کیا ہے مگر بنی ناسون میں غلطی ہو گئی ہے عمرو بن مرداس کے نام میں صحیح عباس  
 بن مرداس ہے اور شہیل بن عمرو جہنی کے نام میں اور جعد بن قیس نام میں صحیح خالد ہے کیونکہ جعد بن قیس  
 انصار میں سے ہیں اگر وہ اسکو صحیح کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

### رسیدنا: عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن عباس بن مالک بن حارث بن مازن بن سعد بن مالک بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس  
 بن جہینہ جہنی بنی غطفان میں سے ہیں اور بعض لوگ انکو اسدی اور بعض ازدی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور  
 ہے کہ کنیت انکی ابو مرہ ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ جو شریعت آپ لائے  
 ہیں اس پر میں ایمان لایا اگرچہ یہ بہت قویوں کو ناگوار گذرے یہ قدیم الاسلام ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ہمراہ اکثر مشاہدین شریک رہے۔ شام میں رہتے تھے اسے عیسیٰ بن طلحہ اور سیرہ بن معبد اور مضر بن عثمان وغیرہم نے روایت  
 کی ہے ہمیں عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے  
 والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے علی بن حکم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو حسن نے  
 بیان کیا کہ عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ اے معاویہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے  
 آپ فرماتے تھے کہ جو بادشاہ یا حاکم اندر و ازہ فقر و مسالین اور ضاجان حاجت کیلئے بند رکھتا ہے اللہ عزوجل بھی آسمان  
 کے دروازہ اسکی حاجت و ضرورت کیلئے کھول دیتا ہے پس حضرت معاویہ نے ایک شخص کو انکی حاجت براری پر مقرر کر دیا تھا یہ عمرو بن مرہ  
 حضرت معاویہ بن حاکم سے شریعت رکھتے تھے اور انے قرآن اور سنن اسلام کا علم حاصل کرتے تھے اسکے تعلق انہوں نے شہار کے ہیں۔  
 انی شریعت الان فی حوض لقیہ و خرجت من عقد الحیاة عقیما و لبست اثواب الحیلم فاصححت و ام الغواۃ من ہواۃ عقیما  
 یہ اشعار اس سے منقول ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ترجمہ میں اب پر میری کاری کے حوض میں تیرا شروع کیا ہے اور میں زندگی کی کھائیوں سے تیرا سالم نکل آیا ہے یہی علم کا جامہ ہیں  
 لیا ہے شیطان میرے گمراہ ہوئے ابوسس ہو گیا ۱۲

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مسیح بن کعب بن طریف بن غنم بن جابر بن ثوب بن معن بن عتود بن عنبر بن سلمان بن ثعل طائی ثعلی  
ثعل بن عمرو بن غوث بن طکی طرف نسوب ہیں۔ عرب کے تیرا انداز لوگوں میں سننے کی ڈیڑھ سو کی عمر پائی تھی نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کی خدمت میں وفد بلکے گئے تھے اور اسلام لائے تھے امر القیس نے اپنے اس خسر میں انہیں کی طرف اشارہ کیا

ربک رام من علی ثعل ۛ مخرج کفیه من سترہ

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے  
انہوں نے انتقال کیا بعد اسکو قبضی نے معارف میں ذکر کیا ہے۔ ابن خفاہن نے انکا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم خزاعی ابن شاہن نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور وہ حدیث لکھی ہے جو یزید بن عمرو بن مسلم نے اپنے والد سے  
انہوں نے انکے دادا سے نقل کی ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث مسلم کی ہے جو عمرو کی

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف بن عمرو۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں مطرف بن علقمہ انصاری ہیں خاندان ثبی عمرو بن ہندول سے۔ احادیث میں نہیں  
ہوئے تھے۔ یحییٰ بن ابی جعفر نے اپنی سند کیساتھ یونس بن بکر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدے احاد کے ناموں  
میں روایت کر کے خبر دی کہ نبی عمرو بن ہندول عمرو بن مطرف بن عمرو بھی تھے یونس سے اور سلمہ سے ابن اسحاق سے انکا  
نسب سی طرح نقل کیا ہے اور زیاد بن عبد اللہ بکائی نے ابن اسحاق سے عمرو بن مطرف بن علقمہ نقل کیا ہے اور موسیٰ بن  
عقبہ نے ابن شہاب سے شہدے احاد کے ناموں میں نقل کیا ہے کہ نبی عوف بن عمرو سے عمرو بن مطرف بن علقمہ بھی تھے۔  
انکا تذکرہ یونس نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مطرف یا مطرف بن عمرو بن عقبہ بن ثقف بن انصاری ہیں  
غزوہ احادیث میں شہید ہوئے تھے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مطعم بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والاشانی میں انکا تذکرہ لکھا ہے یحییٰ بن محمد بن عمر بن  
ابن عیسیٰ نے کہا ہے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل بیان کیا وہ کہتے تھے یحییٰ بن عبد الرحمن بن محمد سے بیان کیا  
وہ کہتے تھے ہنسے ابو بکر قبائیلے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے سلمہ نے

ابن ترجمہ۔ اکثر تیرا انداز قبیلہ بنی ثعل کے لیے ابتدا آیتوں سے نقل لے والے ہیں۔ ۱۲





وفد کے ساتھ آئے تھے واللہ اعلم سلسلہ ہجری میں یہ اسلام لائے تھے اور واقعہ یہ کہ سلسلہ میں اسلام لائے تھے یہ سب لوگ اسلام لانے کے بعد اپنے وطن واپس گئے جب بنی صنفی السہلیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسود غسی کے ساتھ یہ بھی مرتد ہو گئے تھے پس خالد بن سعید بن عاص ان کے یہاں گئے خالد نے ان کے شانہ پر ایک ضرب ماری اور یہ بھاگے خالد نے انکی تلوار لے لی پھر جب عمرو نے دیکھا کہ ابو بکر صدیق کی طرف سے یمن میں مدد آ رہی ہے تو وہ اسلام کی طرف پھر آئے اور مہاجر بن ابی امیہ کے پاس بغیر امان لئے ہوئے چلے گئے مہاجر بن ابی امیہ کو ابو بکر صدیق کے پاس بھیجا حضرت صدیق نے انے فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کبھی گرفتار آئے ہو کبھی بھاگ جاتے ہو اگر تم اس دین کی مدد کرتے تو اللہ تمہیں عزت دیتا انھوں نے کہا میں اب اسلام قبول کرتا ہوں اور بھی اب انحراف نہ کروں گا حضرت صدیق نے انکو رہا کر دیا پھر یہ قوم کے پاس لوٹ کر آئے لے سکے بعد پھر مدینہ گئے حضرت ابو بکر نے انکو شام کی طرف بھیجا اور جنگ یرموک میں یہ شریک ہوئے پھر حضرت عمر نے انکو عراق کی طرف حضرت سعد بن وقاص کے پاس بھیجا تھا اور حضرت سعد کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ انکے مشورہ سے کام کرو جنگ قادسیہ میں یہ شریک رہے اور یمن کا رہنما بن گئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ تشنگی کی شدت میں انکا انتقال ہو گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ نہادند کی شرکت کے بعد سلسلہ ہجری میں انھوں نے وفات پائی نہادند کے قریب ایک موضع روزہ نامی ہو وہیں انکی وفات ہوئی کسی شاعر نے انکے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں۔

انقدنا دیر الرکبان یوم تحلوا ۛ بروذہ شخصاً لا جانا ولا نمراد ۛ فقل لزبیدہا لمنج کلما ۛ زرتما بالورقیر حکم عمرا ۛ  
انے شراہیل بن قعقاع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلیہ کی یہ عبارت تعلیم فرمائی تھی لبیک للہم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملك لا شریک لک عمرو کہتے تھے کہ ہم اس سے پہلے زمانہ جاہلیت میں تلبیہ اس عبارت میں ادا کرتے تھے ۛ

لبیک تعظیماً الیک عذراً ۛ ہدی زید قد اتک قسراً ۛ فعد وہباً مضمرات شذراً ۛ  
یقطعن جبنا وجبالاً و عراباً قد ترکوا الا وثان خلفوا صفراً ۛ

گرا ب ہم بحمد اللہ وہی عبارت کہتے ہیں جو ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی تھی امام شافعی رحمہ اللہ سے اسے ترجمہ - ہم حاضر ہوتے ہیں تیرے پاس تیری تعظیم کے لئے عذر کرتے ہوئے یہ قبیلہ زبید کے لوگ ہیں جو بڑے دوسے تیرے پاس آئے ہیں ہم بڑے بڑے جنگل اور پہاڑوں کو صبح شام طے کرتے ہوئے آئیں اور اپنے گناہوں کو سنبھلے چھوڑ آئے ہیں - ۱۲





اہل کوفہ کے اعلیٰ طبقہ کے تابعین میں انکا شمار کیا جاتا ہے یہی ہیں جنہوں نے روایت کی ہے کہ میں نے زمانہ ہجرت میں ایک ہندو کو دیکھا کہ اسے زنا کی میں سب بند جمع ہو رہے اسکو سنگسار کیا یہ روایت صحیح بخاری میں ہے مگر اس روایت کا مدار عبدالملک بن مسلم پر وہ عیسیٰ بن حطان سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں شخص مستند نہیں ہیں اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس روایت میں نسبت زنا کی غیر مکلف کی طرف اور بہائم میں حدود کا قائم ہونا صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح ہو تو ممکن ہے کہ وہ ہندو قریب اہل جن ہو کیونکہ عبادات انس و جن دوسری پر ہیں اور کسی نہیں ہیں جہم کا حکم تو اہل جن بھی تھا انکی وفات ششہ میں ہوئی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ کے نام میں اختلاف ہے معاذ بن ابوالیہ و مجاہد سے انھوں نے عمرو بن فضالہ سے روایت کی ہے مگر صحیح ہے کہ او را عی سے ابو عیاض سے جو سلیمان بن عبد الملک کے دربان تھے انھوں نے عبید بن فضالہ سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن مقرن - مازنی - اور بعض لوگ انکو نعمان بن عمرو کہتے ہیں یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ انکی حدیث بکر بن خلف نے علامہ ابن عبد الجبار سے انھوں نے عبد الواحد ابن زیاد سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابو خالد والبی سے انھوں نے عمرو بن نعمان سے روایت کی ہے کہ بکر نامی صحابی بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک مرتبہ انصار کی ایک مجلس میں ہوا انصار میں ایک شخص تھے جسکی نسبت مشہور تھا کہ وہ لوگوں کی ہر گونہ کیس کرتے ہیں انے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی ہر گونہ فسق ہے اور اس سے دنیا کفر مگر اس انصاری نے عرض کیا کہ واللہ اب میں کیسکی ہر گونہ کبھی نہ کروں گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ عمرو بن نعمان صحابی ہیں اور ان کے والد اجلہ صحابہ میں سے تھے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نیمان - انے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

لقب ان کا ذوالنور تھا طفیل دوسی کے بیٹے ہیں موسیٰ بن سہل برکی نے انکا نسب بیان کیا ہے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک مرتبہ دعادی تھی تو انکے کوڑے میں روشنی پیدا ہوئی تھی۔ واقعہ یرموک میں شہید ہوئے انکو لوگ ذوالنور کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکے والد طفیل کے کوڑے میں روشنی پیدا ہو گئی تھی ہم اسکو بیان کر چکے ہیں اور انکے بیٹے عمرو کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔



(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرم بیان کیا گیا ہے کہ یہ بھی ان لوگوں میں تھے جنکے حق میں یہ کریمہ تلووا وایہم تفیض من الدمع نازل ہوئی تھی ہم ان کا تذکرہ اوپر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل کہتے ہیں انکی ابو الطفیل تھی۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مبارک بن فضالہ نے کثیر یعنی ابو محمد کوئی سے انھوں نے عمرو بن وائل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرے یہاں تک کہ دندان مبارک کھل گئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا سب سے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو خوب علم ہی آپ نے فرمایا اسوقت مجھے اس بات پر ہنسی آئی کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ زنجیروں میں باندھ کر کشتان کشتان جنت کی طرف لائے جاتے ہیں اور وہ خود آنا نہیں چاہتے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا عجم کی کچھ قومیں ہونگی جنکو ماہجرین قید کر کے اسلام میں داخل کرینگے حالانکہ وہ خود اسلام میں داخل ہونا نہ چاہتے ہونگے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب ثقفی۔ ہم انکا تذکرہ سعد سلمیٰ کے نام میں کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن یزنی ضمری حجازی خبیث الجیش میں جو سیف البحر کا علاقہ ہے رہتے تھے۔ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے اور آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ ہمیں ابویسر میں ابی جبہ نے اپنی سند کیساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک یعنی ابن حسن حارثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن ابی سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عمارہ بن جاریہ ضمری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ منیٰ میں سنا آپ کے خطبہ میں ایک مضمون یہ بھی تھا کہ کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان کا مال حلال نہیں ہے مگر جو وہ اپنی خوشی سے دیدے یہ کہتے تھے جب میں نے اسکو سنا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ بتائیے اگر میں اپنے چچا زاد بھائی کی بکریوں میں سے کوئی بکری لے لوں تو مجھ پر کیا ہوگا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بکری ایسی ہو کہ چہری چاقوئی برواشت کر سکتی ہو تو اس کو نہ لو انکو حضرت عمر بن خطابؓ اور قبول بعض حضرت عثمانؓ نے بصرہ کا قاضی بنایا تھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید کنیت انکی ابو کبشہ تھی۔ انمار می ہیں۔ ابوبکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے انکے نام میں اختلاف ہے جو کچھ اور پر بیان ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم کنیت کے باب میں ذکر کریں گے انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن علی ثقفی بیان کیا ہے کہ یہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک تھے۔ ہین بھی بن محمود نے اجازۃ اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہنسے سفیان بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے ہران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے علی بن عبد اللہ اعلیٰ نے ابوسیل ادوی سے انھوں نے عمرو بن دینا سے انھوں نے عمرو بن علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کسی فرض نماز کا وقت آگیا اور اسوقت ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی سواریوں پر سوار تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی مگر آگے نہیں بڑھی ہوئے راوی کہتا ہے کہ میں ابوسہل سے پوچھا کہ اسکی وجہ تھی انھوں نے کہا اسکی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ جگہ تنگ تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا نام جبل تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عمرو لکھا ہم انکا تذکرہ جیم کی ردیف میں لکھ چکے ہیں انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا تو ایک شخص جنکا نام عمرو تھا کھڑے ہوئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اپنے ایک چچا کے ہمراہ ایک روز چلا جا رہا تھا انکو زمین کی تیش زیادہ محسوس ہوئی تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں اٹھے دیدو میں نے کہا اس شرط پر دیتا ہوں کہ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کرو و انھوں نے کہا اچھا میں نے اپنی جوتیاں انکو دین تھوڑی دیر تک وہ میرے جوتیاں پہن کر چلے بعد اسکے میری جوتیاں اتار دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکی کا خیال تم چھوڑ دو کیونکہ تمھارے لیے اس میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر انھوں نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر کی تھی آپ نے فرمایا کہ معصیت کے متعلق نذر صحیح نہیں نہ اس چیز میں جو آدمی کے اختیار میں نہ ہو ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کسی آدمیوں نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے یہ سب لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام کردم تھا



اور بعض لوگوں نے سٹک چپا کا نام ابو اعلیٰ بیان کیا ہے۔

(سیٹا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن تیم بعض لوگ انکو عمران بن لہمان اور بعض عمران بن عبد اللہ کہتے ہیں کیفیت انکی ابو جبار بن عطاروی ہیں یعنی بنی عطار  
بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مثنیٰ بن تیم قثمی عطاروی کے خاندان سے ہیں۔ مخضرم ہیں انھوں نے جاہلیت کا  
زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگوں  
کا قول ہے کہ یہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے جیر بن حازم نے ابو جبار عطاروی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے  
بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر سنی اسوقت ہم اپنے ماں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس ہم وہاں سے بھاگے اٹنا  
راہ میں تھے ایک بزن کے پیرٹے میں انکو اٹھایا اور انکو بھگوانا پھر ایک مثنیٰ بن جوہر نے لکھا ہے کہ ہم نے بعد اسکے ایک دیکھی ہیں  
اسکو ڈال دیا پھر اپنے ایک اونٹ کی پیٹھ منجھولی اور اسکا خون بھی شریک کیا اور اسکو پکایا زمانہ جاہلیت میں سب سے  
زیادہ لذیذ کھانا یہی تھا جو ہم نے کھایا تا وی کہتا ہی میں پوچھا کہ اسی ابو جبار خون کا مزہ کیسا ہوتا ہے انھوں نے کہا کہ میٹھا  
ابو عمر بن عطار کہتے تھے میں نے ابو جبار عطاروی سے پوچھا کہ تم کو زمانہ جاہلیت کا کوئی واقعہ یاد ہے انھوں نے کہا  
ہاں مجھے بسطام بن قیس کے قتل کا واقعہ یاد ہے جو ہم نے لکھا ہے کہ بسطام کے قتل کا واقعہ اسلام سے کچھ پہلے ہوا ہے  
اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ بعثت کے بعد کا ہے۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ اکثر روایتیں انکی  
حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عباس اور سمرہ سے ہیں۔ یہ ثقہ تھے ان سے لوگوں نے حدیث کی روایت کی ہے  
انے ایوب سختیانی وغیرہ سے روایت کی ہے ابو جبار نے کہا ہے کہ جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں  
اونٹ چارہ ہاتھ ہم سب لوگ آپ کے خوف سے بھاگے ہم سے بیان کیا گیا کہ یہ شخص یعنی بنی صلی اللہ علیہ وسلم صرف  
یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ اللہ کے ایک ہونے اور محمد کے رسول اللہ ہونے کی شہادت دو جو شخص ان دونوں  
باتوں کی شہادت دیتا ہے اسکی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جاتا ہے یہ سنکر ہم لوگ اسلام لے آئے۔ یہ ابن ابی جعفر بن  
سین نے اپنی سند یونس بن کثیر تک پہنچا کر خبر دی وہ خالد بن دینار سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا میں  
ابو جبار عطاروی سے پوچھا کہ تم لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ماہ حرام کی تعظیم کرتے تھے انھوں نے کہا ہاں جب جب  
حیدر آتا تھا تو ہم لوگ اپنے ہتھیار میان میں رکھ دیتے تھے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے قتل کو ستا ہوا بھی دیکھتا تو اسکو  
لے کاخضرم اصطلاح میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو رسول حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسلمان ہو چکے ہوں مگر  
آپ سے نہ ہوں ۱۲





بشارت بخبر دی وہ کہتے تھے ہمت محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتاوہ سے انھوں نے حسن بصری سے انھوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع فرمایا ہر عمران کہتے تھے کہ ہم نے جس داغ دیا تو کچھ فائدہ نہ دیکھا جب یہ بیمار ہوئے تو فرشتے انکو سلام کرتے تھے مگر لوگوں نے انکے داغ دیدیا تو وہ سلام موقوف ہو گیا پھر چند روز کے بعد وہ جاری ہو گیا انکو استسفا کی بیماری تھی وہ کئی برس تک رہی انھوں نے اسپر صبر کیا پھر انکا شکم چاک کیا گیا اور اس سے چربی نکالی گئی پاخانہ کے لئے چار پائی میں سوراخ کر دیا گیا تھا یہی حالت انکی تیس برس تک رہی ایک مرتبہ ایک شخص انکے پاس گیا اور کہنے لگا کہ امی ابو جحید والدین آپکی عیادت کو صرف اس وجہ سے نہیں آتا کہ آپ کی یہ حالت میں آکر دیکھتا ہوں تو انھوں نے کہا کہ امی جحید تم میرے پاس نہ بیٹھو خدا کی قسم جو حالت میری اللہ تعالیٰ کو پسند ہو وہی مجھے زیادہ محبوب ہے شہہ بصری میں بمقام بصرہ انھوں نے وفات پائی انکے سردار و دائرہ کے بال سفید تھے انکی اولاد بصرہ میں تھی۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن عبید اللہ قرظی تہمی۔ انکا نسب نئے والد کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ انکی والدہ حمہ بنت جحش تھیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لڑکوں کے نام موسیٰ اور عمران رکھے تھے۔ بعد واقعہ حمل کے عمران بصرہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس گئے اور اپنے والد کے املاک کی بابت اللہ گفتگو کی حضرت علی نے انکے والد کی املاک انکو واپس کر کے محمد بن سعد سے کہا ہے کہ مدینہ کے تابعین کے طبقہ اعلیٰ میں عمران بن طلحہ بن عبید اللہ تھے انکی والدہ حمہ بنت جحش بن وہاب تھیں۔ عمران بن طلحہ کے رشتے عبداللہ اور اسحاق اور محمد اور حمید تھے اور ان لڑکوں کے بھی اولاد تھی مگر سب گدر گئے اور کوئی باقی نہیں رہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن ابی حمزہ یعنی نصر بن عمران بن ضبی شاگرد حضرت ابن عباس کے والدین بعض لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں بصرہ میں قاضی تھے انکے بیٹے نے اور ابوالفتح وغیرہ نے روایت کی ہے اور یہ عمو عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے ابو حمزہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ترسٹھ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ اسکو حماد نے بھی روایت کیا ہے مگر صحیح ابو حمزہ ہے نہ ابو حمزہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر - علی ابن سعید نے انکا تذکرہ افراد صحابہ میں لکھا ہے مگر انکی کوئی حدیث نقل نہیں کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

رسیدنا عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عوفیم - اور بعض لوگ انکو ابن عوفیم کہتے ہیں انکا ذکر عامہ ہذلی کے حدیث میں ہے ابوالملیح نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم میں ایک شخص تھے جنکو لوگ حل ابن مالک کہتے تھے اونکی دو بیٹیاں تھیں ایک ہذلیہ اور دوسری عامریہ ہذلیہ نے عامریہ کے فلم پر خیمہ کا ایک ستون مار دیا جس سے حل ساقط ہو گیا پس میں ماریوٹلے عورت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور اسکے ساتھ اوسکا بھائی بھی تھا جسکو لوگ عمران ابن عوفیم کہتے ہیں ان لوگوں نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ دیت دینا چاہیے عمران نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اسے بچہ کی دیت دین جسکے نے نہ کچھ کھایا نہ پیانہ روایہ تو مواف ہونا چاہیے یہ حدیث کئی جگہ بیان ہو چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن فضیل ابن عائد - انکا تذکرہ حافظ ابن السین نے اون صحابہ میں کیا جو ہرات میں آئے ہے خیاب ابن عمران ابن فضیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنی قوم کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تھا آپ نے میری بہت عزت کی تھی میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ کو قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو نبوت اور ایمان سے ممتاز کیا اور آپ کو آپ کے ذریعہ سے اور ایمان کی وجہ سے عزت دی بتائیے کہ سب سے بہتر ذریعہ اللہ کے تقرب کا کیا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ اللہ کے حکم کو ہر چیز پر مقدم سمجھو اور اوسکی تابعداری کرو اور بھوٹ نہ بولو اور امر حق میں ہر شخص کے مدد کرو اور لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو جیسا اپنے ساتھ چاہتے ہو اور شک اور شبہ کی باتیں چھوڑ دو اور جہالتک تم سے ہو سکے بھلائی کرو پھر عمران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے یہاں تک کہ وفات پائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز جنازہ پڑھی اور انکو دفن کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ ہرات میں آئے تھے غلط ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابی اللہم غفاری سے غلام تھے - خیریت جب یہ شریک ہوئے ہیں تو اس وقت غلام تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم



علیہ وسلم نے انکو حصہ نہیں دیا مگر ان آپ نے انکو کچھ بطور خود دیدیا تھا ایک تلوار انکو دی تھی اسے یزید بن ابی عبیدہ و محمد بن زید بن ہاجر بن قنفذ اور محمد بن ابراہیم بن حارث نے روایت کی ہر شخص بن غیاث نے محمد بن زید ہاجر سے انھوں نے عمیر مولیٰ ابی الحکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں حنین بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھا اور اسوقت میں غلام تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی کچھ حصہ دیجئے تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی تھی مگر حصہ نہیں دیا اسی طرح ابولہثم نے ہشام بن سعد سے انھوں نے محمد بن زید سے حنین کے ذکر میں روایت کیا ہے مگر اگر لوگ اسکو خیبر کا واقعہ کہتے ہیں۔ بین ابراہیم بن محمد و غیرہ نے اپنی سند کیساتھ ابویسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن فضل نے محمد بن زید سے انھوں نے عمیر مولیٰ ابی الحکم روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں خیبر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے مالک کے ساتھ تھا مالک نے میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور یہ بھی کہا کہ میں غلام ہوں تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی وہ تلوار اتنی بڑی تھی کہ میں نے جواسکو باندھا تو زمین پر گھسکتی جاتی تھی پس آپ حکم دیا کہ مجھے اور کوئی چیز دیدیجئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن الحرم۔ انکا تذکرہ اسید بن ابی ایاس کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد مفسر شامی اسے خیبر میں زینر نے ایک مرفوع حدیث جھوٹ کے بارے میں روایت کی ہے کہ جھوٹ بولنا نیا نہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن افضی الطی۔ حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی ہے کہ عمیر بن افضی قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے ہمراہ آئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ سردار ان عرب سے ہیں دشمن کا مقابلہ تیز نيزون اور مضبوط درہون کیساتھ جو ہم سے لڑنا ہوا اسکو ہم موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور ایک طویل حدیث انھوں نے انصار کے فضائل میں بیان کی اور یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر کو اور انکے ساتھیوں کو ایک تحریر لکھ دی تھی جسکو ہم نے اس سبب سے

برک کر دیا کہ اسکے الفاظ بہت غریب اور رادیوں کے سبب غلط ہو گئے تھے۔ انہ تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔  
(سیدنا) عجمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن ابی جلیب نے اسلم بن یزید اور یزید بن اسحاق سے روایت کی ہے وہ دونوں عجمیر بن ابی امیہ سے نقل کرتے تھے کہ انکی ایک بہن مشرکہ تھیں وہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کے متعلق بہت ستایا کرتی تھیں ایک روز انھوں نے اپنی بہن کو مخفی طور پر قتل کر دیا انکی بہن کے بیٹوں نے جو اپنی ماں کو مقتول پایا تو انھوں نے بہت شور مچایا عجمیر کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ لوگ کسی اور کو ناحق قتل کر دیں گے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سب واقعہ آپ کے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کر دیا انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیوں انھوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مجھے آپ کے پاس آنے کی متعلق بہت ستایا کرتی تھیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بہن کے بیٹوں کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ تمھاری ماں کو کس نے قتل کیا ہے ان لوگوں نے کسی شخص کا نام بتا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سب واقعہ بیان کر دیا اودان کا خون معاف کر دیا ان سب لوگوں نے نہایت خوشی سے اسکو منظور کر لیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔ اور ابو عجمیر نے انکا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ انکا نام عجمیر ہی ہے۔ اور اس قصہ کو انھوں نے بھی بیان کیا ہے عجمیر بن خرشہ ابن امیہ بن عامر بن حنظلہ طبری فارسی۔ انھوں نے اس یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کیا کرتی تھی۔

(سیدنا) عجمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ادس بن عتیک بن عمر و بنت النصارى اوسى۔ زعموا عبد الاشهل کے بھائی تھے۔ عبد الاشهل وہی قبیلہ ہے جس سے سعد بن معاذ تھے یہ عجمیر احد میں اودر اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ یہ عجمیر ایک اور حارث فرزدان ادس کے بھائی تھے۔ یہ عجمیر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمیر (رضی اللہ عنہ)

ابو بکر کے والدین ان کے بیٹے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے تین ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے عجمیر نے کہا یا رسول اللہ اس تعداد کو اور بڑھائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی دس ہزار) عجمیر نے کہا یا رسول اللہ اور زیادہ کیجئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اسی عجمیر نے کہا اے ابن خطاب تم کو اس میں کیا دخل ہے تمھاوا کیا حرج ہے

۱۲ حضرت عمرؓ نے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مبادا ایسی حدیثوں کو سن کر لوگ عمل ترک کر دیں ۱۲



اگر اللہ ہمیں جنت میں داخل کرے حضرت عمرؓ انہا اگر اللہ چاہے تو ایک چتر زون میں سب کو جنت میں داخل کرے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے کتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو بھیسہ ہر انکی حدیث یہ ہے کہ یہ کتے تھے پیٹ پر ضرب کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون چیز ہے جسکا کسی مانگنے والے کو  
نہیانا جائز نہیں آپ نے فرمایا کہ پانی اور نمک انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ نمک کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عوف انصاری۔ کینت انکی ابو جہہ ہر بھی بن یونس نے اور سعید نے انکا نام اسطرح  
بتایا ہے مگر اور لوگوں نے اختلاف کیا ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ہم عنقریب انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے  
باب میں کریں گے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن نعمان کینت انکی ابو ضیاح تھی۔ انصاری ہیں۔ انکا تذکرہ کینت کے باب میں آئے گا۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن خاضر بن اشرس کنڈی صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جردان جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسن بصری سے انھوں نے  
ابو ساسان یعنی حصین بن منذر سے انھوں نے ہاجر بن قنفذ سے انھوں نے عیمیر بن جردان سے روایت کی ہے کہ  
انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اسوقت آپ وضو کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا  
جب وضو سے فراغت کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اسوقت میں سے جواب سبب سے نہ دیا تھا کہ بغیر وضو کے  
میں اللہ کا نام لینا اچھا نہ سمجھا۔ یہ روایت جعفر نے عیمیر سے اسی طرح نقل کی ہے حالانکہ یہ روایت قنفذ بن عیمیر سے ہے  
عیمیر نے تو میرے خیال میں نہایت ہی نہیں۔ یہ عیمیر عبد اللہ بن جردان کے بھائی ہیں واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ  
ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جردان عیدی۔ اسے محمد بن سیر بن نے اور انکی بیٹے اشعث بن عیمیر نے روایت کی ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں۔ تین تین بنی بن محمود کے اجازت  
اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن ابی عمر و تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہنسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے  
تھے ہنسے محمود بن فضیل نے عطاء بن سائب سے انھوں نے اشعث بن عمار سے انھوں نے اپنے والد سے روایت  
کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا جب ان لوگوں نے واپسی کا  
راہ کیا تو کہنے لگے کہ جہاتین ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں سب یاد کرنی ہیں اب ہمیں بیکار ہے  
ہیں آپ سے پوچھنا چاہیے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سینا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث ازدی کہتے ہیں انکی انطبیان تھی۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسماعیل  
بن خالد ازدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حفص بن عبد اللہ سے انھوں نے انطبیان یعنی عمیر بن  
حارث ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ  
جنین حجر بن مرثع یعنی ابو ہریرہ اور مخنف اور عبداللہ بن زید بن سلیم اور عبد اللہ بن عقیق بن زہیر بھی تھے جنکا نام نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور حذیب بن زہیر اور حذیب بن کعب اور عمار بن حارث اور زہیر بن عمار  
اور حارث بن عامر بھی تھے ان لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھ دی تھی جسکا مضمون یہ تھا قبیلہ غنم کے  
جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں انکے حقوق وہی ہیں جو اور مسلمانوں کے ہیں انکا جان و مال حرام ہے نہ وہ اپنے گھر سے نکالے  
جائیں نہ انکے خرچ لیا جائے اور جس شخص کے پاس جو زمین ہے وہ اسکا مالک ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ لکھا ہے۔

(سینا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد النضاری خزرجی تھے۔ بدرین شریک تھے  
یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے تین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن کثیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق  
سے ان لوگوں کے نام ہیں جو خاندان بنی سلمہ سے غزوہ بدر میں شریک تھے عمیر بن حارث بن ثعلبہ کا نام بھی نقل کرتے  
ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کہتے تھے انکا نسب اس طرح ہے عمیر بن حارث بن کعب  
بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد النضاری خزرجی تھے انکی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت  
کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ یہ عمیر بن عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے اور ابن کعبی نے کہا ہے کہ لوگ انکو مقرر کہا کرتے تھے وجہ اسکی یہ  
تھی کہ واقعہ بعاث میں یہ سب قیدیوں کو یکجا کیا گیا تھا۔



(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

بن حارث بن لہو بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب جعفر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کینا تھا بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عُمیر بن حارث بن حرام جو انصار کے قبیلہ اوس سے تھے غزوہ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بیعت عقبہ اور احد میں بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب بن جہاشہ اور بعض لوگ انکو خماشہ کہتے ہیں وہ بیٹے تھے جو میر بن عبد بن عنان بن عامر بن خطمہ کے انصاری خطمی ہیں۔ ابو جعفر خطمی محدث کے دادا ہیں ابو جعفر کا نام عُمیر بن یزید بن عُمیر تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی انکا نسب و پرانے والد کے نام میں گزر چکا ہے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں وفات پا چکے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قبر پر جبکہ یہ دفن ہو چکے تھے نماز پڑھی تھی۔ ابو جعفر نے روایت کی ہے کہ میرے دادا عُمیر بن حبیب بن لوگون میں تھے جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ کہتے تھے کہ اے میرے بیٹے دفن کی تم نشینی سے پرہیز کرو کیونکہ انکی نشینی ایک مرض ہے جو شخص بے وقوف کی بات پر درگزر کرتا ہے تو وہ اپنی بے وقوفی پر اصرار کرتا ہے اور جو شخص بے وقوف سے دوستی کرتا ہے وہ پشیمان ہوتا ہے اور جو شخص کسی بے وقوف کی ادنیٰ بات سے ہزارہ ہو گا وہ بہت باتوں سے ضرور ہزار ہو جائے گا اور جب تم میں سے کوئی شخص مر بالمعروف یا نہی عن المنکر کا ارادہ کرے تو اسکو چاہیے کہ پہلے ہی سے اپنے کو تکلیف سننے کے لیے آمادہ کرے اور ثواب کا یقین کرے اور جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہے اسکو تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

بن حرام بن عمرو بن جوح بن یزید بن حرام بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر میں شریک تھے یہ وقعی اور ابن کلبی اور ابن عمارہ کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمراؤ۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

بن حسین ابن خبیر ابن یزید ابن لوگون بن جہانہ ویت بن اسلام قلمی ہے تھے انکا تذکرہ ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کر نیکی لے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام بن جوح بن یزید بن حرام۔ انصاری سلمی انکا نسب اوپر گزر چکا ہے غزوہ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن





انکو دادا سے روایت کی ہو کہ وہ ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے جن میں آپ نے اپنا منہ دھویا تھا اور  
 کئی کئی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے صاحب کتاب و حدان نے اپنی سند کیساتھ عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن عیمر صدوسی سے  
 انہوں نے اپنے والد سے انھوں نے اس کے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے  
 لائے الم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان عیمر کے بیٹے عبد اللہ صحابی ہیں اور یہی صحیح ہے۔

(مسندنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

ابن بن عبید بن لیمان بن عیسیٰ بن عمرو بن عوف۔ اسکو ابو نعیم نے واقعی سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض  
 لوگ انکو عیمر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید انصاری کہتے ہیں ابن مندہ نے اسی نسب کو بیان کیا ہے  
 غلطیوں میں بیٹے تھے ابن کلبی نے کہا ہے کہ عیمر بن سعد بن عبید بن عیسیٰ بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن عوف بن مالک  
 اسکے بعد کہا ہے کہ عیمر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن زید بن مالک  
 بن امیہ بن زید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن زید بن مالک  
 بن امیہ بن زید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن زید بن مالک  
 دو شخص بنا دیا ہے۔ یہ غیر فضلاء صحابہ اور زہادین سے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے  
 فرمایا امراض میں تعدی نہیں ہوتی۔ اے انکے بیٹے عبد الرحمن نے اور ابو طلحہ خولانی وغیرہ سے روایت کی ہو۔ اور ابو عمر نے  
 کہا ہے کہ عیمر بن سعد بن لیمان انصاری سی ہیں جنکی ماں کے دوسرے شوہر جلاس بن سوید تھے اور انہیں نے انکو  
 پرورش کیا تھا۔ ایک مرتبہ عیمر نے ہلاس کو غزوہ تبوک میں یہ کہتے سنا کہ اگر وہ باتیں حق ہیں جو محمد بیان کرتے ہیں تو یقیناً  
 میں گمراہی سے بھی بہتر ہیں عیمر نے کہا بن اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور بیشک تو  
 گمراہی میں تھے عیمر کہتے تھے کہ چہ نکہ جلاس میرے باپ تھے انھوں نے مجھے پرورش کیا تھا اور میں انہیں ایسا  
 پس اگر میں انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مخفی رکھوں گا تو ان پریشہ ہو کہ قرآن میں برائی نازل ہو جائے لہذا میں نے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو اس اقعہ کی خبر دیدی پس آپ نے ہلاس کو بلوایا اور کہا کہ تم نے ایسا کیا تھا انھوں نے قسم کھائی اسکے بعد وہی  
 نازل ہو گئی تو سب لوگ چپ ہو گئے اور بوقت نزول وحی تمام صحابہ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب وحی نازل ہو چکی تو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور یہ آیت پڑھی یٰٰمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلْبًا لِّكْفَرَآئِجِ پس جلاس نے  
 کہا کہ میں اللہ کے سامنے زبیر کرتا ہوں بیشک عیمر سچ کہتے ہیں جلاس نے پہلے قسم کھائی تھی کہ میں عیمر کو خراج نہ دے گا  
 پھر انھوں نے اپنی قسم سے بھی رجوع کیا۔

ترجمہ کاظم کھانے یہ کہ انھوں نے نہیں کہا حالانکہ انھوں نے کفر کی بات کہی تھی۔ ۱۷



عمر وہ سنے بیان کیا ہو کہ میرے لیسے بعد حوالی مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور آخر وقت تک وہیں رہے ابن مسعود اور ابو نعیم سے اس قصہ کو عیمر بن عبید کے نام میں ذکر کیا ہے ہم اسکو بھی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ باقی رہا اللہ تعالیٰ کا قول و بالتوا لا ان غنا ہم اللہ و رسولہ من فضلیہ کا شان نزول یہ ہو کہ جلاس کا ایک شام قبیلہ بنی عمرو بن عوفہ میں مارا گیا تھا بنی عمرو اسکی ویت دینے سے منکر تھے جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بنی عمرو بن عوفہ سے اسکی ویت دلوائی ابن سیرین نے کہا ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیمر کا کان پکڑا اور فرمایا کہ اوزیکے تیرا کان سچا ہو اللہ نے تیری تصدیق کی۔

حضرت عمر بن خطابؓ انکو محض کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اور اہل کوفہ کا بیان ہے کہ ابو زید جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا انکا نام سعد تھا اور وہ انہیں عیمر کے والد تھے مگر اور لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے کیونکہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ وہ ابو زید میرے چچا تھے حضرت انسؓ خاندان خزرج سے تھے اور یہ عیمر خاندان مدینہ سے ہیں حضرت عیمرؓ کی وفات ملک شام میں ہوئی حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ کاش عیمرؓ کا ایسا کوئی آدمی میرے پاس ہو تاکہ میں اس سے مسلمانوں کے کامیابان مدد لیتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن قعد اور بعض لوگ کہتے ہیں عیمر بن قعد عبدی ہیں کنیت انکی ابوالاٹھٹ تھی جہن ابوالفضل بن ابی اسن طبری نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جیسے ابو بکر بن ابی طییبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جہن ابن فضیل نے عطار بن سائب سے انھوں نے اشعث بن عیمر عبدی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عبد القیس کا وفد آیا جب وہ لوگ لوٹ کر جانے لگے تو انھوں نے آپؐ کو کہہ دیا کہ جو جو باتیں ہم نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں وہ سب ہم نے یاد کر لی ہیں اب چلو بیڈ کا منالہ آپؐ کو چھین چنانچہ سب لوگ حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ایک شراب آپؐ و ہولہ کے مقام میں ہیں وہاں شراب ہمارے مزاج کے موافق ہوتی ہے حضرت نے پوچھا شراب تم لوگ کس چیز کو کہتے ہو انھوں نے عرض کیا کہ بیڈ کو حضرت نے پوچھا کہ بیڈ کس چیز میں بناتے ہو انھوں نے کہا انقیر میں آپؐ نے فرمایا انقیر میں نہ بنایا کرتے

لے ترجمہ انکو صرف اس بات کی عداوت ہے کہ اللہ نے اور رسول نے اللہ کے فضل سے انکو شنی کر دیا۔

لے بیڈ اس پانی کو کہتے ہیں جہن تھوڑا سا جگہ سے جگہ جانیں۔

لے انقیر کڑی کا ایک طرف ہوتا تھا جہن شراب بنی تھی اسی وجہ سے دانست ہوئی ہو کہ وہ شراب کا طرف بڑھتا ہے جہن نائیسے بڑھتا ہے اسو بانیے گا۔



پس سب لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے اور پھر باہم گفتگو کی کہ والد ہمارے قوم کے لوگ اس بات پر راضی نہ ہونگے چنانچہ پھر دوبارہ آکر حضرت سے عرض کیا: آپ نے پھر فرمایا کہ نقیر بن مست بناؤ ورنہ رنشد پیدا ہو جائے گا اور کوئی کسی کے سر میں مار دیگا جس سے وہ لنگڑا ہو جائے گا یہ سنکر وہ لوگ ہنسے آپ نے فرمایا ہنسے کیون ہوان لوگوں نے عرض کیا کہ قسم اسکی جسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہو ایک مرتبہ ہنسے نقیر بن بنا کر بنیذنی تو ہم میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دوسرے کو مارا جس سے وہ لنگڑا ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا نام عمیر بن سعد ہے اس میں شک نہیں۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید حمصی میں حضرت عمر بن خطابؓ سے حال تھے انکا تذکرہ ابو زکریا نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ عمیر بن سعد ہیں۔ انکا تذکرہ سب لوگوں نے لکھا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ابو زکریا نے کسی غلط نسخہ میں دیکھ کر دہرایا ہے یا وہ عمیر بن

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہیں۔ یہ جلاس بن سوید کی بی بی کے بیٹے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابن سعد نے ایسا ہی بیان کیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھے ہیں حالانکہ یہ غلطی ہو یہ دونوں ایک ہی شخص ہیں اور انکا نام عمیر بن سعد ہے۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے یہ حضرت عمر کی طرف سے عامل تھے اور جلاس کی بی بی کے بیٹے تھے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بخمری صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہوا انکے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے بہیق بن محمود نے اجازہ اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عبد العزیز بن محمد بن ابی خازم سے انھوں نے یزید بن ہاد سے انھوں نے محمود بن ابراہیم سے انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انھوں نے عمیر بن سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روخانہ کے لواحقین میں تھے تھے ایک ایک گور خر دکھائی دیا جو زخمی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو عنقریب جنت اسکو زخمی کیا ہے اسی اثنا میں وہ شخص آگیا جسے اسکو زخمی کیا تھا وہ قبیلہ بکر کا ایک آدمی تھا اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کو اس گور خر کا اختیار ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق کو حکم دیا کہ اس کا گوشت سب زلفا کو تقسیم کر دو

اسکے بعد آپ آگے بڑھتے تو ایک ہرن نظر آیا جو ایک درخت کے سایہ میں پڑا ہوا تھا اور اسکے پیر لگا ہوا تھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسکو کوئی شخص نہ چھیڑے لہذا کسی نے اس سے تعرض نہ کیا۔ ابن ابی عاصم نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور حماد بن زید نے اور ہشیم نے اور لیث نے یحییٰ بن محمد بن ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک بن انس نے اور ابو اویس اور عبد الوہاب اور حماد بن سلمہ نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عیمر بن مسلم کی ہے وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور بنوری جنھوں نے گورخر کا شکار کیا تھا انکے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سیمارہ متقی تھی سعید نے انکا نام اسی طرح ذکر کیا ہے اور کنیت کے باب میں بھی انکو ذکر کیا ہے یہ بھی بخاری کے غلام تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس مرہ بن شریہ کے نام میں انکا تذکرہ ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سبائی یسکری مرہ کے بھائی تھے حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ مدین سے لڑنے کے لیے مدینہ سے گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن دبلج نے ابو عمر پر استراک کر نیکی کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مالک بن خنساء بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مانن بن بخاری انصاری خزرجی کنیت انکی ابو داؤد تھی۔ بدین شریک تھے۔ اسکو عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکاء کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی خنساء بن مہذول سے عیمر بن عامر بھی تھے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

انہ انکے بیٹے عبید نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہ پوچھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تو میں اللہ کے ساتھ شرک کرنا جاؤ کرنا اور کسی کو ناسخ مار ڈالنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد سے بھاگنا اور پاکرامن عورتوں پر تہمت لگانا اور مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور کعبہ کی بیعت کرنا جو تمھارا قبلہ ہے زندوں کا بھی اور



مردون کا بھی انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(اسیدنا) عمیر رضی اللہ عنہ

ابن مالک - ابن شاپین سے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ سفیان ثوری سے اسماعیل بن سمیع سے انھوں نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جہاد میں اپنے باپ کے قتل کا مجھے موقع ملا تھا مگر میں نے درگزر کی تھی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ جہاد میں میں نے اپنے والد کو مقابلہ میں دیکھا اور اسے بے ایک کی بات نہ کہنے انکو قتل کر دیا یہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو لموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عظیم (رضی اللہ عنہ)

مالک کے والدین۔ ابو بکر اسماعیلی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ اے انکے بیٹے مالک نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑی ملی ہوئی چیز کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا کہ اسکی شناخت لو گن سے کراؤ اسکی شناخت کرنے والا کوئی بلجائے تو اسکو دید و در نہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ اور لو گن کو گواہ بنا دو اگر اس درمیان میں بھی اسکا مالک آجائے تو اسکو دید و در نہ کہہ دو کہ اللہ کا مال ہی جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عظیم (رضی اللہ عنہ)

فودمران اقل بن اقل بن شراحیل بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام ناعط بن مرثد ہمدانی ہونے کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بھیجا تھا۔ مجالد بن سعید ہمدانی کے دادا ہیں عبد الغنی نے کہا ہر کہ عمیر ذی مران صحابی ہیں۔ مجالد بن سعید بن عمیر ذی مران نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا عمیر سے روایت کی ہر کہ وہ کہتے تھے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا جسکی عبارت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی عمیر ذی مران ومن اسلم من ہمدان سلام علیکم فانی راحہ لہندی لا الہ الا ہوا۔ بعد فانا بننا اسلامکم متھ منا من ارض الروم فابشر وقان اللہ تعالیٰ قد ہرکم ہدایۃ وانکم اذا شہدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ فانتہم العساة وعلیتہم الزکوة فان لکم ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ علی وانکم فاموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیہا سہلہا وجبالہا غیر مظلومین ولا خشیق علیہم ان الصدقۃ لا تحل ل محمد ولا لابی بیتہ وان مالک بن مرارۃ الرماوی قد حفظ الغیب دی الامانۃ وبلغ الرسالۃ فامرک بہ خیر افادہ منظر الیہ فی قومہ انکا تذکرہ تیشون نے لکھا ہے۔

[illegible]

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

مروئی ابو نعیم نے کہا ہے کہ سلیمان نے الکا ذکر کیا ہے مگر کچھ حال نہیں لکھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد بن ازعون زید بن عطا بن شعیبہ بن ریدانصاری اوسی۔ ابو موسیٰ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ الکا تمام عمر بن معبد بن ازعون بن بدین اور احدین اور خندق میں اور تمام شاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ غزوہ حنین میں۔ انہیں سوا دمیون میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

معروف بن واصل کے دادا بن اسباط بن محمد بن معروف بن واصل سعدی نے حفصہ بنت افس سے انھوں نے عیسے جو معروف کے دادا تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک طبق آپ کے پاس لایا گیا اسے بعد پوری حدیث ذکر کی انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن لویم انکا شمار اہل کوفہ میں ہے انکی حدیث شعبہ و مسمر نے عبید اللہ بن حسن سے انھوں نے عبد الرحمن ابن مقل سے انھوں نے غالب بن حراور عکیم بن لویم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم سے پاس سوا گدھون کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہی حضرت نے فرمایا کہ فرہ گدھون کو فوج کے پہنچانے کے لیے بچوں کو کھلاؤ مینے تمہیں صرف ان گدھون کے گوشت کی ممانعت کی تھی جو بستی کے گرد پھرتے ہوں انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن نیار انصاری بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو زہد بن نیاس کے بھتیجے ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے انکے بھائی سعد نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث میں اختلاف ہے۔ کعب سے سعد بن سعید جلی سے انھوں نے سعید بن عکیم سے انھوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر میں سے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خلوص قلب سے میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس برائیاں اسکی مٹا دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن عکیم کے انکے چچا سے بھی مروی ہے۔ انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ سعید کے والد ہیں اس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید کوئی اور ہونے والا ہے یہ وہی ہیں واللہ اعلم۔



(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ودقہ۔ مولفۃ القلوب میں سے ایک شخص ہیں جن کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور قیس بن مخزومہ کو اور عباس بن مرداس کو اور ہشام بن عمرو کو اور سعید بن ربیع کو سوا ونٹ سے کم دئے تھے اور باقی مولفۃ القلوب کو سوا ونٹ دئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک بن امیہ تھا۔ سعد بن ابی وقاص رہری کے بھائی تھے۔ انکی والدہ حمہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔ قدیم الاسلام تھے مہاجر بھی تھے۔ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور اسی غزوہ میں شہید ہوئے جب انھوں نے بدر میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کسین بنیکہ باعث سے منظور کیا گیا۔ رونے لگے بالآخر حضرت نے انکو اجازت دی انکی تلوار بیت لاشی تھی لہذا حضرت نے خود اپنی تلوار انکو مرحمت فرمائی بوقت شہادت انکی عمر سولہ برس کی تھی۔ انکو عمرو بن عبد ود نے شہید کیا تھا۔ عیسیٰ عیسا بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں عیسیٰ بن ابی وقاص کا نام بھی روایت کیا ہے اور زہری نے ابو موسیٰ نے اور عروہ نے بھی اسکی موافقت کی ہے۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ میرے بھائی عُمیر کو دیکھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین کا معائنہ فرما رہے تھے تو وہ چھپتے پھرتے تھے میں نے پوچھا کہ اے بھائی تم یہ کیا کرتے ہو انھوں نے کہا میں لیلے چھپتا ہوں کہ حضرت کہیں مجھکو کسین سمجھکر واپس نہ کر دیں اور میں اس غزوہ میں شریک ہونا چاہتا ہوں اس امید پر کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے چنانچہ جو انکی تمنا تھی پوری ہوئی انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن حجاج قریشی مخجی۔ کینت انکی ابوا میہ تھی قریش میں انکی بہت قدر و عزت تھی صفوان بن امیہ بن خلف کے چچا زاد بھائی تھے بدر میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے اسوقت تک کافر تھے مابین نے قریش سے انصار کی بابت کہا تھا کہ میں انکے چہرے مثل زندگانی کے شاداب دیکھتا ہوں یہ لوگ پیاسے نہیں ہو سکتے مابوقتیکہ اپنی ہی برابر بہا رے آدمیوں کو نہ مار ڈالیں پس میری مصلحت یہ ہے کہ تم لوگ ایسے روشن چہروں کا مقابلہ نہ کرو مگر لوگوں نے انکی نصیحت نہ مانی پھر انھوں نے اور لوگوں کو یہی ترغیب شروع کی اور سب پہلے انھوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان میں ڈال دیا اور اڑالی شروع ہو گئی۔ یہ قریش کے جوانمردوں اور شریر لوگوں میں سے تھے

بدر کے دن مسلمانوں کی تعداد دریافت کرنے کے لیے لشکر کے گرد ہی گھومتے تھے جب مشرکوں کو ہزیمت ہوئی تو غیر بھی ان لوگوں میں  
 تھے جنھوں نے نجات پائی اُس دن انکے بیٹے وہب بن عمیر قید ہو گئے تھے جب ہزیمت یافتہ لوگ مکہ واپس آئے تو عمیر  
 اور صفوان بن امیہ بن خلف باہم بیٹھے صفوان نے کہا کہ اللہ نے ہماری زندگی مقبولین بدر کے بعد مکہ کر دی غیر نے کہا بیشک  
 یہی بات ہو چھ قرض ہو جسکے ادا کر نیکا کوئی سامان مجھے نظر نہیں آتا اور کچھ بال بچے میرے متعلق ہیں جنکے لیے میرے پاس کچھ نہیں  
 ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاتا اور انکو قتل کر دیتا بشرطیکہ میرا نکا سامنا ہو جاتا اُنکے پاس جانے کے  
 لیے میرے پاس ایک بہانہ ہو میں کہوں گا کہ میں اپنے قیدی بیٹے کے پاس آیا ہوں یہ سب صفوان بہت خوش ہوا اور اُس نے کہا کہ  
 تمہارے قرض کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہو اور بال بچے تمہارے میرے بال بچوں سے پہلے کھانا کھایا کریں گے اور صفوان نے  
 انکے لیے سامان سفر میا کر دیا اور انکو ایک زہر آلود صیقل کی ہوئی تلوار دی پس عمیر مدینہ آئے اور مسجد کے دروازے پر فروکش  
 ہوئے حضرت عمر بن خطاب نے انکو دیکھا حضرت عمر اُسی وقت انصار کے چند لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے واقعات پر کاتذکرہ  
 کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو اس غزوہ میں نازل ہوئیں انکا چرچا کر رہے تھے جب حضرت عمر نے عمیر کو دیکھا کہ انکے  
 پاس تلوار بھی ہو تو انکو اندیشہ ہوا اور انھوں نے کہا کہ یہی دشمن خدا بدر کے دن تعداد معلوم کرنے کے لیے آیا تھا اسکے بعد حضرت  
 عمر اُٹھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہ عمیر بن وہب تلوار لیے ہوئے مسجد میں آیا ہو یہ شخص بڑا  
 دغا باز فریبی ہو آپ اسکی کسی بات پر اعتبار نہ کیجیے گا حضرت نے فرمایا اسکو میرے پاس لے آؤ یہ کہہ کر حضرت عمر باہر چلے گئے اور  
 اور اپنے ساتھیوں سے کہہ گئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور عمیر سے آپکی حفاظت کرو اسکے بعد حضرت عمر  
 اور عمیر دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت عمر بھی اپنے ہمراہ اپنی تلوار لے آئے تھے  
 عمیر نے کہا انعموا صبا جا زمانہ جاہلیت میں سلام کے الفاظ یہی تھے حضرت نے فرمایا اس سلام کی اب ہمیں حاجت نہیں رہی  
 السلام علیکم اہل جنت کا سلام ہو۔ اور عمیر تم بیان کیوں آئے ہو انھوں نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کے لیے آیا ہوں اسکو  
 فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے کیونکہ آپ صاحب جو دو کرم ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر یہ تلوار تم کیوں لائے ہو عمیر نے کہا  
 یہ کم بخت بدر کے دن ہمارے کس کام آئی جواب کام آئیگی میں اسکو بھولے سے لے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور  
 عمیر سچ کہو کیوں آئے ہو عمیر نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے آیا ہوں حضرت نے فرمایا پھر وہ شرطیں کیا تھیں جو سننے  
 حکیم کے پاس بیٹھ کر صفوان بن امیہ سے کی تھیں یہ سب عمیر ڈر گئے اور کہنے لگے کہ میں کچھ بھی شرطیں نہ کی تھی حضرت نے فرمایا تم  
 اس سے میرے قتل کا وعدہ کیا تھا اس شرط پر کہ وہ تمہارے بال بچوں کی کفالت کرے اور تمہارا قرض ادا کر دے حالانکہ خدا  
 میرے اور تمہارے درمیان میں ہو عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت



دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یا رسول اللہ ہم آپ کی وحی کی تکذیب کیا کرتے تھے مگر یہ شر اٹھا میرے اور صفوان کے دو بیان میں حلیم کے اندر ہوئے تھے کسی کو خبر نہ تھی۔ اللہ کا شکر ہو جسے مجھ کو بیان بھیج دیا اور میں اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا اس واقعہ سے مسلمانوں کو بہت مسرت ہوئی۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہو کہ عمرؓ کو جب بیٹے دیکھا تو خنزیر سے بھی زیادہ میرے نزدیک وہ قابل نفرت تھی مگر اب وہی عمرؓ مجھے اپنی بعض اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں بعد اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرؓ بڑھ چلاؤ ہم تم سے کچھ باتیں کرینگے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو قرآن سکھا دو اور انکے قید سی کور ہا کر دو عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اب تک میں اپنے اسکان بھر نور خدا کے بکجا دینے پر آمادہ تھا خدا کا شکر ہو جس نے مجھے ہلاکت سے بچایا اب آپ مجھے اجازت دیجیے تو میں قریش کے پاس جاؤں اور انھیں اسلام کی طرف بلاؤں شاید اللہ انھیں ہدایت کرے اور ہلاکت سے بچالے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دی اور یہ مکہ گئے (انکے مکہ پہنچنے سے پہلے) صفوان بن امیہ نے لوگوں سے کہنا شروع کیا تھا کہ خوش ہو جاؤ ایک ایسی فتح کی خبر آئی چاہتی ہو کہ تم واقعہ بد کو بھول جاؤ گے اور جو شخص مدینہ سے آتا تھا صفوان اُس سے پوچھتا تھا کہ بتاؤ مدینہ میں کچھ حادثہ تو نہیں ہوا یا نہ کہ ایک شخص آیا اور اُس نے بیان کیا کہ عمرؓ اسلام لے آئے پس سب مشرکوں نے انکو لعنت کی اور کہا کہ وہ بیہ بین ہو گیا ہو اور صفوان نے قسم کھالی کہ اب میں عمرؓ کو کوئی فائدہ نہ پہنچاؤں گا اور نہ اس سے کبھی کلام کروں گا اُس کے بعد عمرؓ بھی وہاں پہنچ گئے اور انھوں نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا بہت سے لوگ اُنکے ہاتھ پر اسلام لائے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عُمیرؓ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا کیا یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں انکا ذکر زہری کی حدیث میں ہے جو انھوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دو پہر کو گھر سے باہر نکلے اسوقت آپ کے شکر پر ایک چھر بندھا ہوا تھا ایک انصاری لڑکے نے کچھ آپ کو ہر یہ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکے سے پوچھا کہ تو کون ہو اس لڑکے نے کہا میرا نام ہے اور فلان عورت میری ماں ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ کھاؤ چنانچہ سب نے کھایا اور سیراب ہو گئے پھر سب لوگوں نے دودھ پیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عُمیرؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن اعرس۔ کنیت انکی ابو سیارہ تھی متی بن قبیلہ قیس غیلان سے ہیں پھر بنی عدوان سے پھر بنی حارثہ سے۔ یہ جعفر کا قول ہے انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے ابن حبیب کی کتاب میں انکا نام عیلہ بن اغزل بن خالد بن سعد بن حارث بن راشی بن حارث دیکھا ہے۔ ابو سیارہ کا تذکرہ عمرؓ کے نام میں ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فروخ - جعفر مستغفری نے کہا کہ یحییٰ بن یونس نے انکا نام اسی طرح لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا کہ میرے نزدیک یہ عرس ابن عمیرہ کے والد بن اور انھوں نے ایک حدیث عدی بن عدی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہے ہمارے ایک غلام نے بیان کیا اس نے ہمارے دادا کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کرنے سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

یقین کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ عرس بن عمیرہ کے والد بن غلط ہے کیونکہ عرس کے والد عمیرہ بن فروہ نہ عمیرہ بن فروخ اور اگر کتاب کی غلطی سے بجائے فروہ کے فروخ ہو گیا تھا تو ابو موسیٰ کو کہنا چاہیے تھا کہ فروخ غلط ہے یہ حدیث جو اوپر مذکور ہوئی ہے یحییٰ بن محمود نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہے ابو بکر بن ابی شہر نے بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عدی بن عدی کنذی سے سنا وہ مجاہد سے بیان کرتے تھے کہ ہے ہمارے ایک غلام نے ہمارے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کے سبب سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے سامنے بری باتوں کو ہوتے ہوئے دیکھیں اور باوجود قدرت کے اُسکو نہ دیکھیں جب عام لوگوں کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ فروخ غلط ہوا اور صحیح فروہ ہو و اللہ اعلم۔

(سیدنا) عمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حازمی - قبیلہ جہان کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جبکہ آپؐ نذر دہ تہوک سے لوٹ کر آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مالک بن نمط کے نام میں کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

## باب العمین والنون

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان سے صرف ہیں ایک حدیث مروی ہے اور انھوں نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمن بن عثمان سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عید الفطر کے بعد چھ روزہ رکھے تو اُسکو تمام سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔



(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بلوی - فتح نصرین شریک تھے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انسہ بن خلت جمحی - کینت انکی ابو فلیط تھی بعض لوگوں نے انکا نام عنبسہ بیان کیا ہے اور بعض نے کچھ اور بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے باب میں کیا جائیگا۔

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ حنفی - بقول بعض یہ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ جعفر نے اسطرح لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان - اخون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر نہ انکی کوئی روایت حضرت سے ثابت ہو نہ انکا صحابی ہونا صحیح ہے۔ اسے ابو اسہ بابلی نے اور عثمان بن سالم نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ہمارے متقدمین ائمہ سب اس بات پر متفق تھے کہ یہ تابعی ہیں۔

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن عمرو عامری - ابو جندل کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عتبہ ہے مگر یہ صحیح نہیں غلبہ اپنے والد کے ہمراہ اسلام لائے تھے اور شام میں شہید ہوئے تھے انکی بیٹی فاختہ بھی انکے ہمراہ شام میں تھیں جب یہ شہید ہوئے تو فاختہ کو لوگ حضرت عمر بن خطاب کے پاس لائے اور عبدالرحمن بن عمار بن ہشام بھی آئے انکے والد بھی شام میں شہید ہوئے تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دونوں کا باہم نکاح کر دو پس عبدالرحمن نے اسے نکاح کیا عبدالرحمن کے لڑکے ابوبکر و عمر و عثمان و عمرہ انھیں کے بطن سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عنترہ (رضی اللہ عنہ)

عنتری - صحابی ہیں۔ انکی حدیث صرف ابو حاتم رازی نے روایت کی ہے۔ عبد الغنی نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں نے انکا نام جس بیان کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ عیس کے نام میں ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عنترہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عنترہ سلمیٰ ذکوانی ہیں بنی سواد بن ختم بن کعب بن سلمہ کے جو انصار کی ایک شاخ ہو حلیف تھے بدر میں شریک تھے ابن ہشام نے

ایسا ہی بیان کیا ہوا اور ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے کہا کہ یہ سلیم بن عمرو بن عبد الدنصری کے غلام تھے۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ انکو نوفل بن معاویہ دیلمی نے شہید کیا تھا۔ امین عبید اللہ بن جحین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکاء بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ سلیم بن عمرو بن عبد الدنصری کے غلام عمرو بھی بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

تین گستاہوں کہ ابن ہشام کی کتاب میں اس طرح لکھا دیکھا ہے کہ بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلہ سے سلیم بن عمرو بن حلدیدہ اور عمرو بن سلیم ابن عمرو کے غلام تھے بدر میں شریک تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عشرہ (رضی اللہ عنہم)

شیبانی۔ کنیت انکی ابو ہارون تھی۔ عبد الملک بن ہارون بن عترہ شیبانی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ شہید کسکو سمجھتے ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہو آپ نے فرمایا ایسا تو میری امت میں شہید بہت کم ہونگے جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہو اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہو اور جو شخص گر کر مرے وہ بھی شہید ہو اور جو عورت نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہو اور جو شخص غرق ہو کر مرے وہ بھی شہید ہو اور جو شخص مرض سل میں مرے وہ بھی شہید ہو اور جو شخص جل کر مر جائے وہ بھی شہید ہو اور جو سفر میں مر جائے وہ بھی شہید ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عسکرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نقب۔ بنی کعب بن عنبر بن عمرو بن تميم سے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی عنبر کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ سواد بن عبد اللہ بن قدامہ بن عمرو قاضی بصرہ کے دادا ہیں ابن دباغ نے انکا ذکر کیا ہوا اور ابن ماکولانے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہوا عمرو بن نقب بن عمرو بن حارث بن خلف بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر۔

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ابراہیم بن عتہ جہنی کے والد ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے مگر ابو عمر نے ہجو مزی قرار دیا ہے اور ابن ماکولانے انکی موافقت کی ہے۔  
محمد بن ابراہیم بن عتہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
مکہ سے باہر تشریف لائے تو ایک انصاری آپ سے ملا اور اُسے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے چہرہ کی حالت دیکھ کر مجھے رنج  
ہوا ہے آپ نے اُسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ حالت بھوک کے سبب سے ہے الخ ہم یہ حدیث عتہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ  
ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے اسکے نام میں نون ہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔



(سیدنا) عمنہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن عبد مناف بن کنانہ بن جہم بن عدی بن ربحہ بن رشدان جہنی بدرمیں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے کیا ہو مگر اور لوگوں نے انکو ذکر نہیں کیا میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی شخص ہیں جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں۔

(سیدنا) عنیز (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ زمین وادی قری میں عنایت فرمائی تھی یہ وہیں رہتے تھے یہاں تک کہ انکی وفات ہو گئی بعض لوگوں نے انکا عس بیان کیا ہو اور کہا گیا ہو کہ یہی صحیح ہو اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ اسی وجہ سے نہیں کیا کہ وہ جانتے تھے کہ عنیز صحیح نہیں ہو واللہ اعلم۔

## باب العین والواو

(سیدنا) عوام (رضی اللہ عنہ)

ابن جہیل سامی۔ یغوث (نامی بت) کے نبی اور تھے یہ ابواحمد عسکری کا قول ہو اور ابن درید سے مروی ہو وہ سکن بن سعید سے وہ محمد بن عباد سے وہ ہشام بن کلبی سے روایت کرتے ہیں کہ عوام بن جہیل سامی جو قبیلہ امدان سے تھے اور یغوث (نامی بت کی) خدمت کیا کرتے تھے مسلمان ہو جانے کے بعد بیان کرتے تھے کہ میں ایک مرتبہ شب کو اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ کچھ باتیں کر رہا تھا جب وہ سب لوگ اپنے اپنے گھر گئے تو میں اسی بت کے مکان میں رہ گیا ہوا بہت تیز چل رہی تھی بجلی چمکتی تھی بادل گر جاتے تھے سو گیا جب کچھ رات گئی تو میں نے سنا کہ بت سے ایک آواز آ رہی ہو اس سے پہلے ہم نے کوئی آواز نہ سنی تھی وہ آواز یہ تھی کہ اے ابن جہیل اب تبوں کی خرابی آئی ہو دیکھو سرزمین مقدس سے یہ نور چمکا ہوا اب تم یغوث کو اچھی طرح چھوڑ دو اس آواز کو سننے ہی واللہ میرے دل میں تبوں سے نفرت پیدا ہو گئی مگر یہ واقعہ میری اپنی قوم سے پوشیدہ رکھا پھر میں نے ایک ہاتھ کو سنا وہ کہتا تھا

ہل سمعن القول یا عوام ام قد صمست عن مدی الکلام قد کشف دیا جبر الظلام و اصفی الناس علی الاسلام  
ان اشعارک جابین میں نے کہا یا ایہا الناس القوا بالانوام است بذی وقر عن الکلام قبین عن سنتہ الاسلام  
ترجمہ۔ اے عوام سننے ہو یا بت یا بت سننے تم بہرے ہو یا تمام تاریکیاں دور ہو گئیں اور لوگوں نے اسلام کے لیے

بیعت کی ہے ۱۲

ترجمہ۔ اے سوتوں کو جگانے والے تو بات کرنے سے عاجز نہیں ہو پس تمکو اسلام کا طریقہ بتا دے ۱۳

واللہ میں اس سے پہلے اسلام سے بالکل ناواقف تھا پس مجھے یہ جواب ملا  
 ارسل علی اسم اللہ والتوفیق رحلہ لاوان ولا شتیق اے فریق خیران شریق الی النبی الصادق المصدوق  
 پس اسی وقت سینے بت کو پھیکہ یا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا اثنائے راہ میں مجھ کو قبیلہ ہمدان کا وفد ملا وہ لوگ بھی  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہے تھے بالآخرینے جا کر حضرت سے اپنا حال بیان کیا آپ بہت خوش ہوئے اور آپ نے  
 فرمایا اس واقعہ کو مسلمانوں سے بیان کرو پھر آپ نے مجھے تبون کے توڑنے کا حکم دیا چنانچہ ہم لوگ یمن واپس آئے اور اللہ نے  
 ہم لوگوں کے دل اسلام کے لیے مضبوط کر دیے۔

(سیدنا) عوذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عفران۔ یہ انکی والدہ کا نام جو والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہو۔ انصاری خزر جی  
 بخاری ہیں۔ حضرت معاذ اور معوذ فرزند ان عفران کے بھائی ہیں انھیں عوذ اور معوذ نے ابو جہل کو مارا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے  
 لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عوف ہو جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

(سیدنا) عوجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ بن جذیمہ بن سبرہ بن خدیج بن مالک بن عمرو بن ذہل بن عمرو بن ثعلبہ بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن  
 قیس بن جبینہ بنی فاسطین میں رہتے تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عروہ بن ولید نے عوجہ بن حرملہ بنی سے انھوں نے  
 اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عوجہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا آپ مروہ  
 میں فروکش تھے اور مروہ کے نیچے مشرقی جانب ٹھہرے ہوئے تھے اور دو پہر کو اس مقام پر آ جاتے تھے جہاں اب مسجد بنی  
 ہوئی جو ان دونوں مقاموں میں آپکا دورہ رہتا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور آپ کو تعجب معلوم ہوا کہ عرب کا اور  
 کوئی قبیلہ نہان نہیں جو تو اپنے فرمایا کہ اے عوجہ مجھے مانگو میں تمھیں دوں گا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن اثاثہ انکا مشہور نام سلح بن اثاثہ بن عباد بن مطالب بن عید مناف بن قس ہے۔ کنیت انکی ابو عباد تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں  
 ابو عبد اللہ۔ یہ واقعہ ہی کا قول ہے یہ سلح وہی ہیں جنکا ذکر واقعہ انکس میں آتا ہے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے  
 کہ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفین سے چوتیس برس پہلے وفات پا چکے تھے مگر پہلا قول  
 صحیح ہے۔ خدا کا نام لیکر اور انکی توفیق کے ساتھ سفر کر رہا تھا سفر حسین کچھ تکلیف و مشقت نہوگی اس فریق کے پاس ہا جو سب سے ہتر ہو

یعنی صادق و مصدق کے پاس ہے



زیادہ مشہور ہو۔ انکی والدہ ابورہم بن مطلب کی بیٹی تھیں نام انکا سلمیٰ تھا اور انکی ماں رطلہ بنت صخر بن عامر بنی ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں  
اسی قرابت کی وجہ سے ابوبکر صدیق انکے ساتھ کچھ سلوک کیا کرتے تھے مگر جب یہ حضرت عائشہ کی نعمت میں شریک ہوئے اور اللہ  
تعالیٰ نے انکی برات ظاہر فرمائی تو ابوبکر صدیق نے قسم کھائی کہ میں انکو کچھ نہ دیا کروں گا اُسپر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا يَأْتِلُ بِأُولَئِكَ الْفَضْلُ  
مُسْلِمًا وَالسَّعَةِ اِنْ يُوْتُوْا اُولٰٓئِ الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پس ابوبکر صدیق نے پھر انکو دینا شروع کر دیا اور کہا کہ میں اس  
بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخشدے (جیسا کہ اس آیت کے آخر میں مذکور ہے) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبد الحارث بن عوف بن حیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلفہ بن عمرو بن لوی بن ہر  
ابن معاویہ بن اسلم بن حمس بن عوف بن انما بعلی۔ حمسی۔ کینست انکی ابو حازم تھی قیس بن ابی حازم کے والد ہیں۔ اور بعض لوگوں نے  
یہ بھی بیان کیا ہو کہ انکا نام عبد عوف ہو۔ ہم انکا تذکرہ کینست کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ بہن عبد اللہ بن احمد خطیب نے  
اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھوں نے قیس  
ابن ابی حازم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) خطبہ پڑھ رہے تھے اپنے  
میرے والد کو دیکھا کہ دھوپ میں ہیں تو اشارہ سے فرمایا کہ سایہ میں آ جاؤ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ کینست انکی ابو داؤد بھی لیشی ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہو اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انکا نام حارث بن عوف تھا۔  
انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے تقسیر لکھا ہو۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن خضیرہ۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ اسے شعبی نے روایت کی ہو۔ یہ شام میں رہتے تھے۔ حصین بن  
عبد الرحمن نے شعبی سے انھوں نے عوف بن خضیرہ سے جو اہل شام میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ جمعہ کی وہ ساعت  
جس میں دعا قبول ہوتی ہو اُس وقت سے شروع ہوتی ہو جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے نکلتا ہو اور نماز کے ختم ہوتے ہی یہ ساعت ختم  
ہو جاتی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ بطور استدراک کے لکھا ہے  
حالانکہ یہ استدراک بے وجہ ہے ابن مندہ سے انکا تذکرہ تروک نہیں ہوا۔

ترجمہ۔ تم میں جو صاحبان فضل ہیں وہ اپنے عزیزوں اور سگیزوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے باز نہ آئیں۔ اس  
آیت میں حضرت صدیق کی ایک اعلیٰ فضیلت مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو صاحبان فضل کے عنوان سے یاد فرمایا ۱۲

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

خثعمی - حصین بن عوف کے والد تھے۔ انکا ذکر بدایت حامین انکے بیٹے کے نام کے ساتھ ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن دلمہ - انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اسمعی نے ابو عوانہ سے انھوں نے عبد المکاب بن عمیر سے انھوں نے عوف ابن دلمہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا چار بی بی بیان جائز ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن جاریہ بن ساعدہ بن خزیمہ بن نصر بن قعین بن عارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ملقب بہ ذوالخجار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور ققام رقد میں فروکش تھے انکی اولاد وہیں تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ علی بن احمد حمرانی سے انھوں نے محمود ابن محمد ادیب سے نقل کیا ہے اور اس سے زیادہ انکا کچھ حال نہیں بیان کیا۔ ابو عمرو ہر نے اور ابو علی بن سعید نے تاریخ جزیرین میں انکا تذکرہ نہیں کیا۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ضمری - جبیل بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ دونوں بھائی صحابی ہیں۔ عبد الواحد بن عوف بن سراقہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سنان بن سلمہ کے خود انھیں کے ہاتھ سے تلوار لگ گئی اور وہ مر گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی دیت نہیں دلائی اور میرے بھائی جبیل بن سراقہ کی آنکھ قریطہ کی اثرانی میں جاتی رہی اسکی دیت بھی آپ نے نہیں دلائی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن سلامہ بن وقش - انصار سی - بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی کنیت ابو سلمہ تھی۔ اسے انکے بیٹے سلمہ نے روایت کیا ہے۔ امین ابو الفرج بن ابی الرجا نے کتابہ اپنی منہ کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے وحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے محمد بن اسمعیل بن ابی فربک نے ابن ابی عمیر بن اسمعیل بن ابی حبیبہ اشہلی سے انھوں نے عوف بن سلمہ بن عوف سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا انصار کو بخشو اور انصار کے بیٹوں کو بھی بخشو اور انصار کے پوتوں کو بھی بخشو اور انصار کے



غلاموں کو بھی بخش دے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ مدنی مگر انکی حدیث کا مدار ابن ابی حبیب اشہلی پر ہے اور یہ سند ضعیف ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شبیل تھی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ اسے انکے بیٹے شبیل نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن عفرہ۔ عفرہ انکی والدہ کا نام ہے وہ بیٹی ہیں عبید بن ثعلبہ بن مالک بن نجار کی اور انکے والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث ابن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ بدر میں یہ اور انکے دونوں بھائی معاذا اور معوذ شریک تھے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمرو بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب بدر کے دن میدان کا رزار گرم ہوا تو عوف بن عفرہ ابن حارث نے کہا کہ یا رسول اللہ پر دروگہ اپنے بندہ کی کس بات سے زیادہ خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس بات سے کہ اُسکا ہاتھ جنگ میں مشغول ہو اور بدن کھوے ہوئے (دیخوف) لڑ رہا ہو پس عوف نے زرہ اتار ڈالی اور آگے بڑھ کر لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بیت عقبہ میں شریک تھے اور منجلہ چھ آدمیوں کے تھے جو اس شب میں تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن قعقاع بن معبد بن زرارہ بن عبدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن مالک بن خطلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تیمی دارمی۔ انکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ محمود بن یزید بن قیس بن عوف بن قعقاع نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عوف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے اور میں بہت کم سن تھا اپنے والد کے ہمراہ تھا حضرت نے ہر شخص کو دو دو چادرین دلوائیں اور مجھے ایک چادر دلوائی جب ہم لوگ وہاں سے لوٹ کر آئے تو ہم میں سے ہر شخص نے ایک ایک چادر اپنی بیچہ الی (چنانچہ ایک چادر میں بھی بول لے لی) پھر میں دو چادرین پہنے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اپنے پوچھا کہ یہ دوسری چادر کہاں سے لی میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص سے میں نے خریدی ہے اپنے فرمایا تمہیں اس کے مستحق تھے اس شخص نے رسول اللہ کی دی ہوئی چیز ضائع کر دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی عوف اشجعی۔ کینت انکی ابو عبد الرحمن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو حماد اور بقول بعض ابو عمر۔ سب سے پہلا غزوہ جبین یہ شریک ہوئے خیر تھا۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجع کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا انھوں نے شام کی ساؤت اختیار کر لی تھی اسے منجملہ صحابہ کے حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت ابو ہریرہ اور مقدم بن سعد کرب نے اور منجملہ تابعین کے ابو سلم اور ابو ادریس حلانی اور جیسر بن نصیر وغیرہم نے روایت کی جو۔ مصر میں بھی گئے تھے۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے عبدہ نے سعید سے انھوں نے حمادہ سے انھوں نے ابو الملیح سے انھوں نے عوف بن مالک اشجعی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خدا کی طرف سے) ایک آنیوالا میرے پاس آیا اور اُسے مجھے اختیار دیا کہ یا نصف امت کا جنت میں جانا قبول کیجے یا شفاعت کا اختیار لے لیجے میں نے شفاعت کا اختیار لے لیا میں تمام ان لوگوں کے لیے شفاعت کرونگا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں۔ کثیر بن مرد نے عوف ابن مالک سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کعب کو دیکھا کہ شہر حمص کی مسجد میں وعظ کر رہے ہیں تو عوف نے کہا کہ اسکی خرابی ہو گیا اُسے نہیں سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وعظانہ کے گردہ شخص جو حاکم ہو یا حاکم کی طرف سے مقرر ہو ان دو کے علاوہ جو شخص وعظ کرے وہ ریاکار ہو۔ انکی وفات دمشق میں شہر میں ہوئی۔ یہ عسکری کا قول ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبد کلان۔ اعرابی حبشی۔ کینت انکی ابو الاوس جو۔ عسکری نے انکا تذکرہ لکھا جو جیسا کہ ابن علی نے اپنے والد کے چچا سے انھوں نے عسکری سے نقل کیا جو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا جو۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن بخوہ۔ انکا تذکرہ بھی لکھا گیا جو۔ فتح مصر میں شریک تھے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن عبد الاسلی کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا جو۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان شیبانی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ عوام بن عرشب نے لسب بن ابی الخدیق سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے عوف بن نعمان نے زمانہ جاہلیت میں کہا تھا کہ مجھے پیا سامریا ناپسند ہے بہ نسبت اسکے کہ میں وعدہ غدنی کروں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا جو۔



(سیدنا) عون (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر بن ابی طالب بن عبد المطلب - قریشی ہاشمی - انکے والد حضرت جعفر طیار تھے جنکا لقب ذوالجناحین ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے - انکی والدہ اور انکے دونوں بھائیوں عبد اللہ اور محمد کی والدہ اسماء بنت عیس خثیمہ تھیں - سترین شہید ہوئے تھے - انکی کوئی اولاد نہ تھی - عبد اللہ بن جعفر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عون سے فرمایا تھا کہ تم سیرت و صورت دونوں میں میرے مشابہ ہو مگر دراصل یہ کلمہ آپ جعفر بن ابی طالب سے فرمایا تھا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عون (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب - ابو عمر نے انکا تذکرہ انکے بھائی تمام بن عباس کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھی صحابی ہیں -

(سیدنا) عکوف (رضی اللہ عنہ)

ابن اخطب - اخطب کا نام ربیعہ بن ابیر بن نسیک بن خزیمہ بن عدی بن دیل بن عبد منہ بن کنانہ تھا دیلی بن حدیبیہ کے سال میں اسلام لائے تھے - یہ ابن کعبی کا قول ہے اور بعض لوگ انکو عوفیت بن ربیعہ بن اخطب بن ابیر کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ شہور ہے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جبکہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے - ابن مالک نے بیان کیا ہے کہ یہی ہیں جنہے خزامہ نے کہا تھا جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تھے کہ کیا ایسے گھر کی تلاش ہو جو تھلہ میں سب سے زیادہ باعزت ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عوفیت کی عورتوں کو نہ ڈراؤ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم کرتی ہیں انکو حضرت نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جبکہ آپ عمرہ قضا کے لیے تشریف لے گئے تھے اور ابو عمر نے کہا ہے جبکہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیبیہ کے سال میں تو یہ اسلام ہی لائے تھے صحیح یہی ہے کہ سال آئندہ میں عمرہ قضا کے وقت آپ نے انکو خلیفہ بنایا تھا واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عکوف (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو تمیم تھی - قبیلہ بنی سعد بن ہذیل سے تھے - انکی حدیث عمرو بن تمیم بن عوفیم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میری بہن ملیکہ اور ہمارے قبیلہ کی ایک عورت جسکو لوگ ام عقیف کہتے تھے مسروح کی لڑکی تھی اور ہمارے قبیلہ کے ایک شخص حمل بن مالک بن نابغہ کے نکاح میں تھی ایک ساتھ نہ ہتی تھیں ام عقیف نے میری بہن ملیکہ کو اپنے گھر کے ایک ستون سے مارا میری بہن حاملہ تھیں وہ بھی مر گئیں اور انکے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بہن کی دیت اور بچہ کے عوض میں ایک لونڈی یا غلام کے آزاد کر نیکا حکم دیا تو ہمارے مسروح نے

کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم ایسے بچہ کا بھی تاوان دین جس نے کھانا نہ پیا نہ بولا نہ رویا اور یا ایہ ما جرم تو معاف ہونا چاہیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم ہمیشہ یقینی عبارت بولا کرو گے۔ عویم کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اکثر تبہ) عرض کیا کہ ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا جب تم کسی شکار کو تیر مارو تو جس شکار پر تمھارا تیر گز جائے انکو کھاؤ اور جو تمکو بغیر تیر گز سے ہو مراد ہو اسے انکو نہ کھاؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے انکا تذکرہ عویم کے نام میں لکھا ہے۔ انکا ذکر ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ عویم کے نام میں کرینگے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ بیان نہیں کیا صرف عویم کے نام میں کیا ہے۔

(سیدنا) عویم (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوس۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ انکا نسب یوں ہے عویم بن ساعدہ بن صلع بن قبیذ بن عمرو بن الحارث بن قضاء سے ہیں بنی آدہ ابن زید کے حلیف تھے۔ واقعہ می وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ یہ نجد ان ستر آدمیوں کے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور حد می لے ابن قراح سے نقل کیا ہے کہ یہ تینوں عقیبون میں شریک تھے ابن قراح نے بیان کیا ہے کہ پہلے عقبہ میں آئے اور وہی تھے اور دوسرے میں بارہ اور تیسرے میں ستر۔ ابن مندہ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عویم بن ساعدہ بن حابس حالانکہ یہ غلط ہے صحیح لفظ حابس ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ ہمدان اور احمد بن ابی حنیفہ میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمدان ابو یاسر بن ابی جبر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے خنیس بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو ادیس نے شریل بن سعد سے انھوں نے عویم بن ساعدہ انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں ہم لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اللہ نے تمھاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے تو کیا طریقہ تمھاری طہارت کا ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے پردوس میں کچھ ہو دیتے ہیں وہ پاخانہ سے فراغت کر کے پانی سے آبست لیتے ہیں تو ہم نے انکا طریقہ اختیار کر لیا۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ اعلیٰ وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہو چکی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں بئر یثمد یا چھیا سٹھ سال وفات پائی اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں انکا کچھ تذکرہ ہے ہمیں یثمد بن عمرو نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابی یسید بن کاسب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبید بن جریم بن



ساعده سے سنا وہ کہتی تھیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب نے عویم بن ساعدہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ اے زمین پر کوئی شخص کہہ سکتا کہ میں اس قبر کے رستے والے سے بہتر ہوں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جھنڈا جہاد کے لیے کھڑا کیا تو عویم اُسکے نیچے ضرور ہوتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ اپنی کتاب کے دو مقام پر لکھا ہے۔  
(سیدنا) عویم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابیض عجلانی۔ انصاری۔ واقعہ لعان انھیں کا ہے۔ طبری نے کہا ہے کہ یہ عویم بیٹے بن حارث بن زید بن حارثہ بن جہلانی کے۔ یہی بن جہنم نے اپنی بی بی کو شریک بن سحار کے ساتھ متہم کیا تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان میں لعان کرایا یہ واقعہ شعبان ۱۱ھ ہجری کا ہے جبکہ حضرت ثوبک سے واپس آئے تھے۔ ہمیں ابوالمکارم یعنی قتبان ابن احمد بن محمد بن سیمہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک بن انس سے نقل کر کے خبر دی وہ ابن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ سہل بن سعد ساعدی نے اُسے بیان کیا کہ عویم بن اشقر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور اُسے کہا کہ اے عاصم بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اُسکو قتل کر دے تو کیا تم لوگ اُسکو قتل کر دو گے آیا ایسی حالت میں کیا کیا جائے اے عاصم تم اُسکے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دو چنانچہ عاصم نے اُسکے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو بہت مکروہ جانا عاصم پر یہ بات بہت شاق گذری جب عاصم لوٹ کر اپنے گھر گئے تو عویم اُنکے پاس گئے اور پوچھا کہ اے عاصم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں کیا جواب دیا عاصم نے کہا کہ مجھے اُسکے متعلق کوئی جواب اچھا نہیں ملا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو بہت معیوب سمجھا عویم نے کہا و اللہ میں خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا پس عویم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اُسکو قتل کر دے کیا آپ لوگ اُسکو قتل کر دینگے آپاؤہ ایسی صورت میں کیا کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمھاری اور تمھاری بی بی کے حق میں آیت نازل کی جو جاؤ اس عورت کو لے آؤ سہل کہتے تھے کہ پھر دونوں میں لعان ہو اموطامین یہ حدیث حدیث قصبی اسی طرح ہے اور یہ روایت یحییٰ بن یحییٰ انکا نام عویم عجلانی مروی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عویم (رضی اللہ عنہ)

ابن اشقر بن عوف انصاری۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ مازن سے ہیں۔ ہمیں ابوالحرم یعنی یحییٰ بن ریان بن شبہ نخوی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن یحییٰ سے انھوں نے امام مالک سے انھوں نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے عباد بن نتم سے روایت کی کہ عویم بن اشقر نے عید اضحیٰ کے دن نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی اور انھوں نے اسکا تذکرہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے انکو دوسری قربانی کا حکم دیا۔ انکا تذکرہ تینوں لکھا ہو۔

(سیدنا) عوفیر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو نعیم تھی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہو اور بعض لوگ انکو عوفیم کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ادا پر ہو چکا ہو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کی بابت پوچھا تھا۔ انکی حدیث عمرو بن نعیم بن عوفیر نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عوفیر بن نفی بن انکی صرف ایک حدیث اُن دو عورتوں کی بات ہو جنہیں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا اور مقتول کے شکم کا بچہ بھی مر گیا تھا اور ابو عمر نے اسے شکار کے متعلق حدیث نہیں روایت کی اس روایت کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عوفیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام عوفیر بن قیس بن زید ہو اور بعض نے کہا ہو کہ انکا نام عوفیر بن ثعلبہ بن عامر بن زید بن قیس بن امیہ بن مالک بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہو۔ کنیت انکی ابو الدرداء غصی۔ انصاری خزرجی ہیں۔ اور کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام عامر بن زید بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہو۔ ہم انکا تذکرہ دوسرے نام میں کر چکے ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ کوئی قول صحیح نہیں ہو۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب میں اس مقام سے زیادہ کریں گے۔ یہ اخاضل صحابہ اور فقہاء حکامین سے تھے انے انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو امامہ اور عبید اللہ بن عمر اور ابن عباس اور ابو ادریس غولانی اور جابر بن انصاری اور سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہو۔ یہ دیر میں اسلام لائے تھے لہذا بدر میں شریک نہ تھے احد میں اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ احد میں بھی شریک تھے سب سے پہلا غزوہ جہین یہ شریک ہوئے خندق تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور سلمان فارسی کے درمیان میں موافات کرادی تھی۔ ایوب نے ابو قلابہ سے روایت کی ہو کہ ابو الدرداء کا گزر ایک شخص کی طرف سے ہوا جسے کچھ گناہ کیا تھا اور لوگ اسکو برا کہہ رہے تھے ابو الدرداء نے کہا اچھا بتاؤ اگر تم اسکو کنوین میں گرا ہو اور کچھ تو نکالو گے یا نہیں لوگوں نے کہا ہاں نکالیں گے ابو الدرداء نے کہا تو اسکو برا کہو اور خدا کا شکر کرو کہ تمکو اسنے اس گناہ سے محفوظ رکھا لوگوں نے اسنے کہا کہ کیا آپ اس شخص سے بغض نہیں رکھتے انھوں نے کہا میں اسکے کام سے بغض رکھتا ہوں جس وقت وہ اس کام کو ترک کر دیگا تو میرا بھائی ہو۔ صلح مری نے جعفر بن زید بن عدی سے روایت کی ہو کہ حضرت ابو الدرداء کی جب وفات ہوئے لگی تو یہ لوگ ام الدرداء (انکی زوجہ) سے اسنے کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر رہے ہیں انھوں نے کہا کیوں۔ وہ



مجھے خبر نہیں کہ کن کن گناہوں کا سامنا مجھے کرنا ہوگا۔ شعیب بن عجلان نے بیان کیا ہو کہ جب ابوالدرداء کی وفات ہونے لگی تو یہ بہت حیران تھے ام الدرداء نے اسے کہا کہ آپ تو ہنسے بیان کرتے تھے کہ میں موت کو دوست رکھتا ہوں انھوں نے کہا ان قسم اپنے پروردگار کے عزت کی (یہی بات ہی مگر جب میرے نفس کو موت کا یقین ہوا تو وہ موت کو برا جاننے لگی یہ کہہ کر روئے اور کہا کہ دنیا میں میری یہ آخری ساعتیں ہیں تم لوگ میرے سامنے لا الہ الا اللہ پڑھو پھر برابر خود اسی کلمہ طیبہ کی تکرار کرتے رہو یہاں تک کہ روح قبض ہو گئی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ اس وقت انھوں نے اپنے بیٹے بلال کو بلایا اور کہا کہ اے بلال اس وقت کے لیے کچھ کام کر جو وقت تیرے باپ پر درپیش ہو اس وقت کے لیے کچھ سامان مہیا کر اور میری حالت کو دیکھ اپنی حالت کا خیال کر۔ انکی وفات حضرت عثمان سے دو برس پہلے ہوئی تھی اور بقول بعض سلسلہ یا سلسلہ ہجری میں شہر دمشق میں وفات پائی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہوا اہل علم ہی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت میں انکی وفات ہو گئی تھی اگر یہ حضرت عثمان کے بعد زندہ رہتے تو ضرور تھا کہ انکا ذکر یا تو گوشہ نشین صحابہ میں ہوتا یا لڑنے والوں میں انکا تذکرہ ہوتا حالانکہ ان دونوں قسموں میں سے کسی قسم میں انکا نام نہیں لیا گیا۔ واللہ اعلم۔ ابوسہول نے بیان کیا ہو کہ میرے علم میں دمشق میں صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا ابوالدرداء اور بلال مؤذن اور واثلہ بن اسقع اور معاویہ کے کوئی نہیں آیا حضرت ابوالدرداء کا رنگ سرخ تھا روز نکلتے تھے ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے تھے عمامہ کا شلہ دونوں شانوں کے درمیان میں رہتا تھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

## باب العین والیساء

(سیدنا) عیاذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ اور بعض لوگ انکو عیاذ بن عبد عمرو کہتے ہیں ازہری ہیں۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مہربوت کے بیان میں مروی ہو کہ وہ اس شکل کی تھی جیسے بکری کے کانٹے۔ انکی حدیث ابوعاصم نبیل نے بشر بن صہارک بن معارک بن بشر بن عیاذ بن عبد عمرو سے مروی ہو انھوں نے معارک بن بشر سے انھوں نے عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حضرت نے انکے لیے دعا فرمائی تھی کہتے تھے کہ میں نے مہربوت کی زیارت کی تھی حضرت نے انکو ایک اونٹنی سواری کے لیے دی تھی انھوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی اور حضرت عثمان کی شہادت تک زندہ تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے یہیں لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے روایت بار موصدہ میں انکا نام عیاذ لکھا ہو۔ ہم انکا تذکرہ وہاں بھی کر چکے ہیں واللہ اعلم۔

### رسیدہ عیاشی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ثور۔ صحابی بن شہرت عمر بن خطاب نے انکو قدامہ بن مخنف سے پتہ بخبرین کا حکم مقرر کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

### رسیدہ عیاشی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہے۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد اللہ۔ ابو ربیعہ کے چچائی بھائی اور بھائی بھائی تھے اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ کے چچائی بھائی تھے۔ ہمت قدامہ الاسلام بن رسول بن اصل اللہ علیہ السلام کے دربار میں قدامہ بن ابی ربیعہ سے پتہ معلوم ہوا تھا۔ انھوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور انکے بیٹے عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے تھے چچا کوٹ کر آئے اور وہاں سے ہجرت کر کے حبش کی طرف ہجرت کر گئے۔ ابن عقبہ نے اور ابو عیاشی نے انکا تذکرہ اور جریر بن حبش بن نبیہ کی جانب انھوں نے ہجرت کی تھی ہجرت کی تو انکے دونوں بھائی ابو جہل اور عمارت انکے پاس آئے اور بیان کیا کہ تمھاری بیوی ان کے قتل کی ہے کہ نہ میں اپنے سر پر تل ڈالوں نہ سایہ میں بیٹھوں گی جب تک کہ عیاشی کو نہ دیکھوں اور پس یہ ان دونوں کے ساتھ ہو گئے جب کہ پہنچے تو دونوں نے انکو بانہ نظر کو میں قید کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھیج دیا۔ انکی بیوی کی دعا دلا کر آئے تھے۔ انکی والدہ کا نام اور ابو جہل اور عمارت کی والدہ کا نام اسود بنت خرمہ بن جہل بن ابی بن نضیل بن دارم تھا ہشام نے جب انکو طلاق دی تو ہشام کے چچائی ابو ربیعہ نے انکے ساتھ نکاح کیا جب کہ انوں نے انکو ہجرت سے روکا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت میں انکے لیے دعا مانگی شریعت کی اور ابو ربیعہ بن ابی ربیعہ بن ہشام بن عیاش بن ابی ربیعہ کے لیے آپ دعا فرمائی۔ ابو عیاشی جنگ یرموک میں شہید ہوا۔ اور حبش لوگوں نے یونان یا جو کہ میں انکا ہائی یہ ظہری کا قول ہے۔ یمن بھی بن محبوب نے اجازت دینی سے انکے ساتھ ابو ہریرہ بن عاصم سے روایت کر کے خبر دی روایت ہے سے عاصم بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے علی بن مسعود و یحییٰ بن یحییٰ سے بیان کیا کہ روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد الرحمن بن سہل سے عیاش بن ابی ربیعہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان فرمایا کہ آپ فرماتے تھے یہ ہمت ہمیشہ خیریت پر رہی جب تک کہ کعبہ کی تعمیر ہو جائے چاہیے کہ انکی عیاشی کو جب کعبہ کی تعمیر کرنا یہ لوگ چھوڑ دیں تو بڑا ہو جائیگا۔ انکے دونوں بیٹے تھے۔ شریعت میں انکے روایت کی سبب اور انکے مورث بن عمر جو انکے روایت کرتے ہیں وہ عیاش بن ابی ربیعہ سے۔ انکا تذکرہ یمنوں نے لکھا ہے۔



(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ صحابی بن۔ عبید بن ابی رابطہ حداد نے عبد الملک بن عبد الرحمن سے انھوں نے عیاض انصاری سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری رضا مندی میرے اصحاب اور سرسرا لی رشتہ داروں کی رضا مندی پر موقوف ہے جو شخص انکو راضی رکھیں گا اللہ اسکو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھیں گا اور جو انکو ناراض کرے گا اللہ اسکو چھوڑ دے گا اور جسکو خدا چھوڑ دے گا عقیقہ سے وہ ہوا خدو میں آجائے گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

لقنی۔ عبد اللہ بن عیاض کے والد بن۔ اسنے اسنے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہوازن پر بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ چڑھائی کی تھی۔ انکا شمار اہل طائف میں ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور بخاری نے انکو اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن جہور۔ ابو بکر اسماعیلی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ حریش بن معلی کنذی نے ابن عیاض سے انھوں نے عیاض بن جہور سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تلوار لیے ہو ہے میرے پاس آئے اور وہ میری جان اور مال کا مقدمہ کرے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا تم اسکو خدا کا واسطہ دلاؤ اور اس کے عذاب سے اسکو ڈراؤ اگر اسپر بھی وہ نہ مانے تو اسکا خون تمہارے لیے حلال ہے اب تم کوتاہی نہ کرو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث تیمی۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے چچا بن مدنی بن صحابی بن۔ اسنے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن حماد بن ابی حماد بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم تمیمی مجاشعی۔ خلیفہ بن خیاط نے انکا نسب انی طرح بیان کیا ہے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا ہو کہ یہ عیاض بن حماد بن عرفجہ بن ناجیہ بن بصرہ بن سبتہ تھے۔ اسنے سطوت نے اور یزید نے روایت کی ہو۔ جہین عبد اللہ بن شخیر نے اور حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب عبد اللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عمران قحان سے اور ہمام نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا نیز عمران نے بواسطہ سطوت بن عبد اللہ کے قتادہ سے نقل کیا

بہ زید بن عبد اللہ سے وہ عیاض سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا سیتہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ام کا ایک شخص مجھے گالی دیا کرتا ہوا سالانہ وہ مجھے درجہ میں کم ہو حضرت نے فرمایا گالی دیتے والے دونوں شیطان ہیں چھوٹے خرافات کہتے ہیں ان دونوں کی خطا چھیر کر کے والے کے ذمہ ہو جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے زید بن منہ نے کہا کہ یہ عیاض حماد بن غمر کے بیٹے ہیں یہ غلط ہے یہ لفظ اصل میں محمد بن محمد بن عیاض اور اقرع بن حابس بن عتال بن محمد ابن عینان میں جا کر لجاتے ہیں یہ نسب مشہور ہے ابن منہ سے کئی نام درمیان کے چھوٹ گئے ہیں۔

(سید ۱۰) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن ازیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ قریشی فہری۔ کنیت انکی ابو سعید تھی۔ مہاجرین حبش سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ اسکو ابو اہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی خبر دی کہ شرکاء بدر میں بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے اور واقعہ ہی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ انکی وفات شام میں شام میں ہوئی۔ یہ عیاض بن غنم بن زہیر فہری کے چچا ہیں جنکا ذکر آگے آئیگا اور خلیفہ بن خیاط نے بھی ان عیاض بن زہیر کا ذکر کیا ہے اور انکا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور کہا کہ بعض لوگ انکو عیاض بن غنم بھی کہتے ہیں فتوح شام میں انکا ذکر مشہور ہے۔ زہیر نے عیاض بن زہیر فہری کا تذکرہ نہیں کیا نہ اس کے چچا نے انکا تذکرہ کیا ہے اور لوگوں نے ذکر کیا ہے واقعہ ہی نے انکا ذکر اس طرح کیا ہے عیاض بن غنم بیٹے عیاض بن زہیر کے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عیاض بن زہیر یا ابن ابی زہیر فہری۔ بدر میں شریک تھے سعید قریشی نے انکا ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے جیسا ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن منہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ نہیں لکھا اور ابو عمر انکو دو شخص سمجھتے ہیں ایک تو یہی اور ایک عیاض بن غنم جنکا ذکر آگے آئیگا محمد بن سعد کاتب نے بھی ابو عمر کی موافقت کی جو چنانچہ انھوں نے طبقہ اولیٰ میں لکھا ہے کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال تھے انھوں نے حبش کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی جیسا کہ محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ عیاض بن زہیر بن زہیر اور ابن اسحاق اور خندق اور تمام مشاہیر میں شریک تھے اور مدینہ میں انھوں نے سترہ عیدین وفات پائی انکی کوئی اولاد نہ تھی اور چھ طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے کہ عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال مدینہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے اور شام میں سترہ عیدین بعد ساٹھ سال وفات پائی۔ ابن سعد نے ان دونوں کا ذکر طبقات کبریٰ اور صغریٰ میں اسی طرح



کیا ہوا ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا تو پھر اسی طبقات کبریٰ میں ایک دوسرے مقام پر ان دونوں کو ایک  
 کر دیا جو ہم اسکا انشاء اللہ تعالیٰ عیاض بن غنم کے نام میں ذکر کریں گے باقی رہے ابن اسحاق تو اسے یونس بن بکر اور بکائی  
 اور سلمہ نے شرکاء سے بدر کے ناموں میں روایت کیا جو کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے واللہ اعلم  
 (سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن زید عجمی۔ ابو الشیخ ہنائی نے عیاض بن زید بن عبد القیس سے روایت کی جو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو فراتے ہوئے سنا کہ اے لوگوں اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور نماز اول وقت میں پڑھا کرو اللہ تعالیٰ  
 تمہیں دو ناثواب دیگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن جبیر بن عوف از دی جہری۔ فتح مصر میں شریک تھے انکا ذکر تو کیا گیا جو مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں ابو سعید  
 ابن یونس نے انکا ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان۔ اسے کھولنے روایت کی جو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے  
 بہتر لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے سامنے تو ہنسین مگر تنہائی میں عذاب الہی کے خوف سے روئیں صبح شام اللہ کی یاد پاک  
 گھروں یعنی مسجدوں میں کرین اللہ کو امید و خوف کے ساتھ پکاریں انکی مشقت دوسروں پر بہت کم اور اپنی ذات پر زیادہ  
 نوز میں ہنرمی سے چلیں نہ کبر و نخوت کے ساتھ بہت وقار کے ساتھ چلیں اور اعمال حسنہ سے تقرب چاہیں۔ انکا  
 تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ثقفی۔ کنیت انکی ابو عبید اللہ تھی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی نے عبد اللہ بن عیاض سے انھوں نے  
 اپنے والد سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک شخص قبیلہ قرہ کا آپ کے  
 پاس کچھ شہد لایا اور کہا یہ میں بہت لایا ہوں پس اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کر لیا پھر اس شخص نے کہا کہ میرے  
 کھانسی کی حفاظت کر دیجیے چنانچہ آپ نے اسکی حفاظت کر دی اور اسکو ایک تحریر لکھ دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ذئاب مدنی۔ حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذئاب نے اپنے چچا عیاض بن عبد اللہ بن ابی ذئاب سے

روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے آپ مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے ایک شخص اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ - ضمری - عسکری نے ابو سعید پر استدراک کر کے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ اور یزید بن ابی حبیب نے روایت کی جو کہ زہری نے لکھا تھا کہ مجھے عیاض بن عبد اللہ ضمری نے بیان کیا کہ ایک روز ہم لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے طاعون کا تذکرہ کیا آپ فرمایا مجھے امید ہو کہ ہم لوگوں تک اسکا اثر نہ پہنچے گا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و اشعری - کوفہ میں رہتے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو عبیدہ سے اور خالد بن ولید سے اور یزید بن ابی سفیان سے اور شریک بن ابی جلیل ابن حسنہ سے روایت کی جو ان سے شعبی نے اور سہل بن حرب نے اور حصین ابن عبد الرحمن سلمی نے روایت کی ہو۔ شریک نے مغیرہ سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے عیاض اشعری سے روایت کی جو کہ وہ مقام انبار میں عید کے دن تھے تو انھوں نے کہا میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ دفن نہیں بجاتے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بجاتا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ابن بار پوچھا پھر

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ملیک بن اخیخ بن جراح - صحابی ہیں۔ احد میں اور اسکے مابعد غزوات میں شریک تھے کام کر دیا کرو اس ابن عبد الرحمن بن عیاض زاہد عمری زاہد کے شاگرد انھیں کی اولاد سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے انھوں نے اپنے

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن غلیف سکونی - ابوبکر بن عیسیٰ نے تاریخ اہل مصر میں انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو عبیدہ بن جراح - تھے میں نبی میں تھے لوگوں نے انکا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے اور عسکری

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم بن زہیر بن ابی شہاد بن زبیر بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر - قریشی - کنیت انکی ابو سعید تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو سعید - صحابی ہیں حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ شام میں اپنے چچا ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ رہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو عبیدہ کی بی بی کے بیٹے تھے



ابو عبیدہ کی وفات تو انھوں نے اپنی جگہ پر انکو مقرر کر دیا تھا حضرت عمرؓ نے بھی انکو قائم رکھا اور فرمایا کہ جس سردار کو  
 ابو عبیدہ مقرر کر گئے ہیں اسکو میں معزول نہ کروں گا انھوں نے بلا وجہ یہ کہ کو فتح کیا اور اسے وہاں کے لوگوں نے  
 مصالحت کر لی۔ بقول زبیرؓ پہلے شخص بن جنحون نے زرہ کو رواج دیا جب انکی وفات ہو گئی تو حضرت عمرؓ نے  
 سعید بن عامر بن خرم کو شام پر حاکم مقرر کیا۔ عیاض کی وفات سلسلہ ہجری میں ہوئی بڑے نیک اور بزرگ اور سخی تھے  
 لوگ انکو زاد الرکب کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ اپنا توشہ لوگوں کو کھلا دیا کرتے تھے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تو اپنا اونٹ  
 ذبح کر کے لوگوں کو کھلا دیتے۔ ہمیں عبد الوہاب بن جبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے  
 خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو المغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے  
 صفوان نے شریح بن عبیدہ سے انھوں نے جبر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عیاض بن غنم نے  
 حاکم دارا کو بعد اسکے فتح کرنے کے درہ مارے اس پر ہشام بن حکیم نے اسے کچھ سخت کلامی کی یہاں تک کہ عیاض کو غصہ  
 آ گیا پھر چند روز کے بعد ہشام انکے پاس معذرت کر نیکو آئے اور کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا  
 کہ اتنے تھے کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص پر کیا جائیگا جو دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ  
 ابن سلیمان نے کہا میں نے سنا ہے کہ جو کچھ تم نے سنا ہے اور میں نے دیکھا ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 بہتر لوگ دو میں جو تو کہتے تھے کہ جو شخص کسی بادشاہ کو نصیحت کرنا چاہے اسکو چاہیے کہ تنہائی میں اسکو نصیحت کرے کہ اگر قبول  
 نہ کرے یعنی مسجدوں میں تو یہ اپنے حق سے ادا ہو جائے مگر تم اسے ہشام بادشاہوں پر بہت جرأت کرتے ہو کیا  
 یوزمین پڑی سے چاشاہ اگر تمکو قتل کر دیا تو تم خدا کے مقتول ہو گے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند  
 سے ذکر و ابو موسیٰ ی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے  
 سے انھوں نے ابو الزبیر سے انھوں نے شمر بن حوشب سے انھوں نے عیاض بن غنم سے روایت  
 ابن عمرؓ نے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیتا ہو اسکی نماز  
 چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور وہ مرتا ہو تو دوزخ میں جاتا اور اگر توبہ کرتا ہو تو توبہ قبول ہوتی ہو اور اگر دوبارہ  
 پیتا ہو تو پھر اسکی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور اگر مرتا ہو تو دوزخ میں جاتا ہو اور اگر توبہ کرتا ہو تو توبہ قبول  
 ہوتی ہو پھر اگر تیسری مرتبہ پیتا ہو تو اللہ پر حق ہو کہ اسکو دوزخ میں کا پیپ پلائے۔ انکا تذکرہ میں نے لکھا ہے۔

(سعیدنا، عیاض، رضی اللہ عنہ)

کنڈی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے کتابہ اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم

نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے حوضی نے اسماعیل بن عیاش سے انھوں نے سعید بن سالم بن عیاض کندی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیے اسکو درہ مارا اگر پھوپھے تو پھر مارو اور پھوپھے تو اسکی گردن مار دو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن مرثد غنوی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنے معجم میں انکا ذکر لکھا ہے میں ابو موسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی اور ابو احمد جرجانی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو الولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے بیٹے عیاض بن مرثد یا مرثد بن عیاض کو ایک شخص سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کون کا ایسا ہے جو مجھے جنت میں داخل کر دے حضرت نے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہوئے کہا نہیں اسی کو آپ نے تین بار پوچھا پھر فرمایا کہ لوگوں کو پانی پلاؤ جب لوگ نہون تو انکے گھروں میں پانی پہونچا دو اور جب ہون تو انکا کام کر دیا کرو اس حدیث کو حوضی نے شعبہ سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے عیاض بن مرثد بن عیاض سے انھوں نے اپنے قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) عیسیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیل ثقفی۔ اور بعض لوگ انکو ابن معقل کہتے ہیں۔ اسے زیاد بن علاق نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک اڑکے کو جسکا نام حازم تھا لیا گیا آپ نے اسکا نام عبد الرحمن رکھا۔ ابو احمد مسکوی نے کہا کہ لوگ اس حدیث کو مسند کہتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیسیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن لقم صبی۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت سے دو سو وسق دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابو جعفر سفیری نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵ یہ حکم تہذیب ابوطر تخریر کے ہر جہ نہیں ہے ۱۲



(سیدنا عیینہ رضی اللہ عنہ)

ابن حصن بن خذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوزان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان بن نضض بن ریش بن غطفان بن سعد بن قیس غیلان فزاری۔ کینت انکی ابو مالک ہو۔ بعض فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور بقول بعض قبل فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور فتح مکہ میں شریک تھے اور حنین و طائف میں بھی شریک تھے۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے اور بد مذہب اعراب میں تھے یعنی بدوی لوگ جیسے غیر مذہب اور نا تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ویسے ہی یہ بھی تھے۔ بیان کیا گیا کہ یہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بغیر اجازت طلب کیے چلے گئے تھے تو حضرت نے پوچھا کہ تم نے اجازت کیوں نہیں طلب کی انھوں نے کہا کہ میں نے قیدیہ مضر کے کسی شخص سے کبھی اجازت طلب نہیں کی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو مرتد ہو کر طلحہ اسدی کے تابع ہو گئے تھے اور انکی طرف سے لڑتے تھے انھیں لڑائیوں میں یہ قید ہو کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے مدینہ کے بچے انکو دیکھ کر کہتے تھے کہ اسے دشمن خدا تو ایمان لائیکے بعد کافر ہو گیا تو جواب دیتے تھے کہ میں تو اللہ پر ایک چشم زدن کے لیے بھی ایمان نہ لایا تھا پھر اُسکے بعد یہ اسلام لائے اور حضرت ابو بکر صدیق نے انکو رہا کر دیا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی یہ بڑے جرار لوگوں میں تھے دس ہزار آدمیوں پر سردار تھے۔ حضرت عثمان نے انکی بیٹی سے نکاح کیا تھا ایک روز انھوں نے حضرت عثمان سے بہت سخت کلامی کی حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عمر زندہ ہوتے تو تم ایسی جرات نہ کر سکتے انھوں نے جواب دیا کہ عمر نے ہین اسقدر دیا کہ مالدار کر دیا اور ہین خوف دلا کر گناہوں سے بچایا۔ ابو دائل کہتے تھے کہ میں نے ایک روز عیینہ بن حصن کو عید اللہ بن سعد سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہن برگزیدہ بزرگوں کا بیٹا ہوں حضرت عید اللہ بن سعد فرمایا یہ کلمہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے حق میں موزون ہو۔ یہ عیینہ عمر بن قیس کے چچا ہیں۔ عمر ایک نیک مرد و حافظ قرآن تھے حضرت عمر بن خطاب کے یہاں انکا تقرب تھا ایک مرتبہ عیینہ نے اپنے انھیں بھتیجے سے کہا کہ تم مجھے اس شخص یعنی عمر بن خطاب کے پاس کیوں نہیں لے چلتے ہو انھوں نے کہا میں اس لیے نہیں لے چلتا ہوں کہ تم کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دو جو شایان نہوا انھوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا الغرض عمر انکو حضرت عمر کے پاس لے گئے تو انھوں نے کہا کہ اسے ابن خطاب تم وائے انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور بخشش نہیں کرتے یہ سن کر حضرت عمر کو غصہ آیا اور انھوں نے کچھ سزا دینے کا ارادہ کیا حمر نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ اپنی کتاب بزرگ میں فرماتا ہے **لَا تَجْعَلُوا الْعُقُورَ وَالْمُعْتَمِرِينَ بِالْعَرَفِ وَالْجَاہِلِیْنِ** اور یہ شخص جاہلون میں سے جو پس حضرت عمر نے انکو چھوڑ دیا انکی عادت تھی کہ کتاب اللہ کے سامنے بالکل رُک جاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عیینہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائشہ مرانی۔ صحابہ میں سے ہیں غزوہ موتہ میں اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے ابن معدان نے اسکو ذکر کیا جو یہ ابن ماکولہ کا قول تھا۔

## حرف الغین

(سیدنا) غاضرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرہ بن عمرو بن قرط بن خباب تمیمی غنیزی۔ صحابی ہیں۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کی کھیل پر مقرر کیا تھا۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابجر۔ مزنی۔ بعض لوگ انکو غالب بن دیح مزنی کہتے ہیں شاید یہ انکے دادا ہیں۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہو۔ انسے عبد اللہ بن مغفل نے روایت کی جو اسکو شریک نے منصور بن انھون نے عبید بن حسن بن ابی الحسن بصری سے انھون نے عبد اللہ بن مغفل سے انھون نے غالب بن دیح سے پالے ہوئے گدھون کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث روایت کی ہو کہ میں نے اُن گدھون کا گوشت کھارے لیے مکروہ کیا جو بستی کے قریب رہتے ہوں۔ اور شعبہ نے اور سعیر نے انکا نام غالب بن ابجر بیان کیا جو۔ ہمیں عبد الوہاب بن ابی منصور بن سکیئہ نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن شعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ نے اسرائیل سے انھون نے منصور بن عبید بن ابی الحسن بصری سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے غالب بن ابجر سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک مرتبہ قحط پڑا اور میرے پاس کچھ نہ تھا جو میں اپنے گھر والوں کو کھلا تا صرف چند گدھے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پالے ہوئے گدھون کا گوشت حرام کر دیا تھا لہذا میں آپکی نہایت میں گیا اور میں نے کہا اس طرح کی قحط سالی جو اور آپ سے گدھے کا گوشت حرام کر دیا ہو تو آپ نے فرمایا کہ فرہ گدھون کا گوشت کھلا دو میں صرف ان گدھون کا گوشت مکروہ قرار دیا جو بستی کے گرد گھومتے ہوں۔ انسے عبد الرحمن بن مرقان نے قبیلہ قیس غیلان کی فیصلت میں روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ یہ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے طلحہ سے جدائی اختیار کی تھی اور اسلام پر قائم رہے تھے جبکہ طلحہ نے



بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔  
(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن مسعر بن جعفر بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناد بن کنانہ کنانی لیشی۔ ابن کلبی نے انکا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے انکا نام غالب بن عبید اللہ لیشی بیان کیا ہے شمار انکا اہل حجاز میں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو کلبی کہتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ غالب بن عبید اللہ لیشی ہیں۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال میں بھیجا تھا تاکہ مکہ جانے کا آسان راستہ تجویز کر دیں نیز ایک مرتبہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سواروں پر سردار بنا کر قبیلہ بنی ملوح کی طرف بھیجا تھا جو ایک شاخ قبیلہ عیر شدلخ کی جو یہ لوگ مقام کدیر میں رہتے تھے اور حضرت نے انکو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کو بیکار لوٹ لینا چنانچہ جب یہ مقام قدید میں پہنچے تو حارث بن مالک بن بصرہ لیشی انکو ملے سب مسلمانوں نے انکو گرفتار کر لیا حارث نے کہا میں تو مسلمان ہو کر آیا ہوں غالب نے کہا اگر تم سچے ہو تو ایک شب گرفتار رہنے سے تمہارا کچھ نقصان نہیں اور اگر تمہاری بات غلط ہے تو تمکو گرفتار رکھیں گے۔ انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ کلبی نہیں ہیں لیشی ہیں صحیح نہیں کلبی اور لیشی میں کوئی فرق نہیں ہے کلب بھی قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے سیاق نسب سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے واللہ اعلم۔ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ فتح مکہ میں شریک تھے اور آسان راستہ انھیں نے تجویز کیا تھا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا مگر فدک پہنچنے سے پہلے یہ شہید ہو گئے واللہ اعلم۔ ابن اسحاق نے بھی فتح مکہ سے پہلے غالب کے لشکر کا ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں بیان کیا کہ یہ شہید ہو گئے تھے ابن اسحاق نے انکو کلبی لیشی لکھا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلب قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے۔

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ۔ کنانی۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ غالب بن عبد اللہ کنانی نہیں ہیں تو کوئی اور ہیں۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہوا اقاؤ اللہ علیٰ رسولہ من اہل القرۃ فقتلہ رسول اسمین قرۃ سے مراد قبیلہ قرظہ اور نضیر اور خیبر اور فدک اور عرینہ کی بستیاں ہیں۔ قرظہ اور نضیر تو مدینہ ہی میں ہیں اور فدک مدینہ سے تین میل جو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جسپر غالب بن فضالہ نامی ایک شخص قبیلہ بنی کنانہ کے سردار تھے ان لوگوں نے مقامات مذکورہ کو بزدل فتح کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سابقہ ترجمہ۔ جو کچھ فی دلائل اللہ بستیوں کے رہنے والوں سے تو وہ اللہ کے لیے ہے اور اُس کے رسول کے لیے ہے ۱۷

مین کہتا ہوں کہ کچھ بعید نہیں ہو کہ یہ غالب وہی غالب بن عبداللہ لیشی ہوں کیونکہ ابن کبھی نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا اب باقی رہ گیا یہ کہ اس کے والد کا نام فضالہ بیان کیا گیا ہو یہ کاتب کی غلطی ہوگی یا امین اختلاف ہوگا: اللہ اعلم۔

(سیدنا غرقہ رضی اللہ عنہ)

ازدی۔ انکا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہو۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہو۔ اسے ابو صادق نے روایت کی ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور اصحاب صفہ میں تھے یہی ہیں جسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یا اللہ انکی خیر و فرحت میں برکت عنایت فرما۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں حضرت علی کے کاؤن کی طرف سے کچھ شک تھا۔ ایک روز میں حضرت علی کے ساتھ فرات کے کنارہ گیا تو وہ راستہ سے ہٹ کر ایک مقام پر کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ بھی انکے گرد کھڑے ہو گئے انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ یہ مقام ان لوگوں کی فرود گاہ ہے اور انکا خون یہاں گرایا جائیگا جسکا کوئی مددگار نہ زمین میں ہوگا نہ آسمان میں سوا اللہ کے پس جب حسین شہید ہوے تو میں گیا جب میں اس مقام پر پہونچا تو دیکھا کہ یہ وہی مقام ہے جسکی بابت حضرت علی نے مجھے کہا تھا پس میں نے تو بہ کی ان خیالات سے جو مجھے حضرت علی کی طرف تھے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت علی نے جو کچھ کیا ہو وہ کسی حکم کے موافق کیا ہو جو اب تک پہونچا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ایضاً پر استراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا غرقہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کندی۔ کنیت انکی ابو الحارث جو صحابی ہیں۔ زمانہ ردت میں عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ ہو کر لڑے تھے۔ اسے کعب بن علقمہ اور عبد اللہ بن حارث نے روایت کی ہو۔ ہمیں ابواحمد بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے بن حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد الرحمن بن مہدی نے ابن مبارک سے انھوں نے حرمہ بن عمران سے انھوں نے عبد اللہ بن حارث ازدی سے انھوں نے غرقہ بن حارث سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شریک تھا کچھ اونٹ قربانی کے لیے آپ کے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا ابواحسن کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ حضرت علی بلائے گئے آپ نے فرمایا نیزے کے نیچے کا حصہ تم پکڑو اور اوپر کا حصہ آپ پکڑو پھر دونوں نے اونٹوں کے مارنا شروع کیا پھر بعد اسکے جب آپ اپنے خچر پر سوار ہوئے تو حضرت علی کو بھی اپنے پیچھے بھلا لیا تھا۔ اور حرمہ بن عمران نے کعب بن علقمہ سے انھوں نے غرقہ بن حارث کندی صحابی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ایک



(سیدنا) غرقہ (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا) غزنیہ (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا) غزیه (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

۵۱۔ یعنی مسلمانوں کے علم میں کوئی ناشائستہ بات نہ کہیں ۱۲

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

عبدی۔ کینت ابویحییٰ تھی۔ قبیلہ عبد القیس کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ اسے انکے بیٹے یحییٰ نے روایت کی جو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف (یعنی دباؤ نقیر و غنم وغیرہ) کے استعمال سے منع فرمایا تھا (لہذا اپنے نبیذ کا استعمال ترک کر دیا کیونکہ نبیذ انھیں ظروف میں بنتی تھی نبیذ کے ترک کر دینے سے) ہم لوگوں کو سوز و ہضم کی شکایت پیدا ہو گئی پس ہم سال آئندہ میں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا اب ہم کو سوز و ہضم کی شکایت پیدا ہو گئی آپ نے فرمایا اور جس ظرف میں چاہو نبیذ بناؤ اور کوئی نشہ کی چیز نہ بناؤ پس جو شخص تم میں سے چاہے دو گنا ہوگا۔ ہو کر ان ظروف کا استعمال کرے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غنیم (رضی اللہ عنہ)

ابن درید نے بیان کیا کہ صحابہ میں قبیلہ بنی خطمہ سے ایک شخص غنیم بن خربہ قاری تھے انھیں نے عصا ر بنست مروان یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چھو کیا کرتی تھی اور ابو عمر نے کہا کہ انکا نام میر تھا جیسا کہ اوپر لکھا ہے۔

(سیدنا) غنیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کنہی۔ بعض لوگ انکو سکونی اور بعض ازومی کہتے ہیں۔ زینم شمالی کے بیٹے ہیں۔ انکا شمار اہل حمص میں ہو کینت انکی ابو اسماء جو۔ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ شمالی ہیں پس یہ ازومی بھی ہونگے کیونکہ شمال قبیلہ رازوا ایب شاخ جو اور بعض لوگ انکا نام غلیف بیان کرتے ہیں۔ عین ابو یاسر بن ابی جہہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمر کے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے حماد بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے معاویہ بن صالح نے یونس بن سیف سے انھوں نے غنیم بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جو باتیں میں بھول گیا وہ بھول گیا مگر یہ مجھے خوب یاد ہو کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔ اور علاء بن یزید شمالی نے غنیم سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے کہ میں جب تھا انصار کے (باغون میں جا کر انکے) چھو رہے کے درختوں پر ڈھیلہ پھینکا کرتا تھا پس وہ لوگ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پکڑے گئے حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ جو چھو رہا۔ انکو گرا ہوا مل جائے اسکو کھا لیا کرو اور درخت پر ڈھیلہ نہ مارا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵ نبیذ کے بارے میں پانی کی اصلاح ہو جاتی تھی اسکے ترک کر دینے سے شکایت پیدا ہو گئی ۱۲



(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ کنذی اور بعض لوگ انکو غصیف بن حارث کنذی اور بعض سکونی کہتے ہیں۔ صحابی ہیں شام کے رہنے والے ہیں انکی بابت اختلاف ہو۔ یونس بن سیف نے کہا ہو کہ انکا نام غطیف بن حارث بن غطیف ہو اور اور لوگوں نے بغیر کسی شک کے غطیف لکھا ہو اور حقیقی نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکو غطیف کنذی کہتے ہیں اور بعض غطیف اور بعض غصیف اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور انکو پہلے غصیف کے علاوہ بیان کیا ہو۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کنذی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عیاض کے والد ہیں اسے صرف انکے بیٹے نے عیاض سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص شراب پیے تو اسکو مارو پھر پیے تو پھر مارو پھر پیے تو اسکو قتل کر دو۔ انکا تذکرہ ازومی موصلی نے لکھا ہو مگر اسین اور نیز اس سے پہلے کے تذکرہ میں اعتراض ہو یہ ابو عمر کا قول ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ اسین بہت اضطراب ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

یا ابو غطیف۔ صحابی ہیں۔ عبد اللہ بن ابی فروہ نے کچھال سے انھوں نے ابو ادیس خولانی سے انھوں نے غطیف یا ابو غطیف سے روایت کی ہو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ اپنے فرمایا جو شخص اسلام میں کیسی ہو کرے اسکی زبان کاٹ لو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکا نام طاسے مہلہ کے ساتھ لکھا ہو مگر علی بن عبد العزیز اور مجرب بن عثمان اس بات پر متفق ہیں کہ انکا نام غصیف یا ابو غصیف ہو۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہو۔ حسن بن ابی سفیان وغیرہ نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو مگر صحیح نہیں ہو یہ تابعی ہیں مکہ کے رہنے والے یعقوب اور نافع فرزندان عاصم سے روایت کرتے ہیں۔ ابن مبارک نے حکم بن ہشام سے انھوں نے غطیف بن ابی سفیان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت حمل سے ہو اور مر جائے وہ جنت میں داخل ہوگی۔ اسے سعید بن سائب نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنقریب کچھ لوگ ہونگے جو تم سے نافع سوال کریں گے پس جو کچھ وہ مانگیں دیدینا اللہ تعالیٰ تمکو اسکا ثواب دیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سب تذکرہ ایک ہی شخص کا ہو مگر چونکہ وہ لوگ اسطرح لکھ چکے تھے لہذا ہتھ بھی لکھ دیے۔

(سیدنا غنم رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن غنم بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بياضہ انصاری خزرجی بياضی - غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی اور واقعی کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ غنم صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اہل بدر میں انکا تذکرہ کیا گیا ہے اور انھوں نے نسب نہیں بیان کیا مگر میرے خیال میں انکی مراد یہی ہیں اور انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ انکی حدیث یہ ہے بن عبد الرحمن نے عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے غنم سے روایت کی ہے۔

(سیدنا غنم رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی اسے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اسکے ساتھ ہی چھ دن شوال کے بھی رکھے تو گویا اسے سال بھر روزہ رکھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا غنم رضی اللہ عنہ)

ابن قیس فتح سرین شریک تھے۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا غنم رضی اللہ عنہ)

ابن قیس مازنی۔ اسے انکے بیٹے جناح نے روایت کی ہے۔ مگر نہ انکی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہے اور نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے مگر نہ انھوں نے انکی کوئی حدیث بیان کی نہ ابو نعیم نے۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکو ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ صدقہ بن عبد اللہ مازنی سے انھوں نے جناح بن غنم بن قیس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ کر رہا تھا یکایک ایک شخص آیا اور اسے یہ مصرع پڑھے ۵

الای الویل علی محمد      قد کنت قبل موتہ بمقام      وابست بعدہ بخلد

اسکو شعبہ نے غاصم سے انھوں نے غنم سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے اپنے والد کے یہ مصرعہ یاد ہیں جو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہے تھے ۵

۱۵ ترجمہ۔ آکاہ ہوئے کہ غنم بن میری حالت خراب ہے۔ انکی وفات سے پہلے میں کہتا تھا۔ اے اللہ! میری ہر شے ہر لمحہ ہمارے ہاتھ سے



الاسے الولیل علی محمد وقت کنت قبیل موتہ بمقعد ابیت لیلے آمناسے لغد  
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور امیر یونس نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام  
غنیم بن قیس ہو کینست ابو الغنبر جو مازنی بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور حضرت سعد  
ابن ابی وقاص اور ابو موسیٰ سے روایت کی ہے۔ اسے ثابت بن عمارہ اور سلیمان بنی اور زید قاشی نے روایت کی ہے  
(سیدنا غیلان رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن نضہ بن بکر بن ہوازن۔ فتح طائف  
کے بعد اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں دس عورتیں انکے نکاح میں تھیں انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حکم دیا کہ انہیں سے چار عورتیں منتخب کر لو۔ جہن ابراہیم بن محمد اور اسمعیل وغیرہ جاتے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ سے  
روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عبدہ نے سید بن ابی عروبہ سے انھوں نے  
معمر سے انھوں نے سالم بن عبید اللہ بن عمر سے انھوں نے اپنے والد سے۔ روایت کی ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقیفی اسلام  
لائے اسوقت انکے نکاح میں دس عورتیں تھیں وہ بھی سب انکے ساتھ اسلام لائیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا  
کہ ان عورتوں میں سے چار منتخب کر لو۔ قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو کسری  
(شاہ فارس) کے پاس وفد بن کر گئے تھے ایک عجیب خبر ان سے مروی ہو ان سے کسری نے پوچھا کہ تمہیں اپنے لڑکوں میں سے  
زیادہ محبت کس سے ہو انھوں نے کہا چھوٹے بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے اور بیمار سے یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جا  
اور غائب سے یہاں تک کہ وہ آجائے کسری نے اسے کہا کہ یہ تو تم نہایت حکیمانہ باتیں کر رہے ہو حالانکہ تم جنگل کے رہنے  
والے ہو جنہیں حکمت کا نام نہیں پھر اسے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہو انھوں نے کہا گھون کی روٹی کسری نے کہا یہ عقل گھون  
کی روٹی ہی سے پیدا ہوتی ہو دو دو سے اور چھ بار دن سے نہیں پیدا ہوتی یہ شعر بھی عمدہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کے  
آخر زمانے میں وفات پائی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا غیلان رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انکا ذکر ابو الملیح ہزلی کی حدیث میں ہے جو انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ تحریر ہے رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بنام بخران اور اس پر ابو سفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو کی گواہی درج تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ  
اور ابو نعیم نے تحریر لکھا ہے۔

۱۵۔ یہ مصرعہ اوپر گزرتا ہے بن مرن میرے مصرعہ میں فرق ہے اسکا ترجمہ یہ ہے کہ میں رات بھر امن سے سوتا تھا ۱۱

(سیدنا) غسان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے۔ ابن سکین نے کہا جو کہ اسے صرف ایک حدیث مروی ہو جسکو مقام رقبہ کے رہنے والوں نے اسے نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کر نیلے لیے لکھا ہو۔

## حرف الف

(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو خزیم تھی بشرطیکہ صحیح ہو۔ حجاج بن حمزہ نے حسین جعفی سے انھوں نے زائدہ سے انھوں نے رکیں بن ربیع سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے یسیر بن عیلمہ بن خزیم بن فاطمہ اسدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں انکو وسعت دی گئی ہو دوسرے یہ کہ صرف دنیا میں انکو وسعت دی گئی ہو اور آخرت میں انہر تنگی کی گئی ہو تیسرے وہ کہ دنیا میں انہر تنگی کی گئی ہو اور آخرت میں انہر وسعت کی جائے چوتھے وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں بے نصیب ہو۔ حجاج نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہو اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے بھی اس حدیث کو حسین سے روایت کیا ہو مگر انھوں نے ابو خزیم کا ذکر نہیں کیا اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن داہب غسی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لے آئے تھے یہ دشیمہ کا قول ہو۔ اسکو ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و خطمی۔ طلحہ بن عمرو بن قیس نے بنت فارعت اور ایک روایت میں ہو کہ خود فارعت سے اور انھوں نے اپنے دادا فاطمہ بن عمرو خطمی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے نظر بد کی ایک جھاڑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپ نے مجھے اسکی اجازت دی اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی وہ جھاڑ یہ تھی بسم اللہ واللہ اعینک باللہ سن شرا ذرا وبرا و من شرا ما اعتزیت واعتراک واللہ ربی شفاک واللہ من شرا ما تلحق و تحمل۔ یہ حدیث اس

سلسلہ ترجمہ۔ اللہ کا نام لیکر اس سے پناہ مانگتا ہوں برائی سے اُن چیز کو جنکی جکو اللہ نے پیدا کیا اور جو کام میں نے کیے اللہ میرا پروردگار تجھے شفا دے تجھے میں ہر چیز کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ۱۲



حدیث کے مشابہ ہر جسکو فدیہ بن عمرو نے روایت کیا ہو جنگا تذکرہ ہم آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔  
(سیدنا) فاتمہ (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر اس حدیث میں ہے جو ابوب نے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک چور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا حضرت نے اسکا ہاتھ کٹوا دیا وہ شخص مسافر تھا کوئی اسکا عزیز مدینہ میں نہ تھا اور زناہ سخت سردی کا تھا پس ایک شخص اُسے جنگا نام فاتمہ تھا انھوں نے ایک خیمہ اُسکے لیے کھڑا کر دیا اور کچھ آگ سلگا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شب کو باہر نکلے تو اپنے دیکھا کہ آگ جل رہی ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شخص ہے جسکا آپ نے ہاتھ کٹوا دیا تھا مسافر تھا فاتمہ نے اُسکے لیے خیمہ ایسا دہ کر دیا ہو اور آگ جلادی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ فاتمہ کو بخش دے جس طرح اپنے تیرے اس مصیبت زدہ بندہ کو راحت پہونچائی۔ اس حدیث کو ابو احمد اور طبرانی اور ابن عدی وغیرہ نے عبدان سے انھوں نے زید بن حریش سے انھوں نے عبید اللہ بن عمر اور ابوب سے روایت کیا ہو۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور ابن ہشام نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہو فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خالد بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔ زریق قبیلہ بنی جشم بن خزرج اکبر کی ایک شاخ ہو۔ یہ فاکہ مدینہ شریک تھے جیسا کہ ابن اسحاق اور ابن کابی نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن جبیر بن غنان بن خطمہ۔ انصاری اوسنی خطمی۔ کنیت انکی ابو عقبہ تھی یہ عبد الرحمن بن سعد بن فاکہ کے ادا تھے۔ انے عمارہ بن خزیمہ نے روایت کیا ہو۔ ہمیں ابویاسر بن ابی جہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کیا کہ خبر دی وہ کہتے تھے مجھے نصر بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر خطمی نے عبد الرحمن بن عقبہ بن فاکہ بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے ادا فاکہ بن سعد سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے فاکہ بن سعد اپنے لڑکے کو بھی ان دنوں میں غسل کا حکم دیا کرتے تھے عجبی نے کہا ہے کہ یہ مہاجر می بین حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سکین بن زید بن خنسا بن کعب بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ اندلسی سلمی۔ چہرے کے بعد تمام مشاہیر میں شریک رہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست کیا کرتے تھے یہ ابن کعب کا قول ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر دارمی۔ نیمہ دارمی کے چچا زاد بھائی بن صحابی بن بیت جبرین بن جوفاسطین بن ایک شہر جو رہتے تھے۔ جعفر استغفری نے انکا تذکرہ لکھا جو اس سے زیادہ نہیں بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان دارمی۔ عیثم کے خاندان سے ہیں۔ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ قبیلہ دار کے ان لوگوں میں کیا ہے جسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی آمدنی سے دینے کی وصیت فرمائی تھی۔ جعفر نے انکا تذکرہ اپنے فاکہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور اسی کو اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فکیع (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن جراح بن بکا بن فکیع بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن حصہ بکائی۔ انکا شمار غریب امروہیوں میں ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری بکائی نے اپنے والد سے انھوں نے فکیع عامری سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ مردار کا گوشت ہمارے لیے حلال ہے یا نہیں پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے کہ ایک قدر صبح کو ایک قدر شام کو اپنے قریب سخت بھوک کی حالت میں مردار کا گوشت حلال ہے۔ ہمیں بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے بنت حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے بنت فضیل بن وکیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب ایک بن عطاء بکائی نے ایک خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امین دیا اور کہا اسی نفل کر لو اور انھوں نے کہا کہ امین بنت فکیع نے مجھے بیان کیا تھا کہ یہ خط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فکیع اور انکے تابعین میں اسلام کے ہر صحابی مشہور ہے کہ یہ تھا کہ جو مسلمان روز پڑھیں اور زکوٰۃ دین اور اللہ و رسول کی اطاعت کریں اور اپنی غنیمت سے پانچواں حصہ اللہ کے لیے نکالتے رہیں اور اللہ کے پیار کی مدد کریں اور اپنے اسوہ کا اعلان کریں اور مشرکوں سے علیحدہ ہو جائیں وہی اور رسول کی امان میں ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰ یعنی جیکے بیان کا حرف ہے



(سیدنا) قیام (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا) فرات (رضی اللہ عنہ)

انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمامہ بن امیال کے پاس مسیلہ کے قتل کے لیے بھیجا تھا فرات بن حیان نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ بن ربیع تمیمی کی نسبت کہ ایسے لوگوں کی تمکو اقتدار کرنی چاہیے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد سجستانی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہت سفیان بن سعید نے ابو اسحاق سے انھوں نے حارثہ بن مضرب سے انھوں نے فرات بن حیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنکو ہم اُنکے ایمان کے بھر دسہ پر چھوڑ دیتے ہیں فرات بن حیان بھی انھیں میں ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فرات (رضی اللہ عنہ)

بخرازی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابو عمر نے اس طرح بیان کیا ہو فرات بن ثعلبہ ہرانی شامی اور یہی صحیح ہو۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن حرب نے زبیدی سے انھوں نے سلیم بن عامر سے انھوں نے فرات بخرازی سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ روزِ خی کون لوگ ہیں حضرت نے فرمایا تم نے ایک بڑی بات پوچھی اس کے بعد پوری حدیث بیان کی یہ حدیث یون بھی مروی ہو کہ فرات نے ابو عامر اشعری سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے اس حدیث کو فرات بخرازی سے روایت کیا ہو مگر یہ صحیح نہیں صحیح نام انکا فرات بن ثعلبہ ہرانی جمعی ہو تابعی ہیں اور ابو عمر نے کہا ہو کہ فرات بن ثعلبہ ہرانی شامی کو بعض لوگوں نے صحابی لکھا ہو اور بعض نے انکی حدیث مرسل قرار دی ہو۔ انے ضمروہ اور مہاجر فرزند ان حبیب نے اہل سلیم بن عامر جہازی نے روایت کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ مین انکو قبیلہ بنی غنم سے خیال کرتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ فراس بن حابس تمیمی صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہو۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے عبیدہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن بن حذیفہ کو ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بنی غنم کی طرف بھیجا وہ ان لوگوں نے کچھ مردوں کو اور کچھ عورتوں کو قید کر لیا تھا چکے چھوڑانے کے واسطے قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غنم پر



آئے تھے ان لوگوں میں اقرع اور فراس فرزند ان جالبس بھی تھے اسکے بعد پورا قصہ بیان کیا ہوا اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ فراس اقرع بن جالبس کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

صفیہ بنت بھرہ کے چچا تھے صفیہ کہتی تھیں کہ میرے چچا فراس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک پیالہ جبین انھوں نے آپ کو کھاتے ہوئے دیکھا تھا مانگا حضرت نے وہ پیالہ انھیں دیدیا صفیہ کہتی تھیں کہ حضرت عمر جب ہمارے یہاں آتے تھے تو فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہمارے پاس لاؤ چنانچہ ہم اسکو لکالتے تھے پس وہ اس میں آب زمزم بھر کر پیتے تھے اور اپنے چہرہ پر ملتے تھے ایک روز ایک چور آیا اور وہ پیالہ چرائے گیا پھر جو حضرت عمر آئے اور انھوں نے پیالہ مانگا تو بتے بیان کیا کہ اسکو کوئی چرائے گیا حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کے لیے بس اتنا کہہ کر رہ گئے کوئی بد دعا کا کلمہ اس چور کی نسبت نہ فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر ویشی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور انکے والد شرف صحبت سے مشرف تھے۔ ابو الطفیل نے روایت کی ہے کہ ایک شخص قبیلہ لیث کے جنگو لوگ فراس بن عمر و کہتے تھے در دوسرین مبتلا ہوئے تو انکے والد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور آپ سے در دوسر کی حالت بیان کی پس آپ نے فراس کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا پایا اور انکے آنکھوں کی درمیان کی کھال کو کپڑا کر آپ نے کھینچا اس مقام پر ایک بال نکل آیا اور در دوسر جاتا رہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن نصر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبد رمی۔ انھوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اسکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ابن عقیبہ نے نہیں ذکر کیا۔ یہ فراس واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے انکے نسب میں کلدہ کا نام علقمہ سے پہلے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابن کلبی اور ابن حبیب اور ابن ماکولانے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن فراس بن مالک بن کثانہ سے ہیں۔ انکی حدیث اہل مصر سے مروی ہے۔ ہمیں ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ

ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے انھوں نے بکر بن سوادہ سے انھوں نے مسلم بن مخشی سے انھوں نے ابن فراسی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں لوگوں سے کچھ مانگ لیا کروں حضرت نے فرمایا نہیں اور اگر بہت ہی ضرورت ہو تو نیک لوگوں سے سوال کیا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فرزدق (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو بکر بن ابی علی نے انکا نام لکھا ہے اور انھوں نے حسن سے انھوں نے صعصعہ ابن معاویہ سے انھوں نے فرزدق سے روایت کی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا تو اپنے یہ آیت میرے سامنے پڑھی فمن لعل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن لعل مثقال ذرۃ شر ایرہ میں نے عرض کیا کہ بس یہی مجھے کافی ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اسین غلطی ہو غالباً یہ واقعہ صعصعہ بن معاویہ کا ہے جو فرزدق کے چچا تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا بیان کیا ہے اس صورت میں معاویہ فرزدق کے دادا ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ فرزدق غالب بن صعصعہ بن ناجیہ کے بیٹے ہیں انکے نسب میں معاویہ کا نام کہیں نہیں ہے ان اگر وہ یہ کہتے کہ صعصعہ بن ناجیہ کا یہ واقعہ ہو تو بیشک صحیح ہوتا۔ ابوموسیٰ نے اس غلطی میں ابن مندہ کی پیروی کی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) فرقد (رضی اللہ عنہ)

عجل۔ ربعی۔ بعض لوگ انکو تمیمی غنبری کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ انکی والدہ انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئی تھیں اسوقت انکے گیسو دراز تھے حضرت نے انکے اوپر ہاتھ پھیرا اور انکو دعا دی یہ ابو عمر کا قول تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ فرقہ صحابی ہیں اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ہمارے ساتھ سہل بن ملاس بن فرقہ انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا فرقہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ انپر پھیرا تھا۔ ابونعیم نے انکا تذکرہ بحوالہ ابن مندہ لکھا ہے۔

(سیدنا) فرقد (رضی اللہ عنہ)

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھانا کھایا تھا۔ محمد بن سلام نے حسین بن نهران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے فرقہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور انکے ساتھ کھانا کھایا ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھانا کھایا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہے اور اس میں کچھ شک ہے۔

ترجمہ جو کوئی زندہ یا مرئی کر لیا وہ اسکا ترجمہ دیکھ لیا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کر لیا وہ اسکو دیکھ لیا۔



(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ نام ابو نعیم اسلمی کا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بریدہ بن سفیان بن فروہ کے  
 واداہین مسعود انھیں کے غلام تھے جنکو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ مسعود  
 کے نام میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

جنی شامی صحابی ہیں۔ اسنے بشیر مولائی معاویہ نے روایت کی ہو کہ انھوں نے دس صحابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ  
 جب تم نیا چاند دیکھو تو کہو کہ یا اللہ ہمارے گزشتہ مہینہ کو ہمارے لیے اچھا مہینہ کر دے اور اسکا انجام ہمارے حق میں  
 اچھا کر اور اس مہینے کو سلامتی اور برکت اور ایمان اور عافیت کے ساتھ اور عمدہ رزق کے ساتھ ہمیں نصیب کر۔ انکا  
 تذکرہ بیہون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب نہیں بیان کیا اور صرف اسقدر بیان کیا ہے کہ فسروہ  
 صحابی ہیں۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش ازدی۔ اسنے ابولبید نے روایت کی ہو کہ انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اہل  
 یمن بست دقیق القلب ہوتے ہیں اور وہ دین الہی کے مددگار ہیں اور وہی لوگ ہیں جو اللہ کے محبوب اور محبوب  
 ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ اور بعض لوگ انکو فروہ بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ فروہ بن نفاثہ اور بعض ابن نباتہ اور بعض ابن نعام  
 جذامی کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے اپنا ایک سفید خچر پیش دیا تھا عمان شام میں رہتے تھے۔ ہمیں ابو جعفر  
 ابن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایہ کے خیر ہی کیے وہ کہتے تھے فروہ بن عمرو  
 ابن ناقہ جذامی نفاثی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بذریعہ ایک قاصد کے اپنے اسلام کی خبر بھیجی تھی  
 اور ایک سفید خچر پیش فروہ سلطنت روم کی طرف سے سرحد عرب کے حاکم تھے انکا مکان معان میں اور اسکے گرد  
 نواح سرزمین شام میں تھا جب اہل روم کو انکے اسلام کی خبر ملی تو ان لوگوں نے انکو بلایا اور گرفتار کر کے قید کر دیا  
 جب تمام لوگ انکو سولی دینے کے لیے فلسطین میں ایک پانی کے چشمہ پر جسکا نام عفراتھا جمع ہوئے  
 تو انھوں نے یہ اشعار کہے تھے ۵

الآل انی سلمیٰ بان حلیہا علی ما عفری فوق احد الوصل علی ناکتہ لم یضرب لفضل امہا مشدۃ اطرافہا بالمناجل  
ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ زہری کہتے تھے جب لوگوں نے انکے قتل کا ارادہ کیا تو انھوں نے یہ شعر بھی کہا  
بلغ سرۃ المسلمین بانہی سلم لربی اعظمی وبنانی  
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ود بن عبید بن عامر بن بیاضہ۔ انصاری بیاضی۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں اور انکے بعد کے تمام  
مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت نے انکے اور عبد اللہ بن مخزوم نامی کے  
درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہو کہ تم میں سے کوئی قرآن پڑھنے میں ایک  
دوسرے پر آواز بلند کرے۔ اس حدیث کو امام مالک نے سوطا میں بھی بن سعید سے انھوں نے محمد بن ابراہیم ترمذی سے  
انھوں نے ابو حازم تمار سے انھوں نے بیاضی سے روایت کیا ہو امام مالک نے سوطا میں انکا نام نہیں لکھا۔ ابن  
وضاح اور ابن مزین کہتے تھے کہ امام مالک نے انکا نام اس سبب سے نہیں لکھا کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے  
حضرت عثمان کے نکل میں امانت کی تھی مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ بات کچھ صحیح نہیں معلوم ہوتی اور یہ کوئی وجہ بھی ذکر کرنا  
نہیں ہو سکتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اہل مدینہ کے باغوں میں سیوہ جات کا تخمینہ کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے چنانچہ  
جب یہ باغ میں جاتے تھے تو خوشنوں کا شمار کر لیتے تھے پھر انہیں باہم کچھ ضرب وغیرہ کے قواعد جاری کر کے جو حساب  
بتلاتے تھے انہیں غلطی نہوتی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ کنیت انکی ابو الخارق تھی۔ ابو القاسم بن ابی عبید اللہ کے کتاب العمر میں انکا تذکرہ لکھا ہو۔ ابو امامہ ہاشمی  
نے فروہ بن قیس یعنی ابو الخارق سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے آدمی اگر مسلمان ہو تو چالیس برس تک کے گناہ اسکے نہیں لکھے جاتے بعد اسکے اپنے اس آیت کی  
تلاوت فرمائی حتیٰ اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ اس اسناد سے حجت

۱۔ ترجمہ۔ کیا سلمیٰ کو یہ خبر پہونچی کہ اسکا شوہر عفری نامی چشمہ پہونچا ایک جوان ادنیٰ پر سوار ہو جسکے ہاتھ پر نیزہ ہو رہا ہے۔

۲۔ ترجمہ۔ مسلمانان کے سردار کو خبر پہونچا ہے کہ میری ہڈیاں اور جوڑ اپنے پروردگار کے مطلع فرمان ہیں۔

۳۔ ترجمہ۔ جب وہ اپنی بخت عمر کو پہونچا اور چالیس برس کا ہو گیا۔



ثابت نہیں ہو سکتی اور آیت میں کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہو کہ چالیس برس تک کے گناہ نہیں کئے جاتے۔  
اسی حدیث کو ابوامامہ نے قیس بن قارب سے بالفاظ دیگر روایت کیا جو جسکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں آئیگا۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر دیکھنا ثابت نہیں ہو۔ فضل بن شیبہ نے عدی بن ہدی  
کندی سے انھوں نے انکے دادا فروہ بن قیس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک غلام کا  
ایک لونڈی سے نکاح کر دیا تھا اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا انھوں نے اس بچہ پر حضرت عمر کے یہاں دعویٰ دائر  
کیا تھا اس لڑکے کے باپ نے کہا کہ میں نے اس لڑکے کی مان سے اس حالت میں نکاح کیا کہ وہ مجھ پر تھی جب یہ لڑکا  
بالغ ہوا تو میرا قاسم پر دعویٰ کر رہا جو حضرت عمر نے فرمایا کہ لڑکا اسکی بیوی کا جسکے نکاح میں وہ لونڈی ہو بعد اسکے کہا کہ  
لوگوں اپنے باپ سے علیحدہ ہو یہ بڑی ناشکری ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت  
عمر کے سامنے مقدمہ دائر کرنے سے انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک شجعی۔ اسے ابواسحاق سبیعی نے اور ہلال بن یساف نے اور شریک بن طارق نے روایت کی ہے۔ بعض  
لوگ انکو فروہ بن نوفل بھی کہتے ہیں۔ فروہ بن نوفل خوارج میں سے تھے مغیرہ بن شعبہ کے اوپر مستوزہ کے ساتھ انھوں نے  
حضرت معاویہ کے شروع زمانہ میں خروج کیا تھا اور مغیرہ نے ایک لشکر انکے مقابلہ پر بھیجا تھا۔ اور بعض لوگوں نے  
انکو فروہ بن مقل شجعی بیان کیا ہے وہ بھی خوارج میں سے ہیں مگر انھوں نے مقام نہروان میں خوارج سے علیحدگی اختیار  
کی تھی۔ پس فروہ اگر نوفل شجعی کے بیٹے ہوں تو نہ صحابی ہیں نہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اپنے والد سے  
اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت  
کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے عبد الواحد بن غیاث یعنی ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عبد العزیز بن مسلم نے  
ابواسحاق سے انھوں نے فروہ بن نوفل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مدینہ گیا تو مجھے رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیوں آئے میں نے عرض کیا اس لیے آیا ہوں کہ آپ مجھے کوئی دعا بتا دیں جو میں سورتوفیہ  
پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے ہزار سی ہے۔ اس حدیث کو ثوری نے  
ابواسحاق سے انھوں نے فروہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے  
لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکا نام فروہ بن نوفل ہے۔

(سیدنا) فروہ رضی اللہ عنہ

ابن ماجہ۔ تمسین کے غلام تھے۔ فلسطین کے رہنے والے ہیں انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی  
ہرگز اکثر محدثین انکی روایت کو مرسل کہتے ہیں۔ اسے حسان بن عطیہ نے روایت کی ہو یہ فروہ ابوالہ میں شمار کیے  
جاتے تھے مستجاب الدعوة تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فروہ رضی اللہ عنہ

ابن مسیک اور بعض لوگ ابن مسیکہ کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ فروہ حارث بن سلمہ بن حارث  
ابن ذویہ بن مالک بن فہم بن عطیف بن عبد اللہ بن ناجیہ بن مراد کے بیٹے ہیں۔ اصل میں مین کے رہنے  
والے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلمہ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو حضرت نے  
قبیلہ مراد اور زبید اور مدح پر سردار بنا کر انکو بھیجا تھا۔ زمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ  
یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن مسیک مرادی بادشاہ  
کنندہ سے جدا ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اسلام سے پہلے قبیلہ ہمدان اور مراد  
کے درمیان میں ایک واقعہ ہو گیا تھا جس میں ہمدان کو کامیابی ہوئی تھی اور انھوں نے قبیلہ مراد کے لوگوں کو بہت  
قتل کیا تھا اس دن کا نام عرب میں یوم الردم تھا جو شخص قبیلہ ہمدان کا قبیلہ مراد کی طرف چلا گیا تھا وہ اجدرع بن  
مالک تھا اُس نے ان لوگوں کو بہت فضاحت کیا اسی کے بارہ میں فروہ نے یہ اشعار کہے تھے

فان تغلب فغلبون قدما وان نهم فغير همزينا واما ان ظننا جبن و لكن منايانا دولة آخرين  
كذاك الدهر دولة سجال مگر مروء حينا فحينا

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ فروہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں گئے تو انھوں نے یہ شعر کہے

لما رايت بلوك كندة اغصلا كالرجل خان الرجل عرق نسائنا يموت اذوم ثمدا ارجو فاضلها وحسن سراها  
ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ جب یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ اسے فروہ

اسے ترجیح اگر تم غلبہ آگے لے لو گئی یا نہ لے لو گئی ہم ہمیشہ سر غلبہ لے رہے ہیں اور اگر غلبہ ہو تو تب بھی ہم پہاڑ لے لے نہیں ہیں ہم نامرد نہیں ہیں  
موت ماتی موت اور دیر سے کا اقبال ہو تو اس میں کیا اجارہ۔ دنیا کا یہی حال ہے کہ آج اسکے پاس توکل دوسرے کے پاس  
رجہ جب میں بادشاہان کنندہ کو دیکھا کہ وہ اعتراض کرتے ہیں جس طرح عرق النساء میں ایک دوسرے پر اعتراض کرتا ہے تو میں تم کو یاد کرتا ہوں کہ ان کا حال عسکری



کیا تمکو اس حادثہ سے رنج ہوا جو تمہاری قوم کو یوم روم میں پیش آیا انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون شخص ایسا ہوگا جسکی قوم پر ایسا سانحہ گذر جائے جیسا میری قوم پر گذرا اور اسکو ملال نہو حضرت نے فرمایا سنو اس واقعہ سے تمہاری قوم کے لیے اسلام میں اور خوبی پیدا ہو گئی۔ امین اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبسے یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو کریمہ اور عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو اسامہ نے حسن بن حکم نخعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابوسبرہ نخعی نے فروہ بن سبک مرادی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت ہو تو اپنی قوم کے اہل اسلام کو ساتھ لیکر اپنی قوم کے کافروں سے قتال کروں حضرت نے مجھے اجازت دی جب میں حضرت کے پاس سے چلا آیا تو اپنے پوچھا کہ فروہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ تو گئے پس آپ نے آدمی بھیج کر بلوایا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دینا جو شخص اسلام لے آئے اسکا اسلام قبول کر لیں اور جو انکار کرے اسے بارے میں چندے تو قتل کرنا یہاں تک کہ میں تمکو کوئی حکم بھیجوں۔ اسی اثنا میں ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا کسی مقام کا نام ہو یا کسی عورت کا نام ہو حضرت نے فرمایا نہ مقام کا نام نہ عورت کا نام ہو وہ ایک سرد تھا جسکے دس لڑکے تھے چھ لڑکے تو میں چلے آئے تھے اور پانچ لڑکے شام چلے گئے تھے اس کے نام یہ ہیں۔ تخم۔ جذام۔ غسان۔ عاکہ۔ اور جو میں چلے گئے تھے انکے نام یہ ہیں۔ ازد۔ اشعر۔ حمیر۔ کندہ۔ مذحج۔ انہار۔ ایک شخص نے پوچھا کہ انار کون تھا حضرت نے فرمایا جسکی اولاد میں قبیلہ خثعم اور بکیلہ ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے (سیدنا فروہ رضی اللہ عنہ)

ابن سبک۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عسکری نے انکے اور فروہ بن سبک کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انھوں نے مجال سے انھوں نے عامر سے انھوں نے فروہ بن سبک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو وہ دن یاد ہے جب تمہارے قبیلہ سے اور قبیلہ ہمدان سے لڑائی ہوئی تھی انھوں نے عرض کیا کہ ہاں یاد ہے تمام عزیز قریب اسی دن ہلاک ہو گئے تھے اپنے فرمایا سنو جو لوگ زندہ رہے انکے لیے وہ واقعہ اچھا ہے عسکری نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو بطبرانی نے فروہ بن مسکین کے نام میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو مسکین کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ فروہ بن سبک وہی ہیں جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا حدیث بھی وہی ہے جو انکے تذکرہ میں گذر چکی بعض لوگ انھیں کو فروہ بن سبک بھی کہتے ہیں باقی طبرانی کا فروہ بن مسکین لکھنا یہ غلطی ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن حارث بن نعمان انصاری خزرجی۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے  
احد اور اسکے بعد کے تمام شاہدین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا صحابی ہیں۔ انکی حدیث معاویہ بن صلیح نے ابو عمرو سے انھوں نے بشیر سے  
روایت کی ہے۔ بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ثم الظفری۔ ادریس بن محمد بن انس بن فضالہ کے دادا ہیں۔ ادریس نے اپنے والد سے انھوں نے  
انکے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ اسما بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ انکی حدیث عبد الرحمن بن حرمہ نے روایت کی ہے۔ انکے صحابی ہونے  
میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار خزاعی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ بخاری نے انکو ذکر کیا ہے۔ یہ جعفر ستغفری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ  
ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اہل نین سے ہیں۔ اسکو جعفر نے بیان کیا ہے اور انھوں نے ایک مقام پر  
یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ شام میں فروکش تھے۔ ابو بکر بن جریر نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں  
ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی وفات شام میں ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے  
لکھا ہے کہ میں انکا حال اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نافذ بن قیس بن سہیب بن اسرم بن حجاب بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس  
انصاری اوسی عمری۔ کنیت انکی ابو محمد ہے انکا سب سے پہلا غزوہ احد ہے اور اسکے بعد تمام شاہدین شریک ہیں۔



(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

لو مار ایت محمد و جنودہ بالفتح یوم تکرر الاصل نام لڑا ایت تلوز اللہ اصبح بیتا و الشکر لغشی وجهه الاطلام  
بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ اشعار کسی اور کے ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ قتالہ لیشی زہرانی کے لقب سے مشہور ہیں انکا  
نسب نہیں بیان کیا گیا۔ اسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو، میں یحییٰ بن ابی الرجا نے اجازۃ اپنی سند کے ساتھ  
ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا او وہ کہتے تھے ہم سے  
ہمارے والد نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے ابو حرب بن ابی الاسود سے انھوں نے عبد اللہ بن قتالہ سے  
۱۰ ترجمہ۔ اگر تم محمد کو اور انکے لشکر کو دیکھتے ہو تو تم کو بڑا اقوم دیکھتے ہو خدا کو آشکار اور شر کو تاریک یونین چھا ہوا۔ ۱۲

انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ باتیں تعلیم کی تھیں جن میں ایک بات یہ تھی کہ پانچون وقت کی نماز کی پابندی کرو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ان اوقات میں بہت کام رہتے ہیں لہذا آپ مجھے کوئی ایسی جامع بات بتا دیجیے کہ جسکو میں کر لیا کروں اور وہ میرے لیے کافی ہو جایا کرے حضرت نے فرمایا عصرین کی پابندی رکھو مینے پوچھا کہ عصرین کیا فرمایا کہ نماز فجر اور نماز عصر یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے انکا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا مینے بیان کیا اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو زہرائی کہتے ہیں یہ غلط ہے زہرائی تابعی ہیں۔ فضالہ لیشی کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ فجر اور عصر کی نماز کا التزام رکھو۔ انکا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ علی بن عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہند اسلمی۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ انکی حدیث عبد اللہ بن عامر اسلمی نے فضالہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن حارثہ کو انکی قوم قبیلہ اسلم کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو یوم عاشورہ کے روزے کا حکم دو ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں عبد اللہ بن عامر نے غلطی کی ہے صحیح وہی ہے جو حاتم بن اسمعیل اور وہب نے عبد الرحمن بن حرمہ سے انھوں نے یحییٰ بن ہند بن حارثہ سے روایت کی ہے جو یہ ہند۔ اسامہ بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ یحییٰ بن ہند نے اسامہ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن خزیمہ۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔ انکی ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد۔ انکی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ سیمونہ بنت حارث زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن تھیں حضرت عباس کے بیٹوں میں سب سے بڑے ہیں تھے حضرت عباس کی کنیت انھیں کے نام پر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین میں شریک تھے اور جب لوگوں کو ہزیمت

۱۵ اس حدیث کا مطلب یہ سمجھنا چاہیے کہ اور نمازین اسے معاف کر دی گئی تھیں کیونکہ نماز مغرب نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اور نماز دن میں وقت سحر کی روایت نہ ہو سکے تو خیر مگر ان نمازوں میں ضرور اسکی رعایت ہونی چاہیے اور



ہوئی تو یہ ثابت قدم رہے اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھے اور اس دن آپ ہی کے ہمراہ اونٹ پر سوار تھے۔ نہایت حسین آدمی تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو۔ ہمیں اسمعیل اور اسماعیل وغیرہا نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہمے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے سہمہ بن جحش بن سبیہ قطان نے ابن جریج سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے اپنے بھائی فضل بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے متی تک اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا ہم برابر تبلیہ کہتے رہے یہاں تک کہ رمی جمرہ کی۔ یہ فضل بن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میں شریک تھے حضرت علی کو پانی ہی دیتے تھے۔ واقعہ مرج الصفر میں شہید ہوئے اور بقول بعض واقعہ ابنا دین میں یہ دونوں واقعہ سالہ ہجری کے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ واقعہ یرموک میں جو سالہ ہجری کا واقعہ ہے شہید ہوئے کوئی اولاد سوا ام کلثوم کے نہیں چھوڑی ام کلثوم سے حضرت حسن بن علی نے نکاح کیا اور چند روز کے بعد طلاق دی ان کے بعد ابو موسیٰ اشعری کے نکاح میں آئیں۔ انکا تذکرہ تیغون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن ہاشمی۔ سری بن یحییٰ نے حرملہ بن اسیر سے جو ان کے چچا زاد بھائی تھے انھوں نے فضل بن عبد الرحمن ہاشمی سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی میں رجز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں سرداروں کا بیٹا ہوں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ حافظ ابو سعید نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) فضل (رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ بن قیوم ازوی۔ ان کے عہد بانی ہونے میں اختلاف ہو شام کے رہنے والے ہیں فلسطین میں رہتے تھے۔ انکی حدیث عبد الجبار بن یحییٰ بن فضل سے روایت کی ہو موسیٰ بن ہارث نے کہا ہو کہ یہ فضل ازوی ہیں کنیت انکی ابو یحییٰ تھی قیوم کے بیٹے ہیں انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا قیوم سے روایت کی ہو یہ وہی شخص ہیں جو ابو راشد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہو اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ یہ غلطی مر کیونکہ فضل اپنے والد سے وہ اپنے دادا قیوم سے روایت کرتے ہیں جبکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیوم رکھا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عازم انکی کنیت ابو النجاس تھی۔ انکا تذکرہ اس کے نام میں گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان انصاری - خیرین شہید ہوئے۔ بنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے اُن انصاری کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے خیرین شہید ہوئے لکھا ہے کہ بشر بن براہ بن معرور زہری سے شہید ہوئے اور فضیل بن نعمان بھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہے فضیل بن نعمان انصاری سلمیٰ خیرین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔ محمد بن سعد نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) فلتان (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم جرمی۔ بعض لوگ انکو منقری کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ خلیفہ نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہوا نہیں فلتان بن عاصم جرمی بھی ہیں یہ کلیب بن شہاب جرمی کے مامون ہیں اور عاصم ابن کلیب کے والد ہیں۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انھوں نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو مسجد میں چلتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اُسکو پکارا کہ اے فلان اسنے عرض کیا کہ بیک یا رسول اللہ پس اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اُسنے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا تو توراۃ پڑھتا ہے اُسنے کہا ہاں آپ نے فرمایا انجیل اُسنے کہا انجیل بھی پھر آپ نے اُسے قسم دیکر پوچھا کہ کیا تو میرا تذکرہ تورات و انجیل میں لکھتا ہے اُسنے کہا دیکھ میں بیان کرتا ہوں بیشک ہمیں تورات میں ایک شخص کی صفت ملتی ہے جو بالکل آپ کے مثل ہے مگر ہم سمجھتے تھے کہ وہ نبی ہم میں سے ہونگے لیکن جب آپ ظاہر ہوئے تو ہمتے تورات و انجیل کی صفت سے آپکو ملا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ نہیں ہیں آپ نے پوچھا کیوں اُسنے کہا اس نبی کی صفت میں لکھا ہے کہ اُسکی امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے اور آپ کے پیرو بہت کم ہیں اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بکیر پڑھی اور فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بیشک وہ نبی ہیں ہوں بیشک میری امت ستر ہزار اور ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہونگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فسح (رضی اللہ عنہ)

ابن دحرج اور بعض لوگ ابن بزج کہتے ہیں۔ فارسی و دنیا رہی ہیں۔ بعض لوگوں نے انکا نام فتح بیان کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف سنائی حدیث یعلیٰ بن ازیہ سے مروی ہے وہ ایک



معلوم الاہم صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ حدیث درخت نسب کرنے کے ثواب میں ہے۔ ہمیں عبدالبواب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے داؤد بن قیس صنفانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن وہب نے اپنے والد سے انھوں نے فتح سے روایت کر کے بیان کیا کہ میں مقام رشاد میں کچھ کام کیا کرتا تھا یعلیٰ بن امیہ اہل میں پر حاکم ہو کر آئے اور ان کے ساتھ کچھ اور اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے ان میں ایک شخص میرے پاس آئے جنگی آستین میں کچھ اخروٹ تھے اور وہ انکو توڑ توڑ کر کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص درخت لگائے اور اسکی خدمت کرے یہاں تک کہ وہ پھلنے لگے تو اسکا پھل جس کسی کو بھی مل جائیگا اسکا ثواب اسی شخص کو ملیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فویک (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے انکی آنکھیں بالکل سفید ہو گئی تھیں کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا سبب پوچھا انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں سانپ کے انڈوں پر گر پڑا اسکا کچھ آخر آنکھ پر پونچ گیا اسی وقت سے میری بینائی جاتی رہی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں پر کچھ چھڑک کر چھونک دیا تو انکی آنکھوں میں پوری روشنی آگئی یہاں تک کہ اسی برس کی عمر میں یہ سوئی میں تاکہ ڈال لیتے تھے مگر انکھوں کا رنگ ویسا ہی سفید تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے محمد بن بشر سے انھوں نے عبد العزیز بن عمر سے انھوں نے قبیلہ سخامان بن سعد کے ایک شخص سے انھوں نے اپنی والدہ سے انھوں نے اپنے مامون حبیب بن فویک سے روایت کی سنو کہ اسے والد فویک نے اسے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے انکا نام فدیك بن عمرو سلامانی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا نام وال کے ساتھ لکھا ہے اور طبرانی نے اسے ہملہ کے ساتھ ابو یوسف اور ابو الفتح از دی اور جعفر نے داؤد کے ساتھ لکھا ہے اور امام اسمعیل ابن محمد بن فضل صنفانی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

(سیدنا) فہم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس عیلان۔ کنیت انکی ابو ثور فہمی ہے۔ ابو بکر بن علی نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ ابو بکر بن ابی عاصم نے احاد میں لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

ابن ابی ہون کہ یہ قول غلط ہے کیونکہ فہم بن عمرو بن قیس عیلان کا زمانہ اسلام سے بہت پہلے ہوا ہے قبیلہ فہم کے لوگ اسی شخص کی طرف منسوب ہیں اسی قبیلہ کا ایک شخص رابطہ شرا کے لقب سے مشہور ہے جسکا نام ثابت بن جابر بن سفیان

ابن عدی بن کعب بن حرب بن تیمر بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس عیلمان ہونے شخص بھی اسلام سے پہلے کا ہو حالانکہ اسکے اور فہم کے درمیان میں سات پشتیں ہیں پس یہ فہم کیونکر صحابی ہو سکتے ہیں۔ ان تا بطشرا کا ذکر البتہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

### (سیدنا) فیروز (رضی اللہ عنہ)

دیلی۔ کینٹ انکی ابو عبد اللہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ نجاشی کے بھانجے تھے اسود غسانی جو مین میں دعویٰ نبوت کرتا تھا اسکو انھیں نے قتل کیا تھا ابو ثمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حمیری کہتے ہیں جو اسکے کہ حمیر میں رہتے تھے اہل فارس میں سے تھے مقام صنعاء کے رہنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ انکی حدیث پینے کی پیڑوں کے متعلق صحیح ہے جب انھوں نے اسود غسانی کے قتل کا ارادہ کیا تو یہ اور زادویہ اور قیس بن کشوح اس بات پر متفق ہوئے چنانچہ فیروز اسکے پاس گئے اور انھوں نے اسکو قتل کر دیا فیروز نے اسود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے قتل کیا تھا مگر اسوقت آپ مرض وفات میں مبتلا تھے حضرت کو اسکے قتل کی خبر بذریعہ وحی کے معلوم ہو چکی تھی چنانچہ آپ نے لوگوں سے بیان کیا تھا فرمایا تھا اسود کو ایک نیک بندے فیروز دیلی نے قتل کر دیا۔ ضمیرہ بن ربیعہ نے بھی بن عمرو شیبانی سے انھوں نے عبد اللہ دیلی سے انھوں نے اپنے والد فیروز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اسود کا سر لیا گیا تھا۔ یہ روایت صرف ضمیرہ کی ہو درحقیقت اسود کا سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہیں گیا۔ اسود کے قتل کا قصہ تاریخ کامل میں سمجھنے بالتفصیل بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی عمرہ شیبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابن دیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے فیروز دیلی نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے بھی جانتے ہیں اور میرے قبیلہ کو بھی جانتے ہیں بتائیے ہمارا رفیق کون ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اسکا رسول انھوں نے عرض کیا تو بس ہمارے لیے کافی ہو۔ نیز ہم سے بہت سے راویوں نے اپنی سند ابو عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابیہ ابو وہب حبشانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے ابن فیروز دیلی کو اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اب مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکل میں دو حقیقی بنین ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



ان دونوں میں سے ایک کو رکھ لو۔ فیروز کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔  
(سیدنا) فیروز (رضی اللہ عنہ)

ہمدانی۔ وادعی۔ عمرو بن عبد اللہ وادعی کے غلام تھے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا تھا۔ زکریا بن ابی زائد بن یسویں بن فیروز ہمدانی کوئی کے دادا ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

## حرف القاف باب القاف والاف

(سیدنا) قارب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی عروہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ ابو عمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا جو قارب بن عبد اللہ بن اسود بن مسعود۔ اور ابن مندہ نے انکو صرف قارب ثقفی لکھا ہے اور ان سب نے اسے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ رحم کرے (احرام سے باہر ہوتے وقت) سر منڈوانے والوں پر۔ حمیدی نے ابن عیینہ سے انھوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انھوں نے دہب بن عبد اللہ بن قارب یا مارب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ حمیدی کے علاوہ اور لوگ انکا نام بغیر شک کے قارب کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے قارب قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے تھے مشہور معروف شخص ہیں جب احلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے تو انکا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا احلاف قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہے قبیلہ ثقیف کی دو شاخیں ہو گئی ہیں بنی مالک اور احلاف ہم کتاب لباب میں یہ سب حالات تفصیل لکھ چکے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد پھر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ابو یلیح بن عروہ اور قارب بن اسود دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے قبیلہ ثقیف کا وفد آنے سے پہلے جب کہ انھوں نے عروہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں قبیلہ ثقیف سے قطع تعلق کر کے اس ارادہ سے آئے تھے کہ اب کبھی کسی بات میں ان سے متعلق نہ ہونے چنانچہ یہ دونوں اسلام لائے انے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جسکو چاہو اپنا دوست بنا لو ان دونوں نے کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ پھر جب قبیلہ ثقیف کے لوگ اسلام لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو اور مغیرہ کو تھانہ کے منہدم کرنے کیلئے بھیجا تو ابو یلیح بن عروہ بن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرے الد عروہ پر کچھ

قرض ہوا اسکو ادا کر دیجے حضرت نے فرمایا اچھا قارب بن اسود نے کہا اسود پر بھی کچھ قرض ہوا اسکو بھی ادا کر دیجیے  
عروہ اور اسود دونوں حقیقی بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسود تو بحالت شرک مرا ہوا قارب نے کہا  
یہ تو سچ ہو مگر اسکا احسان تو ایک مسلمان پر ہوگا کیونکہ اس قرض کا مطالبہ تو مجھ ہی سے کیا جاتا ہوا لہذا رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ابوسفیان کو حکم دیا کہ ان دونوں کا قرض اسی بتخانہ کے مال سے ادا کر دینا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور  
ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر نیکی لے لکھا ہے مگر یہ استدراک بے وجہ ہے۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ انکا ذکر جابر کی حدیث میں ہوا عثمٰش نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے جابر سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے  
ہم مین سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اسے اپنے لڑکے کا نام ابوالقاسم رکھا انصار نے کہا ہم کبھی اسکو ابوالقاسم  
کہہ کر نہ پکارینگے چنانچہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میرا نام رکھو  
مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ہی قاسم ہوں تم لوگوں کے درمیان میں تقسیم کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

ابوبکر صدیق کے غلام تھے صحابی ہیں روایت حدیث کرتے ہیں بغوی اور یحییٰ بن یونس اور جعفر مستغفری نے ایسا ہی  
لکھا ہے مگر مشہور نام انکا ابوالقاسم ہے ابوموسیٰ کا قول ہوا اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ مطرف بن طریف سے انھوں نے  
ابوالجهم غلام برادے انھوں نے قاسم غلام ابوبکر صدیق سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص اس ہوادتر کا رسی (لمس) کو کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے تا وقتیکہ اسکی بودفع نہو جائے۔  
انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس۔ کنیت انکی ابوالعاص تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد یعنی حضرت  
زینب کے شوہر تھے انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ لقیط کہتے ہیں بعض قاسم۔ زبیر بن بکاء نے محمد بن فصاح سے  
انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے ابوالعاص بن ربیع کا نام قاسم تھا۔ زبیر نے کہا ہو کہ یہی نام انکا  
صحیح ہے۔ سلسلہ ہجری میں انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئیگا۔ انکا تذکرہ ابونعیم  
اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰ یہ مانعت بڑا کراہت کے سہنے ۱۱



(سیدنا) قاسم رضی اللہ عنہ

فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

معمول سے زہری سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی لڑکیاں حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئیں حضرت قاسم بھی انہیں کے بطن سے تھے۔ بعض علما کا بیان ہو کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے تھے جنکا نام طاہر تھا اور حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہو کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے تھے قاسم اور عبد اللہ۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ تقدیر میں سے کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے قاسم بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ میں ذکر کیا ہو کیونکہ قاسم آپ کے پلوٹھی کے بیٹے تھے انہیں نام پر آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی اور آپ کی اولاد میں سب سے پہلے مکہ میں انہیں کی وفات ہوئی تھی۔ مجاہد نے بیان کیا ہو کہ قاسم سات دن ہو کر انتقال کر گئے تھے اور زہری نے کہا ہو کہ دو برس کے تھے اور قتادہ نے کہا ہو کہ ایسی عمر تھی کہ اپنے پیروں چلتے تھے۔ قاسم کا تذکرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں بیشک کیا جاتا ہو مگر صحابہ میں نہیں کیا جاتا اور اس میں سی کا خلاف نہیں کہ آپ کی اولاد میں سب آپ کے ساتھی ہی وفات پا چکی تھیں اور اکثر لوگوں کا قول یہ ہو کہ قاسم کی وفات دعوت اسلام سے پہلے ہو چکی تھی۔ یونس بن بکر نے ابو عبد اللہ جعفی سے انہوں نے جابر سے انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ قاسم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ایسی تھی کہ وہ گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہو پتے تھے جب انکی وفات ہوئی تو عمرو بن عاص نے کہا کہ محمد ابتر ہو گئے (یعنی انکی نسل منقطع ہو گئی) اس پر اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی انا اعطیناکم لکوتر یعنی اے محمد اس مصیبت کے بدلہ میں ہننے تمہیں حوض کوثر عنایت کیا ہو پس تم اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو اس روایت سے معلوم ہوتا ہو کہ قاسم کی وفات بعثت اور نزول وحی کے بعد ہوئی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قاسم رضی اللہ عنہ

کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی۔ معاویہ کے غلام تھے۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ واؤد بن حصن نے عبد الرحمن بن ثابت سے انہوں نے قاسم غلام معاویہ سے روایت کی ہو انہوں نے غزوہ احد میں ایک کا فر سے حملہ کیا اور کہا کہ لے میں غلام فارسی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اپنے کو انصاری کیوں نہ کہ حالانکہ تم انصاری سے ہو کیونکہ ہر قوم کا غلام اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو یہ قاسم حضرت بن ابی سفیان کے غلام نہیں ہیں بلکہ یہ معاویہ بن مالک جو جو انصاری کے ایک شاخ جو اور سیاق حدیث سے

اسی پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

بن مخزوم بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ قیس بن مخزوم کے بھائی ہیں انھیں اور ان کے بھائی اہل صلت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت سے سوا دنت دیے تھے ان دونوں کی والدہ سمیرہ بن امیہ بن عامر کی بیٹی تھیں جنکی ام قیس ام ولد تھیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں قاسم اور صلت کی روایت کوئی نہیں جانتا۔

(سیدنا) قاطع (رضی اللہ عنہ)

ابن سارق۔ کنیت انکی ابو صفرہ تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابو صفرہ رکھی تھی۔ انکی کنیت محمد بن عبد الرحمن بن یزید بن مطلب بن ابی صفرہ نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے میرے والد نے اپنے ابا و اجداد سے روایت کی ہو کہ ابو صفرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور وہ اس وقت سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھے جو گزائے تھے لٹک رہا تھا انکا قد دراز اور حسن و جمال نہایت فائق اور زبان نہایت فصیح تھی جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو آپ انکے جمال سے خوش ہوئے اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہوا انھوں نے کہا قاطع بن سارق بن ظالم بن عمرو ابن شہاب بن مرہ بن لہام بن جندی بن مستکبر بن جندی۔ جندی وہی شخص ہے جسکی بابت اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر کے قصہ میں بیان کیا تھا کہ وہ کشتیان چھین لیا کرتا تھا میرے خاندان میں سلطنت کئی پشت سے آرہی ہے حضرت نے فرمایا تمہارا نام ابو صفرہ رکھتا ہوں اور سارق و ظالم ناموں سے درگزر کرو انھوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اُس کے بندے اور اُس کے رسول برحق ہیں۔ میرے اٹھارہ بیٹے ہیں اور آخر میں سے مجھے خدا نے ایک بیٹی دی جو جسکا نام میں نے صفرہ رکھا ہے۔ ہشام بن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام ظالم ابن سراق بن صبیح کنندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عثیک بن اسد بن عمران بن عمرو مزین بن عامر مار السہاء ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

## باب القاف والباء

(سیدنا) قیث (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن عامر بن بلوح بن یعرشد بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد منہ بن کنانہ کنانی لیشی۔ ابو عمر نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کنانی ہیں اور بعض لوگ انکو لیشی اور بعض تمیمی کہتے ہیں۔ دمشق میں رہتے تھے



ہدیر میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے اسکے بعد اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا بہت عمر آدمی تھے عبد شمس کا زمانہ انھوں نے پایا تھا اور واقعہ فیل میں سن تیر کو پہنچ چکے تھے اس باتھی کی لید بھی انھوں نے دیکھی تھی سبز رنگ کی تھی جنگ یرموک میں شریک تھے اور اس دن ایک حصہ لشکر کے یہ سردار تھے۔ انسے عبد الملک بن مروان نے پوچھا کہ تم بڑے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھوں نے (کیا عمدہ ادب کیا) جواب دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بڑے تھے مگر میں عمر میں آپ سے زیادہ تھا۔ اسبغ بن عبد العزیز نے انس سے انھوں نے انکے دادا سلیمان ابن ابی سلیمان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے قباث بن اشیم لیشی کے اسلام کا واقعہ اس طرح ہو کہ انکی قوم کے چار لوگ انکے پاس گئے اور انسے کہا کہ محمد بن عبد اللہ عبد المطلب (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو ایک نئے دین کی طرف بلا رہے ہیں پس قباث حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب یہ آپکے پاس پہنچے تو آپنے فرمایا کہ اے قباث بیٹھو تمھیں نے کہا ہو کہ اگر قریش کی عورتیں چاہیں تو محمد اور انکے اصحاب کا رد کر دین قباث نے کہا قسم اُسکی جسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہو کہ نہ میری زبان سے یہ کلمہ نکلا نہ میرے ہونٹوں نے اسکے ساتھ حرکت کی نہ میرے کانوں نے اسکو سنا یہ بات صرف میرے دل میں آئی تھی میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہو کوئی اسکا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں سب حق ہو۔ انسے عامر بن دیا دیشی وغیرہ نے روایت کی ہو۔ انکی حدیث نماز جماعت کی فضیلت میں ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے جو کہا ہو کہ بعض لوگ انکو کفانی کہتے ہیں اور بعض لوگ لیشی کہتے ہیں ان دونوں قولوں میں کوئی اختلاف نہیں ہو کیونکہ لیث قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ ہو۔ ابن درید نے کہا ہو کہ میں نے اہل عرب کو قباث کا لفظ بولتے ہوئے سنا مگر اسکا اشتقاق مجھے معلوم نہیں ابو حاتم سے بھی سنے پوچھا مگر انکو بھی معلوم نہ تھا۔ انکے نام میں قاف کو فتح صحیح ہے۔

(سیدنا) قبیلہ رضی اللہ عنہ

ابن اسود بن عامر بن جوین بن عبد بن رضا بن قمران بن ثعلبہ بن جہان بن ثعلبہ۔ ثعلبہ کا نام جرم بن عمرو بن غوث ہو۔ قبیلہ طو سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ ابن کلیبی کا قول ہو۔

(سیدنا) قبیلہ رضی اللہ عنہ

بجلی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کسوف کی بابت روایت کی ہو ہشام دستوائی نے قتادہ سے انھوں نے ابو قلاب سے انھوں نے ابو قبیلہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ نشانیاں خدا کی طرف سے خوف دلانے کے لیے ہیں جب تم ایسا دیکھو تو جو نماز عنقریب پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ اس حدیث کو ہشام نے اسی طرح روایت کیا جو اورانیس نے اور عباد بن منصور نے ایوب سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے ہلال بن عامر سے انھوں نے قبیصہ بن مخارق سے روایت کیا جو۔ اور ہند بن عمرو نے اس حدیث کو قبیصہ ہذلی سے روایت کیا جو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا جو۔ ابن مندہ نے کہا جو کہ ہشام کی حدیث غلط جو اور ابو نعیم نے کہا جو کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا جو مگر میرے نزدیک انکا نام قبیصہ بن مخارق ہلائی جو۔

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہریرہ۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا جو مگر ثابت نہیں ہو۔ مجاہد بن جبر نے قبیصہ بن ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب فلان سرزمین میں خسف ہو گا تو کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو سیاہ خضاب لگاؤنگے اللہ تعالیٰ انکی طرف نظر فرمائیگا مجاہد نے کہا جو کہ میں نے اس سرزمین کو دیکھا جو وہاں خسف ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا جو مگر اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہو۔

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہریرہ بن معاویہ بن سفیان بن منقذ بن وہب بن عمیر بن نصر بن قعین اسدی۔ انکا نسب ابو نعیم نے لکھا جو۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو۔ انکے بعض لڑکوں نے کہا جو کہ یہ صحابی ہیں۔ ابو حاتم نے کہا جو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہو۔ اسنے انکے بیٹے یزید بن قبیصہ نے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آپ کے پاس آئی اور اسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپ میرے لیے اللہ سے دعا کیجئے میرا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا آپنے پوچھا کہ تمہارے کڑے مرچے ہیں اسنے کہا میں آپنے فرمایا کہ تو نے آگ کی حفاظت کیلئے مسبو ط کٹھڑا بنالیا۔ اس حدیث کو نصیر بن عمیر بن یزید بن قبیصہ بن ہریرہ اسدی نے اپنے والد عمیر سے انھوں نے اپنے والد یزید سے انھوں نے اسنے داد قبیصہ سے روایت کی جو۔ نیز قبیصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو کہ آپنے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہونگے بیان کیا گیا جو کہ انکی حدیث مرسل جو کہ نکتہ یہ ابن سعد اور غیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ تمیون نے لکھا جو۔

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہریرہ۔ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انکا شمار تابعین میں ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا جو۔



(سیدنا) قبیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دھون بن عبید بن مالک بن بقل بن سنی بن نعمان بن ذبی الم بن صدقہ صدقی۔ انھوں نے اور ان کے بھائی ہبیل بن دھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں ٹھیرا دیا تھا یہ لوگ قبیلہ ثقیف کے ہیں اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ان کا نسب اس طرح ہو دھون بن عمرو بن معاویہ بن عیاض بن اسد بن مالک بن صبابہ بن مالک بن ماجد بن جذام بن صدقہ۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) قبیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب بن حنظلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم۔ ان کے والد کے نام میں ان کا نسب بیان ہو چکا جو یہ خزاہی کہی ہیں۔ کینت انکی ابو سعید ہو۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو اسحاق ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ کے سال انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چند مرسل حدیثیں روایت کی ہیں مگر ان کا سننا آپ سے صحیح نہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے اور آپ نے انھیں دعادی تھی۔ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور ابو الدرداء اور زید بن ثابت وغیرہ صحابہ سے روایت کی ہو۔ ان سے زہری نے اور جابر بن حیوہ اور کچول وغیرہم نے روایت کی ہو۔ اس امت کے علما میں ان کا شمار کیا گیا ہو عبد الملک بن مروان کی انگشتی انھیں کے پاس رہتی تھی۔ مہن ابو الفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند کے ساتھ مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حرمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے وہب نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہو کہ کوئی شخص چھو بھی جھنجھی یا خالہ بھانجی کے ساتھ یکدم نکاح کرے۔ انکی وفات شہدین ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور انھوں نے ان کا نام قبیلہ بن شہرہ بیان کیا ہو۔ ابو بکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ نصیر بن عبید بن یزید بن قبیلہ بن شہرہ نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں نے شہرہ بن لیث بن حارثہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے قبیلہ بن شہرہ اسمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہیں اور جو لوگ دنیا میں اہل شر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل شر ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قبیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن عبد اللہ بن شداد بن ربیعہ بن ہنیک۔ بن ہلال بن عامر بن حصہ عامری ہلالی۔ ان کا شمار اہل بصرہ

مین ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو سکتے تھے کینت انکی ابو بکر تھے۔ ابو العباس  
 لے گئے محمد بن زید نے بیان کیا کہ قبضہ صحابی ہیں۔ اسے ابو عثمان سندھی اور ابو قلابہ نے اور اس کے بیٹے قطن بن قبیصہ  
 نے روایت کی ہو۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ مسلم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن  
 یحییٰ نے اور قتیبہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے ہارون بن رباب سے انھوں نے کنازہ  
 ابن نعیم عدوی سے انھوں نے قبضہ بن مخارق ہلالی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میرے اوپر کچھ قرقر  
 ہو گیا تھا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تم یہاں رہو صدقہ کا مال  
 آجائے تو ہم تم کو دلا دیں بعد اسکے اپنے فرمایا کہ اسے قبضہ سوال صرف تین آدمیوں کے لیے حلال ہو ایک وہ کہ جس پر قرقر  
 ہو دوسرا وہ کہ جس کا مال تلف ہو گیا ہو تیسرا وہ کہ فاقہ میں مبتلا ہو حتیٰ کہ اسکی قوم کے تین آدمی کہدین کہ فلاں شخص فاقہ  
 میں مبتلا ہو بس ان تین کے سوا اور کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہو۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے  
 اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے  
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے ابو قلابہ سے انھوں نے قبضہ ہلالی سے  
 روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نہایت  
 خوفناک ہو کر باہر نکلے آپکا کپڑا زمین پر لوٹتا جاتا تھا میں اسوقت مدینہ میں آپ کے پاس ہی تھا پس آپ نے دو رکعت  
 نماز پڑھی اور انہیں بہت طویل قیام کیا پھر جب نماز سے آپ نے فراغت کی تو گرہن سوتوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان نشانیوں  
 کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو جیسی فرض نماز عنقریب پڑھ چکے ہو ویسی ہی  
 نماز پڑھو۔ یہ حدیث انھیں لوگوں کی تائید کرتی ہو جو کہتے ہیں کہ قبضہ کی نسبت قبیلہ بجیلہ کی طرف غلط ہے۔ صحیح یہ جو کہ وہ ہلالی  
 ہیں اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ قبضہ ہلالی مخارق کے بیٹے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا قبضہ رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص۔ سلمیٰ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے۔ ابو الولید طلیاسی نے ابو ہاشم صاحب زعفران سے انھوں نے  
 صلح بن جبید سے انھوں نے قبضہ بن وقاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کچھ لوگ تم پر حاکم ہونگے جو نماز کو اسکے وقت سے ہٹا دیا کریں گے تم نماز انھیں کے ساتھ پڑھنا تمہیں ثواب  
 ملے گا اور ان پر گناہ ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰ مطلب یہ ہے کہ اگر فجر کی نماز کے بعد یہ واقعہ ہو تو دو رکعت پڑھو پھر کے بعد سو تو چار رکعت مغرب کے بعد سو تو تین رکعت ۱۱



(سیدنا) قبیسہ (رضی اللہ عنہ)

وہب کے والد ہیں۔ انکا تذکرہ عسکری نے صحابہ میں لکھا ہے اور انھوں نے حیان بن خارق سے انھوں نے وہب بن قبیسہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑو نیکو ذریعہ سے مال لینا اور کمات کرنا اور پت پرستی کرنا جاہلیت کا کام ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قبیسہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ملین مستندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ مسائل پوچھتے تھے انے ابن عباس نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہلالی ہیں۔ ہمیں ابو البرکات یعنی حسن بن محمد بن ہبہ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العنایہ محمد ابن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء حبشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم ابن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہلال بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہارنے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خلیل بن مرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضل نے عطار بن ابی رباح سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیاں کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آپ کے مامون کے خاندان کے ایک شخص قبیسہ نامی آئے اور انھوں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مرحبا و فرمایا کہ اسے قبیسہ تم اب آئے جب تمہارا سن زیادہ ہو گیا ہڈیاں پتھری ہو گئیں اور موت تمہاری قریب آگئی انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میں آپ کے حضور میں حاضر ہوا مگر حاضر ہونے کی قوت مجھ میں نہ تھی میرا سن بہت زیادہ ہو گیا ہے اور ہڈیاں پتھری ہو گئی ہیں موت کا وقت قریب ہے اور میں محتاج ہوں اور لوگوں کی نظر میں ذلیل ہوں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں جس سے اللہ دنیا و آخرت میں مجھے نفع دے اور بہت باتیں نہ بتائیے گا کیونکہ میں بوڑھا ہوں نسیان کا زیادہ غلبہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قبیسہ کہہ پڑو کہو خاندان انھوں نے پھر اپنی گفتگو کا اعادہ کیا حضرت نے فرمایا قسم اسکی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہو کہ بیان تمہارا سب گروہ بقدر درخت اور پتھر میں سب تمہاری گفتگو سے رونے لگے بعد اسکے اپنے فرمایا کہ صبح کو بعد نماز فجر کے تم یہ دعا چار مرتبہ پڑھ لیا کر سبحان اللہ العظیم و بحمدہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں چار چیزیں دینا میں دنیا میں دینا اور چار آخرت میں دنیا کی چار چیزیں یہ ہیں کہ تم جنوں سے اور جہنم سے اور برص سے اور فحش سے

محفوظ رہو گے اور آخرت کے لیے یہ دعا پڑھ لیا کرو اللھم اہنی من عندک وافض علی من فضلك وانشر علی من جنتک  
وانزل علی من برکاتک اس حدیث کو نافع بن عبد اللہ لیغے ابو ہریرہ نے عطاء سے انھوں نے ابن عباس سے  
روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے قبصہ بن مخارق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قبصہ اور  
قبصہ بن مخارق اور قبصہ بجلی تینوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

## باب القاف والتاء

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

اسدی۔ محمد بن اسحاق نے ابان بن صالح سے انھوں نے قتادہ اسدی سے جو بنی خزیمہ کے خاندان سے ہیں  
روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس ایک اونٹنی جو میں چاہتا ہوں کہ اسکو بہ کر دو  
حضرت نے فرمایا اسکو مطلق العنان کرو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمیر بن مباحہ بن عون بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید منہا تیمی۔ جون بن قتادہ کے والد ہیں اپنی  
نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے قبل وف  
آپ کے مشرف ہو چکے تھے اور آپ نے انکو تحریر موضع شبکہ کے لیے جو مقام دہنا میں ہو لکھی تھی اور انھوں نے کہا ہے کہ میں  
انکی کوئی حدیث نہیں جانتا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

انصار میں۔ عرقطہ کے بھائی ہیں اور بعض لوگ انکو قتادہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں محمد بن سعد نے انکا تذکرہ صحابہ میں  
کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ قتادہ بیٹے ہیں اوفیٰ بن موالہ بن عتبہ بن ملاوس بن قتادہ بن عبد شمس بن سعد بن زید منہا تیمی  
کے تیمی چشمی ہیں۔ والد ہیں اباس بن قتادہ کے۔ یہ معلوم نہیں کہ قتادہ نے کوئی حدیث روایت کی ہو۔ اسنے  
بیٹے اباس وہی ہیں جنھوں نے یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد بہت سی دیتیں اپنے ذمہ لے لی تھیں جبکہ قبیلہ  
تیم اور ازد میں بمقام بصرہ لڑائی ہوئی اور قبیلہ تیم نے سعود بن عمرو دار ازد کو قتل کر دیا اس واقعہ میں انھوں نے  
دس دیتیں ادا کی تھیں۔ احنف بن قیس کے بھائی ہیں یہ اشعار انھیں کے ہیں

فلو اقیتم عسلا مصنفہ ہمارا المزن اومار الفرات نقالوا انہ لم یجساج اراد بہ لئلا احدی الہنات

سے ترجمہ کریں ان لوگوں کو رشہ آب باران یا آب فرات میں گھر لکھو بلاؤں ہر تب بھی وہ کیسے کہانے میں کھاری پانی پلایا اس سے ہمیں تکلیف پہنچا؟ قصہ سنا



انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش - کینت انکی ابو ہشام ہے۔ جرش بنی اور بعض لوگ راوی کہتے ہیں۔ انہیں انکے بیٹے ہشام نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جب میری قوم پر سردار بنایا تو میں نے حضرت سے مصافحہ کر کے رخصت چاہی اس وقت حضرت نے فرمایا کہ اللہ تقویٰ کو تمہارا زادراہ بنائے اور تمہارے گناہ بخش دے اور جہان تم رہو خیر کے ساتھ تمہارے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حبشی صدنی - صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ مصر میں انکی کچھ زمین لوگوں نے بیان کی ہے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

لیثی - کینت انکی ابو عمیر ہے۔ اوزاعی نے عبد اللہ بن عامر لیثی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے ابن شاہین نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر کے دادا قتادہ لیثی تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عبید کے دادا عمیر بن قتادہ تھے اور یہ حدیث انھیں کی معلوم ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لہان قیس - بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازت اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الملک بن قتادہ بن لہان قیس نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ کی تیرہ چودہ پندرہ کے روزے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان روزوں میں سال بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے انس بن سیرین سے انھوں نے عبد الملک بن منہال یا لہان سے روایت کیا ہے مگر صحیح لہان ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن عامر بن ہواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظہری

کنیت انکی ابو عمر تھی اور بعض ابو عبد اللہ کہتے ہیں۔ ابو سعید خدری کے اخیانی بھائی ہیں بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے غزوہ بدر میں انکی ایک آنکھ شہید ہو گئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں غزوہ احد میں اور بعض لوگ کہتے ہیں خندق میں ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ صحیح یہ ہو کہ انکی آنکھ احد میں شہید ہوئی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھر درست کر دیا تھا اور وہ انکی دوسری آنکھ سے بھی نہایت عمدہ ہو گئی تھی۔ ہین ابوالریح یعنی سلیمان بن ابوالبرکات محمد بن محمد بن خلیس عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہین ابوالضریر یعنی احمد بن عبد الباقی ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین ابویعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین ابو عبد الرحمن ارزقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہسے عبد العزیز بن عمران نے عبد الرحمن بن حارث بن عبید سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد کی آنکھ احد میں شہید ہو گئی تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لٹاب دھن آہن لگا دیا پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہو گئی تھی نیز وہ کہتے تھے ہین ابویعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہسے یحییٰ بن عبد الحمید حمانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہسے عبد الرحمن بن سلیمان غیل نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے کہا قتادہ کی آنکھ غزوہ بدر میں زخمی ہوئی اور ہکر رخسارہ پر آگئی لوگوں نے چاہا کہ اسکو کاٹ ڈالیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو دریافت کیا آپ نے فرمایا نہیں اور انکو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتھیلی سے انکے حدقہ چشم کو دبا دیا اسکے بعد یہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ انکی کون آنکھ زخمی ہوئی تھی۔ ہین ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے قتادہ کی آنکھ احد کے دن شہید ہوئی تھی اور ہکر انکے رخسارہ پر آگئی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھر حدقہ کے اندر رکھ دیا پس وہ آنکھ انکی دوسری آنکھ سے بھی اچھی ہو گئی۔ اصمعی نے ابو مشرہ بنی سے روایت کی ہو کہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اہل مدینہ کے قرض کے متعلق عمر بن عبد العزیز کے پاس قتادہ بن نعمان کی اولاد میں سے ایک شخص کو لیکے عمر بن عبد العزیز نے پوچھا کہ تم کس

خاندان سے ہو اس شخص نے یہ اشعار پڑھے ۵

انا بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فزت بکت المعطف حسن الرد فادات کما کانت لادل امرأ فیا حسن باعین ویا حسن لرد

عمر بن عبد العزیز نے اسکے جواب میں یہ شعر پڑھا ۵

۵ ترجمہ۔ میں اسکا بیٹا ہوں جسکی آنکھ رخسارہ پر ہکر آگئی تھی پھر مصطفیٰ کے دست مبارک سے وہ اپنی اصلی حالت پر آئی۔ جیسے پہلے تھی ویسی ہو گئی۔ کیا عمدہ وہ آنکھ تھی اور کیا عمدہ درست ہوئی تھی۔



تک: انکارم لا قبیلان من لہن شہداء باء فدا بعد ابوالا

قتادہ بزرگان صحابہ میں سے تھے فتح مکہ کے دن بنی نضر کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا ابو سلمہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب کو نماز عشا کے لیے تشریف لے گئے اس وقت تاریکی بہت تھی پانی بریں رہا تھا اور بجلی کو نہ رہی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ قتادہ بن نعمان موجود ہیں اپنے پوچھا کہ قتادہ ہیں انھوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ میں نے خیال کیا کہ آج شب کو نماز میں حاضر ہونے والے بہت کم ہونگے تو میں نے کہا کہ میں آج ضرور حاضر ہو گا حضرت نے فرمایا جب تم جانے لگنا تو میرے پاس سے ہو کر جانا چنانچہ اپنے نچو ایک قمیض لکڑی وہی اور فرمایا کہ یہ لکڑی تمہارے آگے پیچھے دس دس گز تک روشنی کر دے گی۔ یہ قتادہ عاصم بن عمرو بن قتادہ محدث علامہ نسب کے دادا ہیں۔ محمد بن اسحاق نے اسے بہت روایتیں نقل کی ہیں۔ ابو قتادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو۔ اسے ابو سعید خدری وغیرہ نے روایت کی جو۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اللہ ابن ابیہم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اسحاق بن محمد ہرودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اسمعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے انھوں نے عاصم بن عمرو بن قتادہ سے انھوں نے محمد بن لبید سے انھوں نے قتادہ بن نعمان سے روایت کی جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جس طرح تم لوگ اپنے مریض کو پانی سے بچاتے ہو۔ قتادہ بن نعمان کی وفات ۳۳ھ ہجری میں ۶۵ سال ہوئی حضرت عمر بن خطاب نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی اور ابو سعید خدری اور محمد بن مسلمہ انکی قبر میں آئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا جو مگر ابو نعیم نے کہا کہ انکی دونوں آنکھیں زخمی ہو گئی تھیں اور بہک رہا ہوں پر انکی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں آنکھوں کو درست فرمایا مگر یہ صحیح نہیں ہوا انکی صرف ایک آنکھ زخمی ہوئی تھی جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ)

یزید کے والد ہیں۔ حماد بن زید نے ایوب سے انھوں نے ابولتلاہ سے انھوں نے ابو بلال بن زبئی سے روایت کی جو کہ یزید بن قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جن میں شریک تھے جب انکی وفات ہوئی تو میں انکے ترکہ کا مالک ہوا انکے ترکہ میں صرف ایک باغ تھا اسکے بعد میری بہن

سے رجبہ۔ اصلی بزرگیاں یہ ہیں: یزید دودھ کے قح نہیں ہیں۔ بنی یاسر مالکیشاب کے ہر تک کر دیا گیا ہو ۱۱



اسلام لائین اور انھوں نے میراث میں مجھے چھوڑا کیا آخر حضرت عثمان کے سامنے مقدمہ پیش ہوا عبد اللہ بن ارقم نے اسے بیان کیا کہ حضرت عمر فیصلہ کر چکے کہ جو شخص اسلام لائے اور اس کی میراث تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس کو بھی حصہ ملیگا چنانچہ میری بہن بھی اس بارغ میں میری شریک ہوئیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قشتم (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے انکی والدہ ام الفضل لبایہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ تھیں۔ وہ پہلی خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ کے بعد مکہ میں اسلام لائیں یہ کلبی کا قول ہے۔ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کہتے تھے کہ ایک روز میں ابو عبیدہ اللہ اور قثم فرزند ان عباس باہم کھیل رہے تھے اس طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر گزرے آپ نے فرمایا اس بچہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ مجھ کو اپنے آپ کے بٹھالایا اور فرمایا کہ قثم کو لاؤ اور انکو اپنے پیچھے بٹھالایا حضرت عباس کو عبیدہ اللہ سے زیادہ محبت تھی مگر انکو حضرت نے نہیں بلایا۔ زہیر نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ کسی نے قثم سے پوچھا کہ علی کیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہوئے اور تم لوگ کیوں وارث ہوئے قثم نے کہا کہ وہ ہم سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر باش رہتے تھے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سوال کرنے والے عبد الرحمن ابن خالد تھے انھوں نے قثم سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جس قدر تقرب علی کو تھا عباس کو نہ تھا تو قثم نے وجہ اذیتا جو اوپر مذکور ہوا۔ یہ قثم وہ شخص ہیں کہ سب سے آخرین انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا آپ کی قبر اقدس میں جو لوگ اترے تھے انہیں یہ بھی تھے اور یہ سب کے بعد نکلے تھے اسکو علی اور ابن عباس نے بیان کیا ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن اسحق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے زمانہ میں حضرت علی ابن ابی طالب کے ہمراہ عمر و کر رہا تھا جب حضرت علی اپنے عہد سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگ عراق کے رہنے والے انکے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ اے ابوالحسن ہم آپ سے ایک بات پوچھنے آئے ہیں چاہتے ہیں کہ آپ

۱۱۔ یہ روایت صحیح نہیں ہے اہل اسلام کے نزدیک کوئی خاص شخص انبیاء کا وارث نہیں ہوتا بلکہ انکے علوم کے تمام امت بقدر اپنی استعداد کے وارث ہوتی ہیں اور اگر وراثت سے وراثت مال دنیا راہ ہو تو وہ انبیاء کے لیے قطعاً مفقود ہوتا ہے ہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں تصریح ہو گئی ہو اصل یہ کہ قریب تھا جسکو موسیٰ نے وارث سمجھا جیسا کہ دوسری روایت سے واضح ہے کہ سوال تقرب سے تھا نہ وراثت سے واللہ اعلم ۱۲



و بات ہے بیان کر دین حضرت علی نے کہا شاید تم سے بغیر بن شعبہ نے بیان کیا ہو کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زیارت میں سب سے سابق القدم ہیں ان لوگوں نے کہا ہم اسی کے متعلق آپ سے پوچھنے آئے ہیں حضرت علی نے کہا تو یہ فضیلت قثم بن عباس میں ہو۔ جب حضرت علی خلیفہ ہوئے تو انھوں نے قثم بن عباس کو مکہ کا عامل مقرر کیا یہ برابر اسی عہد پر رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے یہ خلیفہ کا قول ہو اور زبیر نے بیان کیا ہو کہ انکو مدینہ کا عامل بنایا تھا پھر قثم حضرت معاویہ کے زمانہ میں سعید بن عثمان بن عفان کے ہمراہ سمرقند چلے گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ یہ قثم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم اسمعیل بن علیہ نے عیینہ بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابن عباس کو جب ان کے بھائی قثم کی وفات کی خبر سنائی گئی تو اس وقت وہ سفر میں تھے انھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور راستہ سے ہٹ کر دو رکعت نماز پڑھی اور انہیں بہت دیر تک قعود کیا پھر اپنی سواری پر یہ پڑھتے ہوئے سوار ہو گئے واستعینوا بالصبر والصلوہ و انہا لکیرۃ الاعلیٰ الخاشعین۔ قثم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنظلہ ثقفی۔ انکا شمار اہل حمص میں ہو۔ اسے غصیف بن حارث نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور سب لوگ آپ کے پاس سے اٹھ جاتے تو آپ مسجد شریف لیجاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے پھر آپ دیکھتے اگر کوئی آیا ہوتا تو پھر آپ مسجد سے لوٹ آتے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حمار بن معاویہ۔ بنی نفیل بن عمرو بن کلاب سے ہیں عامری کلابی ہیں۔ کینت انکی ابو عبد اللہ تھی۔ قدیم الاسلام ہیں مکہ میں رہتے تھے انھوں نے ہجرت نہیں کی حجۃ الوداع میں شریک تھے اور بعد میں بمقام ہمدو جو بلاد نجد سے ہو مقیم تھے۔ ہمیں کئی راویوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن نفع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے ایمین بن بابل سے انھوں نے قدامہ بن عبد اللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر رمی جمار کرتے ہوئے دیکھا نہ حضرت نے کسی کو مارا نہ جھڑکانہ یہ کہا کہ ہٹ جا و عراب بن ابراہیم ثقفی نے حمید بن کلاب سے انھوں نے قدامہ کلابی سے روایت

کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب عرفہ میں دیکھا آپ جبرہ رنامی مقام کا بنا ہوا لباس پہنتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خاریجہ بن عمرو بن مالک بن زید بن مرہ۔ سعد العشرہ کے خاندان سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مصر میں جو صحابی تھے وہ مالک بن قدامہ بن مالک تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندو اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مفلحون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جحج۔ قریشی جمحی۔ کینت انکی ابو عمرو تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عمر۔ عثمان ابن مفلحون کے بھائی تھے اور حفصہ اور عبد اللہ فرزند ان حضرت عمر کے مامون تھے اور صفیہ بنت خطاب انکے نکاح میں تھیں۔ سابقین اسلام سے ہیں حبش کی طرف اپنے بھائیوں عثمان اور عبد اللہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ غزوہ بدر میں اور احد میں اور حلام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے یہ غزوہ اور ابن شہاب اور موسیٰ اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ ابن عمر کہتے تھے کہ جب میرے مامون عثمان بن مفلحون کی وفات ہوئی تو انھوں نے اپنے بھائی قدامہ کو وصیت کی تھی اسی وصیت کے موافق قدامہ نے اپنے بھائی کی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا مگر مغیرہ بن شعبہ اس لڑکی کی مان کے پاس گئے اور انھوں نے مال کا لالچ دلا کر اپنی طرف راغب کر لیا اور لڑکی بھی راضی ہو گئی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی آپ نے قدامہ سے پوچھا قدامہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میں اسے لے بہت اچھی جگہ تجویز کی ہو آپ نے فرمایا اسکو اسکی خواہش پر چھوڑ دو وہ خود اپنے نفس کا زیادہ اختیار رکھتی ہو پھر آپ نے مجھے علیحدہ کر کے مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ اسکا نکاح کر دیا۔ حضرت عمر نے قدامہ بن مفلحون کو بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا وہاں سے جا رو عبدی حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا کہ یا امیر المومنین قدامہ نے شراب پی اور نشہ میں مست ہو گئے میں نے چمک دیکھا کہ ایک حد خدا کی حدود سے معطل ہوتی ہو لہذا میرے اوپر حق تھا کہ میں آپکو اسکی اطلاع دوں حضرت عمر نے فرمایا کوئی گواہ بھی تھا رس ساتھ جو جا رو دے کہ ابوبہریرہ حضرت عمر نے ابوبہریرہ کو بلایا اور کہا کہ تم کیا گواہی دیتے ہو حضرت ابوبہریرہ نے کہا میں نے شراب پیتے نہیں دیکھا ہاں یہ دیکھا کہ نشہ کی حالت میں وہ قمر سے تھے حضرت عمر نے فرمایا تم نے صاف شہادت نہ دی پھر قدامہ کو لکھا کہ تم بحرین سے چلے آؤ چنانچہ وہ آئے جا رو دے پھر حضرت عمر نے کہا کہ اس شخص پر حد جاری کرو حضرت عمر نے فرمایا کہ اب اپنی زبان بند کرو ورنہ میں تمھیں سزا دوں گا جا رو دے کہ اسے عمر خدا کی قسم



یہ انصاف نہیں ہو کہ تمہارے چچا کا بیٹا شراب پیے اور سزا بھگے دو حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اگر آپ کو ہماری شہادت میں شک ہو تو ولید کی بیٹی سے آپ پوچھیے جو قدامہ کی بی بی ہو حضرت عمرؓ نے اُسکو بلوایا اور اس سے پوچھا اُسے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دی حضرت عمرؓ نے قدامہ سے کہا کہ اب میں تیرا حد جاری کرونگا قدامہ نے کہا بالضرر اگر میں پتیا بھی تو جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہیں تب بھی آپ لوگوں کو میرے اوپر حد جاری کرنے کا اختیار نہ تھا حضرت عمرؓ نے پوچھا کیوں قدامہ نے کہا دیکھیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہو لیس علی الذین آمنوا وعلما الصالحات جناح فیما ظہروا اذا ما اتوا بالقرآن منہ وعلما الصالحات حضرت عمرؓ نے فرمایا تم اس آیت کا مطلب غلط سمجھے اگر تم تقویٰ کرتے تو اللہ کی حرام کی کوئی چیز سے پرہیز رکھتے بعد اسکے حضرت عمرؓ نے اور لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ قدامہ پر حد جاری کر نیکی بابت کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا ہماری رائے نہیں ہو کہ جب تک وہ مریض ہیں آپ انکو سزا دینا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے نزدیک انکا دُرون کے نیچے خدا سے ملنا بہتر ہے نسبت اسکے کہ انکی حد میری گردن پہ نہ جائے اچھا ایک پورا درہ میرے پاس لاؤ اُسکے بعد حکم دیا کہ قدامہ پر حد جاری کرو اس واقعہ سے قدامہ کو حضرت عمرؓ سے رنج ہو گیا اور انھوں نے ترک کلام کر دیا ایک مرتبہ سفر حج میں قدامہ بھی حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے مگر حضرت عمرؓ سے بولتے نہ تھے جب حج سے لوٹے اور مقام سقیامین حضرت عمرؓ نے قیام کیا تو سونے کے بعد جس وقت بیدار ہوئے فرمایا کہ قدامہ کو جلد میرے پاس لاؤ خدا کی قسم ایک آنیوالا خواب میں میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ قدامہ سے صلح کر لو وہ تمہارا بھائی ہو لہذا جلد آتو میرے پاس لاؤ چنانچہ لوگ اُسے پاس لے آئے انھوں نے انکار کیا حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ انکو گھسیٹتے ہوئے لاؤ پھر حضرت عمرؓ نے اُسے معافی مانگی۔ اس وقت سے دونوں میں صلح ہو گئی ابن جریر نے آپ بختیانی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے اصحاب بدر میں سے کوئی شخص قدامہ بن مظعون کے ہوا شراب پینے کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوا۔ قدامہ کی وفات سلمہ ہجری میں بصرہ ۴۵ سال ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن کثیر کہتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یحییٰ بن کعب کو بھی شراب پینے کے جرم میں سزا دی تھی اور وہ بھی اصحاب بدر میں سے ہیں لہذا یوب کا قول سب سے دلیل ہو واللہ اعلم۔

۱۵ بعض تہکاروں نے حضرت فاروق اعظمؓ پر یہ طعن بھی قائم ہے کہ قدامہ پر حد جاری کرنے میں انھوں نے بہت جیل محبت کی وجہ اس کے کہ وہ ہمارے عزیز تھے مگر وہ آنکھیں کھول کر اس واقعہ کو دیکھیں۔ ثبوت سے پہلے بیشک انھوں نے جیل محبت کی تھی مگر ثبوت کے بعد تو انھوں نے یہ بھی انتظار نہ کیا کہ مرتد سے وہ فراغت پالیں۔ فاروق اعظمؓ اور احمد اسے حد دالہی میں سستی معاذ اللہ تعالیٰ ۱۲

(سیدنا) قداس (رضی اللہ عنہ)

ابن محان - جمحی - عبد الملک کے والد بن - ابو سعود نے انکا تذکرہ لکھا ہوا اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ ابن رجاء نے عبد الملک بن قدامہ سے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگو اللہ نے تمہیں جاہلیت کی رسمیں اور نسبی تفاخر کی عادات میں دور کر دی ہیں الہ - ہمیں بعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبد الرحمن یعنی احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے جان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ہام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد الملک بن قدامہ بن طحان نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہکوشب ماہ کی تین راتوں یعنی تیرہویں چودہویں پندرہویں کے روزہ کا حکم دیا کرتے تھے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور بیان کیا ہو کہ بہ جمحی بن اور انھوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا حالانکہ ابن مندہ نے قتادہ بن طحان کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہوا اور انکو قیسی قرار دیا ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) قداس (رضی اللہ عنہ)

ابن شاہین نے انکا تذکرہ علیحدہ کر کے بیان کیا ہوا اور انھوں نے عزرب بن ابراہیم ثقفی سے انھوں نے حمید ابن کلاب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا قدامہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جبر کا طریقہ پتے ہوئے تھے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو -

ہم کہتا ہوں کہ یہ قدامہ بیٹے بن عبد اللہ ثقفی کلابی کے اور ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہوا اور اسی حدیث کو اس طرح روایت کیا ہو کہ حمید بن کلاب نے کہا مجھے میرے چچا قدامہ بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا - پس معلوم کیا وجہ ہوئی کہ حافظ ابو موسیٰ کو باوجود علم اور ضبط اور اتقان کے یہ بات معلوم نہ ہوئی - ابن شاہین نے صرف اس قدر لکھا ہو کہ انکا نسب نہیں بیان کیا مگر یہ اور کوئی نہیں ہو سکتے واللہ اعلم -

(سیدنا) قدو (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار - سلمیٰ - بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے - ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن محمد - ابنی سے انھوں نے ابو معشر سے انھوں نے یزید بن رومان سے اور مدائنی کے راویوں سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے پھر بنی سلیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں



فتح مکہ کے سال آئے وہ سات سو آدمی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ایک ہزار لوگوں نے کہا یہ سب لوگ مال غنیمت کے لیے آئے ہیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے ایک لڑکے کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ وہ زبان آور صادق الہام خوش رو لڑکا کہاں ہو لوگوں نے کہا آپ قدو بن عمار کو پوچھتے ہیں اسکا انتقال ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لیے دعائے مغفرت مانگی قدو اس سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آچکے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ سے عہد کیا تھا کہ میں نبی سلیم کے ہزار آدمیوں کو لیکر آؤں گا چنانچہ اپنی قوم کے پاس جا کر انھوں نے حضرت کے حالات بیان کیے اور نو سو آدمی لیکر وہاں سے چلے اور ایک سو آدمی قبیلہ میں چھوڑ دیے انکو لیکر آ رہے تھے کہ اثنائے راہ میں موت آگئی پس انھوں نے اپنے قبیلہ کے تین آدمیوں کو وصی بنایا تھا عباس بن مرداس کو اور انکو تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور انھیں تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور حیان بن حکم کو اور انکو بھی تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا پس جب یہ سب لوگ حضرت کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ وہ لڑکا کہاں ہو اور انکی تعریف کی پھر حضرت نے پوچھا کہ سو آدمی اور کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ قبیلہ میں رہ گئے ہیں حضرت نے حکم دیا کہ انکو بھی بلا بھیج چنانچہ وہ لوگ آئے اور انہر مقنع بن مالک بن امیہ سردار تھے جنکی شان میں عباس بن مرداس نے یہ شعر کہا ہے

القائد المائة التي وفي بها  
تسع المئين فتم الف استرعا

انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قداو (رضی اللہ عنہ)

ابن صدر جان بن مالک یامانی۔ ہم انکا تذکرہ انکے بھائی حبر بن صدر جان کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

## باب القاف والراء

(سیدنا) قردوہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفاثہ بن عمرو بن ثوابہ بن عبد اللہ بن تیمہ سلولی۔ قردوہ بن صمصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد کو سلولی کہتے ہیں۔ قردوہ بھائی ہیں عامر بن صمصعہ کے قردوہ کی اولاد انکی مان سلول نسبت ذہل بن شیبان بن ثعلبہ کی طرف منسوب ہو یہ قردوہ شاعر تھے اور انکی بڑی عمر تھی بنی سلول کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اس سے پہلے یہ سب لوگ اسلام لاچکے تھے اسوقت انھوں نے یہ اشعار پڑھے

۱۰ ترجمہ۔ سردار جو سو آدمیوں کو لے کر آیا تھا۔ جسے ہزار کی تعداد پوری ہو گئی ۱۳

بأن الشباب فلم احتلج بالآ و قبل الشیخ الاسلام اقبال و قدر وی ندیمی من مشعشعة و قد اقلب اوراکا و اکفالا

فالحمد لله اذ لم یاتنی اجملی حتی اکتسبت من الاسلام سر بالآ

بعض لوگوں نے کہا کہ آخری شعر لبید کا ہم اسلام کے بعد لبید کے سوا اور کسی نے یہ شعر نہیں کہا یہ ابو عبیدہ کا بیان ہے نیز قرودہ کے اشعار یہ بھی ہیں

اصحبت شیخا رسیا لشخصین اربعة و الشخص شخصین لما سئى الکبر لا اسمع الصوت حتی استدیر له و حال بالسمع و و فی النظر العسر و کنت امشی علی الساقین معتدلا فصرت امشی علی ما ثبت الشجر اذ اقوم عجت الارض متکلیبا علی البرجم حتی یذهب النضر انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ ابو الفتح ازدی اور ابن قسین نے بھی انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہو صحیح نام انکا فردہ ہو جو اوپر گزر چکا۔

(سیدنا) فطرط (رضی اللہ عنہ)

ابن جریر ازدی۔ جریر بن عبد الحمید ازدی کے دادا ہیں۔ محمد بن قسامہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنے والد عبد اللہ بن قرط سے انھوں نے انکے دادا قرط بن جریر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میری امت کو صبح کے وقت میں برکت دے نیز اسی سند سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آدمیوں کا شکر ادا کرے وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فطرط (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ۔ قاضی ابو احمد بن عسال نے انکا ذکر کیا ہے۔ قدامہ بن عائذ بن قرط نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قرط بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو میں نے کہا کہ آپ کا علیہ شریف مجھے بیان کیجئے انھوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کے دندان مبارک روشن تھے۔ حضرت نے انکو حضروت میں کچھ زمین دی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

ترجمہ۔ جوانی رخصت ہو گئی مگر کچھ پروا نہیں ہوئی۔ بڑھا پا اور اسلام ساتھ ساتھ آئے۔ میرے ساتھ والے سب (قبر کے) سایہ میں سیلاب ہو گئے اور انکے سرین و شاب نے بھی گل گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھ کو موت نہیں آئی یہاں تک کہ میں نے اسلام سے کچھ حصہ حاصل کر لیا۔ ترجمہ میں بڑھا ہوا کب دو آدمی چار دکھائی دیتے ہیں اور ایک شخص دو معلوم ہوتے ہیں یہ سب بڑھا پے کی وجہ سے ہے۔ اب میں آواز نہیں سُن سکتا یہاں تک کہ اسکی طرف میرے اور سماعت کے درمیان بن کوئی سخت چیز حائل ہو جاتی ہے میں اپنے پیروں کے بل سیدھا چلتا تھا اب تو درخت کی طرح جھک کر چلتا ہوں۔ جب میں کھڑا ہوں تو زمین کو گوندہ ڈالتا ہوں۔ اپنے پیروں سے یہاں تک کہ تازگی جاتی رہتی ہے۔ ۱۲



(سیدنا) قرظہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن ثعلبہ بن عمرو بن کعب بن اطنابہ - انصاری خزرجی - یہ ابو عمر کا قول ہو - اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ (الکاتب اسطح ہی قرظہ بن کعب بن عمرو بن عامر بن زید مناہ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بن کلی نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو - انکی والدہ جندبہ بن ثابت بن سنان تھیں اور انکے اخیانی بھائی عبد اللہ بن ایاس تھے - یہ قرظہ غزوہ احد میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے - یہ انصار کے ان دس آدمیوں میں تھے جنکو حضرت عمر نے عمار بن یاسر کے ہمراہ کوفہ بھیجا تھا - بہت بزرگ آدمی تھے انھوں نے سلسلہ ہجری میں بعد خلافت حضرت عمر رضی کو فتح کیا تھا اور حضرت علی نے انکو کوفہ کا حاکم بنایا جبکہ وہ جنگ جمل کے لیے جانے لگے اور جب صفین کے لیے جانے لگے تو انکو اپنے ہمراہ لے لیا تھا اور ابو مسعود بدری کو کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا - ذکر یا بن ابی زائدہ نے ابو اسحاق سے انھوں نے عامر بن سعد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں ابو مسعود بدری اور قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید کی خدمت میں گیا یہ سب حضرات کسی کے نکاح میں آئے ہوئے تھے اور وہ ان کچھ لڑکیاں گارہی تھیں میں نے کہا آپ لوگ اصحاب بنی ہو کر گانا سنئے ہیں ان لوگوں نے کہا نکاح میں گانے کی اور میت پر بغیر بیان کے رونے کی اجازت دی گئی ہو - قرظہ حضرت علی کے ساتھ اٹلی لڑائیوں میں شریک رہے اور انکی خلافت میں اپنے گھر میں بمقام کوفہ وفات پائی حضرت علی نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ کے شروع زمانہ خلافت میں جبکہ عیصر بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے انکی وفات ہوئی مگر پہلا قول صحیح ہو - یہ پہلے شخص ہیں جنہر اہل کوفہ روئے پر علی بن ابی طالب بیان ہے - الکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) قسره (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید بن ساریہ بن ذبیان بھی ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن عمرو مزی - یہ دادا ہیں ایاس بن معاویہ بن قرہ کے جو بصرہ کے قاضی تھے اور بڑے ذہین مشہور تھے - یہ قرہ بصرہ میں رہتے تھے متعہ نے ابو ایاس یعنی معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اسوقت وہ کسین بچہ تھے تو حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے استغفار کیا شعبہ کہتے تھے میں نے اسے پوچھا کہ وہ صحابی تھے انھوں نے کہا نہیں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسوقت اہل شام میں خرابی آجائے اسوقت تم میں خیریت رہے گی میری امت میں

ہمیشہ ایک گروہ قیاب رہیگا جو شخص انکی مخالفت کریگا انکو کچھ ضرر نہ پہونچا سکیگا قیامت تک ہی کیفیت رہیگی۔ میں اب فضل  
یعنی عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طرابلسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے  
بہت قرہ بن خالد نے معاویہ بن قرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے  
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے مہربوت دکھا دیجیے  
آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ ڈالو چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے گریبان میں ڈالا اور مہربوت پر ہاتھ پھیرا اور اسکو دکھا تو  
وہ آپ کے شانہ پر مثل بیضہ کے تھی میرا ہاتھ آپ کے گریبان کے اندر تھا اور آپ میرے لیے دعا مانگ رہے تھے۔  
ابو عمر نے کہا ہوا کہ ان قرہ کو ازارفہ نے قتل کیا تھا واقعہ اس طرح ہوا کہ عبدالرحمن بن عبیس بن کریر عثمی حضرت  
معاویہ کے زمانہ میں قریب بیس ہزار فوج کے لیکر ازارفہ کی لڑائی کے لیے نکلے انکے ساتھ بھائی مسلم بن عبیس بھی  
اور یہ دونوں عبداللہ بن عامر بن کریر کے چچا زاد بھائی تھے اسی لشکر میں قرہ بن ایاس مرنی اور انکے بیٹے معاویہ  
بھی تھے قرہ اس لڑائی میں شہید ہوئے اور معاویہ نے اپنے والد کے قاتل کو قتل کیا۔ انکا تذکرہ قیون نے لکھا ہے  
(سیدنا) **فترہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عیین بن فضالہ بن حارث بن زہیر بن جذیمہ بن زواہد بن ربیعہ بن مازن بن حارث بن قطیعہ بن عبس  
ابن نعیم بن عبسی۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
تھے اور اسلام لائے تھے اوقیس بن زہیر عبسی جو جنگ داحس اور غبارہ کے لڑنے والے تھے فضالہ کے چچا  
اور قرہ کے دادا تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **فترہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن دعووس بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ بن قریح بن حارث بن نمیر نمیری۔ بنی نمیر بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔  
بصری ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے ایک جماعت کے ہمراہ جنہیں قیس بن عاصم وغیرہ نے  
تھے حاضر ہوئے تھے جریر بن حازم کہتے تھے میں نے ایوب کی مجلس میں ایک اعرابی کو دیکھا کہ صوف کا لباس پہنے  
ہوئے تھا جب اسے لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہوئے دیکھا تو اسے کہا کہ مجھے میرے آقا قرہ بن دعووس کہتے تھے  
کہ میں مدینہ گیا تو میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں میں نے بہت چاہا کہ آپ کے  
قریب بیٹھوں مگر آپ تکسانہ پہونچ سکا پس میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس غلام نمیری کے لیے استغفار کیجئے آپ نے  
فرمایا اللہ تیرے گناہ بخشے اور وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن قیس کو زکوٰۃ وصول



کرنے کے لیے ہمارے یہاں بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **فترہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیلہ بن قرہ۔ انصاری اشہلی۔ یہ ابو عمر کا قول ہو اور ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ یہ بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے اور وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **فترہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ بن عامر بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ وفد کے سرداروں میں سے تھے۔ عبد الرحمن بن یزید بن جابر ابو سعید سے جو ساحل کے رہنے والے ایک شیخ تھے انھوں نے قرہ بن ہبیرہ سے روایت کی ہو کہ وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے اور انھوں نے عرض کیا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ہمارے کچھ مذکر خدا اور کچھ مونث خدا تھے الی آخر الحدیث۔ ہمیں ابو القاسم ابن علی بن عساکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن عمر قندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن صالح اور یحییٰ ابن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے انھوں نے سعید بن نشیط سے روایت کر کے بیان کیا کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حجة الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا یہ ایک پستہ قد اونٹنی پر سوار تھے آپ نے انکو پکارا چنانچہ یہ آپ کے قریب گئے آپ نے پوچھا کہ تم جب میرے پاس آئے تھے تو تم نے مجھے کیا کہا تھا انھوں نے عرض کیا میں نے یہ کہا تھا کہ اللہ کے سوا کچھ خدا ہمارے مذکر تھے کچھ مونث تھے ہم انکو پکارا کرتے تھے مگر وہ جواب نہ دیتے تھے اور ہم ان سے سوال کرتے تھے مگر وہ ہمارا سوال پورا نہ کرتے تھے پھر جب اللہ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تو ہم انکو چھوڑ کر آپ کے پاس آئے اور آپ کی دعوت قبول کی یہ کہ جب یہ چلے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو عقل دی گئی ہو وہ کا سیاب ہوگا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بحرین بھیجا تو یہ قرہ بھی اس کے ساتھ تھے اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے استمال ہونے دو کپڑے عنایت کیے تھے۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ قرہ ہبیرہ قشیری شاعر کے دادا تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

سلسلہ کفار و کفریہ کو جس مانتے رہے اور اسکے سوا اور بھی بہت سے خدا انھوں نے بنا رکھے تھے ۱۱

(سیدنا) قریط (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ریشہ۔ امر القیس بن زید منہ بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔ اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے آئے تھے جب یہ لوگ آپ کے پاس پہنچے اور آپ نے ابو ریشہ کو اور اُس کے ہمراہ اُن کے بیٹے قریط کو دیکھا تو حضرت نے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا لڑکا ہے انھوں نے کہا ہاں آپ گواہ رہیں حضرت نے فرمایا آگاہ رہو تم اس کے قصور کا اثر تم تک پہنچ سکتا ہو نہ تمہارے کسی قصور کا اثر اس تک اُس کے بعد اپنے قریط کو بلایا اور اُن کو اپنے زانو پر بٹھایا لیا اور اُن کو برکت کی دعا دی اور اُن کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ قریط لاہر بن قریط کے والدین ان سرداروں میں سے ایک شخص ہیں جو ابو سلم کے ساتھ تھے ابو ریشہ کا اپنے بیٹے کے ساتھ آنا مشہور ہے مگر بان اکثر روایات میں اُن کے بیٹے کا نام نہیں مذکور ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

## باب القاف والزاو والسین والشین

(سیدنا) قرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ۔ ابادی۔ یہ ایک مشہور شخص ہیں۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکی حدیث بھی روایت کی ہے مگر انکا دیکھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ثابت ہو جائے تو قبل از نبوت ہے۔ واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قسامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنظلہ طائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث میں انکا تذکرہ ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قسامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ ہذیر قاشی نے موسیٰ بن سیار سے انھوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ کے قاتل کی مغفرت سے انکار کرتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ غالباً یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ قسامہ اکثر ابو موسیٰ (شعری) وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔



(سیدنا) قشیر (رضی اللہ عنہ)

نہایت انکی ابو اسرائیل تھی۔ یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے آفتاب میں کھڑے ہونے کی اور ظالم نکرینکی نذر کی تھی۔  
بغوی نے انکا نام قشیر بیان کیا جو اور انھوں نے اسی طرح کریب سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت  
کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابو اسرائیل یعنی قشیر نے یہ نذر کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔ واللہ اعلم۔

## باب الثاقف والصاد والضاو

(سیدنا) قضی (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن خزیمہ بن جریر بن عمرو بن جریر بن مخشب بن جریر بن لبید بن بنس طائی بنسی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حضور میں آئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) قضی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انکا ذکر علاء بن حضرمی کی کتاب میں ہو۔ اوپر انکا تذکرہ ہو چکا ہو۔ جعفر انکا نام قضی بن ابی عمرو حمیری  
بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قضناعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر ویلی۔ جعفر نے کہا ہو کہ انکا ذکر ایک حدیث میں ہو جو انکے صحابی ہونے پر ولایت کرتی ہو۔ او ذاعی نے ابن  
سراقہ سے روایت کی ہو کہ خالد بن ولید نے اہل دمشق کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ میں نے ان لوگوں کی جان اور مال اور  
عبادت خانوں کو امان دیا اور اس تحریر کے آخر میں یہ عبارت تھی گواہ شذا ابو عبیدہ بن جراح و شرییل بن جسنہ  
وقضاعی بن عامر یہ تحریر سلسلہ ہجری کی لکھی ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کلام ہو کیونکہ تاریخ کار وراج حضرت ابو بکر کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت  
کے شروع زمانہ میں نہ تھا بعد اسکے ہوا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) قضناعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنی اسد پر حاکم تھے یہ سیف بن عمرو کا قول ہو۔ ابن دباغ نے  
انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو واللہ اعلم۔

۱۵ یندر زمانہ حاکمیت کی ہے اسلام میں ایسی تندر جائز نہیں واللہ اعلم ۱۲

## باب القات والطار والہین

(سیدنا) قطیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزمی۔ اور بعض لوگ ابن جریر کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو الجوحصلہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الجوحصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور بیعت کی تھی۔ اسے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہو صحابی ہیں۔ انکی حدیث عمران بن جریر نے مقاتل بن معدان سے انھوں نے اسے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے اپنے لیے اور اپنی بیٹی جو بیصلہ کے لیے مضبوط اسلام پر بیعت کرتا ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ابو حاتم رازی نے کہا ہو کہ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔ اور انھوں نے کہا ہو کہ یہ قطبہ بن قتادہ کے علاوہ ہیں باقی ان دونوں نے صرف قطبہ بن قتادہ کا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو ابن جریر کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ایک ہونیکے تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ ابو عمر نے قطبہ بن قتادہ کے تذکرہ میں لکھا ہو کہ خالد نے انکو بصرہ کا حاکم اپنی جگہ پر مقرر کیا تھا اور یہ کہ اسے مقاتل نے روایت کی ہو اور یہاں انھوں نے بیان کیا ہو کہ سب سے پہلے ایلہ کو انھوں نے فتح کیا تھا اور یہ کہ اسے مقاتل نے روایت کی ہو۔ بخاری نے بھی انکو قطبہ بن قتادہ لکھا ہو اور امیر ابو نصر نے قطبہ بن جریر ابو الجوحصلہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ ابو الجوحصلہ کہتے ہیں صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسے

(سیدنا) قطیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خمرجی سلمی۔ کینت انکی ابو زید ہو بیعت عقبہ اولی و ثانیہ میں شریک تھے اسمیں کسی کا اختلاف نہیں ہو بدر اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے فتح مکہ کے دن بنی سلہ کا بھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ احد میں انکے جسم پر نوزخم لگے تھے غزوہ بدر میں انھوں نے ایک پتھر دونوں صنفوں کے درمیان میں ڈال دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر یہ پتھر بھاگ جائیگا تو میں بھی بھاگ جاؤنگا ورنہ نہیں۔ ابو حاتم نے حضرت امین عباس سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بحالت احرام ایک باغ میں تشریف لے گئے قطیبہ بن عامر انصاری نے جو خاندان بنی سلمہ میں سے تھے آپکو دیکھ لیا تو وہ آپکے پیچھے ہوئے اپنے چوہا نکودیکھا تو پوچھا کہ تم تو احرام باندھے ہوئے ہو تم یہاں کیسے آئے انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپکی روش اور دین اور طریقہ کو پسند کرتا ہوں اس پر اللہ غزوہ جمل سے یہ آیت نازل فرمائی



لیس البربان تانوا بیوت بن ظہور ہا۔ قطبہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔  
(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی دینار۔ غزوہ  
بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ سدوسی۔ اور بعض لوگ انکو قطبہ بن جریر سدوسی کہتے ہیں۔ بنی ثعلبہ بن سدوس بن ذہل بن شیبان سے  
ہیں اور عمران بن جریر نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہو قطبہ بن قتادہ بن جریر۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہو۔ یہی ہیں  
بنکو خالد بن ولید نے سلمہ ہجری میں بصرہ پر اپنی جگہ حاکم مقرر کیا تھا اور خود سواد کی طرف گئے تھے۔ قطبہ رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ انسے مقاتل سدوسی نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے  
میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھا لیے میں آپ سے اپنی طرف سے اور اپنی بیٹی جو یصلہ کی طرف سے بیعت  
کرتا ہوں۔ یہ کہتے تھے کہ حضرت نے خالد بن ولید کو لشکر دیکر ہم لوگوں کی طرف بھیجا تھا ہم لوگوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پس  
خالد نے ہمیں چھوڑ دیا۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے  
مقام ایلہ کو فتح کیا وہ عتبہ بن غزو ان تھے۔ قطبہ سرزمین بصرہ میں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ عتبہ بن غزو ان وہاں  
پہنچے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ۔ عذری۔ غزوہ موتہ میں مسلمانوں کے لشکر کے داہنی جانب کے سردار تھے۔ ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ  
یونس بن بکر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ قطبہ بن قتادہ عذری جو غزوہ موتہ مسلمانوں کے  
مہمہ کے سردار تھے جب انہوں نے مالک بن رافلہ پر جو مستعرب کا سردار تھا حملہ کیا اور اُسکو قتل کر دیا تو یہ اشعار کہے  
طعت ابن رافلہ الراشی  
مضى فيه ثم انظم  
ضربت علي جیده ضرباً  
فال كمال غصن السلم  
دستنا نسا بنی عم  
غداة وفوفین سوق الغم

یہ قطبہ عذری ہیں اور جو انے پہلے ہیں وہ سدوسی ہیں اگر انہیں کو کسی نے عذری بھی لکھا ہو اور سدوسی بھی تو یہ دونوں ایک ہیں اور نہ وہ انہیں

۱۵ رجبہ۔ میں سے ابن رافلہ کو جو شاہان میں کے خاندان سے تھا ایک نیرہ مارا وہ دیزہ اسکے جسم میں گھسکر ڈٹ گیا۔ میں نے اسکی گردن پر ایک ضرب  
دی وہ اس طرح جھک گیا جیسے سدا کی تلخ جھک جاتی ہے۔ اور ہم اُسکے خاندان کے نوادوں کو اسکے دفن کے دو ہر ہی دن کریون کی طرح ہانکے۔ ۱۲

(سیدنا) قطیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ثعلبی - اور بعض لوگ ثعلبی کہتے ہیں اور صحیح بھی ثعلبی ہو۔ قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہیں اور بعض لوگ انکو ذبیانی کہتے ہیں اہل کوفہ سے ہیں۔ زیاد بن علاقہ کے چچا ہیں۔ اور ابن عتہ نے کہا جو کہ صحیح ہو کہ قبیلہ بنی ثعلبہ سے ہیں مگر اور لوگ اس سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہمیں ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعبسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے دکیج نے مسعود بنیان سے انھوں نے زیاد بن علاقہ سے انھوں نے اپنے چچا قطیبہ بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی پہلی رکعت میں والنخل باسقات لما طلع الفیض پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قطن (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ - کلبی - عیسیٰ - بنی علیم بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اپنے لیے اور اپنی قوم کے لیے دعا کی درخواست کی تھی تاکہ پانی برست یہ ایک بہت بڑی حدیث ہو جسکے الفاظ بہت نادر ہیں اسکو ابن شہاب نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ انکی ایک دوسری روایت بھی ہے جسکو ہشام بن کلبی اپنے والد سے وہ ابراہیم ابن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قطن بن حارثہ کے ہاتھ ایک تحریر قبیلہ کلب اور انکے حلفا کو بھیجی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قعقاع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد اسلمی - اور بعض لوگ انکو قعقاع بن عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمی کہتے ہیں۔ عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید مغمیری نے اپنے والد سے انھوں نے قعقاع بن ابی حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگا کشی اور محنت کی عادت جو جوئی پہنود بڑے نبی بھی چلو انکے مینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ قعقاع اور انکے والد دونوں صحابی ہیں اور بعض لوگوں نے قعقاع کے صحابی ہو نیکم نہیعت کہا ہے کیونکہ انکی حدیث بسند عبد اللہ بن سعید عن ابیہ مروی ہے اور یہ ضعیف ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قعقاع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و تمیمی - انے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں حاضر تھا۔ یہ سیف کا قول ہے۔ مقام قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں قعقاع سے بڑے کار نمایان ہوئے بہت بڑے شجاع اور بڑے جنگا کش تھے۔



حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور نیز انکی دوسری لڑائیوں میں شریک رہے انکو حضرت علی نے طلحہ و زبر سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تھا چنانچہ انھوں نے بہت عمدہ گفتگو کی چنانچہ قریب تھا کہ صلح ہو جائے اور تمام کوفہ میں سکون ہو گیا تھا یہی بن حبیبی بابت ابوبکر صدیق نے فرمایا تھا کہ ققاع کی آواز لشکر میں ہزار مرد سے بہتر ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ققاع (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم تمیمی دارمی۔ قبیلہ تمیم کے سردار و نون میں سے تھے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تمیم کے وفد کے ساتھ یہ اور اقرع بن حابس وغیرہ حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے (حضرت عمر سے) کہا کہ تم میری موافقت کیا کرتے ہو یہاں تک کہ دونوں میں کچھ گفتگو بلند آواز سے ہوئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ققاع (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے انکا تذکرہ اور لوگوں سے علیحدہ کر کے لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ بھی انھیں میں سے ہوں اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن عیینہ سے انھوں نے زہری سے انھوں نے کثیر بن عباس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ققاع کو خبر لانے کے لیے بھیجا تھا چنانچہ یہ گئے تو انھوں نے عوف بن مالک سردار قبیلہ ہوازن کو دیکھا کہ اسے اپنے ساتھ والون کو جمع کر کے لڑائی کے لیے مستعد کیا تھا یہ حدیث طویل ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

## باب الملقاف والقاد واللام والیم

(سیدنا) ققیس (رضی اللہ عنہ)

بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ابوبکر بن عبد اللہ بن انس نے انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے جبکا نام فقیر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قلیب (رضی اللہ عنہ)

محمد بن سعید عوفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ولا تقولوا لمن اتقى الیکم اسلام یمنکی

تفسیر میں روایت کیا ہو کہ اسکا مطلب یہ ہو کہ ایسے شخص کو قتل نہ کرو یہ ایک شخص تھے جنکا نام مرد اس تھا یہ اپنی قوم کی جگہ وہ اس لشکر سے شکست کھا کر بھاگے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا جسپر قلب سردار تھے علاحدہ ہو گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابو الفتح ازدی نے اسکا مفردہ میں انکا ذکر کیا ہے۔ صالح بن ساعد نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے جسے ذکر کیا گیا کہ ایک اعرابی سب چھوڑ کر اللہ کے ہو رہے تھے ذی علم اور معرفت انکے متعلق ایک حدیث بھی بیان کی گئی ہو جس میں قتادہ نے بیان کیا ہو کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پائے کو پانی پلانے کی بابت پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ تمہیں اس میں ثواب ملے گا۔ انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے۔

## باب القاف والنون الہامی

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دارم بن اقلت بن ناشب بن ہدم بن عوذ بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ قبیلہ عبس کے ان نوادیسوں میں سے ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ کلبی اور داقطنی اور امیر ابو نصر کا بیانی ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی۔ اسلی میں عبدان نے انکو بھی یہ میں ذکر کیا ہے۔ عبید اللہ بن زحر نے یزید بن ابی منصور سے انھوں نے عبد اللہ بن قتادہ اسلی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلمان آدمی جب اپنی فراخی کی حالت میں صدقہ دیتا ہو تو اسکی خوشبو مثل مشک کی خوشبو پھیر گھر سے کی چال سے ایک دن کی مسافت سے محسوس ہوتی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن عبدان تیمی صحابی ہیں۔ حضرت عمر نے انکو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا بعد اسکے معزول کر دیا اور نافع بن عید الحارث کو انکی جگہ پر مقرر کیا۔ سعید بن ابی ہند نے قتادہ تیمی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری قبر اور زبیر کے درمیان میں ایک باغ ہو جنت کے باغوں سے ابو موسیٰ نے



کہا کہ اس حدیث کو حارث بن محمد نے دو جگہ روایت کیا ہے ایک کی سند اس طرح بیان کی ہو کہ سعید سے مروی ہے وہ کہتے تھے مجھے قنذ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے زبیر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دوسری کی سند اس طرح بیان کی ہو کہ مجھے ابن قنذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا اور انھوں نے کہا ہو کہ یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف یا ابن ابی مطرف مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ غفاری ہیں حجاز میں رہتے تھے مقام طلوح میں جو عرج اور سقیاء کے درمیان میں ہوا انکی سکونت تھی۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبد الوہاب بن حبیب اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے یعقوب بن قیس سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے عبد العزیز بن مطلب مخزومی نے اپنے بھائی حکم بن مطلب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے قیس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص میرے اوپر ظلم کرے تو میں کیا کروں تو حضرت نے اسے حکم دیا کہ تین مرتبہ اسکو منع کرو انھوں نے کہا اگر وہ نہ مانے تو حضرت نے انکو لڑنے کی اجازت دی انھوں نے پوچھا کہ اس لڑائی میں ہمارے کیا مال ہوگی حضرت نے فرمایا اگر وہ تمہیں قتل کر دے گا تو تم جنت میں جاؤ گے اور اگر تم اسکو قتل کر دو گے تو وہ دوزخ میں قیس نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### باب القاف والیا

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو القلیح تھی۔ بیٹے ہیں عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیہ کے اوس کے حلفائین سے ہیں غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس دادا ہیں عاصم بن ثابت ابی القلیح کے ابو القلیح کا نام قیس بن عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیہ ابن زید بن مالک تھا۔ یہ صحابی نہیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے تھے انکے پوتے عاصم وہی شخص ہیں جسکی حفاظت بھڑوں نے کی تھی قصہ انکا مشہور ہے۔ شاید انکا نام اور انکے والد کا نام رہ گیا ہو۔ ابو موسیٰ نے اس قول کو

اسے یہ قصہ حضرت عاصم کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ مختصر کیفیت یہ ہے کہ جب کافروں نے انکو شہید کیا تو انھوں نے دعا مانگی کہ میری نفس ان کافروں کے نصرت سے محفوظ رہے چنانچہ بھڑوں نے انکی نفس کو گھیر لیا جسکی وجہ سے کوئی کافر نفس کے پاس نہ جاسکا ۱۱

کسی سے نقل نہیں کیا۔ ابو موسیٰ نے جو انکو قبیلہ اوس کے حلفائین لکھا تو یہ بھی صحیح نہیں سوائے انکا نسب قبیلہ اوس میں مشہور ہو بنی ضبیغہ بن زید ایک مشہور شاخ اوس کی ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ انکی حدیث استحاضہ والی عورت کے متعلق مرفوع ہو ہمیں اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے شریک نے ابو یوسف سے انھوں نے عدی بن ثابت سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ فرماتے تھے استحاضہ والی عورت اپنے حیض والے زمانہ میں یعنی جس زمانہ میں اسکو حیض آتا تھا نماز ترک کر دے اس زمانہ کے ختم ہو جانے کے بعد غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کیا کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ عدی بن ثابت کے دادا کے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ انکا نام قیس بتاتے ہیں اور ترمذی نے کہا کہ میں نے بخاری سے عدی بن ثابت کے دادا کا نام پوچھا تو انھوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر میں نے نسائی بن یحییٰ بن حصین کا قول بیان کیا کہ وہ کہتے تھے انکا نام دینار تھا مگر انھوں نے اسپر توجہ نہیں کی اور حسن ابن سیفان نے اور مطین نے انکا نام قیس بیان کیا ہو اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کہا کہ انکا نام قیس بن دینار تھا اور بعض لوگوں نے کہا کہ انکا نام عبد اللہ بن زید تھا اور وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن بجدا۔ اور بعض لوگ انکو قیس بن بحر بن طریف بن حمہ بن عبد اللہ بن ہلال کہتے ہیں۔ اشجعی بن بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں انکے کچھ اشعار بھی ہیں جنکو جعفر نے ابن اسحاق سے مغازی میں نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

تمیمی۔ اسے مغیرہ بن شبیل نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زور و رنگ کا لباس پہنے ہوئے دیکھا تھا اور میں نے دیکھا تھا کہ آپ (نماز میں) بائیں جانب بھی سلام پھیرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن غنم بن دودان۔ ہاجرین اولین میں سے ہیں ابو موسیٰ نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہو مگر یہ غلط ہو انکے نسب سے کچھ نام گر گئے ہیں کیونکہ غنم بن دودان بیٹے ہیں اسد بن خزیمہ بن غنم بن جابر کے اور اگر یہ کوئی اور ہو



شخص ہیں تو چاہئے تھا کہ دونوں میں کچھ فرق بیان کیا جاتا تاکہ اشتباہ نہ رہتا واللہ اعلم۔  
(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو جبرہ تھی۔ ضحاک کے بیٹے ہیں کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی ولا تنابزوا بالالقباب۔ انکی حدیث میں اضطراب بہت ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن جبر بن ثعلبہ بن عبد رضا بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جریول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طوطائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے طراح شاعر کے دادا تھے طراح کا نسب اس طرح ہو طراح بن حکیم بن نفیر بن قیس بن جبر۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

جذامی۔ انکے والد کے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن زید بیان کرتے ہیں۔ شام میں رہتے تھے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو۔ انکے بیٹے نائل شام میں قبیلہ جذام کے سردار تھے۔ ہمیں عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن یحییٰ بن عبید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ثوبان نے اپنے والد کحول سے انھوں نے کثیر بن مرہ سے انھوں نے قیس جذامی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شہید کو اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ملتی ہیں جیسے ہی اسکا خون گرتا ہو اُسکے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اُسکو جنت میں اُسکا مقام دکھا دیا جاتا ہو اور عور عین کے ساتھ اسکا نکاح کر دیا جاتا ہو اور قیامت کی دہشت اور عذاب قبر سے اُسے بخوف کر دیا جاتا ہو اور زیور ایمان سے اُسکو سج دیا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ قیس بن زید کے نام میں اس سے مفصل ہوگا۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن جبر وہ بن کشف بن وائلہ بن عمرو بن عامر بن حصن بن خرشہ بن جہ طائی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہو جسکو ابن دباغ نے نقل کیا ہو۔

سلسلہ ترجمہ کسی کو بڑے لقب سے یاد نہ کرو۔ صغیرہ اور کبیرہ ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ان حق العباد میں گفتگو ہے مگر تحقیق ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو بھی صاحبان حق سے بخشوادے گا۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)  
ابن حارث - تمیمی - ابن اسحاق نے انکا تذکرہ بنی تیم کے وفد میں کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)  
ابن حارث اسدی - اور بعض لوگ ابن حارث بن قیس بن غیرہ کہتے ہیں۔ اسے حمیضہ بن عمروؓ اور عائذ بن نصیبؓ روایت کی ہو اور قیس بن ربیع نے کہا ہو کہ وہ میرے دادا تھے اہل عرب اسے اپنے معاملات کا فیصلہ کراتے تھے۔  
ہمیں بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے بکر بن عبدالرحمن نے عیسیٰ بن مختار سے انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انھوں نے حمیضہ سے انھوں نے قیس بن حارث سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے جب میں اسلام لایا تو میری آٹھ بی بیان تھیں سبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انہیں سے چار رکھ لو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔  
(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی بن جشم بن مجدہ بن حارثہ انصاری - برادرین عازب کے چچا ہیں۔ داقدی کا بیان ہو کہ قیس ابن حارث ہیں اور انھوں نے بیان کیا ہو کہ یہ پہلے شخص ہیں جو مسلمانوں میں سے غزوہ احد میں ہزیمت کے بعد ایک گروہ انصار کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں کو مشرکوں نے گھیر لیا تھا ایک بھی انہیں سے نہ بچ سکا یہ قیس کا فردن سے لڑے اور انہیں سے کئی آدمیوں کو مارا یہ تلوار سے لڑ رہے تھے اور کافروں نے اپنے نیزوں میں انکو پھولیا اس کے جسم پر چودہ زخم نیزوں کے تھے جنہیں سے دس جوت تک پہنچ گئے تھے۔ ابن سعد نے کہا ہو کہ عبداللہ بن محمد ابن عمارہ نے بیان کیا ہو کہ میں یہ واقعہ قیس بن حارث بن عدی کا نہیں سمجھتا بلکہ واقدی نے اس واقعہ کو قیس بن حارث کے نام میں بیان کیا ہو اور شاید قیس بن حارث کوئی اور صحابی ہیں۔ قیس بن حارث تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)  
ابن ابی حازم بجلی احمسی - انکا نسب انکے والد کے نام میں گزر چکا ہو۔ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی مگر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی دیکھا آپ کی حیات ہی میں اسلام لے آئے تھے اور اپنے مال کا صدقہ بھی ادا کیا تھا۔ اسے اسمیل بن ابی خالد نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں اپنے والد کے ہمراہ گیا اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جب میں مسجد سے نکلا تو مجھے میرے والد نے کہا کہ اے



قیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اس وقت میری عمر سات یا آٹھ برس کی تھی مگر صحیح یہی ہو کہ انھوں نے حضرت کو نہیں دیکھا چنانچہ اس نے مروی ہو کہ یہ کہتے تھے میں حضرت سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہو گئی اور ابو بکر صدیق آپ کے جانشین ہوئے ہیں پس انھوں نے حضرت کی صفات جمیلہ بیان کیے اور بہت روئے۔ یہ قیس تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہیں ابوعبد الرحمن بن عوف کے سب عشرہ مبشرہ سے روایت کی ہو۔ عشرہ یا عشرہ ہجری میں وفات پائی۔ عثمانی تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حازم منقری بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بخاری نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین ذی النضر بن یزید بن شداد بن محبان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب مذحج حارثی انکو لوگ ابن ذی النضر کہتے تھے بخاری نے انکو ذکر نہیں کیا اور دارقطنی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو اور ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہو۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انکے ہمراہ بلحارث بن کعب کے لوگ تھے جنہیں قیس بن حصین اور یزید بن عبد الممدان اور یزید بن مجمل اور عبد اللہ بن قریط اور شداد بن عبد اللہ قحانی اور عمر بن عبد اللہ ضبابی تھے جب یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو اسلام لائے اور کہنے لگے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام حصین بن یزید تھا ہم اسکو ذکر کر چکے ہیں ابو عمر نے قتادہ بن زید کا ذکر کیا ہو اور ابن کلبی نے بیان کیا ہو کہ یزید کا لقب ذوالنضر تھا ذوالنضر انکو اس سبب سے کہتے ہیں کہ غصہ گرہ کو کہتے ہیں اور انکے طوق میں گرہ تھی سو برس تک انھوں نے بنی حارث بن کعب کی سرداری کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجر۔ حضرمی اور بغوی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو۔ اوزاعی نے عبادہ بن نسی سے انھوں نے قیس بن خارجر سے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے تین گروہ ہو گئے تھے کچھ حضرت عثمان کے طرفدار تھے اور انکا قصاص چاہتے تھے حضرت علی کے مخالف تھے کچھ حضرت علی کے طرفدار تھے اور مطالبان قصاص کے مخالف تھے اور میرا گروہ دونوں سے الگ تھا یعنی کسی کا مخالف تھا اس نے اس سے گروہ کا مسلک اختیار کیا جو کچھ

روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب کی بات کرنے سے منع فرمایا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔  
(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خشرہ قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ حق کہیں گے۔ حرملہ بن عمران نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہو کہ انکو محمد بن یزید بن ابی زیاد ثقفی نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قیس بن خشرہ اور کعب اجار و دونوں ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ صفین میں پہنچے کعب تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے اور کہنے لگے لا الہ الا اللہ اس مقام پر سلمانوں کا خون امقدر بہایا جائیگا کہ کسی زمین پر امقدر نہ بہایا گیا ہو گا قیس کو اس بات پر غصہ آیا اور انھوں نے کہا کہ اسے ابو اسحاق یہ نکو کیونکر معلوم ہوا یہ تو غیب کی باتیں ہیں جنکا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں کعب نے کہا زمین کے چھچھہ کا حال تو رات میں لکھا ہوا ہو جو اللہ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی قیامت تک کی ہونے والی باتیں اس میں درج ہیں۔ محمد بن یزید نے پوچھا کہ قیس بن خشرہ کون یزید بن ابی حبیب نے کہا کیا تم انکو نہیں جانتے وہ تمھارے ہی شہروں کے رہنے والے تھے محمد بن یزید نے کہا واللہ میں انکو نہیں جانتا یزید نے کہا قیس بن خشرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ میں آپ سے بیعت کرتا ہوں جو کچھ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہو اس پر ایمان لاتا ہوں اور ہمیشہ سچ بولوں گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قیس غنقریب کچھ زمانہ کے بعد نکو ایسے حاکموں سے سابقہ پڑ لگا کہ تم انکے سامنے حق نہ کہہ سکو گے قیس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں جس بات پر آپ سے بیعت کرتا ہوں اسکو پورا کروں گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ انکو تمکو کوئی نقصان بھی نہ پہنچے گا چنانچہ قیس زیاد اور اسکے بیٹے عبد اللہ کو برا کہا کرتے تھے اسکی خبر عبید اللہ بن زیاد کو پہنچی اسنے انکو بلوایا اور کہا کہ تم ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا کرتے ہو انھوں نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن اگر تو چاہے تو میں بتا دوں کہ کون اللہ و رسول پر افترا کیا کرتا ہو اسنے کہا بتاؤ انھوں نے کہا جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل چھوڑ دے عبید اللہ نے پوچھا وہ کون شخص ہو قیس نے کہا تو اور تیرا باپ عبید اللہ نے کہا تو ہی کہتا ہو کہ مجھکو کوئی نقصان نہ پہنچے گا قیس نے کہا ہاں عبید اللہ نے کہا آج تجھے معلوم ہو جائیگا کہ تو اپنی قول میں جموٹا ہو اچھا جلاؤ کو بلاؤ یہ سنتے ہی قیس جھکے اور روح پر واز کر گئی رضی اللہ عنہ۔ انکا تذکرہ یمنون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خشناش بن خیاب بن حارث۔ تمیمی غنیری۔ انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے والد اور بھائی عبید بن خشناش کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے حضرت نے انکو ایک فرمان امان لکھ دیا تھا یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔



اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ قیس انصاری کے نام میں گزر چکا ہے۔  
انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع۔ عبدان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ قتیبہ نے لیث سے انھوں نے حسن بن ثوبان سے انھوں نے قیس  
ابن رافع سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں چیزوں میں کس قدر شفا  
ہے میں ہر قسم کی بیماری میں عبدان نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں اس حدیث کی پوری سند نہیں بیان ہوئی صحابی کا نام  
چھوٹ گیا ہے مگر چونکہ بعض اہل حدیث کو پتہ دیکھا کہ انھوں نے اسکو سند حدیثوں میں داخل کیا ہے اس لیے میں نے بھی  
ذکر کر دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ ابو العباس یعنی احمد بن منصور زہاد اصنفانی نے اپنی کتاب الروضہ میں جسکی نقل انے  
ابو منصور یعنی عمر بن احمد بن زیاد نے لی تھی بیان کیا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ بن علان سے سنا وہ اپنی سند کے ساتھ علی  
ابن موسیٰ رضا سے وہ اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے وہ اپنے والد جعفر سے وہ اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے والد علی  
یعنی زین العابدین سے وہ اپنے والد حسین سے وہ اپنے والد علی بن ابی طالب سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے  
بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز عرب کے کسی قبیلہ میں جسکو ذوی الاضغان کہتے تھے بھیجی تاکہ فقیروں کو  
تقسیم کر دی جائے اس قبیلہ میں ایک بوڑھا بڑا زبان آور تھا اسکا نام قیس بن ربیع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو  
تھوڑی چیز دینے کا حکم دیا تھا اسپر اسکو غصہ آگیا اور اسنے آپکی جو کھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا  
کہ قیس نے آپکی جو کھی ہو تو آپکو ناگوار گذرا۔ قیس کو بھی اسکی اطلاع پہنچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میری جو کھی  
خبر ہو گئی پس وہ مدینہ میں آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہو کر آپکو سلام کیا آپنے انکی طرف سے  
منہ پھیر لیا اسپر قیس نے یہ اشعار پڑھے۔

یٰ ذی الاضغان تسب قلوبہم تحبک الحسنى فقد یرى النفل وان حوّل المسلم فان حوّل لک  
حلا ترجمہ۔ قبیلہ ذوی الاضغان کے قلوب آپکو پسند آتے ہیں جبکہ وہ مسلمان ہو جائے اور اگر کوئی باطل ہے چھوٹا

فَاتِ الذِّی یُوْذِکَ نَهْ سَاعَهُ ۖ وَانْ الذِّی قَالُوا وَارِکَ لَمْ یَقُلْ  
ابن اشعار کو سنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قالب خوش ہو گیا کیونکہ معذرت انھوں نے عہد کی تھی اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی  
معذرت کرے گا اسے عذر قبول نہ کرے خواہ وہ نذر سچا ہو یا جھوٹا وہ میرے ساتھ جو شخص کو شریعت پر آسکیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا  
(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عامر بن عائشہ بن فہر بن سالم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عامر بن عائشہ بن فہر بن سالم۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسے شعبی نے روایت کی ہو کہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہو اسکا پیر جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا  
اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عامر بن عائشہ بن فہر بن سالم۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسے شعبی نے روایت کی ہو کہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہو اسکا پیر جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا  
اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عامر بن عائشہ بن فہر بن سالم۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسے شعبی نے روایت کی ہو کہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہو اسکا پیر جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا  
اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عامر بن عائشہ بن فہر بن سالم۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسے شعبی نے روایت کی ہو کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہو اسکا پیر جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا



(سیدنا) فیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن عوف بن عمار بن عمران بن مخزوم۔ یہ ابو عمر اور زبیر بن بکار کا قول ہو۔ ابو نعیم نے کہا کہ قیس بن سائب  
ابن عمار بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم قریشی مخزومی بقول بعض زمانہ جاہلیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے  
ابراہیم بن یسرہ نے مجاہد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے بنی قیس بن سائب سے سنا کہ وہ کہتے تھے ماہ رمضان کا قديم  
لوگ یہ دیتے ہیں کہ ہر روزہ کے عوض میں ایک مسکین کو کھلاتے ہیں مگر میری طرف سے تم لوگ ہر روزے کے عوض میں  
ایک صاع دوانی عمر اس وقت سو برس سے زائد ہو چکی تھی اور بہت ضعیف تھے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ کہتے تھے کہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ جاہلیت میں میرے شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ سائب بن ابی سائب آپ کے  
شریک تھے اور بعض لوگوں نے کسی اور کا نام بتایا ہو غرض اس میں اختلاف ہو جسکو ہم بیان کر چکے ہیں بعض لوگوں نے  
کہا ہو کہ یہ مجاہد کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہو کہ مجاہد کے غلام عبد اللہ بن سائب تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہو۔ انکی  
حدیث میں بہت اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **فہم** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ثابت۔ انصاری۔ جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ عقیل نے زہری سے انھوں نے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے انھوں نے قیس بن سعد بن ثابت انصاری سے بزرگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے روایت کی ہو کہ انھوں نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے سر میں ایک جانب گنگھی کر چکے تھے کہ انکے غلام نے قربانی کے جانور کو قلاوہ پہنا دیا پس یہ دیکھ کر انھوں نے سر کے دوسرے جانب گنگھی نہیں کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ اور کہا ہو کہ میں انکو قیس بن سعد بن خبادہ سمجھتا ہوں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس بن سعد بن عبادہ بن سعد کی کنیت ابو ثابت تھی میرا خیال ہو کہ اس کے نسب میں بجائے ابو ثابت کے  
 ابن ثابت غلطی کا تب سے بن گیا ہو یہی شخص ہیں جو بعض غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار تھے۔  
 ابن شہاب نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھانے والے قیس بن سعد بن عبادہ  
 تھے۔ ہمیں سمار بن عمرو وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسماعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے سعید  
 ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عقیل نے ابن شہاب سے نقل کر کے  
 خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے علم بردار تھے حج کا ارادہ کیا اور نکلی کرنے لگے الخ اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ وہی شخص ہیں جو کاتبہ بنے لکھا اللہ اعلم

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عبادہ بن ولیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی  
 کنیت انکی ابو الفضل تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد اللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الملک۔ والدہ انکی فیکہ بنت  
 عبید بن ولیم بن حارثہ تھیں۔ فضلاء صحابہ میں سے تھے اور عرب کے عقلا اور اہل کرم میں سے تھے۔ اسے انکی صاحب  
 ہوتی تھی تدبیر جنگ خوب جانتے تھے اور شجاع اور عالی نسب تھے اپنی قوم کے مسلم سردار تھے۔ ہمیں ابراہیم اور اسمعیل  
 وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ  
 کہتے تھے ہمے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے ثامر سے انھوں نے انس سے  
 روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قیس بن عبید بن عبادہ انصاری کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان وہ تقریباً  
 تھا جیسا کسی حاکم کو بادشاہ کے بیان ہوتا ہو۔ نیز وہ کہتے تھے ہمے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو موسیٰ نے  
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے  
 منصور بن زاذان سے سنا وہ میمون بن ابی شیبہ سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت کرتے تھے کہ انکے  
 والد نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کام کرنے کے لیے دیا تھا وہ کہتے تھے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 میری طرف سے کرے میں نماز پڑھ چکا تھا حضرت نے میرے ایک ٹھوکر (بطور پیار کے) مجھے مار کر فرمایا کہ کیا میں  
 تجھے جنت کا ایک دروازہ نہ بتاؤں میں نے عرض کیا کہ ہاں بتائیے تو اپنے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔ ابن  
 شہاب نے کہا ہو کہ قیس بن سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے بیان کیا گیا ہو کہ ایک مرتبہ  
 یہ ایک لشکر میں تھے جس میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے قیس قرض لے لیکر لوگوں کو کھلاتے تھے حضرت ابو بکر و حضرت عمر  
 کہا اگر ہم اس جوان کو اسکے حال پر چھوڑ دیں تو یہ اپنے باپ کا سب مال خرچ کر ڈالیگا چنانچہ انھوں نے اسکا تذکرہ  
 لوگوں سے کیا سعد نے جب اسکو سنا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ اور  
 ابن خطاب کی طرف سے کون میرے سامنے معذرت کر سکتا ہو وہ دونوں میرے بیٹے کو بخیل بنانا چاہتے ہیں ابن شہاب  
 نے کہا ہو کہ جب فتنہ پھیلنا تو عرب میں پانچ آدمی بڑے عقلمند سمجھے جاتے تھے اور انکو عرب کا اہل الرائے کہا جاتا تھا وہ  
 پانچ آدمی ہیں معاویہ عمرو بن عاص قیس بن سعد مغیرہ بن شعبہ عبد اللہ بن بدیل بن ورقاء۔ قیس اور امین بدیل حضرت  
 علی کے ساتھ تھے اور مغیرہ طاقت میں خانہ نشین ہو گئے تھے اور عمرو بن عاص حضرت معاویہ کے ساتھ تھے قیس کہتے  
 تھے اگر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کرو فریب و وزخ میں لیجائیگا تو یقیناً اس است میں سب سے



زیادہ مکار ہوتا۔ انکی بخشش کی بھی بہت سی روایتیں ہیں جنکو ذکر کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے۔ حضرت علی سے جب بیعت خلافت کی گئی تو یہ حضرت علی کے ساتھ رہے اور انکی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے حضرت علی نے انکو مصر کا حاکم بنادیا تھا حضرت معاویہ نے انکے ساتھ بہت حکمت علی کے کارروایاں کیں مگر اسنے پیش نہ پایا پھر انھوں نے حضرت علی کو فریب دیا اور یہ ظاہر کیا کہ قیس میرے ساتھ ہو گئے ہیں اور عثمان کا قصاص طلب کرتے ہیں یہ خبر حضرت علی کو پہونچی تو محمد بن ابی بکر وغیرہ نے اصرار کر کے انکو معزول کرادیا اسکے بعد حضرت علی نے اشتر کو مصر کا حاکم بنایا مگر اشتر کا اثنائے راہ میں انتقال ہو گیا پھر محمد بن ابی بکر کو حضرت علی نے حاکم بنایا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مصر اسنے لے لیا گیا اور قتل کر دیے گئے۔ جب قیس معزول ہو کر مدینہ پہونچے تو مروان ابن حکم نے انکو دورایا پس وہ حضرت علی کے پاس کو فہ چلے گئے اور انھیں کے ساتھ رہے اور انکی ہمراہی میں شہید ہو گئے پھر حضرت حسن کے ساتھ حضرت معاویہ کی طرف گئے اور اسنے بشکر کے مقدمہ الجیش تھے جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی تو قیس بھی حضرت معاویہ کی بیعت میں داخل ہو گئے اور مدینہ لوٹ آئے۔ انھیں نے صفین میں یہ اشعار پڑھیں تھے ۵

ہذا اللوار الذی کنا نحت بہ مع ابی وجہیل لسانہ ما ضر من کانت الانصار عیبتہ ان لا یكون له من غیر ہم احد  
قوم اذا حاربوا طالت کفیم بالمشرقیۃ حتی یفتح البس

انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ اسنے ابو عمار یعنی غریب بن حمید ہمدانی اور ابن ابی اسیر اور شبی اور عمرو بن شرجیل وغیرہم نے روایت کی ہو۔ ہمیں فقیہ ابو الفضل طبری نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی تاب خرمی وہ کہتے تھے ہے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے قیس بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اگر علم ثریا میں چلا جائے تو فارس کے کچھ لوگ اسکو لے آئیں گے انکی وفات شمشہ میں اور بقول بعض شمشہ میں ہوئی۔ انکے چہرہ پر وارھی کا ایک بال بھی نہ تھا انصار کہا کرتے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے مال کے عوض میں قیس کی وارھی لکھنے کی کوئی تدبیر کر کے مگر باوجود اسکے یہ نہایت حسین تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا کہ انکا واقعہ سراویل کے متعلق حضرت معاویہ کے بیان بالکل غلط ہوا اسکی کچھ اصل نہیں۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سکین بن قیس بن زعور ابن حوام بن جندب بن عامر بن عتیم بن عدی بن نجار کنیت انکی ابو زید ہو۔ انصار ہی ہیں  
۱۔ ترجمہ یہ ہے جھنڈا جو جھوٹے رسول کے ساتھ لیتے تھے اور جبریل علیہ السلام کو دیکھتے تھے انکو نقصان نہیں پہونچ سکا چاہے پھر کوئی نہ ہو

ہلوگ جب لوٹے ہیں تو ہمارا تھ تلوار کے ساتھ دراز رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ شہر فتح ہو جائے ۱۲۶

مختبر جی ہیں۔ انکی کینت ہی زیادہ مشہور ہو۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ سعد بن عیمر کہتے ہیں اور بعض ثابت اور بعض قیس بن سکن انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک سے بیان کیا ہو کہ میرے ایک چچا ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن کو حفظ کیا تھا اور یہ چار آدمی انصار کے تھے زید بن ثابت، معاذ بن جبل، ابی بن کعب ابو زید۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ انس کی مراد اس حدیث میں انصار کے حفاظ قرآن ہیں ورنہ مہاجرین میں تو حفاظ قرآن بہت تھے مثل حضرت علی و حضرت عثمان و حضرت ابن مسعود و حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص و سالم مولى ابی حذیفہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلع اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن اسلم مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہو یہ انصاری ہیں مدینہ کے رہنے والے تھے نافع مولى حمہ نے روایت کی ہو کہ انکے بھائیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی اور کہا کہ انہوں نے فضول خرچی بہت شروع کی ہو اور اپنے مال کو بہت خرچ کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ او قیس یہ کیا معاملہ ہو تمہارے بھائی تمہاری فضول خرچی کے شکایت کرتے ہیں یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے حصہ کے چھوٹا حصہ لے لیتا ہوں اور انکو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کو کھلا دیتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قیس تم خوب خرچ کرو اللہ تمہیں زیادہ دیگا اور آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ بعد اسکے اپنے گھرانے میں میرے برابر مال کسی پاس مال نہ تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا نام قیس بن اسلم تھا مگر یہ صحیح نہیں ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن شراحیل بن شیطان بن حارث بن اصبہ اصعب کا نام عوف بن کعب بن حارث بن سعد بن عمرو بن ذہل بن مرغان بن جعفی بن سعد العشیرہ از جعفی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن کلابی کا قول ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن یزید بن سجعہ بن ثعلبہ بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی جعفی معروف بابن ملیکہ۔ یہ اور اسکے والد اور اسکے بھائی یزید سب عجمی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے۔ یہ ابن کلابی کا قول ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن شماس عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ براح بن نہال سے انہوں نے ابن عطار



ابن سلیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ثابت بن قیس بن شماس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں تھے جب آپ نے سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوئے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی میں نے عرض کیا کہ پڑھی تو تھی آپ نے فرمایا پھر یہ اب کیسی نماز پڑھ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ یہ فجر کی سنتیں ہیں میں نے پڑھی تھیں پھر آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور کہا ہوا کہ ابن حریج نے عطار بن ابی ربلح سے انھوں نے قیس بن سہل سے اسکو روایت کیا ہوا اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صرمہ۔ بعض لوگ انکو صرمہ بن قیس کہتے ہیں اور بعض قیس بن مالک بن ادس بن صرمہ مازنی۔ عیدانے انکا تذکرہ لکھا ہوا ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسرائیل سے انھوں نے ابواسحاق سے انھوں نے براہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ تھی کہ جب انہیں سے کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کرنے سے پہلے شب کو سو جاتا تو پھر وہ دوسرے دن تک کچھ نہ کھا سکتا تھا چنانچہ قیس بن صرمہ انصاری بھی روزہ دار تھے اور دن بھر اپنی زمین کا کام کرتے رہے الخ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہو۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہوا اور ابو عمر نے انکا تذکرہ قیس بن مالک کے نام سے لکھا ہو۔ بعض لوگ انکو صرمہ بن انس بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ صرمہ بن ابی انس۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ۔ ابو عمر نے کہا ہوا کہ میں انکا نسب نہیں جانتا انکی حدیث ابن لیمعہ نے جہان بن واسع سے انھوں نے اپنے والد واسع بن جہان سے انھوں نے قیس بن صعصعہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں کہتے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں الخ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ۔ ابو صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن ہندول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہو۔ انصاری حمزہ بن مازنی ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بدر میں ایک حصہ لشکر کا سردار بنادیا تھا۔ یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہو۔ یحییٰ بن کثیر اور سعد بن ابی مریم نے ابن لیمعہ سے انھوں نے جہان بن واسع سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے قیس بن ابی صعصعہ سے روایت کی ہو کہ انھوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں اپنے فرمایا پندرہ دن میں انھوں نے عرض کیا کہ میں اپنے کو اس سے بھی زیادہ قوی دیکھتا ہوں چنانچہ یہ چند روز تک ایک ہفتہ میں قرآن ختم کیا کیے جب انکی عمر بہت زیادہ ہو گئی اور یہ اپنی آنکھوں میں پٹی باندھتے لگے اسوقت پندرہ روز میں قرآن ختم کر لے لگے کہتے تھے کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت قبول کر لی ہوتی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

تین کہتا ہوں ابو عمر نے اس حدیث کو اس تذکرہ میں نہیں لکھا بلکہ اس سے پیشتر کے تذکرہ میں یعنی قیس بن مصعب کے نام میں لکھا ہے یہ دونوں درحقیقت ایک ہیں واپس اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مصعب بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری۔ احمد بن شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے۔ اور انھوں نے انکو مالک بن مصعب کا بھائی بیان کیا ہوا اسکو ابن دباغ نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صفی بن سلت انصاری۔ یہی ہیں جنکے والد کی منکو وہ اپنے والد کے وفات کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ قیس کے والد کا انتقال ہو گیا اور قیس جو قبیلہ کے ایک لپچے آدمی ہیں انھوں نے مجھے پیغام نکاح کا دیا ہے لہذا میں کیا کروں اُسپر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنْكِحُوا اَبَاءَكُمْ مِّنْ نِّسَاءِ الْاٰیَةِ۔ ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک بن غلیفہ بن ثعلبہ۔ ابو حاتم رستی نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو جبرہ تھی انصاری ہیں جعفر نے کہا ہے کہ حافظ احمد کا بیان ہے کہ یہ ثابت بن ضحاک اشہلی کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے انکو کلابی بیان کیا ہے بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں۔ ابو جبرہ کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی وَلَا تَنْكِحُوا اَبَاءَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ انکی حدیث میں بہت اضطراب ہے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کیفیت کے باب میں آئے گا۔ ابن کلی نے کہا ہے کہ ابو جبرہ کا نام قیس تھا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن طیفہ۔ کنیت انکی ابو عیش غفاری تھی اور ابو جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ قیس بن طیفہ ہندی ہیں اور انکی دایہ آنکھوں نے ایک طویل حدیث بھی لکھی ہے۔ انکا مشہور نام طیفہ ہے اور انکے اسلی نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں کا بیان ہے



کہ یہ اصحاب صفہ سے تھے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہو کہ یعیش بن قیس بن طہ نے اپنے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن اصحاب صفہ کو اپنے اصحاب پر تقسیم فرمایا اور کہا کہ اے فلان اسکو اپنے ساتھ لینے جاؤ ہم چار آدمی بھیج گئے تو ہم لوگوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھ چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت عائشہ کے گھر میں گئے ہمیں ابو منصور بن مکارم ابن احمد بن ہود ب نے اپنی سند کے ساتھ ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اصحاب صفہ میں طہ بن طہ بن ابی زہیر ہندی بھی تھے اور بعض لوگوں نے انکا نام قیس بن زہیر بیان کیا جو بنی مالک بن ہند کے خاندان سے موصل میں گئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر اس کے پاس تھی یا یہ کہا کہ اہل موصل آئے تھے اور وہ تحریر اس کے پاس تھی نیز انھوں نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن خالد قریشی نے احمد بن معاذ بن بکر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے خالد بن حبیش مجاہد بن یساف بن ابی سلیم سے انھوں نے مجاہد سے روایت کر کے بیان نیز وہ کہتے تھے مجھے زکریا بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محبوب بن مسعود بجلي نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے وہب اسدی نے بنی ہند کے چند شیوخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہیں سے ایک شخص جنکا نام قیس بن طہ تھا اور بنی مالک بن ہند کے خاندان سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ عرض کرنیکی اجازت دیجیے اپنے فرمایا کہ کہو تو انھوں نے عرض کیا کہ اے ابوبکر رسول اللہ ہم آپ کے حضور میں تمامہ کی نشیب سے اونٹوں پر سوار ہو کر آئے ہیں پھر اسی قسم کا واقعہ بیان کیا جو طہ کے نام میں ذکر کر آئے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق۔ عبدان اور جعفر وغیرہا نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ عبد اللہ بن بارس نے قیس بن طلق سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ طلق بن علی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک بچہ نے کاٹ کھایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زخم پر کچھ چھوک دیا اور اس پر ہاتھ پھیر دیا۔ انکی حدیث ابو عبد اللہ قیس کے متعلق مروی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم فتح مصر میں شریک تھے اور ایک گھر وہاں انھوں نے بنالیا تھا اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے مصر کے قاضی تھے۔ اسکو ابن ابیہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہو۔ ابن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن اسد بن جوث بن حارث بن ثیر بن عامر بن حصصہ ثیری۔ ابن کلی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا اور دعا دی تھی کہ یا اللہ اس پر اور اس کے ساتھیوں پر برکت نازل فرما انھیں کے متعلق شاعر نے یہ شعر کہا ہے:   
 اَلْیَاسَیَا اَلْکَا تَذْکُرُہُ اَبُو مُوسٰی نَے لکھا ہے۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن خان بن خالد بن مقرن بن عبید بن قعاس۔ قعاس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید شاہ بن ثمر تھا۔ ثمری ثمری ہیں۔ حارث کا نام قعاس اس وجہ سے رکھا گیا کہ انھوں نے بنی سعد بن زید کے حملہ میں شہید ہوئے تھے۔ قعاس (یعنی انگار) کیا تھا۔ کنیت انکی ابو علی ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو طلحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبیدہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ انکی والدہ ام اسفر بنت خنیسہ تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور سیدہ ہجری میں اسلام لائے تھے جب انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ یودیون کا سردار ہے۔ بڑے عاقل اور بردبار تھے۔ بردباری انکی مشہور ہے لوگوں نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ تھے بردباری کس سے سیکھی انھوں نے جواب دیا حضرت قیس بن عاصم سے ایک روز میں نے انکو دیکھا کہ اپنے گھوڑے سے نیٹے ہوئے تھے اپنی تلوار کی حامل پیٹے ہوئے اپنی قوم کے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اسی حالت میں ایک شخص لایا گیا جسکی مشکین کسی ہوئی تھیں اور ایک مقتول کی نعش لائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ دیکھیے آپ کے اس بھتیجے نے آپ کے بیٹے کو قتل کر دیا احنف کہتے تھے خدا کی قسم انھوں نے تلوار کی حامل نہیں کھولی نہ اپنی گفتگو قطع کی گفتگو ختم ہونے کے بعد اپنے بھتیجے سے کہا کہ تو نے بہت برا کام کیا خدا کا انگار ہوا اور حق قرابت کو قطع کر دیا اور اپنے ابن عم کو قتل کر دیا اپنا بھتیجہ اپنے ہی مار لیا اور خرد اپنی جماعت کم کر دی بعد اسکے اپنے دوسرے بیٹے سے کہا کہ اسے اپنے چچا زاد بھائی کی مشکین کھول دے اور اپنے بھائی کو دفن کر دے اور اپنی ماں کو سوا دینا اسکے بیٹے کی دیت میں دیدے کہو کہم غریب ہوں قیس بن عاصم نے زمانہ جاہلیت ہی میں شراب اپنے اوپر حرام کر لی تھی اسکا سبب یہ ہوا کہ انھوں نے نشہ کی حالت میں اپنی بیٹی کے شکم پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور اسکے ماں باپ کو گالیاں دین تھیں اور چاند کو دیکھا کہ چاند میں کمرہ تھا اور شراب فروش کو اپنا بہت سامان دیدیا تھا جب نشہ دور ہوا تو لوگوں نے یہ حرکات اسے بیان کیں اسوقت کے انھوں نے

ترجما: قیس بن عاصم میں ایک سخت ضرورت تھی کہ اسے پاس آیا ہوں



شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور اسی کے متعلق یہ اشعار کے تھے ۵ رایت النحر صالحة وفيها خصال تفيد الرجل اعلمها فلا  
والله اشرب بها صحيا ولا اشفي بها ابدا شيما ولا اعطى بها ثمنا حيا تى ولا ادعو لها ابدا نديا فان النحر تفضح شار بها وتجنم بها العظايا  
ان سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میں نے بارہ یا تیرہ لڑکیاں زندہ دفن کر دی تھیں تو ان کے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر لڑکی کے عوض میں ایک غلام آزاد کرو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد  
بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہدی سے بیان کیا وہ  
کہتے تھے ہم سے سفیان بن اعرج بن صباح سے انھوں نے خلیفہ بن حصین سے انھوں نے قیس بن عاصم سے روایت کر کے  
خبر دی کہ جب وہ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ پیری کی تہی پانی میں جوش دیکر اس کے غسل کریں  
حسن بصری نے بیان کیا ہے کہ جب قیس بن عاصم کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ امی بیٹو  
یہ چند باتیں میری یاد رکھو کوئی شخص مجھ سے زیادہ ہتھارا خیر خواہ نہیں ہو سکتا جب میں مرجاؤں تو جو تم میں بڑا ہو اسکو غرار  
بنانا چھوٹے کو سردار بنادے گا تو لوگ تمھارے بڑوں کو بے وقوف سمجھیں گے اور تم انکی نظروں میں ہلکے ہو جاؤ گے اور  
اپنے مال کی اصلاح لازم سمجھو کیونکہ مال کریم کے لیے باعث عزت ہے اور لئیم سے محو نظر کہتا ہے اور لوگوں سے سوال نہ کیا کرو  
کیونکہ سوال نہایت مجبوری کے مرتبے میں جائز ہے اور کسی رونے والی عورت کے پاس نہ کھڑے ہونا کیونکہ میں نے  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے رونے والی عورتوں کے حرکات سے منع فرمایا ہے۔ ان سے حسن  
اور احنف اور خلیفہ بن حصین نے اور اس کے بیٹے حکیم بن قیس نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازہ اپنی  
سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہبہ بن عبد الوہاب یعنی ابو صالح مروزی  
نے نصر بن شمیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انھوں نے مطرف بن ثعلبہ  
انھوں نے حکیم بن قیس بن عاصم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی وفات  
کے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے اوپر نوہ نگرنا کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نوہ  
نہیں کیا گیا۔ انھوں نے بتیس اولاد زینہ چھوڑی تھیں ابو الاشہب نے حسن بصری سے انھوں نے قیس بن عاصم مرقی  
سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بدویوں کے رواج ہیں  
کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ مال کس قدر ہے جس میں میرے اور کچھ گناہ نہو

۱۰ ترجمہ میں نے شراب کو دیکھا کہ وہ اچھی ہو گرا میں چند افراسیہ ہیں کہ بردار آدمی کو بھی خراب کر دیتی ہیں پس خدا کی قسم میں نہ اب اسکو حالت صحت میں پوچھا اور نہ حالت مرض میں  
بھی دالہ اس کے استہمال کر دے گا۔ سنا جی نہیں کہ ایک تہنگہ نہ کہی یا ان جگہ بلا دے گا بیشک غلبہ اپنے پینے والوں کو نصیحت کر دیتی ہے نہ اور ان سے بڑے بڑے  
گناہ سادہ کر دیتی ہے ۱۱



آپ نے فرمایا کہ اچھا مال چالیس اونٹ اور زیادہ ہوں تو ساٹھ اور سواونٹ والوں کے لیے تو خرابی ہرگز وہ شخص جو اپنے چراگاہ میں اللہ کا حق ادا کرے اور اس کے ترک کو جہنمی کے لیے عاریتاً دے اور فقیروں کو سوار کرانے اور انکا دودھ خیرات کرے اور نرہ جانوروں کو ذبح کرے اور قناعت گزین اور محتاج لوگوں کو کھلائے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ اوصاف تو بہت ہی اچھے ہیں آپ نے پوچھا کہ اگر قیس تمہیں اپنا مال زیادہ محبوب ہے یا اپنے وارثوں کا میں نے عرض کیا کہ اپنا مال فرمایا تمہارا مال تو وہی ہے جو تم کھاؤ اور فنا کرو یا پسند کرنا کر دو یا دیگر گزر جاؤ اور جو باقی رہ گیا وہ تمہارے وارثوں کا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر میں زندہ رہا تو بہت تھوڑا چھوڑ دے گا حسن بصری کہتے تھے انھوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عائد کنیت انکی ابو کاہل تھی۔ حمسی ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبد اللہ بن مالک کہا ہے یہ نجاری کا قول ہے مگر قیس زیادہ مشہور ہیں انکا حال کنیت کے باب میں بیان سے زیادہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھینگے۔ ان سے اسماعیل بن خالد نے روایت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ یہ اپنے قبیلے کے امام تھے۔ ہمیں ابن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن عائد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک اونٹنی پر سوار خطبہ پڑھ رہے تھے اور ایک حبشی (غالباً حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہو گئے) اُس اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود کشی کرنے والے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے مگر انکا دیکھنا یا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اسدی۔ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ کنیت انکی ابو آمنہ بنی آمنہ وہی ہیں جو حضرت ام حبیبہ کے ساتھ تھیں۔ قیس نے حبش کی طرف اپنی بی بی برکہ بنت یسار کنیز ابوسفیان کے ساتھ ہجرت کی تھی موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ عبید اللہ بن حبش اور ام حبیبہ کے رضاعی باپ تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔



(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حدس - نابالغہ جدی - شاعرین اپنے لقب نابالغہ سے زیادہ مشہور ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ روایت نون میں انکا تذکرہ بیان سے زیادہ لکھنے انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے بحوالہ حدیث ابن لہیعہ لکھا ہے جسکو انھوں نے ابن ہیرہ سے انھوں نے قیس سے روایت کیا ہے کہ غزوہ احزاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عسروت ہو گئی تھی جعفر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور قیس کو ہم صحابی نہیں سمجھتے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن قیس بن وہب بن بکر بن امرو القیس بن حارث بن معاویہ کندی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الغزی۔ ان سے انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا الہ الا اللہ ہمیشہ غضب آہی کو دفع کرتا رہیگا یہاں تک کہ لوگ زبان سے تو اس کلمہ کو کہیں گے مگر اپنے دین کو دنیا کے لیے خراب کرنے لگیں گے اسوقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تم جھوٹے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر - انصاری - انکا نسب انکے بھائی رفاعہ کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے انکے دوران کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ولا تقولوا لمن قتل فی سبیل اللہ اموات الخ اس غزوہ میں مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے تھے عبیدہ بن حارث عمیر بن ابی وقاص ذو الشمالین بن عمرو قاتل بن بکر بن عجم بن عامر بن معلی بن ثار بن سراقہ مشوز بن عفرہ عوف بن عفرہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکے نام میں کچھ غلطی ہو گئی ہے صحیح نام انکا بشر بن عبد المنذر ہے بنی عمرو بن عوف سے ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور تمیم بن حمام کے نام میں بھی غلطی ہو گئی ہے صحیح نام انکا عمیر بن حمام ہے یہی اہل سننیر کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یغوث بن کشوح۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اسود غنی کے قتل میں شریک تھے انکا ذکر قیس بن کشوح کے ذکر میں پورا آ گیا کیونکہ یہ اسی نام سے مشہور ہیں بیان انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن حریر بن عبید بن جند بن عوف بن منذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کنیت انکی ابو بشر تھی صحابی ہیں احمد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انکے والد عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی ہیں یہ دونوں غزوہ احاد میں شریک ہوئے تھے۔ ہمیں عبید اسد بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شہداء احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ بنی سواد بن مالک بن غنم سے عمرو بن قیس اور مالک بیٹے قیس بھی تھے۔ انکا تذکرہ عمرو کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے قیس کی شرکت بدر میں اختلاف ہے ابن کابی نے انکو شکار یمامہ میں شمار کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگ انھیں قیس بن قہد کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن مہل یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں پس بعض لوگ انکا نسب یونس بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن قہد بن ثعلبہ۔ اور بعض لوگ یونس بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن مہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم بن مالک بن نجار۔ انکے نسب میں اختلاف ہے اسلئے انکے بیٹے سعید نے اور عطاء بن ابی رباح نے اور محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعد بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے روایت کر کے انکو خبر دی وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد نماز فجر کے دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کیا بھیج کر نماز تو نے دو مرتبہ پڑھی اسنے عرض کیا کہ آج سنت فجر میں نے نہ پڑھی تھی اسکو اب پڑھ لیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے اس حدیث کو لیث بن عقیل بن سعید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔



(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن لبید زیاد بن لبید کے بھتیجے ہیں۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہدین شریک رہے یہ ابن قریح کا قول ہے انکا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ ابن قاری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ حمید بن عبد الرحمن سے انھوں قیس بن عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام قبول کیا اور میں نے اپنی قوم کو بھی مسلمان کیا حضرت نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر کر دیا تھا انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی غزرہ بن عمیر بن وہب غفاری۔ بعض لوگ انھیں جہنی کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں خلیب عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی ہے کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو داؤد کو قیس بن ابی غزرہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے ایک روز بازار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چائے پاس تشریف لائے ہم بازار میں خرید فروخت کر رہے تھے ہم لوگ اپنے کو دلال کہتے تھے حضرت نے ہمارا نام اس سے بھی بہتر رکھا جو ہمارے خود اپنے لیے تجویز کیا تھا فرمایا کہ اے گروہ تجارتھاری اس بیع میں قسم کی آمیزش بہت ہوتی ہے لہذا اسکو صدقہ کے ساتھ مخلوط کر دو (یعنی لفع میں سے کچھ صدقہ دیدیا کرو) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن غریب۔ کنیت انکی ابو غریبہ تھی اجمعی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دی تھی۔ انکو مستغفری نے کتاب الو فود میں ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو غنیم تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے دیکھا تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے شعبہ نے عاصم احوال سے انھوں نے غنیم بن قیس اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے چند کلمات سنے تھے جو انھوں نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہے تھے ۵ الیٰ یویل علی محمد ۶ قد کنت حیاتہ مبقعہ ۷ ابیت لیلیٰ امنا الیٰ الغدہ ۸ النکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قاری ضہبی۔ دارقطنی نے انکو ذکر کیا ہے۔ جعفر بن زبیر نے قاسم بن ابی امامہ سے انھوں نے قیس بن قاری ضہبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ابن آدم کے گناہ پر چالیس دن تک مواخذہ نہیں کرتا تاکہ وہ توبہ کرے۔ یہ حدیث فردہ بن قیس سے بھی مروی ہے جو انکے نام میں بیان ہو چکی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قبیصہ۔ عبدان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بقیہ نے عبد اللہ مولای عثمان بن عفان سے انھوں نے عبد اللہ بن یحییٰ المانی سے انھوں نے قیس بن قبیصہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وصیت نہ کر لگا اسکو دوسرے مردوں سے بات کرنے کی اجازت نہ ملیگی۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا مردے بھی بات کرتے ہیں فرمایا ہاں وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کو بھی جاتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قہد۔ انصاری۔ نبی مالک بن نجار سے ہیں۔ یہ قیس بیٹے ہیں قہد بن ثعلبہ بن شمس بن مالک بن نجار کے۔ انصاری خزرجی ہیں۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ یہ قیس یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ قیس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں کچھ پسندیدہ نہ تھا۔ ابن ابی خثیمہ نے کہا ہے کہ یہ مصعب کی غلطی ہے۔ یحییٰ بن سعید کے دادا قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قہد کی کنیت ابو مریم اور نام عبد الغفار بن قاسم ہے انصاری کوئی ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خثیمہ کا قول ہے مصعب سے غلطی ہو گئی ہے سب لوگوں نے مصعب کے اس قول کو غلط کہا ہوا میرا ابو نصر نے کہا ہے کہ قیس بن قہد صحابی ہیں اسے قیس بن ابی حازم نے اور انکے بیٹے سلیم نے روایت کی ہے۔ بدر میں اور اسکے بعد غزوات شریک تھے۔ حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔

۱۱ ترجمہ۔ میری خرابی ہو عمر و صلی اللہ علیہ وسلم کے غم میں ۱۲ انکی زندگی میں میں آرام سے بیٹھا ہوا تھا ۱۳ شام سے صبح تک حسین سے سوتا تھا ۱۴ ۱۵ یہ حکم اُس وقت کا ہے جب کہ میراث کی فرضیت نہ تھی اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اپنے عزیزوں کے لیے وصیت کر جائے ۱۶



(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

حضرت علی کے ساتھ صحیفہ میں شریک تھے۔ ابن کلبی نے انکو ان لوگوں سے ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ صحیفہ میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی قیس بن اسلم۔ یہ قیس بیٹے بن صیفی کے انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ انھیں کے متعلق اس کے والد نے یہ شعر کہا تھا  
سے اقیس ان ہلک و انت حی فلا یحرم فواضلک العدیلم یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن کلب۔ انکا ذکر اطہار کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن کلاب۔ کلابی صحابی بن مین کے رہنے والے۔ انکی حدیث عبد اللہ بن حکیم ثانی سے مروی ہے۔ محمد بن عبد الحکیم نے سعید بن بشیر قریشی مصری سے جو مین کے ایک شخص تھے انھوں نے قیس بن کلاب کلابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ مکرمہ کی چھت پر یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ نے تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ہمیشہ کے لیے اسی طرح حرام کیے ہیں جیسے آج کے دن اس مہینہ میں اور جیسے یہ مہینہ اس سال میں یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک رجبی۔ اسے ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر بھیجی تھی اس تحریر کے بعد یہ اسلام لائے گئے تھے۔ عمرو بن بھلی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے کہنے والا ہے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک کو یہ خط بھیجا تھا  
سلام علیکم۔ ابابعد ذلک فانی استعملتک علی قومک عربہم وحمورہم وموالیہم واقطعتک بن ذرۃ نسا مانتی صارع و من مہب  
نیوان مانتی صارع مبارک ولعقبک ابد ابد ابد۔ قیس کہتے تھے کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ابد ابد ابد  
شہادہت محبوب ہو اس سے مجھے امید ہے کہ میری نسل ہمیشہ قائم رہے گی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

لے تحریر ہے کہ میں ہمدان اور تمہارے دو تو تمہاری ہمدان میں سے ایک ہمدان میں شرف و شرف مجھ کو ایسا ال ثواب کرتے رہنا ۱۲۰ سال یعنی اب ہم غزیری کو کسی ہمدان  
ال ہمدان میں اور لوگوں کو قس کہنا ۱۲۰ سالہ ترجمہ تم پر سلام ہو بعد اسے واضح ہو کہ میں نے تمکو تمہاری قوم پر خواہ بدی ہوں یا شہری یا غلام سب پر حاکم بنایا اور مقام نسا کے غلام سے  
دو صراع اور تنازعہ ان کے انکو سے دو صراع تمہارے سے مقرر کیے۔ یہ عطیہ تمہارے سے ہے اور تمہاری اولاد کے لیے ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ ۱۲۰

ابن مالک لائے کہا کہ حبان بن ابی بن مسلم بن قیس بن عمرو بن مالک بن لای ہمدانی ارجی اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لای ارجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبکہ آپ مکہ میں تھے حاضر ہوئے تھے اور ایک حدیث ذکر کی ہے ان سے ابن کلبی نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن انس - کنیت انکی ابو صرمہ تھی۔ انکا ذکر قیس بن صرمہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن محسر بن حارثہ کے ہمراہ اس لشکر میں جو ام قرقہ کی طرف گیا تھا یہ بھی تھے انھیں نے ام قرقہ کو گرفتار کیا اور اسے قتل کیا اور عبداللہ اور نعمان فرزند ان مسعدہ غزاری کو قتل کیا۔ ابن اسحاق نے انکا ایک شعر نقل کیا ہے جبکہ یہ غزوہ موتہ سے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ لوٹے۔ ام قرقہ کا نام فاطمہ بنت یزید بن ربیعہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن محسن - بعض لوگ انکو قیس بن حصن بن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بدر میں اور اصم بن شریک تھے ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکاء سے بدر کے ناموں کے متعلق روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک ثم من بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محسن بن خالد بن مخلد تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد تھی۔ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی احمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن خالد راہی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو میسرہ نہادندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی داؤد نے ابن جریج سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عثمان بن محمد بن قیس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد نے میرے ہاتھ میں ایک کوڑا دیکھا جس میں رستی نہ تھی تو انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے



فرمایا تھا کہ اپنے کوڑے کی رستی درست کر اللہ تعالیٰ جمیل ہو اور جمال کو دوست رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اور کہا کہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہو مگر اس روایت سے کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ قیس صحابی ہیں مگر شاید عثمان نے اپنے والد کے والد کی نسبت ایسا کہا ہو واللہ اعلم۔

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

محمد بن اشعث قیس کے دادا ہیں۔ محمد نے اپنے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہو احمد بن سبیار نے جعفر بن مسافر سے انھوں نے محمد بن قیس سے اسکو روایت کیا ہے یہ جعفر کا قول ہے جو مجھ سے بزرگی نے سمرقند میں بیان کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ محمد بن اشعث بن قیس کنڈی وہی امیر مشہور ہیں جو عبدالرحمن کے والد تھے جنھوں نے حجاج سے قتال کیا تھا اگر یہ وہی ہیں تو انکے دادا قیس صحابی نہیں ہیں اور اگر یہ کوئی اور ہیں تو میں انکو نہیں جانتا۔

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ قریشی مطلبی۔ کنیت انکی ابو محمد تھی۔ اور بعض لوگ ابوسائب بیان کرتے ہیں انکی والدہ عبد اللہ بن سبع بن مالک بن جنادہ کی بیٹی تھیں قبیلہ بنی عترہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے۔ یہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ اسکو ابن اسحاق نے مطلب بن عبد اللہ بن قیس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قیس بن مخزمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کی پیدائش ہوں ہم دونوں واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان مؤلفہ لقاوب میں سے تھے جبکہ اسلام آخر میں بہت اچھا ہو گیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین میں سوا و نہٹ نہیں دیے اور خیمہ میں آپ نے انکو پچاس وسق دیے تھے انکی آواز بہت بلند تھی کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ جھپٹتے تھے تو انکی آواز کوہ حرا پر سنائی دیتی تھی۔ انسے انکو دونوں بیٹے عبد اللہ اور محمد روایت کرتے ہیں۔ عبد اللہ بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور احد میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے قیس بن مخلد کا تذکرہ اپنی کتاب میں دو جگہ کیا ہو ایک جگہ تو یوں لکھا ہے

کہ قیس بن مخلد انصاری اور اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے شرکاء بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن مازن بن نجار سے قیس بن مخلد کا نام روایت کیا ہے اور دوسرے مقام میں یون لکھا ہے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن مازن بن نجاری بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ ابو موسیٰ نے چونکہ ایک جگہ قیس کو ثعلبہ بن مازن کا بیٹا لکھا ہوا دیکھا اور یہ دیکھا کہ وہ احد میں شریک ہو گئے تھے اور دوسری جگہ ثعلبہ اور مازن کے درمیان میں کسی نام دیکھے اور شہادت احد کا ذکر اس میں نہیں دیکھا لہذا انھوں نے ان کو دو شخص سمجھ لیا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں واللہ اعلم۔

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مسرکینانی شاعر کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد منہا بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے اور ابو موسیٰ نے انکو قیس بن مسعل عیمری لکھا ہے اور کہا ہے کہ عیمری منسوب ہے عیمر شریح بن عوف کنانی لیثی کی طرف۔ یہ بھائی ہیں کلب بن عوف کے اور اکثر بھائی کی طرف اگر وہ مشہور ہو نسبت کر دی جاتی ہو غزوہ جذام میں جو بمقام حمی ہوا تھا زید بن حارثہ کے ساتھ تھے اور غزوہ موتہ میں بھی شریک تھے اور اس دن انھوں نے ایک شہر بھی کہا تھا جسکو ابن اسحاق نے مغازی میں قتل کیا ہے اور انھوں نے مثل ابن کلبی کے انکا نام قیس بن مسر بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو قیس بن مسر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ زید بن حارثہ کے ساتھ ام قرفہ کے جہاد میں شریک تھے اور ام قرفہ کو انھیں نے قتل کیا تھا مگر ابو موسیٰ نے انکو قیس بن مسعل لکھا ہے۔ ابن بکولانے بھی ابو عمر کے موافق لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے جو لکھا ہے کہ مقام حمی میں غزوہ جذام میں یہ شریک تھے یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ زید کے ساتھ بنی فزارہ پر انھوں نے جہاد کیا تھا اور ام قرفہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں غزوہ مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں ہوئے ہیں دونوں میں جمع ممکن نہیں واللہ اعلم۔

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد حنفی۔ یزید بن معبد کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ اس کے بھائی یزید کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

### (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن کشوح کنیس انکی ابو شداد تھی۔ انکے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد یغوث کہتے ہیں اور بعض ہبیرہ



ابن ہلال اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ خود انکو بجائے قیس کے عبد یغوث بن ہبیرہ بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عامر بن علی بن اسلم بن امس بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث کہتے ہیں۔ یہ بجلی ہیں اور قبیلہ مراد کے حلیف ہیں یہ ابو عمر کا بیان ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن عبد یغوث بن کشوح لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور ابن کلبی نے قیس بن کشوح لکھ کر کہا ہے کہ کشوح کا نام ہبیرہ بن عبد یغوث بن غزیل بن بد ابن عامر بن عوتبان بن زاہر بن مراد تھا پس انھوں نے انکو قبیلہ مراد کی نسب میں کر دیا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ کشوح انکو اس سبب سے کہتے ہیں کہ انکے پہلو میں داغ دیا گیا تھا یا چوٹ آگئی تھی بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں صحابی نہیں ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا اسلام ابو بکر صدیق کے زمانہ میں ہوا ہے اور بقول بعض حضرت عمر کے زمانہ میں۔ یہی ہیں جنھوں نے اسود عنسی کے قتل میں فیروز کے ساتھ کوشش کی تھی اور انکو اسود نے قتل کر دیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے قبیلہ مذحج کے مسلم شہسوار تھے پھر عراق میں چلے گئے تھے اور وہاں حضرت سعد بن ابی وقاص کے مقدمتہ اکبیش تھے۔ قادیسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں انے کار نمایان ظاہر ہوئے نعمان بن مقرن کے ساتھ نہادند میں بھی شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ بڑے شہسوار اور جوان مرد اور شاعر تھے۔ عمرو بن معدیکرب کے بھانجے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اپنے ماموں سے مخالف رہتے تھے اور اسلام میں بھی دونوں میں باہم بغض رہا انھوں عمرو بن معدیکرب کی نسبت یہ شعر کہا تھا ۵

فلولا قیتنی لاقیت فترنا ۶ وودعت الحباب السلام

اسکے علاوہ اور اشعار بھی ہیں۔ انکی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ قبیلہ بجلیہ کے لوگوں نے انے کہا کہ امی ابوشہد آج ہمارا جھنڈا تم لو انھوں نے کہا کوئی دوسرا شخص تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے مگر ان لوگوں نے کہا کہ ہم تمھارے سوا کسی کو نہیں چاہتے انھوں نے کہا وا اللہ اگر میں لونگا تو پھر اس سنہری ڈھال والے کے ادھر نہ ٹھہرونگا۔ سنہری ڈھال حضرت معاویہ کے سر پر ایک شخص لگائے رہتا تھا۔ الغرض انھوں نے جھنڈا لیا اور لڑتے لڑتے حضرت معاویہ کے پاس پہنچے پس حضرت معاویہ کا ایک رومی غلام سامنے آیا اور اسنے ایک ضرب انکے پیر پر ایسی ماری کہ انکا پیر کٹ گیا مگر قیس نے اس رومی غلام کو قتل کر دیا اسکے بعد نیزوں میں یہ گھر گئے اور شہید ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قیس عبد یغوث کے بیٹے ہیں۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن متفوق۔ مغیرہ بن عبد اللہ شکرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں گئے کہتے تھے وہاں میں نے قیس بن متفوق کو دیکھا وہ یہ بیان کرتے تھے کہ قیس بن متفوق کا حلیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا میں نے انکو مکہ میں اور منی میں اور عرفات میں تلاش کیا کہیں نہ پایا آخر کوفہ کی مسجد میں مل گئے پھر سکے بعد پورا قصہ نقل کیا ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے کئی نام مروی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نشہ سلمیٰ۔ ابو معشر نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب اہل بدر کے ہاتھوں سے واقع ہوا جو واقع ہوا تو اہل عرب خصوصاً اہل نجد پر بڑا شاق تھا پھر جب غزوہ خندق کا واقعہ پیش آیا اور مشرکین اپنے شہر وں میں لوٹ گئے تو قیس بن نشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے آسمانوں کا حال پوچھا آپ نے ان سے سات آسمانوں کا اور فرشتوں کا اور انکی عبادت کا ذکر کیا اور زمین کا ذکر فرمایا اور جو کچھ زمین میں ہے اسکو بیان کیا پس یہ اسلام لائے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہا کہ اے بنی سلیم میں نے روم و فارس کا کلام سنا ہے اور عرب کے اور کاہنوں کے اشعار سنے ہیں اور قبیلہ حمیر کے لوگوں کی باتیں سنی ہیں مگر محمد کا کلام انہیں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے پس تم لوگ محمد کے بارے میں میری اطاعت کرو کیونکہ تم انکے مامون ہو دیکھو اگر فتحیاب ہو گئے تو تم سب ان سے نفع اٹھاؤ گے اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو عرب تم پر مشقیدی نکرینگے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قیس بن نشہ جنہوں نے آسمان وغیرہ کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا عباس بن مرداس کے چچا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ اصم بن عباس علی تھے مگر صحیح قیس بن نشہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان سکونی۔ اور بعض لوگ انکو حبسی کہتے ہیں۔ انکی حدیث اہل کوفہ و اہل بصرہ سے مروی ہے۔ ان سے ایاد بن لقیط اور زید بن علی یعنی ابوالقموں نے روایت کی ہے ابو نعیم اور ابو عمر نے اسے حدیث مذکورہ بالا روایت کی ہے اور ابن مند نے ابوالقموں فوالی حدیث روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے ان لوگوں میں سے ایک شخص نے جو قبیلہ عبد القیس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یعنی قیس ابن نعمان نے بیان کیا کہ قبیلہ عبد القیس کے لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ چھوہائے ہر تہا



پیش کیے تھے ابو القموس کہتے تھے کہ قیس بن نعمان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن پڑھنا شروع کیا تھا اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں اُسکو پورا کیا۔ اسے ایاد بن لقیط نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) غار کی طرف بقصد ہجرت گئے تو ایک غلام پر انکا گذر ہوا جو بکریاں چرا رہا تھا ان دونوں نے اُس سے دودھ طلب کیا اُس نے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہیں ہے جو دودھ ہی جاسکے پس حضرت نے ایک بکری کو پکڑ کر اُس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور ابو بکر نے اُسکو دودھ پھر سب لوگوں نے اُسکو پیا اُس چرواہے نے پوچھا کہ آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں محمد رسول اللہ ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان عبدی وفد عبد القیس کے ایک شخص یہ بھی ہیں۔ اسے ابو القموس نے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ہمیں عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے خالد بن عوف سے انھوں نے ابو القموس یعنی زید بن علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے وفد عبد القیس کے ایک شخص نے جکانام شاید قیس بن نعمان تھا بیان کیا کہ نقیہ اور مزفت اور دبا اور ختم میں نبی نہ پو بلکہ چرٹے کے طرف میں پو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور پہلے تذکرہ سے انکو علیحدہ کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اسے ایاد بن لقیط اور ابو القموس نے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابو ہریرہ کے دادا ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ بعض حفاظ حدیث نے شیخ سعید بن ابی الرجاء سے روایت کیا ہے۔ اور ابو ہشام رفاعی سے روایت ہے وہ حفص سے وہ اشعث سے وہ ابو ہریرہ وہ انکے دادا قیس سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے میں سحری کھا کر مسجد نبوی میں گیا اور حجرہ شریفہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا پھر مجھے کھانسی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ابوبکیلی ہیں میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا کہ آج میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہے فرمایا میں بھی روزہ کا ارادہ رکھتا ہوں (ابھی وقت سحری کھانیکا ہے) ہمارے مؤذن نے آج فجر سے پہلے اذان دیدی ہو شاید اسکی آنکھ میں کچھ فرق آگیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے ایسا ہی بیان کیا ہو مگر صحیح یہ ہے کہ ابو ہریرہ کے دادا شیبان تھے نہ قیس۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشیم شامی۔ بنی سلمہ بن لوی کے خاندان سے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے انکو سکمی بیان کیا ہے یعنی قبیہ بنی سلیم سے عبدالقادر سلمی کے دادا ہیں صحابی ہیں۔ ان سے عطیہ نے روایت کی ہو اور کہا ہے کہ بخاری نے انکو کتاب وحدان میں صحابہ میں ذکر کیا ہو مگر انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن وہز بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سودہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ اور بعض لوگ انکو قیس بن ابی ودیعہ کہتے ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور خراسان میں حکم بن عمرو کے ساتھ گئے تھے۔ اسکو حاکم ابو عبد اللہ نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ اسنے انکی اولاد نے روایت کی ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپ نے انکو انکی قوم پر سردار مقرر کیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انھوں نے سلمان نامی پہاڑ پر چڑھ کر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اور وہ سب مسلمان ہو گئے ان کے سر پر جس مقام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا وہاں کے ہال سفید نہ ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید جہنی۔ اسنے شعبی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اسکے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا شاید یہ گذشتہ ناموں میں سے کسی کا تذکرہ ہے۔ ام نائلہ نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس نامی ایک شخص کو پوچھا اور فرمایا کہ زمین میں اسکو ٹھکانا نہ ملے پس وہ جب کسی مقام میں جاتے تھے تو وہاں انکا قیام



نہ ہوتا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

قیس کی طرف منسوب ہیں۔ عمارہ بن عثمان بن حنیف نے قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے وہ کہتے تھے کہ آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی کرایا اور انکو ایک مرتبہ دھویا پھر اپنا منہ دھویا اور کہنیاں ایک مرتبہ دھوئیں پھر دھونے ہاتھ سے اپنے دونوں پیر ایک مرتبہ دھوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے مگر اسکی سند میں اختلاف ہے۔

(سیدنا) قیسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کثوم بن حبابہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت نہیں ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیظلی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن لوزان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حلدثہ بن خزرج بن عمرو۔ عمرو کا نام بنیت بن مالک بن اوس ہے۔ اوس بنی انصاری ہیں۔ انکی والدہ لبنی بنت رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ تھیں۔ بقول واقفی یہ اور انکے تین بیٹے عقبہ اور عبد اللہ اور عبد الرحمن احد میں شریک تھے اور تینوں جبر ابو عبیدہ میں شہید ہوئے اور انکے بھائی عباد بن قیظلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مگر احد میں شریک نہ تھے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی احد میں شریک تھے۔ حافظ ابو القاسم بن عساکر دمشق نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکو قیظلی ابن قیس لوزان بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور اجنادین میں شہید ہوئے تھے۔ ابن قدام نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) قین (رضی اللہ عنہ)

اشجعی ہیں۔ انکا ذکر حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے۔ اسکو یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قین اشجعی نے کہا کہ اوکھلی (ایک طرف ہو جسمین غلہ وغیرہ موصل سے کوٹا جاتا ہے) کا کیا حکم ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر اسکی کچھ اصل نہیں ہے۔

(سیدنا) قیوم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو یحییٰ بن۔ ازدی ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد القیوم رکھا ہے ہم صرف عین میں انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ انکی حدیث عبد الجبار بن یحییٰ بن فضال بن یحییٰ بن قیوم سے مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

## حرف الکاف باب الکاف الباء والشار

(سیدنا) کبائہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیظی۔ انصاری اوسی۔ بنی حارثہ کے خاندان سے ہیں۔ غزوہ احد میں شریک تھے۔ غرابہ میں اوس سے کسی کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) کبیش (رضی اللہ عنہ)

ابن ہودہ۔ بنی حارثہ بن سدوس بن سے۔ ایک شخص ہیں بن سہف بن عمر نے عبد اللہ بن عبد بن شبر سے انھوں نے ایاد بن لقیط سدوسی سے انھوں نے کبیش بن ہودہ جو بنی حارثہ بن سدوس کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ نے ایک تحریر انکو لکھ دی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ازدی۔ یہ کثیر بیٹے ابو کثیر کے ہیں صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل مصر میں ہے۔ ابن وہب نے حیو بن شریح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عقبہ بن سلم سے پوچھا کہ کیا آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے انھوں نے کہا کہ کثیر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ہم سب لوگوں کیلئے کھانا لایا گیا اور ہم نے کھایا اسکے بعد نماز کی تکبیر ہوئی پھر ہم نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو کثیر بن ابی کثیر بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو کثیر ازدی لکھا ہے۔ یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابو امین عازب کے مامون ہیں شعبی نے ہرا بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے مامون کا نام قلیل تھا



رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام کثیر رکھا اور فرمایا کہ ای کثیر ہم عید اسی کی قربانی نماز کے بعد کرے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں (سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد بن شاس بن ربیعہ بن رباح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن شیح بن فزارہ فزاری۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے یہ ہشام بن کلثی کا قول۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب۔ علی بن عبدالعزیز نے حجاج بن منہال سے انھوں نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ابو جعفر خطمی سے انھوں نے محمد بن کعب سے انھوں نے عمارہ بن خزمیہ سے انھوں نے کثیر بن سائب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ حنین میں (بحالت کفر جنگ میں گرفتار ہو گئے اور) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے پس جب قدر لوگ بالغ تھے وہ قتل کر دیے گئے اور نابالغ چھوڑ دیے گئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو مسلم کجی نے حجاج سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ جنگ قرظہ کا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ حنین میں تو کوئی بھی قتل نہیں کیا گیا نہ بالغ نہ نابالغ۔ میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد عبدی حکم بن رفید نے روایت کی ہے کہ مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں انکے دادا عباد بن عمرو بن شیبان سے انھوں نے کثیر بن سعد عبدی سے جو قبیلہ بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے اور آپ نے انکو ایک زمین عمیق نامی جو ملک شام مقام بیت جبر میں تھی دی تھی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب حاشی۔ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہی ہیں جنھوں نے قادسیہ میں جالیوں فارسی کو قتل کیا تھا۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت بن معذ کرب۔ کنہی۔ انکا شمار بنی جمح میں ہے کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے زبید بن صلت کے بھائی ہیں۔ انکا نام قلیل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام کثیر رکھا۔ عبید اللہ بن عمر بن نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن صلت کا نام پہلے قلیل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

انکا نام کثیر رکھا اور مطیع بن اسود کا نام عاصی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام مطیع رکھا اور ام حاصم خواہ حضرت عمر کا نام حاصیہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام جمیلہ رکھا حضرت اچھے نام سے فال نیک لیتے تھے۔  
کثیر نے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں سب سے پہلی ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوئے تھے کنیت انکی ابو تمام ہوا انکی والدہ ایک رومی کنیز تھیں اور بقول بعض انکی والدہ کا نام حمیرہ تھا۔ بڑے فقیہ اور فاضل تھے۔ انسہ عبدالرحمن اعرج نے اور ابن شہاب نے روایت کی ہے۔ زید بن ابیہ نے عباس بن کثیر بن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور عبداللہ و عبید اللہ و عثم کو جمع کرتے تھے اور اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص سب سے پہلے میرے پاس پہنچ جائیگا وہ سلفان چیز لیگی۔ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر اسمین کلام ہے کیونکہ جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوا وہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت اسکو بلائین اور وہ چلا آئے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ۔ بقول بعض بخاری نے انکو ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسطرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سلمی۔ بنی اسد کے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بنی عبد شمس کے حلیف تھے اور بنی اسد بھی بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے زیاد نے اسکو روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ غزوہ بدر میں انکے دونوں بھائی ساکب اور ثقف بھی شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ سوا اس روایت کے اور کسی روایت میں میں نے کثیر کا نام نہیں دیکھا۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص طلب علم کیلئے سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ ابن قانع کا قول ہے مگر یہ غلط ہے یہ روایت دراصل کثیر بن قیس سے مروی ہے اور وہ ابوالدرداء سے روایت کرتے ہیں واللہ اعلم۔

۱۲ جسطرح کہ مذکور کن کہار میں گھلاتے ہیں اسی حالت کا ذکر ہے ۱۲



(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مسرہ۔ عیدان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے قتیبہ نے لیث سے انھوں نے معاویہ بن صامح سے انھوں نے ابوالزامہ ریت سے انھوں نے  
کثیر بن مروہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلطان زمین میں خدا کا مہر ہے کہ ہر مظلوم اس کے  
سایہ میں پناہ لیتا ہے لہذا اگر وہ عدل کرے گا تو اسکو ثواب ملے گا اور رعیت پر اسکا شکر واجب ہے اور اگر وہ ظلم کرے گا تو اس پر گناہ ہوگا اور  
رعیت کو صبر کرنا چاہیے جب بادشاہ لوگ ظلم کرتے ہیں تو زمین میں قحط پڑ جاتا ہے اور رب کو توبہ ہو جاتی ہے تو موسیٰ اہلک ہو جاتا  
ہے اور جب زنا خلائیہ ہونے لگتی ہے تو فقر و مسکنت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور جب بدخمدی کیجاتی ہے تو دشمن کا غلبہ ہو جاتا ہے انکا تذکرہ  
ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کثیر کو ابوموسیٰ کے بوا اور کسی نے صحابہ میں نہیں ذکر کیا

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

بخاری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت عباس کے بیٹے ہیں جبکا ذکر اوپر ہو چکا ہے لکھتے ہیں جعفر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
جب فرض نماز پڑھ چکے تھے اور اسکے بعد کچھ نوافل پڑھنا چاہتے تھے تو بائیں طرف ہٹ جاتے تھے اور جب قدری چاہتا تھا پڑھتا  
تھے اور اپنے اصحاب کو بھی اپنے حکم دیا تھا کہ بائیں طرف ہٹ جا یا کریں واپس ہٹ کر نہ ہٹا کریں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا  
(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ حسن بن عبد الرحمن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے کثیر سے کہا  
جو صحابی تھے آج انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

## باب الکاف والذال والراء

(سیدنا) کدن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اور بعض لوگ انکو ابن جلد کہتے ہیں غنکی ہیں اور بقول بعض غنکی فلسطین میں رہتے تھے انکی حدیث غنکی لاؤچی ہے۔ یہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی انہوں نے انکے بیٹے کفایت بن کدن نے روایت کی ہے کہ  
کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہوں سے آیا اور میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ہاتھ پر اسلام لایا۔  
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کدیر (رضی اللہ عنہ)

بخاری۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکے والد کا نام قتادہ تھا۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے کوئی کہتے تھے

انہی ابو اسحاق ہبسی نے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیبہ ابو الفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے شعبہ نے بیان کیا وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے میں نے کدری بنی سے سنا ابو اسحاق کہتے تھے مجھے کدری سے ہوئے پچاس برس ہو گئے اور شعبہ کہتے تھے مجھے ابو اسحاق سے سنے ہوئے پچاس سال ہوئے ابو داؤد کہتے تھے مجھے شعبہ سے سنے ہوئے پچاس سال ہوئے غرض وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اسے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی کام ایسا بتائیے جو مجھ کو جنت میں لیجائے کہ میں فرمایا ٹھیک بات کہا کرو اور تمہاری حاجت جس قدر زائد ہو کرے کیلو دیکھا کرو اسے عرض کیا کہ اگر ایسا نکر سکون تو اپنے فرمایا لوگوں کو کھانا کھلا کر اور ہر شخص کو سلام کیا کرو اسے کہا اگر ایسا بھی نکر سکون تو اپنے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں اسے کہا ہاں ہیں تو اپنے فرمایا کہ ایک اونٹ نہیں لیو اور ڈول لیو اور جن لوگوں کو دوسرے دن پانی ملتا ہوا انکو پانی پلاؤ جب وہ آئیں اور جب وہ نہوں تو انکا کام کر دیا کرو امید ہے کہ تمہارا اونٹ بیکار نہ ہونے پائیگا اور تمہارا ڈول پھٹنے نہ پائیگا کہ جنت تمہارے لیے واجب ہو جائیگی۔ یہ حدیث ابو اسحاق کی روایت سے مشہور ہے اور ابو اسحاق سے اسکو عمر اور ثوری اور قطرب بن خلیفہ اور یزید بن عطار وغیرہم نے روایت کیا ہے ازکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے نزدیک انکی حدیث مرسل۔

(سیدنا) کرامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت انصاری صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے ابن کلی نے انکا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی نے انکی بیٹی میمونہ نے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی ہے یزید بن ہارون نے عبداللہ بن یزید بن مقسم سے انخون نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انخون نے میمونہ بنت کرم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا آپ کے ہاتھ میں ایک درہ تھا جیسا معلون کے ہاتھ میں ہوتا ہے لوگوں کے رفتار کی آواز سے زمین گونج مئی تھی میرے والد آپ کے قریب گئے اور انخون نے آپکا قدم مبارک پکڑ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے اپنی اونٹنی روک لی میمونہ کہتی تھیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ آپ کے پاسے مبارک کے بیچ کی انگلی باقی سب انگلیوں سے بڑی تھی۔ میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میں بیش عسران میں شریک تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیش کو بچا لیا اسی بیش میں طارق بن رقیع نے کہا تھا کہ کون شخص مجھے اپنا نیزہ مع اسکے ثواب کے دیتا ہے آج ہم یہ مذبح طارق بن رقیع کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہمیں ابن ابی جبہ نے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے



والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحور یرث یعنی حفص نے جو عثمان بن ابی العاص کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عبدالرحمن بن لعلی بن کعب بن میمونہ بنت کرم سے انھوں نے اپنے والد کرم بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی آپس میں متعلق جو انھوں نے نہانہ جاہلیت میں کی تھی مسالہ پوچھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ مذکر کسی نیت کیلئے تھی میرے والد سے عرض کیا کہ نہیں بلکہ اللہ کے لئے تھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے لیے جو نذر تھی اسکو پورا کرو اسکا ثواب ملیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی السناہل۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی سائب کہتے ہیں۔ انصاری ہیں۔ صحابی ہیں مدینہ میں رہتے تھے۔ انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ قرہ بن ابی المعز نے قاسم بن مالک مزی سے انھوں نے عبدالرحمن بن اسحاق سے انھوں نے اپنے والد کرم بن ابی سائب انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ ایک ضرورت سے مدینہ کی طرف گیا یہ وہ نہانہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا کہ میں شروع ہو چلا تھا اتفاقاً ہکورات کے وقت ایک چرواہا کے یہاں رہنا پڑا شفت شیلو ایک بھیڑ یا آیا اور اسے بکری کا بچہ اٹھا لیا چرواہا یہ دیکھ کر اٹھا اور اسے کہا کہ ای عامر لوادی نام ایک جن کا ہوا اپنے پڑوسی کی مدد کر پس ایک آواز دینے والے نے جسکی صورت نے میں دیکھی کہا کہ ای بھیڑ ہے اسکو چھوڑ دے فوراً وہ بکری کا بچہ دوڑتا ہوا گلہ میں لگیا اور اس کے کہیں زخم نہ تھا ایسے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بات نازل ہوئی فَاِنَّكَ اَنْ رَجَالَ مِنْ الْاَنْسَابِ يُوْذُوْنَ بِرَجَالٍ فِرَادٍ وَهُمْ رَهْبًا اَكَا تَذَكَّرَ تَيْنُوْنَ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ثقفی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو خوشی لکھا ہوا اور کہا ہے کہ ابو حاتم نے انکے اور کرم بن سفیان کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ طہانی نے بھی ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ ان دونوں کی حدیث بلفظ ایک ہے انکی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے ابو نعیم بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے کرم بن قیس سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ جکا نام ابو جہ تھا چلا انھوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے عاریتا دید و بین نے کہا اس شرط پر دوں گا کہ اپنی بیٹی کا نکاح مجھے کر دے اسدن گرمی بہت تھی ابو ثعلبہ نے کہا اچھا جوتیاں مجھے دید و بین نے اسکا نکاح تمھارے ساتھ کر دیا بعد اسکے جب گھر پہنچے تو ابو ثعلبہ نے میری جوتیاں مجھے واپس بھیج دیں اور کہا کہ میں نکاح نکروں گا میں نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا

۱۵ ترجمہ اور بیجا کہ انسان جنوں سے بچاؤ مانگتے تھے مگر ان جنوں نے انکی ہلاکت زیادہ کر دی ۱۲



آپ نے فرمایا اُسکو چھوڑ دو تمہارے لیے ہمیں بہتری نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے یہ نذر کی تھی کہ فلاں مقام میں کچھ اونٹ قربانی کرونگا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو جو نذر پوری نہیں کی جاتی وہ وہ ہو جو صلہ رحم کے قطع کرنے میں ہو یا اُس چیز میں جو ہمیں ابن آدم کا اختیار نہیں ہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں باوجودیکہ انھوں نے کریم بن سفیان کو ثقفی بیان کیا ہے اور انکو خوشی بیان کیا ہے ایک تعجب کی بات ہے اگر وہ ان دونوں کو ثقفی بیان کرتے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا تو بیشک ایک بات ہوتی واللہ اعلم۔

(سیدنا) کر دوس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر اور حسن بن سفیان اور عبد اللہ بن ابی داؤد نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر اور لوگوں نے انکی مخالفت کی ہے۔ ان ابو وائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو کچھ اللہ عزوجل نے نازل کیا ہے ہمیں یہ بھی تھا کہ اللہ کسی بندہ کو صیبت بتلا کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسے زیادتی آواز سنے۔ اور مروان بن سالم نے ابن کر دوس بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عیدین کی شب اور پندرھویں شعبان شب کو عبادت کی اُسکا قلب نہ مرے گا جبکہ اور سب قلوب مر جائیں گے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کر دوس (رضی اللہ عنہ)

عبدان نے اور علی بن سعید عسکری نے اور ابن شاہین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ احمد بن سیار نے ابو عبیدہ بن جری سے انھوں نے مفضل بن فضالہ قتبانی یعنی ابو معاویہ سے انھوں نے عیسیٰ بن ابراہیم سے انھوں نے سلمہ بن سلیمان جزی سے انھوں نے شداد بن سالم سے انھوں نے ابن کر دوس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عیدین اور نصف شعبان کی شب میں شب بیداری کرے اُسکا قلوب نہ مرے گا جس دن کہ او قلوب جائیں گے اس حدیث کو یحییٰ بن کثیر نے فضل بن فضالہ سے روایت کیا اور انھوں نے بجای شداد بن سالم کے مروان بن سالم کا نام لیا ہے اور حسن بن سفیان نے احمد بن سیار سے اسکو اس طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے یہ حدیث اس تذکرہ میں لکھی ہے اور اسکو کر دوس ابن عمر کے تذکرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے مگر ابونعیم نے یہ حدیث کر دوس بن عمرو کے تذکرہ میں لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر نہیں معلوم کہ ابوموسیٰ نے انکو کیسے دو سمجھ لیا۔ ابونعیم نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور پہلے نام کا تذکرہ ہی نہیں لکھا یہ نام بھی ایسا ہی ہے کہ بت کم سنے میں ہے

(سیدنا) کر دوس (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہتا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں ابن شاہین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ وہب بن جریر نے



شعبہ سے انھوں نے عبدالملک بن بیسہ سے انھوں نے کر دوس سے جو صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجلس ذکر میں بیٹھا مجھے چار غلاموں کے آواز دہرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اس حدیث کو علی بن جبہ شعبہ سے انھوں نے عبدالملک سے انھوں نے کر دوس صحابی سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ خود کر دوس ہی قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ سے لکھا ہے۔

(سیدنا) کر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسامہ۔ بعض لوگ انکو ابن سامہ کہتے ہیں۔ بنی عامر بن صعصعہ ہیں بعض لوگ انکو ابن سلمیٰ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نابغہ جعدی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے ہمیں ابو الفرج بن محمود نے کتابہ لہی سند کے ساتھ ابن ابی عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن ہشیر یعنی ابو حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن راشد نے رجال بن شذریہ روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے کر دوس روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ ہی عامر پر لعنت فرمائیے حضرت نے فرمایا میں لعنت کرنے والا ہوں کہ میں بھیجا گیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو زکریا نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کر کے لکھا ہے مالک نے انکا تذکرہ کریم کے نام میں لکھا ہے ایک نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کر کہتے ہیں اور بعض لوگ کریم ابن سندہ نے انکو کریم بن سلمہ بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے لفظ صحیح سامہ ہے نہ سلمہ۔

(سیدنا) کر (رضی اللہ عنہ)

تیسری۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابو حاتم اور حنفی وغیرہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اسحاق بن منصور نے ناقد انھوں نے عبد بن بدیل سے انھوں نے بنت کریم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے اس پہاڑ پر کھڑے ہوئے دیکھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں جنھوں نے پورے پہاڑ کو بھر لیا تھا یہ ابن سندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے کریم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہاڑ کے پیچھے حدیبیہ کے دن دیکھا تھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازہ اپنی سند کے ساتھ ابن ابی حاتم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسلم بن وارہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نافع بن عمر نے عبد اللہ بن بدیل سے یا ایک چچ سے انھوں نے بنت کریم سے انھوں نے اپنے والد سے کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حدیبیہ کے پہاڑ پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پہاڑ کے پیچھے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ کے پیچھے دو صفیں مقتدون کی تھیں جنھوں نے اس میدان کو یعنی وادی حدیبیہ کو بھر لیا تھا اس روایت سے بھی ابو نعیم کے



ابن جابر بن جہیل اور لقبول بعض حمل بن لاجب بن حبیب بن عمرو بن غیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری ہجرت کے بعد اسلام لائے تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ کرز بن جابر فہری نے ایک مرتبہ مدینہ میں شجخون مارا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب کیلئے تشریف لگے یہاں تک کہ وادی صفوان تک پہنچ گئے مگر یہ نہیں ملے اسکے بعد یہ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا سردار بنایا تھا جسکو قبیلہ عرینہ کے تعاقب پر آپ نے مامور کیا تھا۔ قبیلہ عرینہ کے لوگوں نے صدقہ کے اونٹ لے لیے تھے اور چرواہے کو قتل کر دیا تھا کرز کی شہادت فتح مکہ سنہ ہجری میں ہوئی۔ ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انخون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب فتح مکہ کے دن کفار سے اور مسلمانوں سے یعنی حضرت خالد بن ولید کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا تو کرز بن جابر بن حمل اور حبیش جو دونوں حضرت خالد کے لشکر میں تھے مگر لشکر سے علیحدہ ہو کر دوسرے راستہ میں جا رہے تھے دونوں شہید ہو گئے پہلے حبیش شہید ہوئے تو کرز نے انکو اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ کر لٹا شروع کیا اور بطور رجز کے کہتے تھے ۵ قد علقت سفرا سن بنی فہر بن نقیۃ الوجہ

نقیۃ الصدۃ لاضر بن الیوم عن ابی صخر حبیش کی کنیت ابو صخر تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ابن حلقمہ بن ہلال بن جریر بن عبد شمس بن حلیل بن حبیشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ - ربیعہ کا نام خزاعی - کعبی ہیں -  
یہی عمرو بن لُحی قبیلہ خزاعہ کے جدا مجد ہیں - زہری نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے اور عمرو نے انکو کرز بن حبیش لکھا ہے یہ  
کرز فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور ربیعہ عمرانی تھے - یہی ہیں جنھوں نے حرم کی نشانیاں حضرت معاویہ کی خلافت میں جبکہ مروان  
بن حکم مدینہ کا حاکم تھا قائم کی تھیں - ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم اور ابو محمد یعنی عبدالغریز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی  
برکات بن ابراہیم بن طاہر عشوعی وغیرہا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی حافظ علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں  
ہمیں ابوالحسن یعنی محمد اور ابوبکر یعنی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن باذویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل  
یعنی محمد بن علی سہلکی بستانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حیرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عتبہ یعنی احمد بن فرج نے

Marfat.com



(سیدنا) کمر (رضی اللہ عنہ)

ابن دبرہ حارثی۔ عبان نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں ایک حدیث بھی انکی لکھی ہے جسکو انھوں نے  
مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

انے عبد اللہ بن ولید نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(اسیدنا) کرمہ (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہین مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا ذکر ایک حدیث میں جو ہم سے بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسماعیل سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن انھون نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ مال غنیمت پر ایک شخص متعین تھے جنکو لوگ کر رہتے تھے جب وہ میرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں جائیگا لوگوں نے جاکر دیکھا تو ایک عبا (مال غنیمت کی) انھون نے چرائی تھی بخاری نے کہا یہ کہ ابن سلامہ نے بھی اکانام کر کرہ بیان کیا ہے۔

(سیدنا کریم رضی اللہ عنہ)

ابن ابرہہ۔ انکے صحابی ہونہیں کلام ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی روایت نہیں دیکھی مگر صحابہ سے حضرت خذیفہ بن یمان  
ابو الدرداء سے ابو ریحانہ سے اور انسے شام کے بڑے بڑے تابعین نے روایت کی ہے کعبہ بن حبار نے سلیم بن عامر نے مرہ بن کعب  
وغیرہ نے۔ ستغفری نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ابو حاتم کے نزدیک ثابت نہیں ہے بخاری نے انکی کثیت اور راہد بیان کی ہے

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا کریم (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ابان بن یزید نے یحییٰ بن کثیر سے انھوں نے فرید سے انھوں نے ابو سلام سے انھوں نے کریم غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو مبارک ہو پنج چیزیں ہیں ان اعمال میں کس قدر روزنی اور زبان پر کس قدر ہلکی ہیں ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ پنج چیزیں کون ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور فرزند صالح جسکو خدا موت دیدے اور اسکا والد صبر کرے۔ اس حدیث کو دستوائی نے یحییٰ سے انھوں نے ابو سلام سے انھوں نے ابو امامہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ابو سلام دو تھے ایک ابو سلام کبیر جنکا نام ممطور حبشی تھا اور وہ تابعین میں سے دوسرے ابو سلام صغیر انکا نام زید تھا پس اس سند میں زید عن ابی سلام غلط ہے کیونکہ زید ہی کی کنیت ابو سلام ہے۔

(سیدنا کریم (رضی اللہ عنہ)

ابن اسامہ۔ اور بعض لوگ بن اسامہ کہتے ہیں عامری ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کریم بن سلمہ صحابی ہیں انکا شمار اہل بصرہ کے خاندان بنی عامر میں ہے اور بعض لوگ انکو کریم بن اسامہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ کریم کے نام میں گذر چکا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا کریم (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ انکی حدیث کی سند میں کلام ہے عتبہ بن قیس نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے خالد بن جزی سے انھوں نے اپنے بھائی کریم بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خنشاں ارض کا مسالہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن داؤد نے کثیر بن عبید سے انھوں نے بقیہ سے روایت کیا ہے مگر یہ غلط ہے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عبد الکریم بصری سے انھوں نے حبان بن جزی سے انھوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا کریم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ سزا رہ کے دو ایمین۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے واللہ اعلم۔

سلم یعنی حشرات ارض کے منہق کہ انکا ہانا حلال ہے یا حرام۔ ۱۲



## باب الکاف مع الشین والعین

(سیدنا) کشذ (رضی اللہ عنہ)

جہنی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انکی حدیث محمد بن عمرو اقدی نے عبد العزیز بن عمران سے انھوں نے  
واقد بن عبد اللہ سے انھوں نے کشذ جہنی سے روایت کی جو بشرطیکہ محفوظ ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبد اللہ بن سلیمان نے بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن مالک نہیں  
ہیں اور انھوں نے ابن نمیر سے انھوں نے حجاج سے انھوں نے نافع سے انھوں نے کعب انصاری سے  
روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک لونڈی نے پتھر سے کسی جانور کو ذبح کر دیا آپ نے  
فرمایا کچھ حرج نہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن جاز بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ۔ اور بعض لوگ انکے والد  
کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں جاز بن مالک بن ثعلبہ جہنی اور بعض لوگ انکا نام حمان بیان کرتے ہیں اور بقول  
بعض یہ غسانی ہیں بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے حلیف اور بقول بعض بنی طریف بن خزرج کے حلیف ہیں  
ابن شہاب نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان کعب بن خزرج سے غزوہ بدر میں شریک تھے کعب بن  
جاز بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قبیلہ غسان کے تھے مگر کعب بن خزرج کے حلیف تھے اور ابن اسحاق نے  
ان انصار کے نام میں جو قبیلہ طریف بن خزرج سے غزوہ بدر میں شریک تھے کعب بن جاز بن ثعلبہ کا نام لکھا ہے اور  
کہا ہے کہ یہ بنی طریف کے حلیف تھے قبیلہ جہینہ کے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بقول  
بعض یہ بنی طریف کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا خیال ہے بنی طریف اور بنی اور بنی ساعدہ اور بن  
حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں ابن کلبی نے بھی ابن اسحاق کے موافق انکو جہنی لکھا ہے اور وار قطنی نے انکے والد کا  
نام حمان بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

۱۵ بعض پتھروں کے کنارہ پتے ہوتے ہیں وہ بالکل چاقو چھری کا کام دیتے ہیں ۱۲





دروازے پر بٹھلا دیا اور مسجد کے اندر گئے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پیچ میں بیٹھے ہوں اور کبھی اسکی طرف ملتفت ہو کر اس سے باتیں کرتے ہیں اور کبھی اسکی طرف ملتفت ہوتے ہیں کعب کہتے تھے میں نے اس قرینہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور میں آپ کے قریب جا کے بیٹھا اور اپنا اسلام ظاہر کیا اور عرض کیا کہ مجھے امان دیجیے آپ نے فرمایا تم کون ہو میں نے عرض کیا کہ کعب بن زہیر آپ نے فرمایا تمہیں نے یہ اشعار نظم کیے ہیں اور آپ نے حضرت ابو بکر صدیق کو اشارہ کیا کہ ان اشعار کو پڑھو چنانچہ انھوں نے وہ اشعار پڑھے جب یہ مصرعہ پڑھا گیا وہ انہلک اٹھا اور منہا و علقا کہ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ میں نے بجا سے مامور کے لفظ مامون کہا تھا اسکے بعد پھر انھوں نے اپنا قصیدہ نعتیہ سنایا ۵

یا نبی سعاد فقلبی الیوم بتول تیم اثر ہام یفند مکیول ان الرسول السیف لیستغاربہ مہند من سیوف المد مہلول  
انبئت ان رسول اللہ وعدنی والعفو عند رسول اللہ مامول

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر حاضرین کو اشارہ کیا کہ سنو چنانکہ کہ انھوں نے اپنا قصیدہ پورا کیا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے ہیں اب طائف سے واپس تشریف لائے تھے انکے عمدہ اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں ۵

لو کنت اعجب من شئی لا عجبنی سعی الفتی وہو مجتہدہ القدر لیسعی الفتی لامور لیسین ید رکھا والنفس واحدۃ والہم منتشر  
والمرء ما عاش مدودہ ام لا تنقہ العین حتی ملتی الاثر

نیز اشعار ذیل بھی انکے عمدہ کلام میں ہیں۔

ان کنت لا ترہب ذمی لما تعرف من صغی عن الجاہل فاش سکوتی اذا نامضت فیک لم یسوع غنی القائل  
قال سابع الزام شریک لم وطعم الماکول کالاکل مقالۃ السود الے الہا اسرع من منحد سائل  
ومن دعا الناس الے ذمہ ذمہ بالحق و بالباطل

۱۰ سعاد (نامی مجبور) نے جدائی اختیار کی جس سے میل دل چین ہے۔ اسکے بعد نہایت ذلت ہو اور اس قیدی کا فدیہ نہیں دیا جاسکتا۔ بیشک رسول ایک تلوار ہیں جنکی روشنی پھیل رہی ہے خدا کی تلوار وہ نہیں ہے ایک برہنہ شمشیر ہے مجھ خبر دیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ڈر دیا اگر رسول اللہ سے بخشش کی امید ہے۔ ۱۱ اگر مجھ کو کسی چیز پر تعجب ہو تا تو آدمی کی اس کوشش پر حیرت و تعجب ہوتا جس کے خلاف تقدیر میں ثابت ہو چکا ہے آدمی ایسی باتوں کے لیے کوشش کرتا ہے جنکو وہ پانہیں سکتا نفس ایک ہی ہے۔ اور بقا صدمت ہیں۔ آدمی جب تک زندہ رہیگا ہوس کم تر ہوگی اثر نہیں جاتا جب تک نشان رہتا ہے۔ ۱۲ اگر تو میرا مذمت نہ ڈرتا ہواں سبب کہ جاہلون میرے عراض کو جانتا ہے مگر مجھے میری سکونت سے ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ میں یہودہ گویاں تیری سنتا ہوں سننے والا برائی کرنے والے کا شریک ہے کسی چیز کا کلامیوا لاشل کہا میوا کہ ہے۔ بری بات اسکے اہل تک سیال چیز سے بھی تیز پہنچ جاتی جو لوگوں کو اپنی مذمت کی طرف بلاتا ہو لوگ اسکو حق و باطل غرض ہر طرح بڑا کہنے لگتے ہیں ۱۳

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک چادر عنایت فرمائی تھی جو اب تک شاہان اسلام کے پاس ہوائے والد زہیر کی وفات بعثت سے چھ برس پہلے ہو گئی ہو۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری بخاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی کا قول ہے۔ ابن کلبی نے کہا کہ انکی شہادت غزوہ خندق میں ہوئی واقعہ میں نے بیان کیا کہ غزوہ خندق میں انکو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا اور ابن اسحاق نے کہا کہ غزوہ خندق میں ایک نامعلوم تیرانکے لگ گیا تھا اسی سے شہید ہو گئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نامعلوم تیر جسکے لگا تھا وہ امیہ بن ربیعہ بن صخر دولی تھے جو ہر معونہ کے واقعہ میں بچ گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن قیس۔ انصاری۔ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا کہ کعب بن زید کو بعض لوگ زید بن کعب کہتے ہیں۔ انھوں نے قبیلہ غفار کی اس عورت کا قصہ روایت کیا ہے جسکے جسم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید داغ دیکھا تھا اور فرمایا تھا کہ نوابنے لپڑے پہن لے اور اپنے عزیز دن سے جا کے بچا۔ (اس عورت سے حضرت نے نکاح کیا تھا) انسے جمیل بن قیس نے روایت کی ہے مگر اس روایت میں اضطراب بہت ہے۔ ابو عمر نے انکا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اگر ابو نعیم کی طرح نہ بھی انکا نسب اس سے زیادہ بیان کرے تو معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا یا کوئی اور ہیں ابو نعیم نے ابن اسحاق سے انصار کے ان ناموں میں جو انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے بدر میں شریک تھے قیس بن مالک کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے قاسم بن مالک مزنی یعنی ابو جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جمیل بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے میں انصار کے ایک شیخ کی صحبت میں رہا ہوں جو صحابی تھے انکا نام کعب بن زید یا زید بن کعب تھا وہ مجھے بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مگر جب آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور بستر پر لیٹے تو دیکھا کہ اس کے پہلو میں ایک سفید داغ ہے تو آپ بستر سے اٹھ گئے



اور فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن لو اور جس قدر آپنے اس عورت کو دیا تھا اس میں سے کچھ واپس نہیں لیا۔ اس حدیث کو نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اسی طرح روایت کیا جو اور محمد بن فضیل نے جمیل سے انھوں نے عبد اللہ بن کعب سے روایت کیا جو اور اسماعیل بن زکریا نے اور قاسم بن غصن نے جمیل سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے اسکو روایت کیا جو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

تین کہتا ہوں کہ اگر غفاری عورت کا قصہ اسے مروی نہ ہوتا تو یہ کعب اور وہ کعب جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہوتے کیونکہ نسب اور قبیلہ دونوں کا ایک ہوا اور بدر میں دونوں شریک تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم - قرظی - ثم الاوسی - بنی قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف ہیں۔ یہ قریظہ کے ان قیدیوں میں سے ہیں۔ جو نابالغ ہونے کے باعث سے قتل نہ کیے گئے تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ محمد بن کعب قرظی کے والد ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول جو اور ابن مندہ نے کہا جو کہ کعب بن سلیم قرظی جو محمد کے والد ہیں انکی حدیث حاتم بن اسماعیل نے جمید بن عبد الرحمن سے انھوں نے موسیٰ بن عبد الرحمن سے انھوں نے محمد بن کعب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو ابو نعیم نے ابن مندہ کا یہ کلام نقل کر کے کہا جو کہ یہ غلط ہو کیونکہ محمد بن کعب نے اپنے والد سے روایت نہیں کی بلکہ موسیٰ کے والد یعنی عبد الرحمن سے روایت کی ہو خود ابن مندہ نے بھی اسکو صحیح طریقہ پر عبد الرحمن خطمی کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن سور بن بکر بن عبد بن ثعلبہ بن سلیم بن ذہل بن لقیط بن حارث بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عثمان ابن عبد اللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن نصر بن ازد ازدی۔ بیان کیا گیا ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ بصرہ کے قاضی تھے حضرت عمر بن خطاب نے انکو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ محمد بن سیرین نے انکے بہت سے احکام اور احادیث نقل کی ہیں۔ شعبی نے روایت کی جو کہ کعب بن سور ایک روز حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت آئی اور اُس نے کہا میں اپنے شوہر سے زیادہ بزرگ کسی کو نہیں دیکھا شب بھر تو وہ عبادت کرتے ہیں اور ایسی سخت گرمی کے زمانے میں بھی ہر روز روزہ رکھتے ہیں کبھی ناغہ نہیں کرتے پس حضرت عمر نے اس عورت کے لیے دعائے مغفرت کی اور اُسکی تعریف کی اور فرمایا کہ تو تعریف کی زیادہ مستحق ہو وہ عورت شرمندہ ہو کر چلی گئی کعب بن سور نے کہا یا امیر المومنین آپنے اس عورت کی مصیبت دور نہ کی وہ اپنی مصیبت دور کرنے

کے لیے آپ کے پاس آئی تھی حضرت عمرؓ نے کہا ایسی بات ہے انھوں نے کہا ان پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس عورت کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ وہ واپس لائی گئی حضرت عمرؓ نے فرمایا سچ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں کعب کہتے ہیں کہ تم میرے پاس اپنے شوہر کی شکایت کرنے آئی تھیں کہ وہ تمہارے بستر سے علیحدہ رہتا ہے اس عورت نے کہا ہاں یہی بات ہو میں ایک جوان عورت ہوں اور میں بھی وہی چاہتی ہوں جو اور عورتیں چاہتی ہیں میں حضرت عمرؓ نے اُسکے شوہر کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو کعب سے فرمایا کہ تم ان دونوں کے درمیان میں فیصلہ کرو و انھوں نے کہا کہ امیر المؤمنین فیصلہ کرنے کے زیادہ حق دار ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں شکوہ تاکید کرتا ہوں کہ تم ان دونوں کی بات سمجھ گئے اور میں نہیں سمجھ سکا کعب نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کو چار دنوں میں سے ایک دن ملنا چاہیے گویا اسکے شوہر کی چار بی بیان ہیں۔ پس ایک دن یہ اپنی اس بی بی کے پاس سوئے اور تین دن عبادت کرے حضرت عمرؓ نے فرمایا واللہ جیسے تمہاری پہلی رائے مجھے پسند آئی ویسی ہی آخری رائے بھی مجھے پسند ہے اچھا جاؤ تمکو بیٹے ابصرہؓ کا قاضی بنا دیا پھر حضرت ابو موسیٰ کو ایک تحریر انکی تقریر کی لکھ دی چنانچہ حضرت عمرؓ کی خلافت بصرہ کے قاضی رہے اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں قاضی رہے پھر جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کی طرف شہید ہوئے اس دن یہ دونوں صفوں کے درمیان ٹکرائے تھے اور انکے ہاتھ میں مصحف تھا یہ لوگوں کو خون ریزی کی مانعت کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ کتاب خدا سے فیصلہ کر لو اتنے میں ایک نامعلوم تیر آیا اور یہ شہید ہو گئے اُسوقت انکے ہاتھ میں مصحف تھا اور دوسرے ہاتھ میں اونٹ کی باگ تھی۔ قتال فارس میں انسے کار نمایان ظاہر ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عباسؓ - اشعری - کنیت انکی ابوماک - ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کنیت عمرؓ کی ہے۔ انکا شمار اہل شام میں ہو پھر لوگوں نے کہا جو کہ یہ مصر میں رہتے تھے۔ یہ اصحاب سفینہ میں سے ہیں۔ انسے حضرت جابرؓ اور ام الدرداءؓ اور عبدالرحمنؓ ابن غنمؓ اور خالد بن ابی مریمؓ نے روایت کی جو انکی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے۔ ابن جریرؓ نے ابن شہاب سے انھوں نے صفوان بن عبد اللہ بن صفوان سے انھوں نے ام الدرداءؓ سے انھوں نے کعب بن عاصم اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ ابو عمرؓ نے کہا ہے کہ انسے ابو الدرداءؓ نے روایت کی ہے کنیت انکی ابوماک ہے یہی ہیں جنسے عبدالرحمنؓ بن غنمؓ نے اور اہل شام نے روایت کی جو اوپر بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوماک اور شخص ہیں مگر میرے خیال میں ابوماک کا نام کعب بن عاصم ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔



(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر سعدی - صحابی ہیں - یہ جعفر کا قول ہے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبد بن حارث بن عمرو بن عوف بن غنم بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عقیلہ بن فسمیل بن فران بن ہلی - بلوی - انصار کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی حارثہ بن حارث بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض انصار کے خاندان بنی سالم کے حلیف ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ یہ انصار کے حلیف نہیں ہیں بلکہ خود انصاری ہیں مگر ابن سعد نے کہا ہے کہ یہ بنی انکا نام انصار کے نام میں بہت ڈھونڈا کر مجھے نہ ملا - انکی کنیت ابو محمد ہے اور ابن کلبی نے انکا نسب ہلی تک بیان کر کے کہا ہے کہ یہ کعب انصار کے خاندان بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہیں انکا اسلام متاخر ہے اسلام کے بعد یہ تمام مشاہدین شریک رہے - انہی ابن عمر نے اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور ابن عباس اور طارق بن شہاب اور ابو واہل اور زید بن وہب اور ابن ابی لیلیٰ نے اور انکے بیٹوں یعنی اسحاق اور عبد الملک اور محمد اور ربیع وغیرہم نے روایت کی ہے یہ آیت انھیں کے حق میں نازل ہوئی تھی ففدیہ من صیام او صدقہ او نساہ - کو فدیہ میں رہتے تھے - یہ ہیں ابراہیم اور اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے یوب اور ابن ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبد الکریم سے ان لوگوں نے مجاہد سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے کعب بن عجرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر انکی طرف مقام حدیبیہ میں ہوا ابھی مکہ نہ پہنچے تھے یہ اس وقت دیک کے نیچے آگ چلا رہے تھے اور جوئین انکے سر سے نکل نکل کر انکے منہ پر گرتے تھے حضرت نے پوچھا کہ کیا جوئین تمکو تکلیف دیتی ہیں انھوں نے عرض کیا کہ ہاں تو اپنے فرمایا سر منڈواؤ اور ایک فرق غلہ چھ مسکینوں کو دیدو ایک فرق تین صلح کا ہوتا ہے یا تین دن روزہ رکھلو یا ایک قربانی کرلو - کعب کی وفات مدینہ میں ۱۷ھ ہجری اور بقول بعض ۱۵ھ اور بقول بعض ۱۸ھ ہجری میں ۲۷ سال اور بقول بعض ۲۵ سال ہوئی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن حنظلہ بن عدی بن عمرو بن ثعلبہ بن عدی بن ملک بن عوف بن حارثہ ابن زیدلات - انھیں کو تنوخ بھی کہتے ہیں - حیرہ کے لوگوں میں سے ہیں کیونکہ بنی ملک بن عوف تنوخ کے حلیف ہیں انکی حدیث اہل مصر سے مروی ہے حیرہ کا جو مذکور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا اسمیں یہ بھی تھے - ابو بکر صدیق کے عہد میں اسلام لائے تھے



انسانہ جاہلیت میں حضرت عمر کے شریک تھے ۱۵۔ ہجری میں حضرت عمر کی طرف سے قاصد بنکر مقوقس کے پاس اسکو نہ گئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے انکی اولاد مصر ہی میں رہی۔ یزید بن ابی حبیب نے ناعم بن عبداللہ سے انھوں نے کعب بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد حیرہ کے اسقف (عالم پیشو) نے نصاریٰ تھے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میرے والد نے کہا کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ اس شخص (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جائیں اور جا کر تم لوگ اس سے کچھ اسکی باتیں سنو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائیں اور تم کو کہ کاش ہم انکی کچھ باتیں سننے چنانچہ چار آدمی منتخب ہوئے اور وہ حضرت کی طرف روانہ کیے گئے مین نے اپنے والد سے کہا کہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ جاؤں میرے والد نے کہا تم جا کر کیا کرو گے مین نے کہا میں بھی انکی حالت دیکھوں گا چنانچہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نماز صبح کے بعد ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور آپ کا کلام اور قرآن سنا کرتے تھے کوئی ہمیں منع نہ کرتا تھا پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت کی وفات ہو گئی تو ان چاروں آدمیوں نے کہا کہ اگر یہ سچے نہ ہوتے تو نہ تم چلو وطن اپن جلیں میں نے اسنے کہا ابھی توقف کرو دیکھو انکی جگہ پر کون قائم رہتا ہے معلوم ہو جائیگا کہ یہ کام منقطع ہو گیا یا پورا ہوگا اگر وہ لوگ چلے گئے اور میں ٹھیل رہا مگر میں اس حال میں تھا کہ نہ مسلمان تھا نہ نصرانی تھا پھر جب حضرت ابوبکر نے ہمارے کی طرف ایک لشکر بھیجا تو میں بھی اس لشکر کے ساتھ گیا جب مسلمانوں کو مسلمانہ کذاب کی لڑائی سے فراغت ہوئی تو میرے گزریک ایک کبیطرف ہوا میں اسکے پاس گیا اور میں نے اس سے کچھ تعلیم حاصل کرنی چاہیے مجھے اسنے پوچھا کہ تم نصرانی ہو میں نے کہا نہیں اسنے کہا یہودی ہو میں نے کہا نہیں پھر میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اسنے کہا مان انکا تذکرہ ہمارے ہی کہہ ابوا میں ہی میں نے کہا تو مجھے دکھا دو چنانچہ اسنے ایک کتاب نکال اور مجھے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے میں نے کہا کعب لیل نے وہ کتاب کھولی میں نے پڑھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور انکی نعت آمین دیکھی اسوقت سے میرے دل میں نور امن آگیا اور میں اسوقت مسلمان ہو گیا پھر میں اپنے وطن (حیرہ) گیا تو لوگوں نے مجھے اسلام کی بابت بہت طعن دیے اسکے بعد حضرت ابوبکر کی وفات ہو گئی پھر میں حضرت عمر کے پاس آیا تو انھوں نے مجھے مقوقس کے پاس بھیجا۔ انکا تذکرہ میں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن خدیج۔ کنیت انکی ابو زعناہ۔ شاعر ہیں۔ طبری نے انکا ذکر شکاری بدر میں کیا ہے ہم انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۶۔ یہ کتاب تورات یا انبیای نبی اسرائیل کا صحیفہ ہوگا ۱۱



## سیدنا کعب رضی اللہ عنہ

ابن عمرو کنیت انکی ابو شرح تھی۔ خزاعی ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو خویله کہتے ہیں اور بعض لوگ کعب بن عمرو۔ یحییٰ بن یونس اور الوحاتم بستی اور احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ ابو شرح خزاعی کا نام کعب بن عمرو تھا ابن شاہین نے اور جعفر مستغفری نے کعب کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

## سیدنا کعب رضی اللہ عنہ

ابن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن تزیذ بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی سلمیٰ کنیت انکی ابو الیسر تھی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بدر میں جب شریک ہوئے تو انکی عمر بیس سال کی تھی بیان کیا گیا ہے کہ انھیں نے مذہب بن حجاج سہمی کو قتل کیا تھا اور انھیں نے حضرت عباس بن عبد المطلب کو بدر کے دن گرفتار کیا تھا قدار کا پستہ تھا۔ مدینہ میں جن اصحاب بدر کی وفات ہوئی ان میں سے ایک شخص ہی ہیں۔ انکی وفات ۵۷ھ ہجری میں ہوئی ان سے انکے بیٹے عمار نے اور موسیٰ بن طلحہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں شریف ابو المحاسن یعنی محمد بن عبد الخالق جوہری نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح یعنی احمد بن محمد بن احمد حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن بن ابی عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نصر از دی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الاحوص نے غانم بن سلیمان سے انھوں نے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابو الیسر کا قرض ایک شخص کے ذمہ تھا وہ تقاضا کے لیے لے لے گھر پر گئے اس شخص نے لونڈی کو مار کر لہہ بہانہ نہیں ہیں ابو الیسر نے یہ آواز سن لی اور کہنے لگے باہر نکل میں نے پیری آواز سن لی چنانچہ وہ بکھلا ابو الیسر نے اس سے کہہ تو نے ایسا کیوں کیا اس شخص نے کہا تنگدستی کی وجہ سے تو انھوں نے کہا کہ اللہ اللہ جا میں نے اپنا قرض معاف کیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی قرضدار کو مہلت دے یا معاف کرے قیامت کن وہ اللہ کے سایہ میں ہوگا۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

## (سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہدیر بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہدین شہید ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے

## (سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ہمدانی - یامی - یام ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے بعض لوگ انکو کعب بن عمر کہتے ہیں مگر یہاں ہی قول زیادہ مشہور ہے نسب انکا اسطرح ہے کعب بن عمرو بن حجد بن معاویہ بن سعد بن حارث بن ذابل بن دول بن جشم بن حاشم بن جشم بن حیوان بن نوف بن ہمدان - یہ کعب طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں - کوفہ میں رہتے تھے - صحابی ہیں انکی ایک حدیث وہ ہے جو طلحہ بن مصرف نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ انکے حال میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے جو بیان کیا گیا -

## (سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر غفاری - کہا صحابہ سے ہیں - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کئی مرتبہ سردار لشکر بنا یا یہی ہیں جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمین شام کے مقام ذات الاطلاق میں بھیجا تھا انکے ساتھی وہاں شہید ہو گئے اور یہ زخمی ہو کر بچ گئے قبیلہ قضاعہ کے لوگوں نے انکو شہید کیا تھا یہ واقعہ نہ ہجری کا ہے یہ دولابی وغیرہ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ اور انکے ساتھی دونوں اس لڑائی میں شہید ہو گئے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

## (سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض اشعری - انکا شمار اہل شام میں ہے - ہمیں عبدالوہاب بن ابیہ المدنی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالمدین احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعلاء رضی اللہ عنہ بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھوں نے عبدالرحمن بن جیسر بن کثیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کیلئے کوئی نہ کوئی چیز باعث فتنہ ہوتی ہے اور میری امت کیلئے باعث فتنہ مال ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اسے جابر بن عبدالمدنی نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ اسے ام الدرداء نے روایت کی ہے

## (سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض مازنی - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ جعفر نے اشعری سے روایت کیا ہے - یحییٰ بن یونس نے زید بن مرثد سے انھوں نے یعقوب بن محمد سے انھوں نے کیرامہ بنبت حسین سے انھوں نے حارث بن عبدالمدنی کعب مازنی سے انھوں نے ابو عیاض سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے انھوں نے کعب بن عیاض سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یام قربانی کے درمیانی دنوں میں جمرہ کے پاس خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا تھا - یہ حدیث



ہم سے اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھوں نے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے بیان کیا ابو عمر نے کہا ہو کہ کعب بن عیاض اشعری سے بھی حضرت جابر نے روایت کی ہو اور ان سے بھی حضرت جابر روایت کرتے ہیں پس ممکن ہو کہ یہ دونوں ایک ہوں اسکی تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ دونوں کے حدیث کی سند بالکل ایک ہی واللہ اعلم

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیینہ بن عائشہ تمیمی صحابی ہیں۔ پشاپور میں عبداللہ بن عامر کے ساتھ رہتے تھے۔ انکا تذکرہ یحییٰ یعنی ابن مندہ لکھا ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ یہ سلمونہ اور حاکم ابو عبداللہ کا بیان ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن قطبہ۔ انکا تذکرہ لوریزین عقیلی کی حدیث میں ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعم نے مختصر لکھا ہو اور ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ طبرانی نے اور ابو عبداللہ نے اور ابوالنعم نے انکا ذکر لکھا ہو مگر کسی نے اہلی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن زبیر تری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین بن اھکاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ادرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن جبیر نے علی بن ربیعہ سے انھوں نے کعب بن قطبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے اوپر جھوٹ جوڑنا ایسا نہیں ہو جیسا کسی اور پر جھوٹ جوڑنا جو شخص میرے اوپر عدا جھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھ لے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن بالغ۔ انہیں کا لقب کعب حباری کنیت انکی ابو اسحاق ہو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہ تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلام لائے۔ ابوادریس خولانی نے ابو مسلم جلسی معلم کعب بن حباری سے روایت کی ہو کہ وہ کعب حباری کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے پر بلا مت کر رہے تھے تو کعب نے کہا کہ میں حضرت ہی کے خدمت میں حاضر ہونیکے ارادہ سے چلا تھا مگر جب میں مقام واقعات میں پہونچا تو اس بت نے مجھ سے پوچھا کہ اسی کعب تم کہاں جاتے ہو میں نے کہا اس نبی کے پاس جانا ہوں اسے کہا بیشک وہ نبی تھے مگر اب وہ زمین نیچے ہیں اس کے بعد مجھے ایک سوار ملا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہو اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور



اہل عرب مرعہ ہو گئے اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن منذرہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی کعب۔ ابو کعب کا نام عمرو بن قین بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی تھا انصاری خوارزمی سنی  
کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن۔ والدہ انکی لیلی بنت زید بن ثعلبہ تھیں وہ بھی خاندان  
بنی سلمہ سے تھیں۔ بالاتفاق بیعت عقبہ میں شریک تھے مگر شریک بدر ہونے میں اختلاف اور صحیح یہ ہے  
کہ شریک نہ تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اپنے اٹکے اور طلحہ بن عبید اللہ کے درمیان  
مواخات کرا دی تھی جبکہ اپنے مہاجرین و انصار کے درمیان میں مواخات کرائی صرف غزوہ بدر اور تبوک میں  
یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں گئے بدر میں شریک ہونے سے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کسی شخص پر عتاب نہیں فرمایا بوجہ اسکے کہ بدر کا واقعہ دفعۃً پیش آگیا تھا باقی رہا تبوک اس میں یہ شدت گری کے سبب  
شریک نہیں ہوئے یہ اُن تین آدمیوں میں سے ایک شخص ہیں جو حضرت کے ساتھ سے گئے تھے ان تینوں  
آدمیوں کے نام یہ ہیں کعب بن مالک مرارہ بن ربیعہ لال بن اسید انھیں تیون کے حق میں اللہ عز و جل نے  
یہ آیت نازل فرمائی تھی وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاوَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ پھر اللہ نے انکی توبہ قبول کی  
یہ قصہ بہت مشہور ہے انھوں نے احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس جوڑ، درنگ کا تھا پہن لیا تھا اور نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انکا لباس پہن لیا تھا احد کے دن انکے جسم پر گیارہ رخم لگے تھے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے  
شعرا ہیں سے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعرا یہ لوگ تھے۔ حسان بن ثابت۔ کعب  
بن مالک۔ عبد اللہ بن رواحہ کعب بن مالک اپنے کلام میں لوگوں کو جنگ کا خوف دلاتے تھے اور حسان  
نسب کی برائیاں بیان کرتے تھے اور عبد اللہ بن رواحہ کفر سے عار دلاتے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ  
کہ مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ قبیلہ دوس کے لوگ صرف کعب بن مالک کے اس شعر سے اسلام لائے تھے  
سے قضینا سن تہامہ کل وتر و خیبر ثم اغننا السیوفنا تخبرنا و لو نطقنا لقالنا قوا طمعنا دوسا او تقیفا

۱۵ (ترجمہ) اللہ نے ان تین آدمیوں کی بھی توبہ قبول کی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ ان پر زمین باوجود دوست کے تنگ ہو گئی ۱۱

۱۶ تبدیل لباس سے مقصود محض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت تھی یہ جان نثاری کا کام تھا ۱۲

۱۷ ترجمہ۔ ہم تہامہ اور خیبر میں پورا کام کر چکے اسکے بعد ہم نے اپنی تلواریں میان میں رکھیں + وہ تلواریں ہلکے خبر دیتی اگر انہیں قوت نطق ہوتی تو صاف  
صاف کہتیں کہ قبیلہ دوس اور ققیف کے بھی ہم کو مارے کر دینگے



ان اشعار کو سن کر قبیلہ دوسرے لوگ بچاؤ کا سامان کرین ایسا نہو کہ جو قبیلہ ثقیف کی حالت ہو سی وہی  
 تمھاری بھی حالت ہو جائے۔ اے ابو جعفر یعنی محمد بن علی اور عمر بن حکم بن لؤبان وغیرہا نے روایت کی ہے  
 ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ محمد بن عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے عبد  
 حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے اے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے اے عمر نے زہری سے انھوں نے  
 عبد الرحمن ابن کعب بن مالک سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی  
 علیہ وسلم سے کبھی کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا یا تنک کہ غزوہ تبوک واقع ہوا ہاں بدر میں البتہ میں آپ کے ساتھ  
 تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں شریک نہ ہونیکے سبب سے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ  
 آپ تو صرف قریش کے ایک قافلہ کیلئے گئے تھے اہل قریش اپنے قافلہ کی مدد کیلئے آگئے اس وجہ سے جنگ ہوئی  
 اور نہ جنگ کا کوئی سامان پہلے سے نہ تھا خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں سب سے زیادہ شہرت  
 لوگوں میں غزوہ بدر کی ہے مگر میں نہیں پسند کرتا کہ یحیٰ بنی شریک بیعت عقبہ کے میں غزوہ بدر میں شریک ہوتا کیونکہ  
 بیعت عقبہ میں ہم لوگوں نے ایک بہت نازک وقت میں اسلام پر اتفاق کیا تھا پھر میں بیعت عقبہ کے بعد  
 کسی غزوہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا یا تنک کہ غزوہ تبوک پیش آیا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے غزوات میں سب سے آخری غزوہ تھا اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو کوچ کا اعلان دیا تھا  
 کہ بعد انھوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں اپنی معذوری شرکت غزوہ تبوک اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 ناخوش ہو جانا اور ترک کلام فرمانا اور انکا اپنی زندگی سے سیر ہو جانا تفصیل مذکور ہے آخری نتیجہ یہ ہوا کہ کہنہ  
 تین ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تو آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد سہمان بیٹھے ہوئے تھے  
 آپ کا چہرہ اس وقت ایسا روشن تھا جیسے چاند میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کہ اے کعب بن مالک خوش ہو چون  
 آج تمھیں ملا ہے ایسا دن جب تم پیدا ہوئے ہو نصیب ہوا ہو گا میں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ وہ دن آپ کی طرف سے  
 مجھے ملا ہے یا خدا کی طرف سے اپنے فرمایا خدا کی طرف سے پھر اپنے یہ آیتیں پڑھیں لقدا تاب لہ علی النبی والمہاجرین والانصار والین البتوہ فی  
 ساعۃ العسرة من بعد ما کادیر لعل قلوب فریق منکم ثم تاب علیہم انہ ہم رؤوف رحیم الحدیث انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے  
 (سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

سیدنا محمد نے رحمت نازل کی تھی اور ماجرین، انصار پر جنھوں نے تنگی کے وقت (یعنی غزوہ تبوک میں نبی کا ساتھ دیا بعد اسکے کہ کچھ لوگوں کے دل  
 براہ راست سے ہٹے چاہتے تھے پھر مکرانہ رحمت نازل کی۔ اسی آیت کے اخیر میں انکی عفو و تقصیر کا بھی ذکر ہے ۱۲



### (سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقہ - اور بعض لوگ انکو مرقہ بن کعب کہتے ہیں سلی بن ہزی بن مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہو۔ ابو عمر نے بھی کہا ہو کہ کعب بن مرہ ہی صحیح ہو اور ابن ابی خثیمہ نے کہا ہو کہ کعب بن مرہ اور شخص ہیں اور مرقہ بن کعب اور شخص ہیں۔ یہ کعب ملک شام کے مقام اردن میں رہتے تھے لے شرجیل بن شط اور ابو الاثعاف صنعانی اور ابو صلح خولانی اور سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہو۔ عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہو کہ شرجیل بن شط نے کہا کہ کعب بن مرہ سے کوئی حدیث بیان کیجو آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلہ مضر کے متعلق سنی ہو تو انھوں نے کہا کہ میں ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ نے آپ کو فتح مند کیا ہو اور بہت کچھ دیا ہو اور آپ کی دعا مقبول کی ہو آپ کی قوم (قحط سالی سے) مری جاتی ہو آپ اللہ سے انکے لیے دعا کیجیے تو آئینے دعا کی کہ یا اللہ میںہم پر سا جو ہماری مصیبت کے دور کو دیکھ کر بارش اور کھیر ہو جائے اور ہیر ہو نفع دے اور چوپایاں ان کے لیے بہت چلی ہیں دی ہیں ان حدیثوں کو اہل کوفہ شرجیل بن شط سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں اور اہل شام انھیں حدیثوں کو شرجیل سے وہ عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں واللہ اعلم۔ ابو عمر قول ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ کعب بن مرہ کی وفات ملک شام میں ۹۵۰ ہجری میں ہوئی۔ ہمیں بعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن شعبہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے اسے ابو کریم سے ابو معاویہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے اسے عیش نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ شرجیل بن شط نے کعب بن مرہ سے کہا کہ ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کیجو اور بہت احتیاط کے ساتھ بیان کیجیے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اکی لاف میں جوانی ختم کرے اور بوڑھا ہو جائے قیامت کے دن اس کے لیے ایک نور ہوگا۔ اکتاذکرہ ینون نے لکھا ہے

### (سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن یسار بن نبیہ بن سعید بن قرظہ بن عبد اللہ بن محروم بن غالب بن فظلیہ بن عمر بن لخیض بن ریش بن غطفان حبشی ختم الحضرمی - فتح مصر میں شریک تھے اور وہاں انھوں نے ایک احاطہ گھیر لیا تھا وہاں یہ قاضی بھی تھے۔ سعید بن عفیر نے کہا ہو کہ اسلام میں یہ سب سے پہلے قاضی ہیں جو مصر میں تعین کیے گئے تھے دائرہ جاہلیت میں بھی عہدہ قضا سے ممتاز تھے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا ہو کہ یہ خالد بن سنان حبشی کے نواسے تھے جنکے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ بھی ایک نبی تھے مگر انکی قوم نے انکو ضایع کر دیا اور حیوۃ بن شریح نے ضحاک بن شرجیل خافقی سے انھوں نے شمار بن سعد تجیبی سے روایت کی ہے کہ



حضرت عمرؓ نے عمرو بن عاصؓ کو لکھا تھا کہ کعب بن ضبہ کو قاضی بنادو چنانچہ عمرو بن عاصؓ نے انکو بلوایا اور حضرت عمرؓ کا خط انکو سنایا مگر انھوں نے کہا کہ یہ ہرگز ہوگا کہ خدا نے مجکو جاہلیت سے اور اس کے مملکوں سے نجات دی اب میں پھر اسی میں پڑوں مجبور ہو کر عمرو بن عاصؓ نے انکو چھوڑ دیا۔ ابو نعیمؒ نے کہا ہو کہ حضرت عمرؓ کے قاضی بنانے کے ارادہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ صحابی ہوں نہ اس حدیث میں کوئی دلیل اس کے صحابی ہونے کی اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہو کہ جسے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو وہ صحابی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیمؒ نے جو لکھا ہو کہ یہ قاضی بنائے گئے تھے اور یہ سب سے پہلے قاضی تھے اور روایت سے معلوم ہوا کہ انھوں نے عہدہ قضا قبول نہیں کیا اس میں کوئی تناقض نہیں ہوا اصل یہی ہو کہ حضرت عمرؓ نے انکو قاضی بنانا چاہا تھا اور اس کے متعلق انھوں نے عمرو بن عاصؓ کو لکھا تھا۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہیں۔ اس کے ہاتھ جنگ یا مہم میں کٹ گئے تھے۔ عبدالکریم بن ابراہیمؒ نے حرملہ بن یحییٰؒ سے انھوں نے ابن وہبؒ سے انھوں نے عمرو بن حارثؒ سے انھوں نے بکر بن سوادہؒ سے انھوں نے زیاد بن نافعؒ سے انھوں نے کعبؒ سے روایت کی ہو کہ نماز خوف ہر ٹکڑے کے لیے ایک رکعت ہو یہ ابن مندہ اور ابو نعیمؒ کا بیان ہو ابن مندہ نے عبدالکریمؒ سے اسی طرح روایت کیا ہو مگر صحیح یہ ہو کہ حسن بن قتیبہؒ نے حرملہؒ سے انھوں نے ابن وہبؒ سے انھوں نے عمروؒ سے انھوں نے بکر بن سوادہؒ سے انھوں نے زیادؒ سے انھوں نے ابو موسیٰ غافقیؒ سے روایت کی ہو کہ جابر بن عبد اللہؒ نے اسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے دن نماز خوف پڑھی اور ہر ٹکڑے کے لیے ایک رکعت آپ کے ساتھ پڑھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ اسے علقمہ بن نضلہؒ نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امیرانہ زندگی بسر کرتا ہو قیامت کے دن وہ اللہ عزوجل کے سامنے طوق اور زنجیر کے ساتھ لایا جائیگا پھر اللہ چاہے تو اس پر رحم کرے یا کوئی دوسرا فیصلہ اس کے حق میں فرمائے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیمؒ نے لکھا ہو اور ابو نعیمؒ نے کہا ہو کہ اس حدیث کے بعض ٹکڑے کعب بن عجرہؒ سے بھی مروی ہیں۔

۱۱۔ حدیث شریف میں آیا ہو کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے بیچ کیا گیا ۱۲۔ مطلب اس کا یہ ہو کہ امام مسافر ہوا اور قصر نماز پڑھے ورنہ اگر امام مقیم ہو تو ہر ٹکڑے کو دو رکعت یعنی ۱۲

## باب الکاف واللام

(سیدنا) کلاب (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ - عبدان نے کہا ہو کہ یہ امیہ اشکر کے بیٹے ہیں اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ یہ امیہ حرثان بن اشکر بن عبد اللہ بن نہمرہ بن جندب بن لب کے بیٹے ہیں کثافی لیشی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اور ان کے والد دونوں اسلام لائے تھے انھیں کے والد کا یہ کلام ہر ع اتاہہما جران فوجاۃ ابو جعفر نے کہا ہو کہ کلاب بن امیہ سے اور عثمان بن ابی العاص سے ملاقات ہوئی کلاب نے پوچھا کہ تم یہاں کیسے آئے عثمان نے کہا میں مقام ابلہ کا عشر تحصیل کرنے پر مقرر کیا گیا ہوں تو کلاب نے انکو ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشر لینے والے کی مذمت میں سنائی اس حدیث کو خلیل بن ورج نے سعید بن عبد الرحمن سے انھوں نے کلاب سے روایت کیا ہو۔ بخاری نے کہا ہو کہ انکی کنیت ابو ہارون ہوا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہو اسکے بعد انھوں نے حدیث اور پورا قصہ بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلاب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ - حافظ ابو مسعود نے انکا ذکر کیا ہو اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یزید بن ابی خالد سے انھوں نے زید جزری سے انھوں نے شریل مدنی سے انھوں نے کلاب بن عبد اللہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابو الیشیم بن یہان نے کھانا پکایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے جب ہم لوگ کھانی چکے تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا بدلہ اپنے بھائی کو دو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسکا کیا بدلہ دیں آپ نے فرمایا اسکے لیے اللہ سے برکت کی دعا مانگو جب کوئی شخص کسی کے یہاں کھانا کھائے اور اسکا پانی پیے بعد اسکے اسکے لیے برکت کی دعا مانگے تو یہی اسکا بدلہ ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن عبید بن خلف بن بدر بن اجمیر بن غفار بن لیل بن ضمیرہ بن بکیر بن عبد ستاہ بن کنانہ - کنیت انکی ابو رجم تھی غفاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لے آئے بعد اسلام لائے تھے بدر میں اور احد میں شریک نہ تھے۔ ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے درخت کے نیچے بیستہ الرضوان کی تھی

لہ عشر لینے والے کی مذمت صرف اس سبب کی گئی کہ اس کام میں خیانت و ظلم سے بچنا بہت دشوار ہے۔ ۱۲



اصد کے دن انکے نحر یعنی سینہ میں ایک تیر لگ گیا تھا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکے زخم پر لگا دیا وہ زخم فوراً اچھا ہو گیا اسی وجہ سے لوگ انکو منجور کہنے لگے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دو مرتبہ مدینہ کا قاضی بنایا ایک مرتبہ عمرہ قضا میں اور ایک مرتبہ سال فتح مکہ میں جبکہ آپ مکہ اور طائف اور حنین تشریف لے گئے تھے۔ یہ کلثوم مدینہ ہی میں رہتے تھے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے باب میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے نسب میں غفار بن مقبل کا نام لکھا ہو مگر یہ غلط ہو صحیح غفار بن بیل ہے واللہ اعلم۔ یہ غلطی کاتب کی نہیں ہو کیونکہ کئی نسخوں میں ایسا ہی دیکھا۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن ناجیہ خزاعی مصطفیٰ۔ انکے بیٹے حضرمی نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں بنی مصطلق کے وفد میں تھا جبکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں حاضر ہوئے تھے پس حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم قید نہ کئے جاؤ گے۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں انکی حدیثیں مرسل ہیں انھوں نے حضرت ابن مسعود سے حدیثیں سنی ہیں۔ انکے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہیں اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہیں اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ انکے بیٹے حضرمی اور جامع بن شداد روایت کرتے ہیں ابو نعیم نے یہ بھی کہا ہو کہ انکے والد علقمہ بن ناجیہ صحابی ہیں۔ اس حدیث کو یعقوب بن حمید نے اور یعقوب زہری نے حضرمی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہو اور ابن مندہ نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہو ایک سے معلوم ہوتا ہو کہ کلثوم صحابی ہیں اور دوسری سے معلوم ہوتا ہو کہ علقمہ صحابی ہیں یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

خزاعی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہو مگر صحیح نہیں ہو۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہو۔ انکے جامع بن شداد نے اور زبیر ابن عدی وغیرہ نے روایت کی ہو یہ بیان ابو نعیم کا تھا۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کے ساتھ ابوزکریا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہشیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد خیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انھوں نے جامع بن شداد سے انھوں نے کلثوم خزاعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئی



طریقہ ایسا ہو سکتا ہو کہ جب میں اچھا کام کروں تو مجھے معلوم ہو جاوے کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب کوئی بُرا کام کروں تو مجھے معلوم ہو جاوے کہ میں نے بُرا کام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پرہیزی کہیں کہ تم نے اچھا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب تمہارے پرہیزی کہیں کہ تم نے بُرا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے بُرا کام کیا۔

میں کہتا ہوں کہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے انکو اور ان کلثوم کو جو ان سے پہلے مذکور ہوئی علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ پہلے کلثوم سے انکے بیٹے حضرمی نے روایت کی ہے اور اسے جامع بن شداد نے روایت کی ہے مگر ابو عمر نے ان دونوں کو ایک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلثوم علقمہ کے بیٹے ہیں ان سے انکے بیٹے حضرمی اور جامع نے روایت کی ہے میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیوں سمجھا اور انکو دو کیوں کہا در صورتیکہ دوسرے کلثوم کا نسب مذکور ہے اور نہ کوئی ایسی بات مذکور ہے جو فرق پر دلالت کرے اور دونوں خزامی بھی ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا کلثوم رضی اللہ عنہ)

ابن ہرم بن امر القیس بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن ادس انصاری اوسی۔ یہ ابو عمر اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ کلثوم بن ہرم بن عمرو بن عوف کے بھائی تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی زید بن مالک سے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی عبید سے تھے قبائین رہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی مشہور تھے بہت بوڑھے آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچنے سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے یہی ہیں جنکے یہاں مقام قبائین (بوقت ہجرت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماں ہوئے تھے اسکو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق اور واقدی نے بالاتفاق بیان کیا ہے اور چار دن تک آپ انکے یہاں ہماں رہے بعد اسکے حضرت ابو ایوب انصاری کے یہاں تشریف لے گئے اور انکے یہاں فروکش رہے یہاں تک کہ آپ نے مکانات تعمیر فرمائے اور ان مکانوں میں سکونت اختیار کی جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت کلثوم کے یہاں پہنچے اسوقت کلثوم اپنے غلام کو پکار رہے تھے کہ اے بھج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (لفظ بھج سے فال نیک لی اور) ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ اے ابو بکر نجات یعنی کامیابی ہو گئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن سعد بن ابی خثیمہ کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔

واقعی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فروکش کلثوم بن ہرم کے یہاں تھے مگر نشست آپ کی سعد کے مکان میں ہوتی تھی جسکو لوگ منزل الغراب کہتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ سعد بن خثیمہ کے



یہاں فروکش ہوئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام قبائین بنی عمرو بن عوف کے یہاں دو شنبہ  
سہ شنبہ چار شنبہ پختنبہ (کل چار دن) رہا انھیں دنوں میں اپنے مسجد قبا کی بنیاد ڈالی جب آپ قبا سے چلے تو جمعہ کا  
وقت بنی سالم بن عوف کے یہاں آگیا اپنے نماز جمعہ بطن وادی میں پڑھی اسکے بعد آپ حضرت ایوب کے یہاں  
تشریف لے گئے۔ کلثوم بن ہرم کی وفات بدر سے کچھ پہلے ہوئی تھی بعض لوگوں نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم کے مدینہ آنے کے بعد آپ کے اصحاب میں سب سے پہلے انھیں کی وفات ہوئی تھی انکو کسی غزوہ میں شرکت کا  
سوق نہیں ملا اسکو طبری نے ذکر کیا ہوا ہے بعد پھر حضرت اسعد بن زرارہ کی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر  
اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ کلثوم بن ہرم قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں اور بقول بعض بنی زید بن  
مالک سے اور بقول بعض بنی عبید سے اس عبارت کو اگر کوئی ناواقف دیکھے تو سمجھے کہ یہ اختلاف جو حالانکہ ان سب  
اقوال کا نتیجہ ایک ہی ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) کلدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبل۔ بعض لوگ انکو کلدہ بن عبد اللہ بن حنبل کہتے ہیں مگر صحیح کلدہ بن حنبل بن بلیل ہوا ہے انکے نسب اور قبیلہ  
میں اختلاف ہے بعض لوگ غسانی کہتے ہیں اور بعض اسلمی۔ انکی والدہ انیسہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن خذافہ  
ابن جمح تھیں۔ اور بعض لوگ انکی والدہ کا نام صفیہ بتاتے ہیں۔ بنی جمح کے حلیف تھے صفوان بن امیہ بن خلف کے  
اخیا فی بھائی ہیں یہ ابن اسحاق اور واقعی اور مصعب کا قول ہے اور کلبی اور ہشیم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن  
حنبل صفوان بن امیہ کے اخیا فی بھتیجے تھے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ حنبل معمر بن حبیب بن وہب بن خذافہ  
ابن جمح کے غلام تھے۔ یہ کلدہ صفوان کے ساتھ حنین میں شریک تھے جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انھوں نے کہا  
کہ ابن ابی کبشہ (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کا سحر آج سٹ گیا صفوان نے کہا خدا تیرے منہ کو چاک کرے  
مجھے زیادہ پسند ہے کہ قریش کا کوئی آدمی میری تربیت کرے۔ نسبت اسکے کہ ہوازن کا کوئی شخص میرا مربی ہو۔ یہی ہیں  
جو حکو صفوان بن امیہ مسخر فتح مکہ کے دن بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ تحائف دیکر بھیجا تھا کچھ دودھ تھا اور کچھ ہرن کے  
بچہ اور کچھ اڑیاں یہ کلدہ۔ عبد الرحمن بن حنبل کے حقیقی بھائی تھے یہ دونوں بھائی ہیں سے مکہ چلے آئے تھے یہ قول  
مصعب وغیرہ کا ہے۔ اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن حنبل مکہ کے حبشیوں میں سے تھے صفوان بن امیہ کے  
پاس رہتے تھے اور انکی خدمت کیا کرتے تھے سفر اور حضر میں کبھی اُن سے جدا نہ ہوتے تھے بعد اسکے صفوان کی وجہ

مسلمان ہو گئے اور مکہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں وفات پائی۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو علیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے روح بن عبادی نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ عمرو بن سفیان نے خبر دی کہ عمر بن عبید اللہ بن صفوان نے اُسے بیان کیا کہ کلدہ بن حنبل کو صفوان بن امیہ نے کچھ دودھ اور بہرن کے بچہ اور گڑمی دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا اُس وقت آپ وادی کی بلندی پر مقیم تھے کلدہ کہتے ہیں کہ میں گیا اور نہ ملنے آپ کو سلام کیا اور نہ آپ سے اندر آنی کی اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹ جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر آؤں اس کے بعد جب اجازت ملے تب اندر آؤں یہ واقعہ صفوان کے مسلمان ہونیکے بعد کا ہو عمر دے نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بیان کی اور انھوں نے یہ نہیں کہا کہ میں کلدہ سے سنا ہوں انکا تذکرہ تیون کے کتاب

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف۔ ہنہ الکاذکرا کے بھائی خالد بن اساف کے نام میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم بن بشر۔ بعض لوگ انکو کلیب بن بشر بن تمیم کہتے ہیں۔ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں نے کتاب استیعاب کے بہت سے صحیح نسخوں میں انکے دادا کا نام بشر دیکھا مگر امیر ابو نصر نے نسخہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلیب تمیم بن بشر کے بیٹے ہیں قبیلہ بنی حارث سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے حلیف تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی بن مبادیہ بن خفاحہ بن عمرو بن عقیل عقیلی اور بعض لوگ انکو کلیب بن حزن کہتے ہیں ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انکی کتاب کے بعض نسخوں میں انکا نام کلیب بن جرز لکھا ہوا ہے۔ ابو عمر نے روایت کی ہے کہ کلیب کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فی سو بکری دو بکریاں زکوٰۃ کی لی تھیں۔ اور یعلیٰ بن اشدق نے اسے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جنت کو اپنی پوری کوشش کے ساتھ طلب کرو اور دوزخ سے اپنی پوری کوشش کے ساتھ بھاگو۔ دیکھو جنت کا طالب سوتا نہیں ہے اور نہ دوزخ سے نترت کرنا سوتا ہے آگاہ ہو جاؤ جنت مصائب میں مخفی کر دی گئی اور دوزخ نفسانی خواہشوں کے ساتھ



اگر استہ ہو۔ الکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب جری۔ کینت انکی ابو عاصم تھی۔ الکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہو۔ سفیان ثوری نے عاصم بن کلیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں ایک جنازہ کے ساتھ جسکے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے چلا میں اسوقت بچہ تھا مگر سمجھتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس بات کو دوست رکھتا ہو کہ جب کوئی شخص عبادت کرے تو اسکو اچھی طرح ادا کرے۔ الکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ یہ کلیب اور انکے والد شہاب دونوں صحابی ہیں۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو کبیر تھی۔ جنی ہیں۔ انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہو۔ عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ عرفات سے بعد غروب آفتاب چلے تھے یہ کہتے تھے کہ میں وہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں آپ سے اسلام کی بیعت کی اور مسلمان ہوا حضرت نے مجھے حکم دیا کہ زمانہ کفر، بال مندہ واڈالو چنانچہ میں نے مندہ واڈالو لے کر اسی سند کے ساتھ انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو منفعہ تھی۔ انکے بیٹے منفعہ نے روایت کی ہو یحییٰ عافی نے حارث بن مرہ حنفی سے انھوں نے کلیب بن منفعہ بن کلیب حنفی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کسے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا اچھا گنوا اپنے باپ کے ساتھ اپنی بہن کے ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ اور اپنے غلام کے ساتھ یہ حق واجب ہو اور رحمت متواترہ ہو اس حدیث کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے حارث بن مرہ اور ضمضم بن عمرو سے روایت کیا ہو وہ دونوں کہتے تھے ہم سے کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ میں کسے ساتھ سلوک کروں الخ اور ضمضم بن عمرو نے اس حدیث کو کلیب سے بھی روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا الخ مگر یہ مرسل ہو۔ اور احمد بن مسلم نے حارث سے انھوں نے کلیب بن منفعہ سے انھوں نے سراج بن مجاہد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اسکے بعد انھوں نے اسی حدیث کو بیان کیا

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

انکا نام ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو اور انھوں نے صخر بن عکرہ سے انھوں نے کلیب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر گناہ میں مومن کے لیے یہ فائدہ نہ ہوتا کہ وہ تکبر سے بچ جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ کبھی کسی مومن کو گناہ نہ کرنے دیتا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہیں۔ انکو ابو لولؤ نے قتل کیا تھا جس دن کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اسنے شہید کیا ڈھری نے بیان کیا ہو کہ ابو لولؤ نے بارہ آدمیوں کو زخمی کیا تھا جن میں سے چھ مر گئے بچلے اُنکے حضرت عمر اور حضرت کلیب تھے اور چھ آدمی زندہ رہے ان آدمیوں کو زخمی کرنے کے بعد اسنے اپنے ہی خنجر سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ یہ کلیب وہی ہیں جنکی بابت حضرت عمر سے کہا گیا تھا کہ ایک عورت جنگل میں مری ہوئی پڑی تھی بہت سے لوگ اس طرف سے گزرتے مگر کسی نے اسکو دفن نہ کیا آخر کلیب نے اسکو دفن کیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ کلیب کو فائدہ پہنچے گا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

## باب الکاف والنون

(سیدنا) کناز (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن یزید بن جوع بن خرشہ بن سعد بن طریف بن جلال بن غنم بن غنی بن یحضر بن سعد بن قیس غیلان۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہو اور ابن کلیبی نے کہا ہو کہ انکا نام کناز بن حصین بن یزید بن جوع بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلال بن غنم بن غنی ہو کنیت انکی ابو مرشد تھی۔ غنومی ہیں۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلب کے حلیف تھے۔ اکابر صحابہ اور فضلاء صحابہ سے ہیں۔ بدر میں یہ اور انکے بیٹے مرشد دونوں شریک تھے۔ اسنے وائل بن اسقع نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں پر نہ بیٹھو نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو۔ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ انکی وفات بعد خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سالہ ہجری میں ہوئی اسوقت انکی عمر ۶۶ سال کی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں انکا ذکر اس سے زیادہ کریں گے۔ انکا تذکرہ تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔



### (سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یلیل ثقفی۔ قبیلہ ثقیف کے ان سرداروں میں سے تھے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں محاصرہ طائف سے لوٹنے کے بعد حاضر ہوئے تھے یہ لوگ عروہ بن مسعود کو قتل کر چکے تھے۔ یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوئے عثمان بن ابی العاص بھی انہیں میں تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے روایت عین میں عبد یلیل کا نام لکھا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے نقل کی ہے مگر صحیح ہی ہے کہ وہ کنانہ بن عبد یلیل تھے اسکو موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور مدائنی نے کہا ہے کہ کنانہ بن عبد یلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ آئے تھے وہ سب لوگ سوا کنانہ کے مسلمان ہو گئے کنانہ نے کہا کہ کوئی قریشی شخص میرا وارث نہیں ہو سکتا اسکے بعد وہ بخران چلے گئے اور وہاں سے روم گئے اور وہیں بحالت کفر انتقال کیا واللہ اعلم۔

### (سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن ربیعہ بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف عثمی۔ یہی بن جوزیب بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر آئے تھے جبکہ انکے شوہر ابو العاص بن ربیع نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں بھیجا یہ کنانہ ابو العاص کے بھتیجے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن حیدہ بن قشیر قشیری۔ اور بعض لوگ انکو مزنی کہتے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور انکے والد صحابی تھے۔ خالد بن عبد اللہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عباس بن عبد الرحمن سے انہوں نے کنذیر بن سعید سے اور ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ کنذیر بن سعید کے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کیا تھا میں نے وہاں دیکھا کہ ایک شخص طواف کر رہا ہے اور یہ شعر پڑھ رہا ہے

یارب رور اکی محمدی روا صلی دا صلی عندی یدا

اسکے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ مگر صحیح ہی ہے کہ یہ روایت کنذیر کے والد کے کی ہے۔ اس روایت کو مسلم بن علقمہ نے داؤد سے انہوں نے ہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے دادا حیدہ بن معاویہ سے روایت کیا ہے کہ

ایہی میرے پروردگار میرے مالک دوش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس کر دے اور میرے اوپر احسان کر۔

وہ زمانہ جاہلیت میں عمرہ کرنے گئے تھے تو انھوں نے ایک شخص کو طواف میں یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا کہتے تھے  
بیٹے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش کے سردار عبدالطلب ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے  
لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## باب الکاف والہاء والواو

(سیدنا) کہمس (رضی اللہ عنہ)

ہلالی۔ صحابی ہیں انے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ حماد بن یزید بن مسلم مقری نے  
معاویہ بن قرہ سے انھوں نے کہمس ہلالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسلمان ہو کر رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور میں نے آپ کو اسلام کی خبر دی پھر ایک سال تک میں نہیں گیا بعد اُسکے  
پھر گیا اسوقت یہ رپٹ بچ گیا تھا اور جسم لاغر ہو گیا تھا اپنے بہت غور سے مجھے دیکھا اپنے کہا کیا آپ مجھے نہیں پہانتے  
میں کہمس ہلالی ہوں جو گذشتہ سال آپ کی خدمت میں آیا تھا آپ نے پوچھا کہ تمھاری یہ کیا حالت ہو گئی میں نے عرض کیا کہ  
آپ سے ملنے کے بعد پھر میں نہ شب کو سویا نہ دن کو نہ کبھی روزہ ترک کیا اپنے فرمایا یہ تمھیں کس نے حکم دیا تھا کہ اپنی جان  
کو ستاؤ سنو صفت رمضان کے روزہ رکھا کرو اور ہر ماہ میں دو دن روزہ رکھ لیا کرو میں نے کہا کچھ اور زیادہ اجازت دیجیے  
لیونکہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہو اپنے فرمایا کہ اچھا رمضان کے علاوہ ہر مہینہ میں تین روزہ رکھ لیا کرو۔ انکا تذکرہ  
ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کہیل (رضی اللہ عنہ)

ازدعی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے  
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمرو بن ہمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے  
مجھے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن محمد یعنی ابوالدرداء نے اور یہ روایت دیگر ابوالزرقاء  
نے علقمہ بن عبد اللہ قریشی سے انھوں نے قاسم بن محمد سے انھوں نے کہیل ازدعی سے صحابی تھے روایت کر کے  
بیان کیا کہ کہتے تھے احد میں جب لوگ بہت زخمی ہوئے تو ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور اُس نے  
کہا کہ یا رسول اللہ لوگ بہت زخمی ہو گئے ہیں اپنے فرمایا کہ جاؤ راستہ میں کھڑے ہو جاؤ جب کوئی زخمی تمھاری طرف سے  
گذرے تو بسم اللہ پڑھا کر اُسکے زخم میں لعاب لگا دو اور یہ دعا پڑھو۔



باسم ربنا الحی الحیہ من کل حد و حدید و حجر تلید اللہم اشف لا شافی الا انت۔ کہیل کہتے تھے کہ اس دعا کے پڑھ دینے سے زخم میں نہ پیپ پڑتی ہو نہ ورم پیدا ہوتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کوز (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ خطیب نے انکا نام کوز بن علقمہ کے نام کے ساتھ لکھا ہوا بن ماکولانے بھی ایسا ہی کہا ہو یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل سے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد بخران کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اسوقت یضرائی تھے بعد اُسکے اسلام لائے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انھوں نے یزید بن سفیان سے انھوں نے ابن سلمان سے کوز بن علقمہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بخران کے نصرانیوں کا وفد آیا تھا ساتھ آدمی تھے منجملہ اُنکے چوبیس آدمی اور اشراف تھے ان چوبیس میں تین آدمی ایسے تھے کہ باقی لوگ سب انکی طرف رجوع کرتے تھے ان سب کا سردار اور اہل الرائے اور صاحب مشورت اور حاکم عبدالمسیح تھا اور منظم انکا نیم تھا اور قبیلہ بنی بکر بن وائل کا ایک شخص ابو حارثہ بن علقمہ انکا عالم اور امام اور مدرس تھا جب یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بخران سے چلے تو ابو حارثہ نے اپنے ساتھ اپنے چچ پر اپنے بھائی کو جسکا نام کوز بن علقمہ تھا سوا کر لیا تھا ایک ابو حارثہ کے چچ نے ٹھوکر لی تو کوز نے کہا کہ وہ ثقی (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) ہلاک ہو جائے ابو حارثہ نے کہا بلکہ تو ہلاک ہو جائے کوز نے کہا اے بھائی مئے یہ کیوں کہا ابو حارثہ نے کہا خدا کی قسم یہ وہی نبی ہیں جنکا ہم انتظار کرتے تھے کوز نے کہا پھر جب تم یہ جانتے ہو تو کیوں ایمان نہیں لاتے ابو حارثہ نے کہا دیکھو قوم نے حکم اتنی بزرگی دی جو حکم اپنے اوپر سردار بنایا ہو اور وہ اس شخص کی مخالفت پر مکرستہ ہیں اگر میں ایمان لے آؤں تو یہ سب عزت ہماری جاتی رہیگی یہ بات کوز کے دل میں گر لگی یہاں تک کہ وہ اسکے بعد مسلمان ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی جگہ لکھا ہو مگر مئے بروایت یونس بن اسحاق سے انکا نام کوز منقول دیکھا جو جیسا کہ کوز کے نام میں بیان ہوا واللہ اعلم۔

## باب الکاف والیا

(سیدنا) بیان (رضی اللہ عنہ)

انصار کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ بنی عدی بن نجار کے غلام تھے اور

ترجمہ۔ اپنے پروردگار زندہ تعریف دانے کے نام ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر دھار اور لوسے اور کہنے پھر سے یا اللہ شفا دے

تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ۱۲



بقول بعض بنی مازن بن نجار کے غلام تھے۔ انکا تذکرہ تینوں لکھا ہو۔

(سیدنا) کیان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انکا نام ہران تھا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ طہان تھا اور بعض لوگوں نے ہر مز بیان کیا ہو۔ انکی حدیث عطار بن سائب سے مروی ہو وہ اہل کثوف بنت علی سے وہ کیان سے روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صدقہ حرام ہو انکا تذکرہ تینوں لکھا

(سیدنا) کیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن طارق اور بعض لوگ انکو ابن بشر کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو عبد الرحمن تھی خالد بن اسید کے غلام تھے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہو۔ اسے انکے دونوں بیٹوں عبد الرحمن اور نافع نے روایت کی ہو۔ ہمیں ابو ہریرہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبد الرحمن بن کیسان غلام خالد بن اسید سے کہا کہ مجھے کوئی حدیث اپنے والد کی بیان کرو انھوں نے کہا مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سٹانج سے نکل کر شہر میں آئے اُسوقت آپ صرف تہ بند باندھے ہوئے تھے چادر آپ کے جسم پر نہ تھی کنوین کے پاس آپ نے کچھ غلاموں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اُسوقت آپ نے تہ بند کھول دیا اور دو رکعت نماز پڑھی یہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی نماز تھی۔ اور ابن لیث نے سیان بن عبد الرحمن سے انھوں نے نافع بن کیان سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسکی تجارت سے منع کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انھیں کیان کو عبد الرحمن اور نافع کا والد بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ جو کیسان عبد الرحمن کے والد تھے وہ اور ہیں اور جو کیان نافع کے والد تھے اور ہیں اور ابو نعیم نے بھی انکو دو قرار دیا ہو مگر ابو نعیم جن کیان کو عبد الرحمن کا والد کہتے ہیں ابو عمر انکو نافع کا والد بتاتے ہیں اللہ اعلم انکا تذکرہ تینوں لکھا

(سیدنا) کیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد۔ نافع بن کیسان کے والد ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہی کیان بن عبد اللہ بن طارق ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب اور اسکی قیمت کے حرام ہونے کے متعلق روایت کی ہو اسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عیسیٰ بن مریم دمشق کے



مشرقی سفید منارہ کے پاس اترینگے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ کیسان نافع بن کیسان کے والد تھے  
 کنیت انکی ابو نافع تھی یہ وکیسان بنین بن جنکا ذکر اوپر ہوا ابو نعیم نے بھی اسے نزول عیسیٰ کی حدیث روایت  
 کی جو باقی رہی حرمت شراب کی حدیث وہ ہے ابو یاسر بن ابی جہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے  
 روایت کر کے بیان کی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے قتبہ بن سعید نے بیان  
 کیا وہ کہتے تھے مجھے ابن امیہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اھون نے نافع بن کیسان سے روایت کر کے بیان  
 کیا کہ انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے ایک مرتبہ وہ شام سے  
 شراب کی بھری ہوئی مشکین بغرض تجارت لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ  
 یا رسول اللہ ابی مرتبہ میں نہایت عمدہ شراب لایا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کیسان شراب تو  
 حرام ہو گئی اور اسکی قیمت بھی حرام ہو گئی یہ سنتے ہی کیسان نے جا کر ان مشکون کو بہا دیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر  
 ابو موسیٰ نے لکھا جو اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ کیسان نافع کے والد تھے طبرانی اور ابن شاہین اور جعفر وغیرہم نے  
 کیسان ابو جہد الرحمن سے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا ہے لیکن غالباً یہ دو ہیں واللہ اعلم  
 (سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہ)

عتاب ابن اسید کے غلام تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا عمرو بن ابی عقیب نے عتاب ابن اسید سے روایت  
 کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو چیزیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی تھیں انہیں سے صرف دو کپڑے میرے  
 ساتھ لگے جو میں نے اپنے غلام کیسان کو دیدے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے  
 کہ اس روایت میں انکے صحابی ہونیکے کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ بہت سے صحابہ کے پاس غلام تھے مگر یہ نہیں تھا  
 کہ سب غلاموں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بھی ہو واللہ اعلم۔

### حرف اللام

(سیدنا) لاجب (رضی اللہ عنہ)  
 ابن مالک بلوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ کوئی روایت انکی معلوم  
 نہیں ہوتی یہ ابو سعید انصاری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔  
 اس کے بعد صنف نے ابن سعد کی غلطی اور ابو نعیم کے قول کی تائید میں بہت سے شواہد پیش کیے ہیں جنکو ہم نے غیر ضروری سمجھا چھوڑ دیا ہے

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمیرہ باہلی صالح بن یحییٰ بن خفیر سے انھوں نے سلیم یعنی ابو عامر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے یعنی لاحق ابن ضمیرہ باہلی سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص جہاد اش غرض سے کرتا ہو کہ آخرت میں اسکو ثواب ملے اور دنیا میں ناموری حاصل ہو اسکا کیا انجام ہو گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت میں اسکو کچھ نہ ملیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہو جو باہر ہو اور جس سے شخص اسکی خوشنودی مقصود ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک طیبی کنیت انکی ابو عقیل تھی مسو۔ بن مخزمہ نے ابو عقیل یعنی لاحق سے جو بنی یمل کے ایک شخص تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ فرماتے تھے میرے اوپر جھوٹ نہ جوڑو کیونکہ میرے اوپر جو جھوٹ جوڑے گا وہ دوزخ میں جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن معد بن ذہل۔ محمد بن اسمعیل بن قاسم بن ابی القتاہیہ شاعر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اسمعی سے انھوں نے ابو عمرو بن علام سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عاصم بن حدثان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہشام ابن عبد الملک کے زمانہ میں ہماری بستی میں قحط پڑا تو عرب کے قاصد ہشام کے پاس گئے۔ ان لوگوں میں ایک شخص درواش بن حبیب بن درواش بن لاحق بن معد تھے وہ حدیثیں بیان کرتے تھے حالانکہ انکی عمر صرف چودہ برس کی تھی۔ تمام لوگوں کو خیرت تھی درواش کہتے تھے کہ میں خدا کو گواہ دے کے کہتا ہوں کہ میں نے حبیب بن درواش ابن لاحق بن معد سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسوقت آپ فرماتے تھے کہ تم سب لوگ چرواہے ہو اور تم سب سے تمھاری رعیت کا سوال کیا جائیگا اور بادشاہ اپنی رعیت کے لیے ایسا ہوتا ہے جیسے روح جسم کے لیے اسکے بعد انھوں نے ایک طویل قصہ کر کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر کنیت انکی ابو ثعلبہ تھی خثعمی بن۔ مسلم بن حجاج نے انکا نام اسی طرح لکھا ہو اور بعض لوگوں نے انکا نام ہرثم ابن تاشم بیان کیا ہو اور بعض لوگوں نے ہرثم بیان کیا ہو انکا ذکر اوپر ہو چکا ہو اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ



بیان سے زیادہ ذکر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **لبیدہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن خثعمہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ابو عبیدہ بن جراح نے انکو جنگ یرموک کے بعد مقام مرج الصفر سے فلسطین کی سرزمین قحط نامی کی طرف سردار لشکر بنا کر بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ ابو القاسم بن عساکر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **لبیدہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب کینت انکی ابو تریس تھی انکا شمار اہل مصر میں ہو عمرو بن حارث نے مجمع بن کعب سے انہوں نے ابو تریس یعنی لبیدہ بن کعب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کرنے گیا تھا پھر دوبارہ حج کرنے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے زمانہ جاہلیت میں میں خون کھایا کرتا تھا۔ خون سے زیادہ شیریں مینے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ مینے عمر بن الخطاب کے پیچھے نماز پڑھی ہو اپنے سورہ حج نماز میں پڑھی اور دو سجدہ کیے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابن مالک نے کہا ہو کہ ابو تریس اہل مصر کے تابعین میں سے ہیں اللہ اعلم

(سیدنا) **لبیدہ** (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو السناہل تھی انکے والد کا نام بکک تھا۔ ابو الفتح یعنی محمد بن حسین ازدی نے ایسا ہی بیان کیا ہو ایک شخص نے دارقطنی سے پوچھا کہ ابو السناہل کا نام کیا تھا انہوں نے کہا کہ انکا نام لبیدہ تھا۔ یہ اپنی کینت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں نام میں انکے اختلاف ہو ہم انکو کینت کے باب میں بیان سے زیادہ عرض کریں گے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **لبیدہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان بن عبیدہ انصاری خزرجی بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) **لبی** (رضی اللہ عنہ)

ابن لبی اسدی صحابی ہیں ابو لمح یعنی جاریہ بن مخ نے بیان کیا ہو کہ مینے لبی کو جو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے دیکھا انکے جسم پر ایک شیشی چادر پڑی ہوئی تھی اور اپنے گھوڑے پر ایک عونی چادر ڈالے ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ قینون نے لکھا ہو۔

۱۵۔ سید کا مطلب یہ ہو کہ اس میں غلطی تھی اور لفظی کا مطلب یہ ہو کہ اس میں غلطی تھی ۱۲

(سیدنا) لبیب (رضی اللہ عنہ)

انصاری کہتے ہیں کہ ابو عبد الرحمن تھی۔ ابن ابی ذریب نے بھی بن عبد الرحمن سے انھوں نے لبیب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ لکیت اذا جئنا من کل امہ بشیہ الا یہ بعد اُسکے فرمایا کہ جو لوگ میرے وقت میں ہیں ان پر تو میں شہادت دیدونگے اور جو پہلے ہیں ان پر ایک شہادت دوںگا انکی حدیث یہ بھی ہو کہ ایک زہرا کو دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے بھیجا کیا تھا وہ یہ کہا کرتے تھے کہ جسکو روز درکھنے کی طاقت ہو وہ روزہ رکھے۔ انکا تذکرہ ابن مند داؤد ابو نعیم نے کیا ہے

(سیدنا) لبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ العامری ثم الجعفری بڑے نامور شاعر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اُس سال حاضر ہوئے تھے جبکہ انکی قوم کے لوگ یہ بنے بنے جعفر آئے تھے چنانچہ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت ہی اچھا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ انکا یہ شعر پڑھا

وہب الذین یعاش فی کناہم ولقی فی خلف کجلد الارب

یہ شعر پڑھ کر کہنے لگے لبیب پر رحم کرے اگر وہ ہمارا زمانہ پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے یہ حدیث بہت طویل ہو اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا سب سے سچی بات جو شاعر کی زبان سے نکل سکتی ہو لبیب کا یہ شعر ہے ہوس الاکل شئی ما خلا اللہ باطل۔ جب یہ اسلام لائے تو پھر انھوں نے شعر کہنا چھوڑ دیا اور سوائے ایک شعر کے پھر کوئی شعر انھوں نے نہیں کہا وہ شعر یہ ہے

ماغت المرء الکرم کف

والمرء یصلحہ القرین الصالح

اور بعض لوگوں نے کہا کہ وہ شعر یہ بھی ہے

الحمد للہ اذ لم یاتنی اجل حتی اکتبت من الاسلام سربالا

اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ یہ شعر انکا نہیں ہو دوسرے کا ہو انکا شعر یہ ہے

وکل امرؤ یوما یعلم سینہ اذا کشف عن الالہ الماحد

سہ تر ہو وہ لوگ چلے جاتے ظل حمایت میں زندگی آرام سے گزرتی تھی۔ اور اب میں ناکارہ لوگوں کے درمیان میں ہوں اسلئے ترجمہ۔ کرم آدمی اپنی جان کے برابر کیسے نہیں دیتا۔ اور آدمی کو اچھا منشیٰ صالح بنا دیتا ہے سہ ترجمہ خدا کا شکر ہے کہ میری موت نہ آئی۔ یہاں تک زمین نے اسام کا لباس پہنا سہ ہر شخص ایک دن اپنے عمل کا نتیجہ دیکھ لیگا۔ جبکہ اللہ کے سامنے تمام اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے۔



اکثر مورخین نے لکھا ہے کہ اسلام کے بعد انھوں نے ایک شعر بھی نہیں کہا ہو جاہلیت میں بھی بزرگ تھے اور اسلام میں بھی بزرگ تھے۔ انھوں نے یہ نذر کی تھی کہ جب صبا (ایک قسم کی ہوا) چلے گی تو اونٹ قربانی کر کے لوگوں کو کھلایا کرونگا پھر اسکے بعد کوفے گئے جب صبا چلتی تو مغیرہ بن شعبہ کہتے تھے کہ اسے بھائی ولید کی مدد کرو تاکہ وہ اپنی نذر میں سچے رہیں بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز صبا چلی اور ولید اس وقت کوفے میں تھے اور نہایت تنگدستی اور افلاس کی حالت میں تھے اسکی خبر ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو کوفے کے حاکم تھے پہونچی تو انھوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ اور کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہو کہ ولید نے کیا نذر مانی ہو لہذا تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو اسکے بعد ولید نے سواونٹیان اپنے پاس سے بھیجیں اور لوگوں نے بھی (بقدر ہمت) بھیجے پس ولید نے اپنی نذر پوری کی ولید نے یہ اشعار بھی انکو لکھ کر بھیجے وہ شعر یہ ہیں ۵

اذا هبت رياح ابي عقیل اغرا الوجه ابیض عامری طویل الباع کا یست اقصیل  
وفی ابن الجعفری بحلیفیتہ علی العلات والمال القلیل بحر الکوم اذ عجبت علیہ ذیول صبا تجاوب بالاکلیل  
جب یہ اشعار ولید کے پاس پہونچے تو ولید نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ان اشعار کا جواب کہدو تم جانتی ہو کہ میں شاعر کے جواب دینے میں معذور نہ تھا لکھتے شعر کہتا چھوڑ دیا ہو پس انکی بیٹی نے یہ اشعار موزون کیے ۵

اذا هبت رياح ابي عقیل دعونا عند هبتها الولید اشم الالفت اصید عشتیا اعان علی مروءتہ ولید  
بامثال المصاب کان یکیا علیہا من بنی عامر قعودا اباد وھب جزاک اللہ خیرا نخرنا باواطعنا الشریدا  
فعدان الکریم لمعدا وطنی یا ابن اردی ان تعودا

بعد اسکے انھوں نے یہ شعر اپنے والد کو سنائے انھوں نے کہا شعر تم نے اچھے کہے مگر کچھ طول ہو گیا انھوں نے کہا خدا کی قسم میں اسکو اسوجہ سے طول دیا کہ ولید ایک شاہانہ مزاج کا آدمی ہو اگر بازار ای آدمی ہوتا تو میں ایسا نہ کرتی ولید ابن ربیعہ اور علقمہ بن علاثہ عامری مولفۃ القلوب میں سے تھے مگر آخر کار ان دونوں کا اسلام بہت اچھا ہو گیا یہ

۱۵ ترجمہ میں دیکھتا ہوں کہ بزقصاب اپنی پھری تیز کرنے لگتا ہے۔ جب ہوا ابو عقیل کی چلتی ہے۔ انکار دشمن چہرہ اور سفید رنگ ہے۔ عامری میں انکی بلندی کلایان مثل صیقل کی ہوئی تو اس کے ہیں۔ ابن جعفری نے اپنی حلف پوری کی باوجود کثرت عیال و قلت مال کے۔ اونٹیان فوج کہیں جب صبا (نامی ہوا) چلی ۱۶ ترجمہ جب ابو عقیل کی ہوائیں چلتی ہیں تو ہم ولید کو یاد کرتے ہیں۔ بڑی تاک والا بڑی آنکھ والا ولید عبد شمس کا جس نے اپنی مروءت کے سبب سے ولید کی مدد کی۔ ایسی بڑی اونٹیان دین کہ انکے کو اونٹوں پر شبہ ہوتا تھا کہ قبیلہ بنی عامر کے لوگ سوار ہیں۔ اسے ابو وھب عبد تمیم بن عزیل سے خیر دے سمنے ان اونٹوں کو قربانی کیا اور تریہ بنا کر لوگوں کو کھلایا۔ لہذا یہ ایسی ہی بخشش کرو کہ ہم بار بار بخشش کرتا ہوں میرا مکان یہ ہے لگا ابن اردی تم پر بخشش کرو ۱۷



اشعار بھی بہت نفیس ہیں جو اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہے تھے ۵

اعاذل ما یدرک الالطیبا اذ ارحل السفار من ہولاج لہ جزع ما حدث الدہر للفتی وای کریم لم تصبہ القواسع  
لعمرك ما تدری الاوارث الحسی ولا زاجرات الطیر ما لہ مانع واما امر الکا الشہاب وضوہ یحور رما وابد ما ہو ساطع  
وما البر الاممات من لہقی وما المال الاممات ودلیج

حضرت عمر بن خطاب نے ایک روز لبید ابن ربیعہ سے کہا کہ مجھے کچھ اپنے اشعار سناؤ لبید نے کہا کہ میں کوئی شعر نہ کہوں گا  
بعد اسکے کہ اللہ نے مجھے سورہ بقرہ اور آل عمران کی تعلیم کر دی ہو یہ سن کر حضرت عمر نے انکے وظیفہ میں پانچ سو روپے  
زائد کر دیا پہلے انکا وظیفہ دو ہزار تھا جب حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو انھوں نے اسے کہا کہ خیر وہ ہزار تو مجھے  
ہی یہ پانچ سو تھا رسے کیوں اضافہ ہوے اور چاہا کہ اس زیادتی کو دور کر دین لبید نے کہا اگر آپ ایسا کریں گے تو میں  
مر جاؤں گا اور اصل اور اضافہ سب آپکے لیے بیچ جائیگا یہ سن کر حضرت معاویہ کو رحم آیا اور انھوں نے انکا وظیفہ بدستور قائم  
رکھا چند روز کے بعد انکی وفات ہو گئی بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انھوں نے حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ پایا  
ہی نہیں بلکہ انکی وفات کوفہ میں اسوقت ہوئی جبکہ ولید بن عقبہ حضرت عثمان کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے اور یہی صحیح  
جب انکی وفات ہوئی تو ولید بن عقبہ نے بیس اونٹ انکے مکان پر بھیجے وہ انکی طرف سے قربانی کر دیے گئے روایت  
ہو کہ شعبی نے عبد الملک بن مروان کو دعادی ملی کہ تم اسقدر زندہ رہو کہ جسقدر ولید بن ربیعہ زندہ ہوے لبید بن ربیعہ  
کی عمر بہت تھی جب انکی عمر ستر برس کی ہوئی تو انھوں نے یہ اشعار کہے ۵

بانت تشکی الی النفس مجشہ وقد حملتک سبعاً بعد سبعین فان اذن ثلاثا تبغی ا ملا وفی الثلاث وفاد للثمانین  
پھر جب انکی عمر نوے برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ۵ کانی وقد جاوزت تسعین حجتہ خلعت بہا عن منکبی روہیا  
پھر جب انکی عمر ایک سو دس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ۵ الیس فی ماتہ قد عاشہا جیل وفی تکامل عشر بعد ہا عمر  
پھر جب انکی عمر ایک سو چوبیس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ۵ ولقد سمعت من الحیاة وطولہا وسوال ہذا الناس کیف لبید  
حضرت مالک بن انس نے کہا ہو کہ لبید بن ربیعہ ایک سو چالیس برس زندہ رہے اور بعض لوگوں کا قول ہو کہ ایک سو ستاون  
برس زندہ رہے بعض لوگوں کا بیان ہو کہ سترہ میں انکی وفات ہوئی بعد اسکے حضرت معاویہ کوفہ گئے اور خلافت اپنے متعلقہ

۵ تبجولے عاذل ملو کیا معلوم تو مگر کیا ہے کہ نوٹنے کی امید رکھتے ہو۔ ہوا ذرا یہ کہ چونکہ صبر کیا کرنا کریم ہے جسکو مصائب پہونچے ہوں قسم تیری جان کی نگرانی پھینکنے والا اور پندرنے والے ہوں  
نہیں جانتے کہ لاشہ کو وہ کہہ ہوے ہے۔ آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے شہاب اور اسکی روفی کہ بلند ہونیکے بعد وہ خاک ہو جاتا ہے۔ نیکی باقی رہنے والی چیز ہے اور مال تو ایک رویت ہے۔ ۵ تبجولے نفس مجھے  
تو تہی کی نکات کرتا ہے حالانکہ شہر کی عمر ہو چکی۔ تین اور بڑھ جائیں تو امید پوری ہو تین کے اضافہ سے ورہ اتنی ہو جائینگے۔ ۵ اب میری عمر نوے سے زائد ہو گئی اور میرے  
شلے سے چادر اتر گئی۔ ۵ کیا ایک سو دس برس کے بعد پر انسان کی زندگی نہیں ہو سکتی۔ ۵ میں زندگی کے طول سے اور لوگوں کے پوچھنے سے کہ لبید کیا ہے کہہ گیا۔ ۱۲



ابن سہل انصاری۔ ابو عمر نے کہا جو کہ میں نہیں جانتا کہ آیا یہ درحقیقت قبیلہ انصار سے ہیں یا انکے حلیف ہیں انکا ذکر بنی ابیرق کے قصہ میں آتا ہو۔ ہمیں ابو جعفر بن سہین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی ہو کہ وہ کہتے تھے بنی ابیرق قبیلہ بنی ظفر کے چند لوگ تھے کل تین آدمی تھے ایک کا نام بشر و دوسرے کا بشیر تیسرے کا بشر تھا۔ بشیر کی کنیت ابو طعمہ تھی شاعر تھا منافق تھا اپنے اشعار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جھوٹا تھا۔ اور کہہ دیا کرتا تھا کہ یہ اشعار تو فلان شخص کے ہیں میرے نہیں ہیں مگر صحابہ کرام اُن اشعار کو سنتے ہی کہہ دیا کرتے تھے کہ یہ وہ دشمن خدا جھوٹا ہو یہ اشعار اُسی کے ہیں بشیر کا چچا رفاعہ بن زید ایک مالدار آدمی تھا اسلام کی رغبت اسکے دل میں آگئی تھی اور قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے اُس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی قافلہ شام سے گھوٹ لیکر آتا تو مالدار اُگ اپنے لیے گھوٹ مول لے لیتے تھے اور اپنے اہل و عیال کے لیے جو خرید دیا کرتے تھے چنانچہ اسوقت بھی ایک قافلہ گھوٹ لیکر آیا رفاعہ نے اپنے لیے دو بورہ گھوٹ کے خرید لیے اور انکو اپنے بالاخانہ میں رکھ دیا اُس بالاخانہ میں روزرہیں تھیں اور ان زرہوں کے درست کرنے کے کچھ آلات تھے پس رات کو بشیر انکے گھر میں گئے اور وہ ہتھیار اور غلہ سب چرا لائے صبح کو رفاعہ نے مجھے (یعنی قتادہ کو) بلا بھیجا اور کہا کہ دیکھ رات کو ہمارے یہاں چوری ہو گئی اور ہمارا غلہ اور ہتھیار سب جاتے رہے بشیر اور انکے بھائیوں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ فعل لبید بن سہل کا ہو جو ہمارے قبیلہ کا ایک شخص ہو یہ شخص نیکو کاری اور زہد و تقویٰ کے ساتھ مشہور تھا جب یہ خبر لبید کو پہنچی تو وہ تلوار لیکر پہنچے اور بنی ابیرق کے پاس گئے کہ خدا کی قسم یہ تلوار تمہارے گوشت میں مل جائیگی ورنہ صاف صاف بتاؤ کہ یہ چوری کس نے کی ہو بنی ابیرق نے کہا آپ یہاں سے جائیے اللہ کی قسم آپ اس چوری سے بری ہیں اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہو۔ اسی واقعہ میں اللہ عز و جل نے یہ آیتیں نازل فرمائی تھیں اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ اَلِیْ قَوْلِهِمْ مِنْ مِّسْ خَطِئْتُمْ اَوَاثِمًا یُرْمِ بِہِمْ لِمَا فَعَدَا حُلْ ہَتَانَا وَاثِمًا مِیْنَا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

تین کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے لبیک کا نسب اس طرح بیان کیا ہو لبید بن سہل بن حارث بن عمرو بن عبد رزاح بن ظفر  
 زور کہا جو کہ چری کی تہمت انھیں پر لگائی گئی تھی مگر ابو عمر سے تعجب جو کہ انھوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیا یہ انصار کے  
 خاندان سے ہیں یا انصار کے حلیف ہیں باوجودیکہ نسب سے واقف تھے۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عطار دمشقی۔ یہ اس وفد کے ایک شخص تھے جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا یہ اس وفد کے سردار بنین سے تھے سید ہجری میں اسلام لائے تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہوا اور کہا ہے کہ اس سے زیادہ میں انکا کچھ حال نہیں جانتا۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ۔ تجلی۔ انکا شمار صحابہ میں جو۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابو سعید ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن رافع بن امر القیس۔ بعض لوگ انکو لبید بن رافع بن امر القیس بن یزید بن عبد الاشمل کہتے ہیں انسانی اشمل ہیں۔ محمود بن لبید کے والد ہیں۔ صحابی ہیں اور انکے بیٹے محمود بھی صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہیں۔ یحییٰ بن عبد الرحمن بن لبید نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا لبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکاتین دن روزہ رکھ لے اور اسکو برداشت ہو جائے تو پھر اسکو رمضان کے روزہ کا حکم دینا چاہیے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہوا اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو لبید کہتے ہیں اور لبید کے نام میں بھی لوگوں نے انکو ذکر کیا ہے۔ عبدان نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) بجلاج (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم۔ حجاج بن حکیم سلمیٰ کے بھائی ہیں۔ انکا شمار اہل جزیرہ میں ہے۔ ابو الملیح نے محمد بن خالد سلمیٰ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے جو صحابی ہیں روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب بندہ کے لیے اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مقرر ہو جاتا ہے کہ اس مرتبہ پر وہ بندہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسکو بدنی یا مالی یا اولاد کی مصیبت دیتا ہے پھر اسکو ان مصائب پر صبر عنایت کرتا ہے پس اسکی وجہ سے وہ اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے جو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے لیے مقرر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بجلاج اگر حجاج کے بھائی ہیں تو حکیم بن عاصم بن سبلع بن خزاعی بن معارب بن مرہ بن ہلال ابن فلج بن ذکوان بن ثعلبہ بن ہشہ بن سلیم بن منصور کے بیٹے ہیں۔ سبلی ذکوانی ہیں۔ قبیلہ ثعلب کی لڑائی میں حجاج کے



بہت سے واقعات ہیں اہل نے یہ شعر انھیں کے متعلق کہا ہے  
لقد اوقع الحجاب بالبشر وقعة الى الله منها الشكى والمعول

(سیدنا) جلاج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو العلاء عامری ہو۔ عامر بن صعصعہ کے بیٹے ہیں صحابی ہیں دمشق میں رہتے تھے۔ انہوں نے دو دنوں میں علہ اور خالد نے روایت کی ہو محمد بن اسحاق سرانج نے ابوہام سے انھوں نے بشر بن اسماعیل حلبی سے اور انھوں نے عبد الرحمن بن علاء بن جلاج سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں سات برس کی عمر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا۔ ایک سو بیس کی عمر میں انکی وفات ہوئی کہتے تھے جب سے میں اسلام لایا اپنے پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا بقدر کفایت کھانا کھاتا ہوں اور بقدر کفایت پانی پیتا ہوں۔ محمد بن اسحاق سرانج نے بیان کیا ہو کہ یہ حدیث محمد بن اسماعیل سے بھی مروی ہو۔ انھوں نے اسکو اپنی تاریخ میں روایت کیا ہو ہمیں احمد بن ابی سکیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب ماوردی نے ابو داؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن عبد اللہ نے اور محمد بن داؤد بن صلیح نے بیان کیا عبدہ کہتے تھے کہ ہم سے جریر بن حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ بن علاثر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے خالد بن جلاج نے بیان کیا کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ایک روز میں بازار میں بیٹھا مزدوری کر رہا تھا کہ ایک عورت اُس طرف سے نکلی ایک بچہ اُسکی گود میں تھا سب لوگ اس عورت کے پیچھے ہوئے میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے حضرت نے اُس عورت کے پوچھا کہ اس بچہ کا باپ کون ہو اُس نے کچھ جواب نہ دیا ایک جوان نے کہا میں یا رسول اللہ اسکا باپ ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں کی طرف دیکھا اور اس جوان کی حالت اُسے دریافت کی ان لوگوں نے کہا کہ ہم اسکو اچھا جانتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جوان سے دریافت کیا کہ کیا تیرا نکاح ہو چکا ہو اُس نے کہا ہاں پس اپنے اُسکے سنگسار کرنے کا حکم دیا جلاج کہتے ہیں کہ ہم سب نے ملکر انکو سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ اسکے بعد ایک شخص اُس سنگسار کے بابت ہم سے پوچھنے لگا کہ ہم اسکی تجمیز و تکفین کریں یا نہیں) ہم لوگ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے کہ یہ اُس خبیث کی حالت پوچھنے کو آیا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایسا نہ کہو) وہ اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہو۔ معلوم ہوا کہ یہ پوچھنے والا اسکا لڑکا ہو پھر ہم سب نے تجمیز و تکفین میں اُس لڑکے کی مدد کی۔ جلاج کہتے ہیں کہ نیکو یہ یاد نہیں ہو کہ اسکی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے



انکو عامری قرار دیا جو اور بخاری نے بھی انکی موافقت کی ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب ہی نہیں بیان کیا اور ابن ابی عاصم نے انکو اسلی لکھا ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

(سیدنا) نصیب (رضی اللہ عنہ)

ابن خثیم بن حرملہ۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہو۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمان۔ کعب بن عجرہ کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں۔ انکی حدیث ابو حمزہ نے سعد بن اسحاق بن کعب کے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا جو کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور کسی محدث یا مورخ نے اس بارہ میں انکی موافقت نہیں کی۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن شبہ بن معیط۔ کینت انکی ابو حصین تھی۔ حبشی ہیں۔ ابو جعفر طبری نے کہا جو کہ یہ ان نوادیوں سے ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ارطاة سکونی۔ انکا شمار اہل شام میں ہو۔ مسلم بن علی ششی نے نصیر بن علقمہ سے انھوں نے اپنے بھائی محفوظ سے انھوں نے عبد الرحمن ابن عاتق سے انھوں نے لقیط بن ارطاة سکونی سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے انے کہا کہ ہمارا ایک پرہیزگار پتیا ہو اور برے کام کرتا ہو آپ اسکا حال سلطان سے بیان کر دیئے انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ننانوے شرک قتل کیے ہیں مگر کسی مسلمان کی پڑہ درسی کے بعد اتنے ہی شرک اور قتل کروں تب بھی مجھے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ انے عبد الرحمن بن عاتق نے بھی روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے دونوں پیر پڑھے تھے زمین سے مس بھی مگرتے تھے حضرت نے میرے لیے دعا فرمائی تو میں زمین پر چلنے لگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف۔ کینت انکی ابو العاص تھی قریشی حبشی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے۔ انکی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی بہن تھیں۔ بعض لوگوں نے کہا جو کہ انکا نام قاسم تھا مگر صحیح یہی ہو کہ لقیط تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہوا انکے نام میں اور اختلاف بھی ہو۔ انھیں کے حق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا



کہ مجھ سے ان میں سے کسی اور پر جو غصہ کیا ہے اس واقعہ کو زینب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں ذکر کرینگے۔ امامہ بنت زینب انھیں لقیط کی بیٹی تھیں جبکہ حضرت  
الکیرتہ بن جالت غار گود میں اٹھایا تھا۔ حضرت زینب واقعہ بدر کے بعد ہجرت کی تھی اسکے بعد ابو العاص بن علی سلام لے آئے لہذا حضرت نے نکاح جدید و  
عرب یہ حضرت زینب کو بچہ لکے پاس لیا تھا یہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص کا قول ہے اور عبد اللہ بن عباس کہتے تھے کہ حضرت نے پہلے ہی نکاح کو قائم رکھا تھا واللہ اعلم۔  
انکی فائسہ حسین بن علی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ (سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ۔ کنیت انکی ابو عاصم تھی۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہو۔ انسے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہو۔ اسمعیل بن کثیر نے  
عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نبی متفق کی طرف سے رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا ہم لوگ جب بچے تو حضرت اسوقت موجود نہ تھے حضرت عائشہ نے ہم کو چھو ہمارے  
ہاتھ اور ہمارے عصیہ (ایک قسم کا کھانا) تیار کرایا اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگئے اپنے پوچھا کہ تم لوگوں نے کچھ کھایا  
ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں اُسکے بعد ایک چرواہا ایک بکری لیکر آیا اور بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھا حضرت نے  
پوچھا کہ کیا اس بکری کے بچہ ہوا چرواہے نے عرض کیا کہ ہاں اپنے فرمایا تو ایک بکری ذبح کر دے بعد اُسکے آپ  
ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں یہ بکری تمھارے لیے ذبح کی ہو نہیں میرے پاس سو بکریاں ہیں اس سے  
زیادہ رکھنا نہیں چاہتا لہذا جب کسی بکری کے بچہ پیدا ہوتا ہو تو ایک کری ذبح کر دی جاتی ہو انھوں نے وضو کے متعلق  
بھی ایک حدیث روایت کی ہو جسکو ثوری اور قرہ بن خالد اور یحییٰ بن سلیم اور ابن جریر نے اسمعیل بن کثیر سے روایت کیا  
ہو۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی اور حسین بن یوحنا بن ابیہ بن نعمان باوردی نے خبر دی  
وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حامی نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادیب  
ابو مسلم یعنی محمد بن علی بن حسین بن مہریر نخوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے  
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسین بن عیسیٰ بن حمدان  
بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابو ہاشم سے انھوں نے  
عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وضو بہت اچھی طرح کیا کرو انگلیوں کا خلال کر لیا کرو اور جب ناک میں پانی لیا کرو تو خوب  
بالغہ کیا کرو مگر روزہ کے حالت میں نہیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عاصم بنیل اور عثمان  
ابن عمرو نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں روح نے بیان کیا وہ اسمعیل بن کثیر سے وہ عاصم بن لقیط بن صبرہ  
وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی متفق کے وفد میں شریک تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔



(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

۱۰۰ : (سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی سوید بن جہان کے والد انہوں نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اور ان سے کوئی حدیث مرفوعہ مروی نہیں ہے انکا شمار اہل مصر میں ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔



(سیدنا نقیض رضی اللہ عنہ)

ابن عسکر بلوی۔ بدر میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا انکا نام تھا ابن عسکر تھا اور یہی صحیح جو ہم انکا نام روایت نون میں پورا لکھیں گے۔

(سیدنا نقیض رضی اللہ عنہ)

ابن سلمیٰ۔ انکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہو۔ انکی حدیث عمرو بن حیلہ نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا طیب رضی اللہ عنہ)

ابن خندف۔ انھوں نے زمانہ جاہلیت کا پایا تھا۔ عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عوام بن حوشبہ انھوں نے طیب ابن خندف سے جو زمانہ جاہلیت کے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا عوف بن مالک بیان کرتے تھے کہ مجھے پیاسا خر جاتا بہتر ہو نسبت اسکے کہ وعدہ خلاف ہو کر مروں۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا طیب رضی اللہ عنہ)

ابن مالک لھنبی۔ بعض لوگوں نے انکا نام طیب بیان کیا ہو انھوں نے ایک عجیب خبر کہانت اور علامات نبوت کے متعلق نقل کی ہو جسکو عبد اللہ بن محمد عدوی نے بسند غیر صحیح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا امیر رضی اللہ عنہ)

حضرمی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ ابوزرہ رازی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ محمد بن عبد اللہ تمیمی نے امیر حضرمی سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سو رہے تھے اور آپ کے پاس آپکی کوئی بی بی بیٹھی ہوئی تھیں انھوں نے دیکھا کہ آپکا چہرہ مبارک تغیر ہو رہا ہو تھوڑی دیر کے بعد جب بیدار ہوئے تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو حالت آپکی میں آج دیکھی ہو وہ کبھی نہ دیکھی تھی حضرت نے فرمایا کہ یہ وجہ تھی کہ میں نے خواب میں مل سہرا کو دیکھا۔ ابوبکر کا گذر اُسپر ہوا قریب تھا کہ وہ نہ بچتے اور میں گمان کیا کہ وہ نہ بچیں گے مگر بچ گئے۔ اسی وجہ سے چہرے کا رنگ تغیر ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا امیر رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ بن محمد رعیسی۔ کہنت انکی ابو محمد تھی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہو فتح مکہ میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعیم نے لکھا ہو۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ترجمہ اسد الغابہ جلد ہفتم تمام بیگنی انتشار اللہ تعالیٰ اسکے بعد جلد ہفتم شروع ہوگی جسکی ابتدا حرف المیم سے ہو فقط



بسم اللہ

الحمد للہ

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلام الغائبہ

معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ  
مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ

الحمد للہ